UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188736

UNIVERSAL
LIBRARY

محمد - سٹی 9rr5941

ریاض سید

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲۶۹۷۱ Accession No. ۱۰۸۹۳
۱۰۸۹۳

Author محمد ش

Title ریاض سید

This book should be returned on or before the date last marked below.

یا صاحب الجمال ویا سید البشر	من وجهک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه	بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

الحمد للہ والمنہ کتاب

ریاض سیر احوال مبارک مین جناب

سید الانبیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ

وسلم کے ابتدا خلقت نور محمدی سے تا زمان وفات آنحضرت

علیہ السلام کے جو غریق بحر رحمت حاجی محمود صاحب مہاجر المتخلص

بہ حسرت نے کتاب مستطاب معجز مصطفی تالیف عارف ربانی

حضرت شاہ عبد اللطیف صاحب قادری ذوقی بلوری قدس اللہ

سرہ کو ہندیمن ترجمہ کئے تھے برادران دینی درشایقان سیر ہوے

کے لئے بمطبع شرفیہ مین زیور طبع سے آراستہ ہوی

پیش از ہمہ شامان غیور آمد	ہر چند کہ آخر بظہور آمد
ای خستہ دل قرب معلوم شد	دیر آمد ز راہ دور آمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا سزاوار شاہی تجھے
تو صاحب ہی سب خاندان ہین ترے

دل و جان ترے بندہ فرمان مدام
دل و جانسے ہین ہم بھی ترے تمام

کیا ہی جو تو تن کو محکوم جان
رکھا ہی بہت اوسمین حکمت نہان

کھڑا کر کے خوبی سے یہہ نہ سپہر
تو روشن کیا چہرۂ ماہ و مہر

سنوارا بلندی سے افلاک کو
تو پستی سے زینت دیا خاک کو

ترے حکم مین سب ملک اور ملک
ہی تجہ بحر احسان سے چرخ ایک فلک

منور ہی تجہ ہی سے ماہِ تمام
لڑی کوہی تارون کے تجہ سے نظام

تو پیدا کیا ہی باین آب و رنگ
بدریا گہر اور جواہر بسنگ

لکھا ملک ہستی پہ جب تو برات
عدم سے نکل آئے سب کائنات

زر افشان ہی سورج کرم سے ترے
گہر ریز نیسان ہی تجہ فیض سے

تو مہلت سے کرتا ہی دشمن کو خوار
بلاشک ترا مکر ہی استوار

ہی تیری ہی توفیق سے وقتِ کار ۔۔۔ ہمارے تن و دل کو تاب و قرار

ترے سے ہی عاقل ہوے عاقلان ۔۔۔ تو دیتا ہی ہر ناتوان کو توان

ہوی تجھ سے روشن رہِ تنگ و تار ۔۔۔ تو ہی درد مندو نکا سب غمگسار

ترا کام ادراک سے دور ہی ۔۔۔ سمجھنے مین عقل اوسکے مجبور ہی

زبان کو کہان تاب تجھ ذکر کا ۔۔۔ سمجھنے تجھے عقل ہی چیز کیا

تجھے آدمی کوئی بوجھے کہان ۔۔۔ ترے بوجھنے مین ہی گم سب جہان

ترے پر ہی ہی عقل شیدا سدا ۔۔۔ ہی ہر ذرّہ سے مہر ظاہر ترا

وہ دیدہ مین جسکو دیا تو بصر ۔۔۔ تو ہی مہ سے ماہی تلک جلوہ گر

مظاہر پہ تیرے نگہ کب کرے ۔۔۔ لقا تیرا دیکھے وہ ہر نقش سے

یہہ نقشو نکو بھی گرچہ دیکھے ترے ۔۔۔ ہی منظور تیرا لقا ہی اسے

ہی جب عکس تیرا یہہ سب کائنات ۔۔۔ نہ آوے نظر اوسمین کیون نور ذات

یہہ عالم ہوا عکس جسدم ترا ۔۔۔ لقا سب کا بیشک ہی تیرا لقا

مین دیکھون سُہایا طرف مہر کے ۔۔۔ دونو دیکھنے بیچہ دیکھون تجھے

ترا عکس ہی جملہ یہہ کائنات ۔۔۔ تری ذات مین درج ہین سب ذوات

ہی ہر ایک کثرت مین تیرا ظہور ۔۔۔ پہ وحدت مین تیرے نہین کچھ قصور

بہر دیدہ ہی جلوہ تیرا مدام ۔۔۔ دلایل ہین وحدت کے تیرے تمام

دل و جان دو مخزن ہین تجھ بہید کے ۔۔۔ نین بھی ہی روشن تجھے دیکھنے

جو اس دورِ ہستی مین ہی مست حال — وہ سرخوشی ہی تیرے بجام جمال
ادہر آنکھو نمین جو تجھکو ہین دیکھتے — تجلی ہی تیری ہی پردہ تجھے
ہی نا دیکھنا جب تیرا دیکھنا — تجھے دیکھنا بس ہی نا دیکھنا
ندیکھے کوئی تجھکو اس وجہہ سے — جو دیکھے تجھے یا ندیکھے تجھے
نہیں جو کہ دیکھا تیری خط وخال — بہرحال دیکھا وہ تیرا جمال
تری ذات کی جب ہی مظہر جہان — تو اول مین ظاہر ہی آخر جہان
یہہ دیدہ نظر گر کرے خلق پر — کرے پہلے تجہ روشنی پر نظر
اوٹھادی نہ پردہ تیرا نور اگر — تو مجوب ہو دیکھنے سے نظر
ہی پنجے اندھیرے کے ہر ایک شئی — سمجھ خوب یہہ رمز باریک ہی
جو حرفان کہ آتے ہین لب کے اوپر — ہی تجہ نام کا ذکر ای نامور
ترا نام جب ورد ہو ہر زمان — جہان ساری ذاکر ہی غافل کہان
ترے ذکر مین سب ہین نیک اور بد — ترا ذکر ہی از ازل تا ابد
ترا ذکر کرتے ہین سب بالیقین — ولے ذکر ترا سمجھتے نہین
ندی ہی کبھو فائدہ یہہ صفت — ہوی معتبر غفلت و معرفت
یہہ حکمت سے جو شخص ماہر ہوا — وہ خود رہ لیا اور رہبر ہوا
جو کوئی ہی اس بات سے بیخبر — وہ ہی عارفان پاس پس زشت تر
ہین دو کام تجہ راہ عرفان مین — لجاتے ہین رہ تیری ایوان مین

ہی یک خلق سے تجھ طرف آؤنمین — اور اس معرفت سے تجھے پاؤنمین
دکر یہہ کہ جب مین تجھے جان لون — خلایق کے بہبودن کو پہچان لون
خوشا جو کہ پا یا مقام آخرین — وہ ہی کامل المعرفت بالیقین
تجھی سے ہی دیکھی ہی سب حسن جان — تری رو سے دیکھی ہی روے جہان
جہان کے نہ رکھتا ہی کا مونسے کام — سروکار رکھتا ہی تجھ سے تمام
بہت مستدل ہو گئے ہین ہلاک — جو ہو مستدل تجھ سے کیا اوسکو باک
اسی رو سے نزدیک اہل یقین — نہین مو برابر بھی یونان زمین
نہین تیری تحقیق از خود کسے — اگر ہی تو تیرے ہی توفیق سے
دل وجان حسرت کارہ مین تیری — تیری خاک در ہی دل وجان ستی

مناجات درگاہ مین رب العالمین کے ایسا رب العالمین کہ کھلانے والا اور پلانے والا اور بیمار ہووے تو شفا دینے والا ہی عم نواله

خدایا تو ہی بند گون کو پناہ — بہہ بندے پہ رحمت کی یہجے نگاہ
نجاسات خست کے سب مجھسے دہو — تو کر تاج افلاک اس خاک کو
یہہ دنیا مین ہم جبکہ ہین بے وقار — عطا کر ہمین دین مین افتخار
مسافر ہوائے ہین ہم بے نصیب — بلاشبہ تو ہی انیس الغریب
یرا دل ہی طعنون کے زخمون سے چور — تیری لطف کا اب ہی مرہم ضرور
میرے دل مین غم نے رکھا ہی بنا — وقد مسنی الضر یا ربنا

مین کرتا ہون فریاد تجھ سے سدا — نہین دادرس کوئی تیرے سوا
جو درپیش محنت ہو یا کچھ بلا — مین لیتا ہون یارب ترا آسرا
نرکھتا ہو نہین کس سے یاری کی آس — بہر کار ہی مجھکو تیری ہی آس
اگرچہ ہی میری گنہ بیشمار — ہی آخر تو غفار و آمرزگار
سبب آلایش معصیت مجھسے دہو — کہ ہی بخشنے والا عالم کا تو
یہہ نالایقون کے مین سر کوب سے — زمین پر گرا ہون اوٹھالے مجھے
مرے دلکو توحید اپنی سکا — زبان کر مری حمد سے آشنا
مرے دلکتین غم سے آزاد کر — تجہ عرفان سے حکمت آباد کر
ہو ی گرچہ مجہ سے گناہ عظیم — مجھے رد نکر تو ہی آخر کریم
گنہ سے مرا دل ہوا ہی سیاہ — یہہ سائل پہ کر یک کرم کی نگاہ
مرے ماتہہ سے کیا ہوا جز خطا — کہ تا ہو دن مین مستحق عطا
گریبان و دامن ہی خالی مرا — تو کرتا ہی بے مانگون کو عطا
اگرچہ کیا ہون گناہ عظیم — کرم سے نکر رد مجھے ای کریم
ہوا ابتر اغوائے شیطان سے کام — یہہ غم سے مرا دل جلے ہی مدام
جو لکھا گیا بسکہ فعل گناہ — عملنامہ میرا ہی یکسر سیاہ
سیاہی ہی مجہ دلمین از بس نہان — کہ جسکے بیان سے ہو کالی زبان
ہی بمطبوع میرا یہہ نفس زبون — سیہ روسیہ دل سیہ کار ہون

مرے پر ہیں ہر زبان دام عقاب — زبانی سخن سے ہو نہیں درعذاب
جو میری زبان سے ہی دکھہ مجہ اوپر — زبان میری آخر ہی میرا ضرر
پریشان مرا حال ہی سخت تر — تو کر رحم یارب مجہ احوال پر
کرم کا ہو نہیں تجہ سے امیدوار — تو مت چھوڑ مجھکو پریشان وزار
عبادت پہ قائم تو یوں کر مجھے — ترے یاد بن کچہ نہ دلمیں رہے
ندے شغل ایسا جو بیدل کرے — ترے یاد سے دلکو غافل کرے
مجھے یوں رکہہ ای ناتوانکے توان — کہ غافل نہوں تجھسے میں یکزمان
تو بخشش سے مجھکو یہاں شاد رکہہ — دہان بھی مجھے غم سے آزاد رکہہ
تو ہر یک جگہا ہو مرا نیک خواہ — دو نو جگمیں ہی مجہ کو تیری پناہ
بہت رنج کھینچا ہوں میں پیشتر — مرے دل پہ بار اب زیادہ نہ دھر
دے اب راحت ایسی جو بیغم رہوں — تمام آفتوں سے سلم رہوں
نہ قیدی مجھے حرص کا کر خدا — قناعت دے مجھکو غنی رکہہ سدا
کروں منہہ نہ ایدھر ادھر وقت کار — بجز تیرے اور تو ہو حاجت برآر
نہ مشغول کر این و آن کا مجھے — تو اپنا مجھے روز و شب شغل دے
اگر ظاہرا غیر سے مل رہوں — ہوا میں ترے سیر دلسے کروں
فنا ہو مرے باتقاضائے جسم — ترے ذات میں ذات اسمیں اسم
یہہ اطلاق سرمدستی نا کرے — تقاضائے جسمی مقید مجھے

نمایان مجھ آنکھوں مین ہو بیحجاب ہر یک ذرہ سے طلعتِ آفتاب
نہ کہہ مجھ مین بیگانگی کا اثر معیت کے سر سے مجھے دے خبر
کہ تا جی میرا خود سے غافل رہے لقا مجھکو تیرا ہی حاصل رہے
معیت بسے میری ہستی مین آ کہ تا پا نہ پاؤن مجھ مین خود کو فنا
رہِ غیریت گم کردن مین تمام رہون عینیت سے سدا شاد کام
مرا بود تجھ بود مین ہو فنا نہین اس سوا کچھ بھی مطلب مرا
ترے پاس مین مانگتا ہون دعا ترے در سے چہتا ہون یہہ مدعا
یہہ جبکہ تیری ہی میرے تئین عطا کر مجھے جو کہ چہتا ہون مین
تو کرتا نہین مضطرون کو ملول یہہ مضطر کی یارب دعا کر قبول
مین آیا ہون تجھ در پہ رکھکر یہہ سر محمد شفاعت کرے مجھکو بس

نعت اس راہبر کی کہ پیدایش جسکی سبب ہدایت کا اور موجب خواری گمراہی کا ہی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

امام رسل رہبر انس و جان امامِ زمین و امینِ زمان
محمد نبی شاہِ ابرار ہی کلیدِ درِ گنجِ اسرار ہی
دیا ہمکو نعمت ہی ایسا کریم یتیم ایسا بیتا جو دُرِ یتیم
دلِ روشن اوسکا چراغِ ہدا ہوا جبرئیل اوسکے تن پر فدا
جو عیسی نے تھا جانِ اہلِ کمال دیا روح اوسکو لقب ذو الجلال

محمد کو جب حُب سے حصہ دیا — حبیب اور محبوب اپنا کیا
تہکا نہ تو محبوب کا جان ہی — بھی اوسکے لو پر جان قربان ہی
زہے قاصدِ نیک خوخوش مقال — لے آئیمین فرمانِ ایزد تعال
جب اعدائے ظالم کو کرنے عدم — کیا تیغ خون خوار اپنی علم
اوٹھایا سر اور آگ اسلگا دیا — جگر دشمنون کا دیا سب جلا
جو کی تیغ کی اوسکی گرمی نے دم — ہو خاندان دشمنون کا عدم
جگر جب جلایا وہ بد خواہ کا — تو ہیبت سے پتھر بھی پانی ہوا
کیا گرم دشمن پہ جسدم کمیت — جگر چھیدا از ناوک مار بیت
وہ جسوقت سر پر رکھا اپنے تاج — اوتاراشہ آسمان سر سے تاج
صف جنگ مین لیکے تیغ و کمند — بہت پہلوان کو کیا قتل و بند
کیا خلق سے کفر و کینے کو دور — کیا نام اسلام کو بخش نور
عدو زشت خو اوسکا پابند دام — بان پختگی اوسکا نخجیر خام
پہنایا حسود اوسکا از بس حسد — ز حبل متین سر بحبل مسد
ہی فتراک مین اوسکے دست شہان — گہسا خاک پر اوسکے سر آسمان
گہر بیضہ دی تیغ اوسکی بکین — جو ہی سیف اوس سے عجب یہ نہین
ارم ہی خجل اوسکی ایوان سے — ہین رضوان اسیر اوسکے رضوان کے
شفیع الخلایق بمحض الکرم — رفیع المراتب امام الامم

دُرافشان ہوا ابرِ کفِ اوسکا جب — گئی بعض درافشانی ابر سب

وہ تشریف رکھنیکے باعث دہان — ہوی اوسکے طایف کی طایف جہان

رکھا کاست مین اوسکے دشمن کتین — بس اِس گرم مہری سے چرخ برین

دل اوسکا ہی دریاسے احسان مین پیش — کف اوسکا ہی معدن سے بخشش مین بیش

جو ہو کان گوہر وہ کُن فکان — ہی اوسپاس کیا چیز گوہر کا کان

بندہا سر و قد اوسکا کین پر میان — تو گل سا لہو مین دُلی باغبان

فلک ہی زمین بوس اوسکا مدام — ملک حلقہ در گوش اوسکے تمام

حزین دلکو ہر ایک اوس سے فرح — فمن دق باب الکریم انفتح

فلک جب سے در پر گیا اوسکے سر — شب و روز اوسپر ہی شمس و قمر

جو مارا وہ شاہنشہ دین پناہ — ہر ایک دل اوپر سکہ لا الٰہ

زر قلب عالم کا خالص ہوا — زر مہر سا پُر ضیا ہو گیا

بوصف اوسکے شمس اور بدر فرید — حزین کیا بیت چرخ مشید

جو بندہ ہی در اوسکی گفتار کا — تو اہل نظر پاس جوہر ہوا

نسیم کرم اوسکی در وقت کار — نکالی ہی کانٹے سے گلشن ہزار

ہوے اوسکے لب سے جو ظاہر علوم — معطل ہوا جملہ عالم نجوم

صف بدر تو ژا بگاہ مصاف — دیا ڈال دشمن کے دل مین شگاف

جو تگذیب پر اوسکی آیا عدو — وہ چیرا سر انگشت سے ماہ کو

بہر خیر بد خواہ او صد شر است — چو حنظل کہ خوش شکل و ناخوش ثمر است

جو چیرا وہ انگشت سے بدر کو — کیا دو لیں مہر اوسکی پیدا عدد

جہان کو دیا دین سے روشنی — سیاہی سو یدا کی دل سے گئی

کیے خلق کو روشن و تا بدار — بس اوس محفل افروز جانکے نثار

ہوی ظلمت و تیرگی برطرف — ہوا نور در نور ہی ہر طرف

سو رج سر فراز اوسکی ہی تاج سے — فلک پا یمال اوسکی معراج سے

ذکر معراج کا اوس معرج مدارج معارج آسمان سبز رنگ کے علیہ السلام کہ جسپر دلیل ہی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام

تھی مشکین شب یک یار کی زلف سی — نہ ایسی معنبر ہو بو یار کی

زبس اوسمین تھی روشنی جلوہ گر — کہ خورشید نکلا ہی شب آنکر

فلک مین چہپا مہر اوس نور سے — کہ جیون تیرگی آگے خورشید کے

بہر یک طرف شعلۂ نور تھا — فراہم مگر مشک و کافور تھا

شب نور از بس وہ رکھتی تھی نور — کہ طبع جہان سے کدورت تھی دور

سیاہی کیا نہر سے دور آسمان — کہ تسبیح سے روے تسبیح خوان

ہوی اسقدر رات روشن تمام — ہوا روز روشن کا بس رات نام

خوشی سے ہوا عالم آفاق گیر — مگر ظلمت شب ہوی اوس سے پیر

جو اوس رات سے دور تھا در دو غم — ہوی اوسمین نور اور ظلمت بہم

اور اوس رات کے لطف سے داد خواہ — تھا اُجلے سے اُجلا سیہ سے سیاہ
سوا اوس شبکو نزدیکِ سالارِ دین — فلک سے اترآیا روح الامین
بُراق اوسکے ہمراہ تھی تیز پو — چمکنے مین بجلی بھی ایسی نہو
بدن نور کا زین تھی نور کی — لگام اور تھی باگ بھی نور کی
تھی چالاک و خوشرنگ و چالش نما — قوی جلد باز اور تھی تیز پا
زبس نورِ آتش سے رخشندہ تر — خرامان برنگِ صبا آب پر
کرے نیم ہی جست مین یون گذر — کہ جس طرح مد نظر سے نظر
اوسی وقت جب گھر سے باہر ہوی — نظر سے فلک تک وہ جاتی رہی
برابر نہو اوسکے بادِ سحر — تھی گھوڑے ایسے شبکے بھی چالاک تر
وہ تھی سیر مین مثل حکم قضا — پھری ایک لمحے مین ہی سب جگا
چلی ایک ہی چال مین راہِ دور — کہ پستی مین ظلمت بلندی مین نور
تھی باد اور بجلی سے چالاک و چست — وہ دونو بھی چستی مین تھے اوس سے سست
جو روح الامین نے بحکم خدا — فلک سے شہ دین پر نازل ہوا
گیا بسترِ خواب لگ شاہ کے — وہ رخش فلک سیر کو ساتھ لے
کیا عرض حکم خدا شاہ سے — کہ تا آسمان پر زمین سے چلے
سنا جب یہہ جبریل سے شاہ دین — دیا خانۂ زین کو زینت دہین
جو تشریف گھوڑے پہ اوپر رکھا — الک وہان سے بیت المقدس گیا

اُو گلنے کتین درِ دریاے ہوش — وہ دریا نے کی بیت مقدس مین جوش
وہ بیت اندر اوس بحر کامل سے یار — نکل آئی معنی عجب تا بدار
شہ دین وہان سے نکل کر الک — کیا خیز گھوڑ یکے تین بر فلک
چڑہا تخت گردون پہ جسوقت شاہ — قدمبوس اوسکو کیئے مہر و ماہ
جب اوس بیت مین آیا وہ شمس دین — لطافت دیا نظم کو کب کتین
ہوا جبکہ اخلاص مین اوسکے خاص — دیا ماہ کو ورم دق سے خلاص
کمان خانۂ تیر کو جب گیا — کہچا شست سے جب وہ قربان ہوا
گیا جبکہ پردے طرف زہرہ کے — نوازش کیا اوسکو سو ساز سے
اوسی تار پردے مین از رہ زنی — چھوڑا یا نوا سے دیا روشنی
طرف مہر کے جب ہوا راہ جو — دیا مہر سے اوسکو سو رنگ و بو
جو بہرام پر آکے بخشش کیا — اوسے گو غم سے رہائی دیا
زبس ابر کف اوسکا بیتاہی دُر — لیا مشتری گھیر بحر گہر
کیا کاخ کیوان مین جسدم خرام — نحوست کیا دور اوسکی تمام
وہ ہر یک ستارے کو دکھلا جمال — اوسے اوس جماعت مین بخشا جمال
دکھایا جو مُنہہ اپنا خورشید سا — تو ہر برج کو نور بخشش کیا
چلایا جو گھوڑے کو برہت چرخ — لئے اوس سے ہر ہت ہر ہت چرخ
چو موکب بچرخ نکوکب رساند — شرفہا ز موکب بکوکب رساند

منازل ستارون کے جب طی کیا — تو کرسی کی کرسی پہ بیٹھا وہ جا
اوٹھایا جو کرسی سے کرسی کے فرش — گیا سات تب اوسنے بر ساق عرش
نہ سدرہ نہ رفرف رفاقت دیا — اوسے بلکہ جبرئیل بھی رہ گیا
رہا روح نے تھک کے اوس سے جہان — گیا تن سے وہ روح ارواح دان
گیا وہان کہ جس جا نہین تھی جگا — نوا کچھہ نتھا بینوا ئی سوا
نہ کون و مکان سے رہا آشنا — جہت کو بھی اوس راہ مین گم کیا
نہ کچھ زیر و بالا کو تھا دخل وہان — نہ دستا تھا کچھ پیش و پس کا نشان
جو آلودگی سے مجرد رہا — محمد کو چھوڑا خدا کو لیا
جب اپنے سے گذرا وہ آشنا — خدا ہو کے دیکھا جمال خدا
ہر یک دید سے بند کر کے نگاہ — اِنہہ آنکھون سے دیکھا جمال الٰہ
ندیکھے ہوے کو لیا دیکھہ جب — دِس آیا ندیکھا ہوا اوسکو سب
ہوا اسکہ دیدار سے حق کے شاد — نہ کچھ وہان کا عالم رہا اوسکو یاد
بس اوس پہ یون غلبہ کی بیخودی — رہا نین لحاظ اپنے دیدے کا بھی
رکھا شوق دیدار حق اسقدر — کہ تن اوسکا دیدہ ہوا سر بسر
جو آگے بڑہا دید حق کے لئے — ہوا دیکھہ بیخود اوسے آنکہہ سے
جو دیدار مطلق سے فارغ ہوا — تو دید مقید طرف رخ کیا
پہر الامکان سے مکان کے طرف — پہر اجای جان سے جہان کے طرف

بس آیا زمین پر فلک سے اوتر — چپ و راست اوسکے قضا و قدر
وہ اوس دُر سے جو حق سے حاصل کیا — ہر یک کو بقدر اوسکے حصہ دیا
جو وہ شمع تحقیق روشن ہوا — تو عکس اوسکا صدیق پر بھی پڑا
عمر کے بھی اوپر پڑا اوسکا تاب — وہ فاروقی دین سے پایا خطاب
وہ دریا سے عثمان ہوا بہرہ مند — ہی نام اوسکا اہل حیا مین بلند
علی بھی جو اوس دُرج سے دُر لیا — تو دامان آفاق دُر سے بھرا
گرم گستر احسرتِ ناتوان — ملے ہی ترے در اوپر دیدگان
مذے اوسکے خاطر کو حرمان سے غم — گدا ہی وہ تیرا کرا وسپر کرم
بد و نیک پر اوسکے مت کر نظر — تو خود نیک ہی اوس سے نیکی ہی کر
اوسے اپنی رحمت سے کیجے قرین — کہ آخر تو ہی رحمت العالمین
سلامت اوسے در سے اپنے نوزار — تجہ احسان کا ہی وہ امیدوار
تجہ احسان کی آیا ہی امید پر — ترا کنج ایوان ہی اوسکا مقر

مدح مسند بزرگان و سید عارفان شیخ محی الدین عبد القادر کی
راضی رہی اللہ تعالی اوس سے اور راضی کرے اوسکو
ہمارے سے اور محروم نکرے ہمکو اوسکے برکات سے آمین

جو کودک ہون بوڈھے سے بھی مین زبون — غرور جوانی کا پابند ہون
بہہ ابلیس کے مکر و تلبیس نے — گنہ کے ہی بھونر مین ڈالا مجھے

صف جنگ مین مین سیہ مرد تھا ندامت سے آخر سیہ رو ہوا

نہ منہہ مجھکو تاکسو دکھلاؤنمین نہ تھے پاؤن تا بھاگ کر جاؤنمین

تھی قید غم سے خلاصی مجھے تھا کام جز جرم و عصیان کے

ہوا غم سے مین زرد رو اور نزار نہ دلجو مرا کوئی نے غمگسار

جب اسطرح مین ناتوان ہوگیا میرا دل اندھیری رین سا بنا

جو دیکھا کہ کچھ منہہ رہا نین مجھے رہا کچھ نہ جز اشک اور آہ کے

کیا غم سے فریاد مین بالضرور شہنشاہ والا ہمم کے حضور

زہے عبد قادر شہ حق پرست زبردست سب اوسکے ہین زیردست

بزرگ بزرگان ہی وہ محترم پناہ عرب اور امان عجم

زہے غوث اعظم امام انام قدم جسکا ولیون کے سر پر تمام

مشایخ مشایخ ہوے اوس سے ہی سرافراز قطب اور اوتاد بھی

کیا جو کہ جان اوسکی رہ مین سبیل وہ اوسکو دیا چشمۂ سلسبیل

نہ ابرار مین کوئی ایسا ہوا وہ ابدال مین بے بدل ہوگیا

بلندی مین مانند قطب فلک پہ قطب فلک دو ہین اور وہ ہی یک

دی اندھے کو گرد اوسکی نور بصر گیسے آستانے پہ لوک اوسکے سر

عجب سرمہ ہی اوسکی ہر خاک در صفاہان کے سرمے سے چھینے بصر

مراتب مین طیفور سے بیشتر بھی معروف معروف سے بیشتر

ہوا ابوالحسن اس سے مشہور شہر
دو بو عمر و حاصل کیے اس سے بہر

تھے نزدیک اسکے زحق پیشکان
ابوبکر اور شنبکی مدح خوان

بھی قدرت کے قوتسے وہ نامور
لیا کھینچ باہر سد سے پسر

وہ رہبر کی درگہ سے حاصل ہوا
لقا کو لقا اور علی کو علا

ہی حاجات میں بسکا وہ شہ معین
رکھا زیر پا اسکے دیدہ معین

جو اقبال اسکی ہوی بیشتر
رکھا پاؤں پر اسکے احمد نے سر

جو دیکھا اُسے ہی جہانِ وفا
کیا وعدہ اپنا وفا بوالوفا

جہان کرم ظاہر اور نہان
نہین اسکا ہمسر کوئی در جہان

بخشا اسکی شیری کہ کیون زیرِ گور
دیا دستِ حماد کو اسنے رور

بزرگی سے اپنے کوئی بر ملا
نہ بولا ہی طغوبخ کو اس سوا

رکھے آکے زیر قدم اسکے سر
وہ شیخ بجا گیر و شیخ مطر

جھکایا سر اپنا بخوشی شرابی
حضور اسکے بو مدین مغربی

خدا پاس پایا ہی فضل عجیب
وہ سرور کی تکریم سے بو نجیب

بھی چاہا ہی جب اسکا تھا تقتدی
وصیت وہ سرور سے شیخ عدی

وہ سرور کی بخشش ستی چرخ پر
گہسا سر کو شیخ الشیوخ آن کر

نہ پیوستہ با فرقش زین فریق
شدہ عبد حق در حقایق حقیق

کیا اس سے شاہ رسل ایتلاف
تو شیخ خلیفہ بچا ما خلاف

دیا کشف سر سے جو اُسکو سرور — سرِ شیخ صدقہ ہوا غم سے دور
سدا اُس سے رکھتا تھا بس خوف سے — لحاظِ ادب شیخ حمّاد نے
زہے زندہ دل شاہِ اقلیمِ دین — کہ جس سے ہوا زندہ دینِ متین
تقرب کے رہ مین وہ عالی ہمم — گیا مصطفی کے قدم پر قدم
فلک جیون زمین اُسکے ہی زیر پا — زمانہ سدا اُسکو مجرا کیا
غضب سے کیا دور وہ آفتاب — ابو بکر دُعبّاد کا آب و تاب
جو تُکہ حلِ آیات پر آگیا — یک آیت کی چالیس معنی کیا
مجالس مین کرتے تھے ہر ایک حال — عقیل و حیات اُسکا ذکر کمال
وہ سر حلقۂ حلقۂ اعلم تھا — ثنا جان سے اسکی احمد کیا
کیا اولیا پر جو القائے سِر — سمجھنے مین حیران ہوے سر بسر
ہوا بو المعالی جو آزردہ حال — کیا برملا دور اُس سے ملال
محمد کو جب اُسنے عزت دیا — وہ دینِ محمدؐ مین پکا ہوا
سنا جب وہ سرور نے زاری مری — پریشانی و دلفگاری مری
مرے دل کو بس قیدِ غم سے چھوڑا — خوشی کی مجھے راہ دکھلا دیا
منوّر ہوے تب مرے چشمِ کور — دلِ تار میرے نے پایا ہی نور
ملا دوست سے چھوڑ دشمن کو مین — مرا سر ہی اور اُسکا در بعد ازین
مجھے عالمِ مکر و فن سے چھوڑا — شہِ بو الحسن پاس پہنچا دیا

مدح شیخ المشایخ خاص درگاہ صمدی سید شاہ ابوالحسن قادری کی کہ جسکی نم فیض نے چمن ہدایت وارشاد کو شاداب کیا اور خاشاک ضلالت کو خراب کردیا

زہے بوالحسن بحرِ جود و نوال — عطا مین حسن بوالحسن در حصال
تمنا تھی اُسکی صلاح انام — حدیثِ حسن اسکی لب پر مدام
بزرگونکا مقبول اُسکا سخن — کرے کون انکارِ قولِ حسن
کھے تھا بہر مجمع و انجمن — حدیثِ حسن در حدیثِ حسن
کیا اُسکی درگہ مین جو آنگاہ — زمین بوس دیکھا سرِ مہر و ماہ
دیا روشنی جگ کو یک اُسکا تاب — اسیطرح کرتا ہی سچہ آفتاب
بھی اہل نیاز و نماز یکو سبب — وہ افشاے راز و کرم کے سبب
عنایت کیا بحر بخشا ہی کان — گھٹایا ہی تن اور بڑہایا ہی جان
شریعت کے کامونمین قایم مدام — رموزِ حقایق مین جگ کا امام
بنور اُسکے جو قلب پایا ضیا — بباز ارِ احباب رایج ہوا
جو مجمل کی تفصیل پر آگیا — گرہ معرفت کے بہت حل کیا
سکایا ہی مین علم عرفان کا — بہت راز پنہان دلونمین بہرا
جہان اُسکو آیا ہی ملحد نظر — کیا قطع برہان قاطع سے سر
بہ تشبیہ راندہ ز تنزیہ حرف — بہ تشبیہ و تنزیہ حالش شگرف

بہ تقریر تمثیل اس شاہ کی — دلائل ہین اتی و لمی خفی
دبستان کے بچہ اسکے سب عارفان — نوآموز لڑکون کے مانند جان
معطر ہوی خلق اسکے سبب — مگر اسکے اخلاق تھے مشک سب
ایا انت فی کل حکم حکم — و فی کل فضل و بذل علم
جہان مین تو ای آفتاب یقین — اندھیرا ہو غفلت کے چھو را نہین
تو شمشیر ارشاد کو کر علم — سر ملحدون کو کیا ہی قلم
تو اہل شریعت کا بیشک امام — دلیل طریقت ہی تو ای ہمام
بیان مین کیا جمع دو ضد کو تو — کرے کیون کوئی جمع اضداد کو
زبان رضا تیرے ای پر کرم — بلا کو بلی بولے غم کو نعم
دیا زر تو سائل کو خورشید وار — بھی بخشا گہر مثل ابر بہار
جو سائل نہین تجھ سے بحر گہر — تو پھر کیون نکالے ہی کشتی زبر
جہان کہن تجھ سے لی تازگی — کرم کے قوی کو کیا تو قوی
ندیکھا زمانے مین میںنے کسے — جو تجھ سا شریعت کو محکم کرے
تمامی خلایق سے ہم لے کنار — ترے آستان پر ہین امیدوار
گدایان دلخستہ پر لطف کر — عطا کر کے انکی خطا سے گذر
کرم سے بجھا حسرت ریش پر — کرامت کرای شاہ درویش پر
تو خواری ہی طرف اسکے مت کر نظر — بدی پر ندیکھ اسکے دیکھ آپ پر

لگا مرہم اسکے دلِ ریش کو — پتہ بیچہ لے اپنے اور بار ہو
بہر نیک و بد اُسکا ہو نیک خواہ — نہین ہی پنہ اسکو تو دے پناہ
رہے مہر جب تک فلک پر رہے — زمین پر فلک سایہ گستر رہے
رہے آستان بوس تیرا سپہر — جبین در پہ تیرے گھسین ماہ و مہر
پنہ مین رہے تیرے عالم تمام — خدا کی ہو رحمت ترے پر مدام
گھسین سروران سر ترے در پہ آ — ترے خاک در کو کرین توتیا
ترے بندہ حکم شاہان تمام — فدا حسرتِ خستہ تجھ پر مدام
یہان تک کیا ترجمہ حسرتا — کچھ اپنے بھی جانب سے مانگ اب دعا
خدایا تو درگاہ اُس شاہ کی — رکھ آباد اہل فضائل ستی
رہے اسکا یارب سدا خاندان — گزندِ حسد سے بامن و امان
نوکر اُسکے اولاد و احفاد سب — بزرگ اور اصحاب علم و ادب
رہین مرجع خلق دہ دائما — ہدایت گہ بادشاہ و گدا
وہان لوگ آفیض پایا کرین — بہت سے منافع اُٹھایا کرین
جہان بیچہ رکھ انکو اعزاز سے — فراغت سے اور نعمت و ناز سے
خصوصًا جو فرزند سند نشین — ہی اُس شاہ کا مجھ شرع و دین
جہانپن ہی عبد اللطیف اسکا نام — ہی مجھ دین سے شہیر انام
زہے فخر ارباب فضل و ہنر — جہانے ز فیضش بود بہرہ ور

وہ ہی وارثِ سید المرسلین — وہ ہی ہادیِ زمرۂ مسلمین
شریعت کی ہی پشت اُس سے قوی — طریقت کو اُس سے ہی سو تازگی
جہان مین ہی وہ عالمِ باعمل — فضایل مین اُسکو نہین ہی بدل
دلِ روشن اُسکا ہی بحرِ علوم — دلایل تمام اُسکے ہین کالنجوم
ہدایت سے جو اُسکے ہو بہرہ ور — نہین گمرہی کا کچھ اسکو خطر
بلاشک ہی وہ رُکنِ دینِ متین — بلاریب خورشید اوجِ یقین
سیادت کے دریا کا روشن گہر — مشیخت کے ہی آسمان کا قمر
خدایا تو رکھہ سایہ گستر اُسے — بعزوشرف سر اُپر خلق کے
نہو اُسکے خاطر کو یکذرہ رنج — تو کر مرحمت اسکو راحت کا گنج
جِلا اسکو باصحت و عافیت — ہمیشہ تو رکھہ اوسکو باجمعیت
بنا اُسکو سب خلق کا راہبر — صفِ عارفان بیچہ ممتاز کر
کر اُسکیتئین فخرِ اہلِ کمال — عطا کر اُسے اسکے والد کا حال
یہان تک تو کر اُسکو منصب عطا — کرین آقدمبوس شاہ و گدا
محبونکو بھی اُسکے رکھہ شادمان — رہین دلسے سب اُس اُپر جان فشان
تو دشمن کو اُسکے سدا خوار رکھہ — حسد کی بلا مین گرفتار رکھہ
مجھے بھی کرم سے تو اپنے خدا — نکر اُسکے قدمون سے یکدم جدا
جہان بیچہ جب لگ کہ جیتا رہون — دل و جان کو اُس پر سے قربان کرون

پذیرا ہو میری یہہ سب التجا — خدایا بحق رسولِ خدا
جو اُستاد میرا ہی وہ باشرف — دل وجان سے مائل خدا کی طرف
گہر ہی سیادت کے وہ درج کا — ہی اختر ہدایت کے وہ برج کا
کہ ہی مجھے دین نام جسکے تئین — بھی تائیدِ دین کام جسکے تئین
ہی اہلِ دل و اہلِ علم و کمال — ہی ارشاد و پند اسکا سب قیل و قال
وہ ہی افضل الحاج بیت الحرام — وہ ہی زائرِ قبرِ خیر الانام
بلاشک ہی وہ سالکِ راہِ حق — بلا ریب مقبولِ درگاہِ حق
الٰہی تو اسکو سدا شاد رکھہ — غم و رنج دنیا سے آزاد رکھہ
نہو اُسکے خاطر کو کچھ بھی ملال — رہے شاد و آباد و فرخندہ حال
برآوین مرادات اُسکے تمام — خدایا بحق رسولِ انام
طفیل انہہ بزرگونکے سب ای خدا — مرے دوستان جو ہین اور اقربا
بھی فرزند و خویش و برادر تمام — پنہ مین رکھہ اپنے تو اُنکو مدام
رہِ راست پر انکو رکھہ سربسر — روا اُنکے حاجاتِ دارین کر
بتوفیقِ خیر انکتین شاد رکھہ — دے علم و ہنر اور آباد رکھہ
مری عرض ساری یہہ ہووے قبول — بحق شہِ دین محمد رسول

حضرت مصنف رضی اللہ عنہ نی جو اپنی خلف الصدق والا قدر کی نصیحت مین کئے ابیات ارشاد فرمایا ہی منجملہ اُنھیہ یتونکی

کتنی ابیات برسبیل افادہ عام ترجمہ کئے گئے ہین

یہہ کیا خوب باتین ہین سن ای عزیز — کہ جس سے زیادہ ہو عقل و تمیز
جو ہین دور حق سے تو رہ اُنسے دور — ہو مہجور مہجور سے بالضرور
جو بیہودہ کاران ہین سنت اعتقاد — نہ ڈھونڈ اُنسے بیہودہ ہو کر وداد
وہ رہتے ہین اکثین سنت سے دور — نہ قصد جماعت ہی انکو ضرور
ہین سب دور بخشش سے اور رشد رو — خطا نا کرین دشمنی مین کہو
نہ راحت لیا ہی کسی سے کوئی — وہ رکھتے ہین از بسکہ یون گرمی
بندھے جا خیالات کے دام مین — ہنرمند کی عیب چینی کرین
تو اُن سرکشون مین نہین پائیگا — اَئمہ کی صفوت اُمم کی وفا
جدا ایسے یارون سے ہو نیکنام — نہ جا دام مین اُنکے مانند دام
گذر مت امامت کے تو قول سے — جو ہی کام کی بات مت چھوڑ دے
جو کچھ وہ کہے جان سے گوش کر — وہ مایہ سے سرمایہ ہوش کر
کریگا گر اس اقتدا پر قیام — تو آخر کو ہوویگا تو بھی امام
تو فردوس مین جائیگا بے تعب — قیامت مین اس پیروی کے سبب
نکھا غم اگر غم مین دو بے جہان — جو کھاتا ہی کھا دین کا غم ہر آن
عنادل مین مت لا بگاڑ اردین — عنادل سا دے داد عیش اے گزین
زبون دینکی رہ مین جون خاک ہو — تو دنیا کے سر پر چھڑک اُس خاک کو

کسیکو تو نفرین نکر خشم سے — جو کرتا ہی کردین کے واسطے
ہر آلایش بخشش سے رہ تو دور — بظاہر طہور و بباطن طہور
لے دریا سے پاکی کے آب طہور — سیاہی سو بیداکی کر دے دور
تو دامان دل کھینچ دنیا ستی — قیامت تلک غم نکھا پھر کبھی
ندے دلکو آہو کے خاطر تعب — اگر چین مین ہو ہنر کر طلب
ہو اسر کش الحاد مین کو لی گر — تو برہان قاطع سے کاٹ اسکا سر
جہانتلک کہ ملحد ہین بیہودہ گو — نہ مل اُن سے اور اُنکا پیرو نہو
تو اُس سے جو اپنے کو سمجھے خدا — جدا ہو یہی ہی طریق ہدا
بجز بندگی خوشش نکر اپنے کو — تو حق کے لئے حق سے غافل نہو
تو اُس خود نما سا نہو خود نما — خدا کا ہو بندہ نہو تو خدا
تو اُس تیرہ دل سے صفائی نکر — کبھو ایکدم آشنائی نکر
تو ہر ایک سخنے کو خالص نجان — محک پر کیا ین تلک امتحان
کسوٹی تری شرع ہی بس نکو — تو پہچان اُس سے بد و نیک کو
شریعت سے جو شخص رکھے خلاف — خلافت مین باطل سمجھ اسکا لاف
صفائی ہی اسکی کثافت خراب — بھی آفت ہی وہ گرچہ ہو آفتاب
سخنہاے گستاخ سے در گذر — صحابہ سے گستاخ کاری نکر
روافض کے صحبت سے پرہیز کر — تو اُس راہ بلے راہ مین مت گذر

بھی کوتاہ کر خصلتِ بد سے ہاتھ — ہو مشہور لوگون مین نیکے کے ساتھ
تکبر کی رہ سے نہ لے طرزِ بد — نہ لیوے اُسے جو کو اہلِ خرد
تو نیکی کر اور راہ نیکون کی لے — کر اندیشہ ہر یک بد اندیش سے
تو جیون تیر کر کج مزاجونسے رم — کمان کے طرح قد کو کر اپنے خم
غرض سے نہو جیون کمان خونگیر — غرض کو بعید اپنے لا مثل تیر
تو دیکھا نہین ہی ضعیفون سے تیر — جو بھاگی تو پستی مین ہوی جا گیر
مدد کر پہ خواہ کو ہر زمان — نو ہو چارہ فرماے بیچارگان
کرامت کے آنکھون سے کر تو نظر — قوی سے زیادہ ضعیفان اُپر
کہوت سیجہ زال کے تین نزار — کر سام اور رستم کا جھاڑے دمار
جو در دِ نہان سے دل اُسکا جلے — زبان اُسکی دنیا کو سب آگ دے
سمجھ مت کہ اُسکو وسیلہ نہین — کہ خالق و سیلہ ہی اُسکے تئین
دیا کر فقیرون کو سیم اور زر — جو تجھ پاس ہو در نہین عذر کر
جو کوئی قرض دار عاجز دِسے — تو کر قرض اُسکو چھوڑا قرض سے
فقیرون پہ بخشش کیا کر مدام — تو بر لا امیدونکو انکے تمام
بدی سے خلایق کے لے تو کنار — کہ کرتا نہین ہی بدی ہوشیار
بدی گر کرے کوئی تو در گذر — تو اُس بد کے بدلے مین نیکی ہی کر
کرے کام وہ اپنے لایق اگر — تو اپنے سر یکا کر لیے خوش سیر

بدی کے عوض کر تو نیکی سدا — خطا کو چھپا اور کیا کر عطا
نہ زر سا بنا مُوہنہ پے نسیم و زر — نکھا مال خاطر غم اے پرہنر
خدا کی رضا مین ہو ثابت قدم — بلا کو بلی بول غم کو نغم
تو دلجوئی بیدلان کر سدا — کیا کر غریبون پہ بذل و عطا
جو آوے تجھے زخمی غم نظر — لگا مرہم لطف اُسی زخم پر
جو کوئی کرہونا توان خوف سے — تو آخوف مین بیخطر کر اسے
جو پابند غم کوئی تجھ کو دسے — چھوڑا اسکو غم سے خدا کے لئے
جو غمگین کو تو خوش کرے ایکدم — بہت غمین یکدم نہ دیکھے تو غم
کیا پہلے یاری تو جسکے تئین — درُست اس سے رہ تا دم واپسین
نکر کام سُستی سے اپنا تباہ — اُسے چھوڑ کر خوار در نیم راہ
دُہوان در پے خار و خس ہی سدا — اُسے جبکہ سلگا دے ہووے جدا
غرور اُس سے کر جو ہی کبر آشنا — کہ ہی کبر کبر آشنا سے بجا
تو مت کینہ ور ہو برنگ سپہر — تو مت پھیر مونہہ مہر سے مثل مہر
نہین مہر مین کینہ کا جب اثر — کہا تب وہ چرخ چہارم کو سر
خلایق کے رکھہ فائدہ پر نظر — جو نقصان بھی ہو تجھکو وہ کام کر
تو دیکھہ ابر کو جبکہ دیتا ہی دُر — کرے آپ خالی ہو دُر بکو پر
نہ دیوانہ پن کر تو دیوانہ سے — نہ بیگانگی کر تو بیگانہ سے

جہالت سے خویشونکے مت پیش آ — بھلا اپنا مت کر کرانکا بھلا
جو کوئی مدارا سے خویشان کرے — پریشانی اپنی پریشان کرے
تو ہر یک درندہ سے جیون دارہ — حمایت گر خویش و بیگانہ رہ
کیا کر تو ہر ایک پر لطف بیش — کہ ہووے گا بیگانہ بھی تیرا خویش
جو ہو دور تیرے سے بیگانگی — تو خویشی کرے تجھ سے بیگانہ بھی
نہو اگ سا ہی وہ خویشونکے خویش — بیگانی ہی بیگانگو نسے ہمیش
صفت خاک کی سیکھ اے ہوشیار — ہو بیگانہ و خویش کا دوستدار
جو روتا کوئی تجھکو آوے نظر — کر باندھ اسکی ہنسانے اُپر
ہنسا دیگا رونے مین گر اسکو تو — گر گریہ تو بھی ہنسیگا کبھو
ہنسانے سے اسکو تو ہو دلنواز — ہنسا وے تجھے ایزد کارساز
شریرون پہ مت کر ترحم کبھی — فقیرون سے مت کر خصومت گری
تو دلسوز ہرگز کسیکا نہو — لگا اگ دلکو شریرونکی تو
بدان ساتھ تو ہمنشینی نکر — ہنرمند کی عیب چینی نکر
تو ہرگز نہ غافل ہو ستانہ وار — نکر خدمت غافلان اختیار
نکر فعل ایسا جو ناخوب ہی — وہی کام کر جو کہ مرغوب ہی
کریگا کسی سے جو تو دور غم — خدا دور تیرا کریگا الم
جو تو زخم پر کسکے مرہم رکھے — خدا زخم پر تیرے مرہم رکھے

جو بدہی فقیر اسکو مت بول زشت — تو کر اُس سے نیکی نہ کہہ بد سرشت
بد اخلاق پاوے تو اسکو اگر — ہی یک اسمین نیکی تو سو طرح شر
نظر یک پہ کر اسکے سو پر نکر — تو کہہ نیک اُسکو بدی سے گذر
امید وں کی اُسکے تو بر لا تمام — بری کیف سیتی ہو اسکے مدام
امید اسکی بر لا جو چاہے امل — نکر کیف پر اسکے ہر گز عمل
تو کیفیت اسکی سے رکہہ آگہی — پہ کیفیت کیف سے رہ بری
تو فرمان خالق کی تعظیم کر — ترحم کی کر خلق او پر نظر
ہی اصل نصیحت یہی بس تجھے — ہو بیزار بیفائدہ کام سے
نکہہ سہل اس دُر خوشتاب کو — کر لین دُر خوش آب کی آبرو
رکھے یاد گر یہہ نصیحت تمام — سلامت رہے غم سے تو والسلام
لے اے ساقیا وہ مے انبساط — کہ تا سر سے ہو تازہ مجھکو نشاط
زیادہ ہین انداز سے ہو کے مست — ہر یک ماجریسے دہوؤن اپنا دست

سبب تیاری وآراستگی کا اس بوستان بہشت نشان ہمیشہ بہار کی کہ ہموارہ آبیاری مطالعہ قبولیت سے نخلبندان سخن کے سرسبز و تازہ اور فرحت بخش خاطر سیر کرنی والون کا اسکی بی اندازہ رہی امین یا رب العالمین

مرے جیمین یکروز آئی یہہ بات — کہ کچھ زندگی کو نہین ہی ثبات

نہین عمرِ دنیا کا کچھ اعتبار — ہی اصل بنا اُسکا ناپایدار
جہان مین بہت لوگ پیدا ہوے — بقدر حصص زندگی کر گئے
بہت بادشاہانِ ذی اقتدار — فلک کو جو لاتے تھے در شمار
یہہ دنیا دون سے کئے جب سفر — رہا کچھ نہ باقی پھر اُنکا اثر
یہان تک کہ کوئی بھی انکے تئین — نہین جانتا یہہ کہ تھے یا نہین
نہ کچھ عمر سے سود اُنکو ملا — وجود و عدم انکا یکسان ہوا
مگر ہو گئے ہین جو خاصانِ حق — ہوا ہی نصیب انکے عرفان حق
بھی جو کوئی دنیا دو روزہ سے — گیا توشۂ آخرت ساتھہ لے
ہوی زندگی چیز انکی تمام — موے پر بھی پائے ہین دار السلام
بھی جسنے کہ حسناتِ جاری کیا — پس از مرگ نام اسکا باقی رہا
اسی واسطے سعدیِ پاکذات — کہا بوستان مین ہی کیا خوب بات
موا نین ہی وہ چھوڑ جسنے گیا — پل و مسجد و چاہ و مہمان سرا
مین آیا جو دنیا مین ہو کر غریب — یہہ تینون بھی کامونسے ہون بے نصیب
نہ حاصل ہوا مجھکو عرفانِ حق — نہ طاعت سے پایا مین رضوان حق
جہان مین نہ کچھ خیرِ جاری کیا — یہہ عمر عزیز اپنی یون کھو دیا
دریغا کہ حق پاس میرے تئین — سبب سرخروئی کا کچھ بھی نہین
مری عمر ناحق گئی سب گذر — ملا نین مجھے زندگی کا ثمر

گئے لوگ جیسے جہان سے گذر — اسیطرح مین بھی کرونگا سفر
تو اسوقت جز حسرت و درد و آہ — نہین ہی مرے ساتھ کچھ زادِ راہ
کسیکو نہ مجھ سے ہوا فائدہ — مرے بعد تا وہ پڑھے فاتحہ
کریگا نہین یاد مجھکو کوئی — نہ لیویگا کوئی میرا نام بھی
یہہ دنیا سے مین کچھ اُٹھایا نہین — جہان بیچہ گویا کہ آیا نہین
نہ جینے کی شادی نہ مرنیکا غم — برابر ہی میرا وجود و عدم
گذرنے سے یہہ بات جی مین مرے — نہایت ہوی بیقراری مجھے
ہوی درد و غم کی جو آتش بلند — تڑپنے لگا دل مرا جیون سپند
نتھا دل یہہ گویا کہ سیماب تھا — نپت مرغ بسمل سا بیتاب تھا
مین دیکھا تپش سے جو فرصت نہیز — ہوی زندگی تلخ میرے تئین
اس احوال مین مجھ پہ اے ہوشیار — یکایک ہوا فضل پروردگار
کہ یکبار خاطر مین یہہ آگیا — کوئی ایسی تصنیف کیجے بھلا
کہ ہو فائدہ اس سے لوگونکے تئین — کہ یہہ بھی کم از خیر جاری نہیز
گذرنے سے خاطر مین اس بات کے — ہوی تکہ تو تسکین دلکو مرے
مگر فکر بھی آ لگی یہہ وہین — کہ کچھ علم مین مجھکو قدرت نہین
مرے ماتھہ سے بھر یہہ کیون ہو دیگا — کہان مین کہان تاب تصنیف کا
مین لاچار ہو کر کہا دل ستی — کہ اب تو ہی تجویز اس بات کی

کہا دلنے اسوقت میرے تئین — کہ یک سہل تدبیر کہتا ہون مین
جو البتہ تجھ ہاتھہ سے ہو سکے — تو ہمت کو ہرگز نہ دے ہاتھہ سے
کہ سر دفترِ اہلِ علم و کمال — ولی خدا صاحبِ وجد و حال
پناہِ زمان و امانِ زمین — امامِ جہان شاہ دنیا و دین
بملکِ سخن خسرو نامور — تخلص ہی ذوقی جسے مشتہر
متانت مین جیسے نظامی شہیر — حلاوت مین سعدی صفت بے نظیر
فصاحت مین سحبان کا بیشک امام — بلاغت مین عرفی یک اسکا غلام
نظایر مین صائب جو تھا بے نظیر — تھا نازک خیالی کا اسکے اسیر
لکھا اسنے ہی پر شرف یک کتاب — کہ بحرِ سیر مین ہی دُرِ خوشاب
ہی نظم اسکا اعجاز سے پُر تمام — بھی ہی بحرِ مصطفیٰ اسکا نام
تو ہندی مین کر ترجمہ اسکے تئین — بشرطیکہ افہام ہو قرین
نہین فارسی سے جو کوئی آشنا — کریگا ترے حق مین پڑھکر دعا
جو حاصل کرین فائدہ سب عوام — ثواب اسکا پہنچیگا تجھکو مدام
رہیگا جہان بیچ اے دلفگار — یہی خیرِ جاری ترا یادگار
جو یہہ مشورت دلنے مجھکو دیا — تو مین مستعد ترجمہ پر ہوا
وہین ہاتھہ مین لیکے مین نے قلم — لگا ترجمہ کرنے اسکا رقم
مصنف کے حمد و مناجات کو — بھی نعت و مناقب کو اے نیک خو

کیا ترجمہ اپنے جاب سے مین — وہی اسکا دیباچہ ہی دلنشین
شہ بوالحسن کی ثنا مین مگر — باخر لکھا ہون مین کچھ بیشتر
وہ ہی کچھ دعا اور کچھ ہی ثنا — جو لکھنا مجھے اسکا لازم ہی تھا
مصنف کا جو وجہ تصنیف تھا — مین اسکے تئین ترجمہ نین کیا
بھی لکھنے کتین معجزِ مصطفی — مدد جو کیا حضرتِ مرتضی
لکھا ہی مصنف نے جو کچھ وہ حال — نہین ترجمہ اسکا ای خوشخصال
یہی ہی سبب اُسکا ای نیکذات — نہین ترجمہ کو برابر وہ بات
کیا ہی جو ابیات وہ محترم — نصیحت مین اپنے خلف کے رقم
نظر کر مین اُسکے فواید اُپر — کیا ترجمہ اسکا بھی بیشتر
مگر جو تھے ابیات تخصیص کے — بھی جو ترجمہ کو مناسب نتھے
مین لکھنے سے اسکے قلم رکھ لیا — کیا ترجمہ باقی ابیات کا
عزیزو لکھا ہون جو مین یہہ کتاب — اُٹھا یا ہون محنت بہت بیحساب
مین ابیات کو اصل کے بھی کہین — لکھا ہون بلا ترجمہ ای مہین
کہ تا اُس سے اِس نظم کو ہووے زیب — ہو یہہ نامہ ہر ایک کا دلفریب
جو ہین ناظران اُسکے اُنکے حضور — یہی ہی میری التجا بالضرور
خطا یا خلل گر کہین اسمین ہو — کرم کر یہہ عاصی پہ اصلاح دو
وگرنہ رہِ لطف سے بالضرور — رکھو عیب چینی سے خاطر کو دور

پڑھے جو کوئی شخص اسکے تئین — دعا سے کرے یاد میرے سین

خدایا تو اپنے عنایات سے — کہ قید اور غایت نہین ہی جسے

بحق محمد شفیع انام — طفیل آل و اصحاب اسکے تمام

جہان مین کر اس نظم کو مشتہر — ہر یک اشخص کے دل کا مرغوب کر

الٰہی بہت مین گنہگار ہون — سیہ دل سیہ روز یا کار ہون

عبادت کی مجھ مین نہین کچھ بھی خو — ذری بھی نہین مجھ مین طاعت کی بو

ولیکن ہی امید تجھ فضل سے — مرادات سارے برآوین مرے

یہہ عاصی کے احوال پر رحم کر — نہ فرما گناہون پہ اسکے نظر

پذیرا ہو یارب مری التجا — بحق محمد شفیع الورا

لے آ ساقیا وہ مصفا شراب — کہ دل جس سے پاوے صفائی و تاب

لکھون جسکے پینے سے پاکر سرور — شہ انبیا کا مین احوال نور

پہلا مقالہ پیدا ہونیمین نور محمدی کی روشن کرنی اللہ تعالی نور صلوۃ وسلام سی مرقد کو اسکی کہ روشنی عالم افروز اس شمس بازغہ کی مشکوۃ عالم کو مصباح ہستی سی روشن کی اور رد و دمان سی شب تیرۂ نیستی کی دور نکالی

کہا اس طرح راوے خوشبیان — سیر بیچہ حال شہ انس و جان

کہ آغاز فطرت مین رب العلا — درخت بلند ایک پیدا کیا

دل افروز اُس پر کیا چار شاخ — جسے دیکھ ہو دل کو بہجت فراخ
سنوارا جو قدرت سے اسکے تئین — رکھا نام اسکا درختِ یقین
محمدؐ کے نورِ مقدس کو تب — رکھا پردۂ دُرِ تر بیچہ رب
دیا شکل طاؤس رخشان اُسے — رکھا پس اُسے اوپر اُس جھاڑ کے
تھا تسبیح میں نور وہاں برقرار — بمقدار برسو نکے ستر ہزار
بنا حقنے آئینہ یک شرم کا — تب اس نور رخشان کے آگے رکھا
کیا خوب جب مور اسمیں نظر — کیا پھر نگہ اپنے سایہ پر
ز بس قدرت حق سے ہوشربا — رکھا سر کو سجدہ میں وہ پانچ بار
تو ہم پر کیا فرض وہ بے نیاز — اسی واسطے پنجگانہ نماز
نظر تب وہ طاؤس پر حق کیا — عرق اُسکے تن سے ٹپکنے لگا
اسی سے جہان حقنے پیدا کیا — ملک اُس عرق سے جو سر سے چُوا
جو ٹپکا عرق اُسکے پیشانی سے — نجوم اور افلاک اُس سے بنے
بھی لوح و قلم کرسی و عرش سب — اسی سے ہی پیدا ہوے اور حجب
جو پیدا کیا آسمان میں مقام — کیا حقنے پیدا اسی سے تمام
جو ٹپکا عرق اسکے سینے سے تی — کیا اس سے نبیون کو پیدا سبھی
کہ تا روشناسِ خلایق اچھے — رہیں خلق شایق اُسے دیکھنے
اسی سے ہوے عالم اور مرسلان — شہیدان اسی سے ہیں اور صالحان

جو ٹپکا بہون سے عرق اسکے تب
بنی امت مصطفیٰ اس سے سب

عرق سے دو نوکان کے بیگمان
کیے قصد ہستی کا سب مشرکان

بھی سب کافران اور دشمن تمام
اسی سے ہی پیدا ہوے لاکلام

جو ٹپکا عرق پاؤن سے بہر زمین
کیا اس سے پیدا جہان آفرین

کیا تب نظر امر حق سے وہ نور
چپ و راست اوپر ش و پس بالفرور

تو ہر یک طرف نور رخشان دسا
بمانند مہر درخشان دسا

دسا نور جو لیکے صورت اُسے
مراد اس سے شیخین و ختنین تھے

رہا دو سو بیس بار ہوشادمان
بمقدار سابق کے تسبیح خوان

اسی نور سے کردگار جہان
کیا نور سب انبیا کا عیان

اور اسوقت یاقوت سے بے بہا
بنایا ہی قندیل یک پر ضیا

پس اس نور کو پاک صورت دیا
جو صورت سے دنیا مین پیدا کیا

رکھا اسکو قندیل مین بے نیاز
تو قائم ہوا نور وہان در نماز

بمقدار لک سال ای نیک خو
تھے ارواح گرد اسکے تسبیح گو

کیا حکم ارواح کو پس یہہ رب
کہ دیکھین وہ نور مقدس کو سب

سب اسوقت بیخود ہوے شوق سے
لگے نور احمد کتین دیکھنے

پڑی سر پر اسکے جسکی نگاہ
ہوا ہی جہان بیچہ وہ بادشاہ

پڑی اسکے آنکھون پر جسکی نظر
ہوا حفظ قران سے وہ بہرہ ور

نظر جسپہ پر اسکے جسنے کیا — جہان بیچہ وہ شاہِ عادل ہوا
بھوں پر کیا اسکے جسنے نظر — ہوا پس وہ نقاش صاحب ہنر
جو کان اسکے دیکھا سو مقبل ہوا — جو رخسار دیکھا سو عاقل ہوا
نظر ناک پر اسکے جسکی پڑی — ہوا وہ طبیب اور عطار بھی
جو کوئی کہ دیکھا لبِ لعلِ فام — وزیری مین اسنے کیا خوب نام
دہن پر نظر اسکے جسنے کیا — ہوا روزہ دار اور روزہ رکھا
جو دانتون کو دیکھا سو خوش رو بنا — زبان جو کہ دیکھا سو دربان ہوا
جو حلق اسکا دیکھا سو واعظ ہوا — موذن بھی اسنے ہوا برملا
جو داڑی کو دیکھا مجاہد ہوا — دل و جان سے راہ محاسن لیا
بھی دیکھا جو وہ گردنِ زیبدار — تجارت کا پیشہ کیا اختیار
جو بازو کو دیکھا سو ہی لشکری — ہی گردن کشان پر اسے سروری
نظر بازوے چپ پہ جسنے کیا — جہان بیچہ جلاد اسنے ہوا
نگہ بازوے راست پر جو کیا — کیا کچھ نہ خواہش حجامت ہوا
بھی دیکھا جو سیدھے کفِ دست پر — ہوا اسنے صراف صاحب ہنر
کفِ دستِ چپ پر نگہ جو کیا — وہ بقال ہو گھر کو اپنے بھرا
نظر دونو ماتون پہ جسنے کیا — سخی اور اہلِ فراست ہوا
ہوا پشت ایمن سے جو بہرہ مند — بخیلی مین وہ ہو گیا پائے بند

کیا جو کوئی پشت چپ پر نظر — تو وہ رنگ ریز یکا سیکا ہنر
جو اُنگلی کو دیکھا سو کاتب ہوا — ہوا اسکے کچھ کام وہ نین کیا
جو کوئی ماتھہ سیدھے مین ای باجبر — کیا پیٹ پر انگلیون کے نظر
سو آہنگری کا کسب وہ کیا — جو برعکس دیکھا سو درزی ہوا
کیا اسکی چھاتی پہ جسنے نظر — ہوا عالم و مجتہد با وقر
نگہ پشت پر جس کسی نے کیا — تواضع طرف اپنے دل کو رکھا
جو پہلو کو دیکھا سو غازی ہوا — شب و روز وہ ترکتازی کیا
کیا جو کوئی پیٹ اوپر نظر — قناعت مین اُسنے ہوا مامور
جو زانو کو دیکھا نمازی بنا — جو کوئی پاؤن دیکھا شکاری ہوا
جو دیکھا کف پا ہوا تیز پو — مُغنّی ہوا چھاؤن دیکھا ہی جو
جو دیکھا کوئی کچھ نہ اسکو دِسا — جہان مین بلاشک وہ کافر ہوا
یہود و نصارا ہوے وہ تمام — جہنم مین ٹھہرا انہون کا مقام
جو کوئی کہ ہرگز نگہ نین کیا — بلاشک وہ راہ عداوت لیا
عبادت کی رہ نین لیا ہوش سے — خدائی کا دعوی کیا جوش سے
بجز خود پسندی کیا کچھ نہ کام — سوا گمرہی کے نپایا مقام
خودی کے رہا جام سے مست ہو — گیا ماتھہ سے ہوش اور عقل کھو
پلا ساقیا دارو ے خودسری — کہ اپنے سے ہو جاؤن تا مین بری

بری ما و من سے ہو بیخود رہون خودی اور یہہ جو دسری چھوڑ دون

دوسرا مقالہ بیان طلوع مین اُس آفتاب برج سعادت کی مطلع سوادت

سے یعنے محمد صلعم کی پیدایش کے احوال مین آخر ایام شیر خوارگی تک

عجب کچھ مبارک تھا بس وہ زمان کہ پیدا ہوا جسمین وہ جان جان

تھی مانند بیجان تن کے جہان تولد سے اس شاہ کے پائی جان

جہان کا ہی نقصان وجود جہان تولد سے ہی اسکے سود جہان

بہت پائی دنیا نے منحوس نے سعادت تولد سے اُس شاہ کے

تولد سے اس شہ کے سب مرد و زن جہانمین گئے بھول رنج کہن

جہان ظلمت غم سے پائی نجات ملا اسکو جسدم وہ آب حیات

نہ رہتا ہی ظلمات کا کچھ اثر اُٹھاتا ہی جسوقت خورشید سر

دیا اس طرح راوے خوش سیر شہ دین کی اہل خیر کو خبر

کہ تھا وادیٔ فاطمہ مین بہیش بہت نیک یک راہب پاک کیش

خوش آئین و خوش رو دی شیرین کلام تھا عصیان سے پاک و عیص اسکا نام

تولد کے ایام مین شاہ کے ہمیشہ وہ کہتا تھا سب لوگ سے

تمھارے یہین اے اہل مکہ قریب پسر ایک ہووے گا پیدا عجیب

وہ لیوے پکار دے زمین کو تمام عرب اور عجم اسکے ہوون غلام

جہان کو وہ لیویگا نصرت سے تی زمان تولد ہی اسکا سہی

نگر مین جو ہوتا تھا پیدا پسر — تو لیتا تھا وہ عیص اسکی خبر
جو طالع وہ خورشید پیغمبری — ہوا برج عبد المطلب ستی
سو عبد المطلب وہین جلد جا — کہا عیص سے اسکا سب ماجرا
کہا وہ کہ یہہ کو ذکِ دلستان — وہی ہی کیا مین نے جس کا بیان
کہا پھر کہ ای مرد شیرین زبان — تو کیا نام اسکا رکھا کر بیان
کہا وہ محمّد رکھے ہمنے نام — کہا ای نکو کار شیرین کلام
یقین تین چیزون سے مین نے کیا — تمہارے مین یہہ طفل پیدا ہوا
ہی یک چیز یہہ کل کی شب کے تئین — ستارہ دسا اسکا میرے تئین
تھا ایسا ستارہ وہ ای نیکنام — کہ روشن کیا تھا جہان کو تمام
دِگر یہہ کہ جب اسنے پیدا ہوا — دوشنبے کے دن مانسے پیدا ہوا
ہی یہہ تیسری اس شہ دین کا نام — محمّد کہینگے جہان مین تمام
جہو دایک مکے مین تھا باخبر — تجارت سے کرتا تھا اپنا گذر
اسی شب کو احمد جو پیدا ہوا — قریشون مین اکسر ندایون کیا
کہ یک مان تمہارے یہان اس رات کو — جنی ایک بچہ بہت خوب رو
کہی اسکو قوم قریش اس زمان — کہ ہمکو خبر نین ہی ای کاردان
کہا ایک پیدا ہوا نامور — جو ہی اس زمانے کا پیغامبر
دونو اسکے شانو نہین ہی یک نشان — کہ ہین جمع ہو بال کتنے وہان

زبان سے جو دیکھے وہ لوگ نے
جو احوال پر دیمن تھا سو سے

بلانے گئے اسکتین تب وہان
شہ دینکی مانگا تھا بستر جہان

ہوا شاہ کو دیکھتے جوش اُسے
نشان دیکھ جاتا رہا ہوش سے

کہا اُن یعقوب سے یکسری
گئی آج کے دن سے پیغمبری

جو دایک اس صبح گونگا ہان
کیا قوم مین اپنے شور و فغان

کہی شور کرتا ہی تو کس لئے
سبب اس فغان کا ہوا کیا تجھے

کہا اختر احمدی نے کیا
طلوع آجکے شب وہ پیدا ہوا

کہی اسطرح اُم عثمان عاص
جو رکھتی تھی اس شاہ سے اختصاص

کہ جسوقت پیدا ہوا مصطفا
تو دیکھی مین یک نور ظلمت زدا

کہ اس نور سے خانہ روشن ہوا
اندھیرا سب اُس گھر کا جاتا رہا

فلک کے ستارونکو دیکھی ہو نین
ہوے تھے بہت تب نین سے قرین

یہان تک کہ مجھکو گمان یہہ ہوا
کہ سر پر مرے گر پڑیگے اب آ

ہوا نور اس گھر مین بس جلوہ گر
اندھیرے کا باقی زنا نین اثر

کہی آمنہ وقت مولود شاہ
پڑی روشنی ایک میری نگاہ

جہان لگ عمارات تھے شام کے
نظر مجھکو آئے سب اس نور سے

ہوا مجھ سے باہر یک ایسا شہاب
طپان ہی بجون رشک سے آفتاب

گرا جب مرے پیش سے بر زمین
ہوی اس سے روشن سراسر زمین

جب اس طفلِ اطہر کو مین نے جنی — کچھ آلایش اسکے بدن پر نتھی
بھی کہتی ہی یون مادرِ ابن عوف — جو تھی تب وہ از جملہ اہل وقوف
کہ احمد نے جب مان سے پیدا ہوا — دونو تہہ مین آکے میرے پڑا
سنی مین کہ مخفی کسی نے کہا — مجھے تب کرے تجھ پہ رحمت خدا
ہوی نور سے اسکے روشن جہان — دسے شام کے مجھکو کتنے گھران
جب اسطرح مجھکو دسی روشنی — گئی کانپ بس مین نے ہیبت بستی
دسا نور سیدھے طرف یک مجھے — کہ دیکھی نہون انکھہ کس شخص کے
ہوی دیکھنے سے اسے جب فزون — مری ہوش آئی صدا مجھکو یون
کہ بولا کسی نے کسیکو نہان — تو اسکے نئین لے گیا اب کہان
کہا غرب مین ہر جگا لے گیا — کیا اسکو ہر ملک سے آشنا
طرف چپ کے یک نور پھر تب دسا — کہ روشن تمام اس سے گھر ہو گیا
کہا اسمین بھی ایک نے ایک سے — کہ اب کس جگا لے گیا تو اسے
کہا وہ کہ مشرق طرف لے گیا — ہر یک جاے کو اس سے روشن کیا
براہیم پاس اسکو مین لے گیا — مرے ہاتھہ سے ہاتھہ اسکے دیا
جمال اسکا وہ دیکھہ حیران رہا — دعا دیکے چھاتی پہ اپنے لیا
کہی آمنہ چھے مہینے ہوے — مجھے جب حمل سے وہ خورشید کے
کہا آکوئی مجھ سے نیکو سیر — ہوی خیرِ عالم سے تو بارور

جنے تو جب اسکو محمدؐ پکار
چھپا حال یہہ لوگ سے ہوشیار

ہوا در دِ زہ مجھکو آغاز جب
نتھی کوئی عورت مرے پاس تب

سوا سوقت عبد المطلب نکل
حرم کو گیا طوف کرنے بدل

ہوا مجھکو تنہائی سے خوف و باک
سنی مین صدا یک بہت ہولناک

اُس آواز کے ہول سیتی گیا
تو ان تنکا اور قوتِ پا مرا

پرندہ سفید ایک مجھ پاس آ
مرے دل پہ اپنے پرون کو گھسا

گھسا اپنے پر دل پہ میرے وہ جب
ہوا خوف دل کا مرے دور سب

جو دیکھی تو مین شربت یک دو دسا
دھرا ہی مرے پاس پی مین اُٹھا

تسلی ہوی دلکو تب مرے
تعجب ہوا مجھکو اُس حال سے

ہوا رنج اور غم مرا جبکہ دور
مرے روبرو پائی مین ایک نور

پرے رو کئی عورتین دلنوار
درخشان خرما سے قد مین دراز

وہ سب آئے اسوقت میرے کنے
ہوی دیکھہ مونہہ اُنکا حیرت مجھے

کہی مجھکو اُن مین سے یک باصفا
کہ ہی آسیہ نام نامی مرا

کہی دوسری مجھ پہ کر التفات
مرا نام مریم ہی ای خوش صفات

ہماری جو ہمراہ عورات ہین
یہہ سب حور اور اہلِ جنات ہین

گئی ہوش سر سے مرے اُس گھڑی
کہ ہر دم صدا تازہ آنے لگی

ہر آواز اگلی صدا سے فزون
ہوی سخت اُس حال سے مین زبون

مین دیکھی سعید ایک دیبائے نغز — تر و تازہ ہو جس کے دیکھے سے مغز
بھی ہو جس سے غم دور غمگین کا — زمین و فلک بیچ چھوٹا ہوا
بھی تب مجھکو مردان پاکیزہ تر — زمین و سما بیچ آئے نظر
ہر یک کے کنے ایک ابریق سیم — چمکتی ہوی مثل دُر یتیم
پھر اسوقت مین آئے کتنے طیور — کہ ہو جسکے دیکھے سے آنکھونکو نور
زبرجد کی چونچ اور یاقوت کے — تھے بال اُنکے حجرے مین اُبھر گئے
کیا پردہ حق دور حجرہ سے اُس آن — نظر مجھکو آئی سراسر جہان
ہوے تین جھنڈے نمودار یک — تھا مشرق مین یک اور مغرب مین ایک
نشان ایک تھا سقف کعبہ پر — کہ قدرت کا حق کے وہ ساہی اثر
پس اسدم ہوا در دزہ گرم تر — ہوا حجرہ سے پیدا گرامی پسر
نگہ کی جو اسکے طرف خوب مین — تو دیکھی زمین پر رکھا سر کتین
بعد عجز سجدے مین ہو سرفرود — اُٹھایا شہادت کی انگشت دو
پس اسوقت ابر سعید ایک آ — چھپایا اسے مجھکو وہ نین دسا
سنی مین کہ کہتا ہی یک شخص نے — جہانمین ہر یک جا لجاؤ اُسے
یہان سے چلو باہر اب اسکو لے — طرف بحر و کوہ و بیابان کے
خلایق کو تا معرفت اس سے ہو — اُسے دیکھنے شوق ہو خلق کو
بھی خلق صفی اور عرفان شیث — زبان اسماعیل وقت حدیث

شجاعت دیا نوح کو حق نے جو — جو خلت تھی حاصل براہیم کو
رضا کا دیا جو کہ اسحاق داد — کیا کافرون سے جو یوشع جہاد
فصاحت جو رکھتا تھا صالح نبی — بھی تھی لوط مین جو کہ حکمت بھری
وہ سب شدت وحدت موسوی — بھی وہ زہد اور حلم سب عیسوی
جو کچھ صبر ایوب کو حق دیا — جو عصمت سے یحیٰ نے سبقت کیا
جو طاعت کریلس کیا اس سے نام — بھی جس جب سے دانیال پایا کام
جو داؤد کا لحن تھا دلشکار — دیا نفع الیاس کو جو وقار
جو قوت لگاتا تہہ یعقوب کے — رکھو خوش نجوش سب یہہ دیکر اُسے
تم اب غوطہ دینے اُسے لے چلین — رسولون کے دریاے اخلاق مین
ہوا میرے آگے سے پس اب دور — اُسے دیکھہ آیا مجہ آنکھون کو نور
لپیٹا گیا بعد ازان بید رنگ — وہ ریشم کے کپڑے مین یک سبز رنگ
سو اس سبز کپڑے سے جون سبزہ زار — ٹپکتا تھا پانی گویا چشمہ سار
کسی کہنے والے سے تب مین سنی — کہ کہتا ہی یون میرے آگے کوئی
دکھایا گیا اب جہان مین تمام — محمدؐ ہر یک چیز کو لا کلام
خلایق سے اب کوئی نا ہوگا — کہ فرمان اسکا نہ لادے بجا
جہان اسکی مملوک ہوگی تمام — رہینگے مطیع اسکے سب خاص و عام
پڑی اسکے مونہہ پر جو میری نگاہ — دسا چودوین رات کا جونکہ ماہ

تن اسکے سے آتی تھی بو مشک کی ۔۔۔ ٹپکتا تھا جاے عرق مشک ہی
دے سے تین شخص اسکے بعد از مجھے ۔۔۔ کہ چھا گل تھی روپیکی یک کے کنے
لیا دوسرا ہاتھہ مین اپنے تھا ۔۔۔ زمرد کا یک طشت بس بے بہا
بھی تھا ہاتھہ مین تیسرے کے حریر ۔۔۔ سفید ایک عالم مین سب بے نظیر
بدن ساتھہ بار اسکا دہو کر باب ۔۔۔ لئے اپنے ہاتون مین اسکو شتاب
نکال اُنمین سے یک نے انگشتری ۔۔۔ کہ ویسی انگوٹھی ندیکھا کوئی
دوشانو نمین کر مہر اسکے تئین ۔۔۔ پنھایا حریر اسکے بر مین دہین
لجا اور ہاتون مین لے آ اُسے ۔۔۔ دیا اسکتین ہاتھہ مین پس مرے
بھی اسطرح عبد المطلب کہا ۔۔۔ کہ اسوقت مین پاس کعبے کے تھا
جھکا دو پہر رات کو کعبہ نے ۔۔۔ جہت پر مقام براہیم کے
جو سجدے کی خاطر وہ اسدم جھکا ۔۔۔ سنا اس سے تکبیر کی مین صدا
کہا یون کیا حق نے مجھے پاک اب ۔۔۔ نجاست سے بت اور شرک کے سب
صدا غیب سے آئی میرے بگوش ۔۔۔ ہوا یون کہ گم ہو مری عقل و ہوش
کہ ہی اس خدا کی قسم جو خدا ۔۔۔ یہہ کعبے کتین برگزیدہ گیا
رہو تم خبردار اس بات سے ۔۔۔ کہ کعبے کتین ایزد پاک نے
مقام محمد شہ دین پناہ ۔۔۔ کرم سے کیا اپنے اوقبلہ گاہ
بتان جتنے اطراف کعبے کے تھے ۔۔۔ سو یکبار سب پارہ پارہ ہوے

ہبل وہان نگونسار ہو کر گرا ندا آئی احمد نے پیدا ہوا
ہوا جبکہ پیدا شفیع انام تو یکبار ایوان کسریٰ تمام
ہلا اور لرزا ہی بس یکسرہ گرے توشت کر چاردہ کنگرہ
ندی بیچ ساوہ یکے نم نین رہا بھی فارس کا آتش کدہ بجھ گیا
جو ساوہ کا جنگل تھا سوکا پڑا سو پانی اُبل وہان سے جاری ہوا
وہ کاہن جو تھا نام جسکا سطیح گرا گم ہوی ہوش اسکی صریح

بیان شیرخوارگی کا وغیرہ

پلائی اُسے سات دن دودھ مان ثویبہ پلائی ہی پسر بیگمان
ثویبہ کے بعد از حلیمہ نے آ پلائی اسے دودھ با صفا
حلیمہ نے کہنی ہی یون قحط سے رہا نین توان اور طاقت مجھے
ہین اُس قحط مین آئی مکے کو چل گدھی یک مرے ساتھ تھی مضمحل
توان اسمین کچھ لاغری سے نتھا وہ گرتی تھی بس راہ مین جا بجا
تھی یک اونٹنی بھی بہت ناتوان نتہا دود کا اسمین بالکل نشان
ہین اور طفل و شوہر مرا تینو ہم نپائے دل آسودگی کوئی دم
نتھا قوت جب کچھ ہمارے کنے تو بیتاب ہو قوت کے واسطے
بنی سعد سے کتنے زن اور مرد نکل آئے بدحال مکے کو تین
رضاعت کا کر قصد چون کتین گئے ڈھونڈ پیدا گئے لے انہین

کیے کام کی اپنے جب جستجو — تو پائی ہر یک زن نے یک طفل کو
نہ آئی محمدؐ کہنے کوئی بھی — یتیمی ستی اسکے اندیشہ کی
نہ باقی رہی کوئی زن مجھ سوا — نہ بچون سے جز شہ کے باقی رہا
کہی مین نے شوہر کو واللہ مین — اب اس رہ سے خالی پھرونگی نہین
نہ لیونگی ہمراہ بچہ کوئی — قناعت ہی بس خوب تھوڑے پہی
لیا چاہیے ہم یہہ طفل یتیم — ملے اس سے شاید ہمین زر دسیم
یہہ بچے کو جلدی سے لینا بھلا — ہی دُر یتیم اسکو ناچھوڑنا
دہین جا اسے اپنا کی شیر خوار — رہی مین دل وجان سے اسپر نثار
جو دیکھی تو یک صوف مین بے بہا — ہی ملفوف یک طفل خورشید سا
رخ اسکے پہی جلوہ گر روشنی — تن اسکی سے آتی ہی بوئے مشک کی
بچھا فرش ہی ریشمی سبز تر — اور اسپر وہ سوتا ہی عالی گہر
رخ اسکا ہی پر نور سینہ بسیط — بھی سونے مین ہی اسکے بانگ غطیط
وہ سوتا ہی بر پشت لیٹا ہوا — مرا جان و دل اس پہ شیدا ہوا
دیوانی ہوی حسنکی اسکے مین — دل وجان سے جھانسی مین اسکی تیز
لگی بیٹھ کر اسکا مونہہ دیکھنے — رکھی ماتہہ چھاتی پہ پس پیار سے
دو آنکھون کیتین کھول اور سُکر — نگر ایک سے دلکو میرے لیا
دسی اسکے آنکھو نسے یک روشنی — کہ اسکی چمک آسمان تک گئی

کیا مجھکو حیران وہ نور اور تاب — مین آنکھو نہین دی بوسہ اسکے شتاب
رجوع اسکا اپنے طرف مین نے پا — اُسے گود مین مثل جان لی اُٹھا
پلائی اُسے دودھ سیدھے طرف — پیا اور چاہا نہ دُسرے طرف
جو چاہی پلاؤن بھی دُسرے طرف — تو خواہش کیا نین وہ برے طرف
اسی طرح یک طرف پیتا رہا — رکھے تھا لئے بھائی کے دوسرا
دکھائی اُسے اپنے شوہر کو مین — وہ سجدہ کیا دیکھہ اسکے تئین
اُسے لیکے ہمراہ خوشدل ہو مین — اُسی دم گئی اپنی منزل کئین
جو منزل مین میری وہ آیا قمر — اندھیرے کا باقی رہا نین اثر
برکت سے اسکے قدم کے مری — بدل کلفت اسودگی سے ہوی
گیا اونٹنی پاس شوہر مرا — تو پستان مین دودھ اسکے دیکھا بھرا
نچوڑ اسکو پیکر ہوے ہمنے سیر — پس اپنی جگا سو رہے تا بدیر
جو راتون کئین ہمنے سوئے تھے — تو سورج ہوا گرم تک سو رہے
کہا مجھکو شوہر نے بشارت تجھے — کہ سب کام ہین رہت اس طفل سے
نہین دیکھتی تو کہ اسودہ ہم — ہوے اس سے اگلے تھے در رنج و غم
سمجھتا ہون یہہ دولت بعفت مین — ترقی کریگی بہر دم یقین
رہے پھر بھی مکے مین ہم کتنے شب — عجب کچھ شب و روز خوش تھے وہ سب
شب یک نور گرد اسکے مجھکو دسا — کہ تن اسکا اس نور مین چھپ گیا

سرہانے تھا ایک مرد اسکے کھڑا — لباس اسکا تھا سبز جون کندنا
ڈری اور آہستہ مین مرد کو — کہی دیکھ اُٹھہ کیا ہی یہہ روبرو
کہا چپ کہ جسوقت سے یہہ پسر — دیا سبکو پیدا ہو نورِ بصر
نصارا کے علما کو ہی رنج و تاب — نہین خوش انھون کو طعام و شراب
ہر ایک دایہ پس اپنا لے شیر خوار — وطن کو چلی اپنے ہو کر سوار
تو جلد آمنہ پاس مین بھی گئی — اسیوقت مین اس سے رخصت ہوئی
لے اس جان جان کے تئین در کنار — ہوی اس گدھی کے اُپر مین سوار
چلائی تو مین جلد چلنے لگی — پَوَن سے بھی چالاک تر ہو گئی
گئے جبکہ کعبے کے نزدیک ہم — تو وہ مادہ خر جلد کر کے قدم
جو ہی پایہ کعبے کی دیوار کا — دہین اس پہ کی تین سجدے ادا
ادا کر چکی سجدہ جب مادہ خر — اٹھائی فلک کے طرف اپنا سر
لگی جلد چلنے بس السیادہ تب — کہ عاجز ہوے مرکب قوم سب
وہ سب لوگ کے تئین تعجب ہوا — باین لاغری دوڑتی ہی یہہ کیا
جہان لگ کہ عورات مجہ ساتھ تھے — تعجب سے یکبیک لگی بولنے
کہ مچہ کہہ حلیمہ ہمین یہہ گدھی — وہی ہی جو تیری سوار مین تھی
جو چلتی نتھی راہ گرتی تھی خوار — گرائی زمین پر تجھے کتنے بار
کہی مین کہ واللہ ہی یہہ وہی — چلے یون نہ بالو مین مرکب کوئی

برکت سے اس طفل کے کردگار
کیا اسکو چالاک یون برق وار

کہے سب کہ ہی اسکو شان عظیم
تو پائی ہی اب طالع مستقیم

سنی مین کہ کہتی تھی وہ مادہ خر
کہ بچہ ہی مجھے عزو شان دگر

ہوی مردہ تھی مین دیا مجھکو جان
دیا ناتوانی مین مجھکو توان

ولیکن عجب تم سے ہی ای زنان
کہ دشت جہالت مین ہو تم روان

نہین جانتے تم کہ مجھ پیٹ پر
زمانیکا بیٹھا ہی پیغامبر

بھی اس راستے مین جیے رہت سے
یہہ سنتے مین آتا تھا ہر جا مرے

کہان ای حلیمہ ہوی تو غنی
تمام اپنے اقران مین اب سر ہوے

بھی جو جو کہ مندے کو جاتی تھی مین
تو کہتے تھے بکرون نے آمیرے تین

سمجھتی ہی ای زن تراشیر خوار
خدا کا پیمبر ہی عالی وقار

کسی جا پہ اس قحط سالی مین آہ
نہ برسا تھا پانی نہ اوگا تھا کاہ

کیے ہمنے جس جس جگا پر مقام
ہوی سبز و خورم وہ جاگا تمام

دازی سب اس راہ کی قطع کر
بخیر آکے پہنچے جو ہم اپنے گھر

وہ سب فقر و فاقہ ہمارا گیا
دل و جان کو آرام حاصل ہوا

تھی ہر وقت ویران سراسر زمین
نتھا گھاس کا کچھ نشان برزمین

دلے گوسپندان مرے وقت شام
وہان سے بسیری گھر آتے مدام

بدن انکا چاربسے قوت لیا
بھی دلخواہ دودانکتین آگیا

جو کچھ ہمنے فاقون سے کھائے تھے غم — ہوے اُسقدر دو دسے سیر ہم
ہوے مُطلع دہنگران دوسرے — ہمارے جو مندیکے احوال سے
وہ مندیکے ہمراہ پس لاکلام — لجانے لگے اپنے مندے تمام
غرض گوسپندان ہمارے جو تھے — برکت سے اُسکی زیادہ ہوے
جو اول کیا بات وہ نامدار — سو اللہ اکبر کہا ہی دو بار
جو بعد اسکے آیات پڑہنے لگا — تو الحمد للہ اول پڑہا
جو کھولا وہ من بعد پھر لعل لب — تو تسبیح پڑہنے لگا روز و شب
کسی وقت بھی وہ شہ سرفراز — کیا نہیں ہی کپڑے مین بول و براز
بھی بول اور غایط کرے تھا مدام — مُعین ہی اوقات مین صبح و شام
جو چھوتی تن اس شاہ کا دہون مین — تو پاتی تھی دھویا ہوا اسکتین
بھی جب شرمگہ اسکی ہوتی عیان — نہ لیتا قرار اور کرتا فغان
وہین دایہ اسکو مین جاکے تب — بہت اسکا کرتی تھی پاس ادب
جو ہو دایہ سے بچہ مجرے سے قصور — وہ ہوتی نہان غیب سے بالفرور
جو چلنے لگا وہ شہنشاہ ینے — تھا کھیلنا ساتھہ اطفال کے
رہے کھیل کے وقت بچونسے دور — بھی کہتا انھین منع کر بالفرور
کہ ہم کام کے واسطے آئے ہین — نہ پیدا ہوے کھیلنے کے تئین
تھا اسکے بڑہنے کا ہرگز یہہ طور — کہ جس طرح بڑہتے ہین اطفال اور

وہ بڑھتا تھا یکروز کے بچہ یون — بڑھین دوسرے یک مہینے مین جون
تن اسکا بڑھے یک مہینے مین یون — بڑھین دوسرے یک برس بچہ جون
بھی خورشید سا نور مین بیگمان — وہ ہوتا تھا آنکھو نسے ہر دن نہان
اُترآ دو مرغ سفید اسکنے — گریبان مین چھپتے تھے اس شاہ کے
تھا رونے سے اور خلق بد سے بری — تھی سب خوبی و نیکی اسمین بہری
ارادہ کرے تھا وہ جس کام کا — توسیدھے طرف سے کرے تھا ابتا
بھی ہاتھہ اپنا رکھتا تھا جس چیز پر — تو بسم اللہ کہتا تھا وہ بیشتر
نچھوڑی اکیلا اسے مین کبھی — کرتا دو برس کی سن اسکی ہوی
جو دہیان اسکا یکدن مجھے نین رہا — کسی ساتہہ وہ گھر سے باہر گیا
تھا اس فصل مین گرم یون آفتاب — کہ پتھر پگل جاکے ہوتا تھا آب
گئی دور مین راہ مین بیقرار — بحال پریشان و دیوانہ وار
چلی راہ کچھ یک جو مین اس لئے — وہ آیا کسی ساتہہ آگے مرے
کہی اسکے ہمراہ کو تب یہہ مین — کہ کچھ عقل اور ہوش نجھکو نہین
یہہ آتش سے گرمی مین اسدن کے تو — گیا راہ مین کیون لے اس طفل کو
کہا دہوپ کا اسکو نین تھا اثر — کہ تھا سائبان ابر سر کے اُپر
پھرے تھا سحاب اسکے بالاے سر — یہہ ہوتا تھا جس جس جگا جلوہ کر
کہا بعد مدت کے یون مجہ سستی — کہ ای شفق مہربان مان مری

ہمیشہ لجاتے ہین بھایان مرے — جو بکرد نکا مذ اطراف دشت کے
تو ساتھ انکے کیون بھیجتی ہین مجھے — بٹھاتی ہی گھر مین عبث کس لئے
کرتا ہو تماشے سے مجھکو نشاط — دل وجان کو میرے ہو نکا انبساط
تو مین شانہ کر اسکے بالون کتین — دو انکھو مین سرمہ بھی دیہین
بھی کپڑے پہنا ڈالی اسکے گلے — جو جزع یا نی نظر کے لئے
دیا پھیک توڑ اسکتین اور کہا — کہ بس ہی نکہان مجھکو خدا
گیا پس لے ساتھ بھایونکتین — ہوی ہجر سے اسکے دلریش مین
پسر میرا حمرہ یکایک حزین — مرے پاس آ دوپہر دن کتین
کہا مجھ سے اس طرح رونا ہوا — کہ ہم اور محمدؐ تھے سب یک جگا
کرتا گاہ یک شخص نے آنکر — گیا اسکتین کوہ کے لے اپر
لٹایا اُسے پیٹ پر اُس جگا — شکم اسکا چیرا بجور و جفا
مین یہہ دیکھ حیران ہو یہان آگیا — نجانون کہ بعد اسکے دمان کیا ہوا
تو مین اور شوہر مرا جان کھو — گئے دوڑ کر اُس بیابان کو
جو دیکھے تو بیٹھا ہی خوش کوہ پر — طرف آسمان کے ہی اسکی نظر
وہ ہمکو جو دیکھا تبسم کیا — دہین دوڑ ہم اسکے نزدیک جا
سر چشم کو اسکے بوسہ دیئے — دل وجان کو اس پر سے قربان کیے
وہ سرور سے پوچھے جو ہم ماجرا — بیان شق سینے کی حالت کیا

پس اُسوقت آئے ہم اپنے مکان — وہ سرور کو ہمراہ لے شادمان
کہا شوہر اور لوک بھی تب مجھے — کہ پہنچا اُسے جلد و مادر کنے
خطر ہی جو یون اسکی حالت رہے — مبادا یہان صدمہ پہنچے اُسے
تو ہمراہ لیکر وہ سرور کتین — نکل گھر سے لی راہ مکے کی مین
جو مکے کے نزدیک پہنچی مین آ — خطر سے مرا جمع خاطر ہوا
مین یک جاے پر تب بٹھا کر اُسے — گئی وہانسے کچھ کام کے واسطے
پھر آئی تو اسکا نپائی نشان — ہوی مردہ مین اڑ گیا میرا جان
لگی دوڑنے ہر طرف بیقرار — کبھو سیدھے جانب کبھو دربسیار
گئی دوڑ ہر دشت و جنگل کو مین — سراغ اسکا ہرگز نپائی کہین
جو ملنے سے اسکے نراسی ہوی — تو گم کر کے طاقت کو بیٹھی رہی
لگا سر کتین ہاتھ گھسنے لگی — سراغ اسکا چہنے لگی حق پرستی
ہوی بارغم سے جو مین نے دوتا — عصا ہاتھ مین ایک بوڈھے نے آ
کہا مجھسے غمگین ہی تو کس لئے — جو کرتی ہی یون کہہ ہوا کیا تجھے
کہی مین محمد گیا ہاتھ سے — کیا جا کے بیتاب و طاقت مجھے
بہت دن پلائی اُسے دودھ مین — لے آئی مرے گھر سے اب اسکتیں
کرتا اسکو پہنچاؤن مان کے کنے — کیا بیقرار اوسنے گم ہو مجھے
کہا وہ دکھاتا ہون اسلام تجھے — مین اسکو کہ جو جانتا ہی اُسے

کہی مین مرا جان تجہ پر نثار
تو اس کام سے بخش مجھکو قرار

کہا وہ مجھے جا ہبل کے کہنے
کہ واقف ہی وہ تیرے فرزند سے

کہی مین خمش وائے تجہ مکر پر
نہین تجہ کو بچے کی میرے خبر

کہ جس شب کو پیدا ہوا وہ قمر
ہوا سخت صدمہ بتون کے اُپر

بزور اُسنے آخر مجھے لے لیا
ہبل پاس اور روبرو اسکے جا

پھر اطراف اسکے تصدق ہوا
کیا پس بیان اس سے یہہ ماجرا

تو وہ بُت نے اوندہا گرا درزمان
ہوے سرنگون گرد اسکے بتان

سبون سے یہہ آئی صدا دردناک
کہ ہی ماہ مین اسکے سبکا ہلاک

نہ لے نام یہان اسکا ای خیر خواہ
کہ ہوتی ہی حالت ہماری تباہ

ہلاک اس سے ہوگے بت و بت پرست
تو لے نام اسکا نکر ہمکو پست

کہان اسکو ضایع کریگا خدا
نگہبان ہی اسکا وہی ہر جگا

جو دیکھی کہ غم سے رہائی نہین
گئی پاس عبد المطلب کے مین

جو عبد المطلب نے تجھا یا مجھے
بہت سخت بدحال پایا مجھے

کہا ای حلیمہ تجھے کیا ہوا
جو یون تجھکو مضطر ہونہین دیکھتا

نہی صبر تجھکو نہی کچھ تو ان
نہی ساتھہ تیرے مرا جانجان

کہی مین کہ خوش اور آرام سے
لے آئی اُسے متصل شہر کے

جو مکے کے نزدیک پہنچی مین آہ
تو بٹھلا کے اسکے تئین یک جگا

گئی وہان سے کچھ اپنی حاجت لئے — جو پھر آکے دیکھی نپائی اسے
گئی ہر طرف دور جون مستین — ولیکن سراغ اسکا پائی نہین
تو عبد المطلب نے رونا ہوا — گیا دوڑ کر سوے کوہ صفا
تو ان تنکا کھو صبر دل سے اٹھا — پکارا کہ ای آل غالب کہا
تو ہر ایک جانب سے دوڑے قریش — ہوے جمع آ اسکے سب گرد و پیش
کہے خیر ہی سید اکیا ہوا — سبب ایسے غم کا ہوا تجھکو کیا
کہا وہ کہ میرا پسر گم ہوا — گیا جان ساتھہ اسکے اور دل مرا
وہ سب لوگ ہمراہ اسکے ہوے — جہان وہ گیا ساتھہ اسکے گئے
پھرے کوہ و وادی مین مکے کے سب — کئے زیر و بالا اٹھائے تعب
نپائے ولیکن وہ سب غم کشان — جمال محمدؐ سے کچھ بھی نشان
پس آیا ہی عبد المطلب دوان — نکل وہان سے کعبے کو بس ناتوان
پھر اگرد کعبے کے رویا بہت — رخ اپنے کو لوہو سے دھویا بہت
جو رویا بہت در جناب خدا — سنا اسنے ہاتف سے یہہ ندا
کہ ای لوک اتنے ہو کیون غمسے ریش — محمدؐ ہی حفظ خدا مین ہمیش
خدا ایک ایسا ہی اسکے تئین — کہ اسکا نگہبان ہی ہر کہین
کیا تب یہہ عبد المطلب فغان — کہ کہہ اب محمدؐ اچھیگا کہان
کہا وہ کہ دشت تہامہ مین ہی — وہ بیٹھا ہوا نیچے بک جھاڑ کے

وہین چلدیا جبکہ ایسا سنا بھی ساتھ اسکے وہان ابن نوفل گیا
وہ جنگل مین جاکر جو دیکھا اُسے دسا موز نکے چھاڑ کے یک تلے
وہ بیٹھا ہوا نیچے اُس چھاڑ کے اٹھانا تھا برگ اسکے ہر سمت سے
کیا مونہہ پہ اس چاند کے جب نظر کہا کون ہی بول تو ای پسر
جو دیکھا مرا جان جان اسکتین یہہ فرمایا اسکو محمدؐ ہو نہین
ہی عبداللہ میرا پدر نامور اور اسکا ہی عبدالمطلب پدر
کہا جانِ من مین ہون دادا ترا تری گرد رہ سرمہ آنکھ کا
اُٹھالے زمین پر سے اسکے تئین بصد مہر بٹھلا دیا پیش زین
بصد خوشدلی اسکو مکے مین لا بہت مال اور اونٹ صدقہ دیا
بہت مجھکو اکرام اُسنے کیا بھی انعام حد سے زیادہ دیا
سرافراز ہوکر گیا بعد ازان بنی سعد کی سمت مین شادمان
تو آسا قیا اور خوش کر مجھے مرے جی کو فرحت دے یکجام سے
مجھے حد سے زاید ہی شوق شراب پئے آبِ یخ سے گذرا ہی آب

تیسرا مقالہ پرورش کرنیمین عبدالمطلب کے اُس حضرت کو صلی اللہ علیہ وسلم
موی بعد آمنہ کے اور سونپنی مین اسکے امر پرورش کو اُس حضرت کے
صلعم ابوطالب کو وقت وفات اپنے اور ردوسی حالات مین

عجب کچھ مبارک ہی وہ نیک خو جو اس شاہ دین کا نگہبان ہو

کرے جان و دل اسکی رہ مین سبیل — بھی ہووے دل جان سے اسکا کفیل
شریک اسکا ہر نیک و بد مین رہے — نگہ اسکو ہر رنج و غم سے رکھے
ہر یک غم مین اسکا رہے غمگسار — کرے غم مین سب اسکا غم اختیار
رہے اسکے تیمار مین ہی مدام — بجز کام اسکے کرے کچھ نہ کام
بجان اُسکی منظور راحت رکھے — اگر جی بھی مانگے تو دیوے اُسے
کرے گرد رہ اسکی کحل البصر — رہے مال و جانسے فدا اُس اُپر
خیال اسکی خوبی سوا نار کھے — ہر یک اسکے دشمن کا دشمن بنے
شب و روز اسکا رہے خیر خواہ — رکھے اسکو دشمن سے ہر دم نگاہ
جب اپنے کو آوے پیام رحیل — کرے اور کسکو تب اسکا کفیل
اسیطرح در مرگ و در زندگی — کرے بندگی مین نہ اسکے کمی
گذارش گر اُس شاہ کے حال کا — بیان صدق اور سوز سے یون کیا
ہوا جبکہ چھے سال کا شاہ دین — گئی آمنہ چھوڑ دنیا کتین
جو کی مان نے اسکی جھانسے رحیل — ہوا اسکا عبد المطلب کفیل
شب و روز رکھتا تھا اسپر نظر — بھی چہتا تھا بیٹون سے سب بیشتر
بہت اسکی عزت مین کرتا تھا جھد — نکھاتا تھا بن اسکے سر کو شہد
بھی رہتا تھا وہ شاہ اسلام کیش — بہر خلوت و جلوت اسکے پیش
جب آتا نکل گھر سے وہ مقتدا — تو مسند اُپر اسکے جا بیٹھتا

کرین منع اسکے تئین لوگ جب
کہ بیٹھے نہ مسند پہ بہزاد سب

تو کہتا تھا عبد المطلب کہ مان
اُسے بیٹھنے دو وہ چاہے جہان

ہی امید رحمت سے اللہ کے
بلند اُسکا رتبہ کرے سب سے تی

جہان تک کہ ملک عرب مین کوئی
ہوا ہو نہ یون اور ہووے نہ بھی

کہا اُسکو ہر ایک ہشیار نے
نگہ رکھہ تو بچے کو بد خواہ سے

قدم اسکا ہم دیکھتے ہین یقین
مشابہ بہت اسقدم کے تئین

کہ دیکھے سے دستا ہی جسکا نشان
مقام براہیم مین بیگمان

اسی سال عبد المطلب نکل
طرف سیف کے تہنیت کے بدل

گیا اور پہنچا بہ ملک یمن
ملاقات اس سے کیا ذی یزن

جو باہم گرد یکہر کر خوش ہوے
بشارت دیا سیف نے تب اُسے

کہ جگ مین تری نسل سے جلوہ گر
ہوا دور آخر کا پیغامبر

پھر آیا جو مکے کو کر کے سفر
تو دیکھا جہان قحط سے تل اپر

ہوی ہی جہان ایک پابند غم
خلایق کے ہونٹو نپہ آیا ہی دم

فلک سے نہ برسا ہی اب یکزمان
گئی آہ کی اگ بر آسمان

ہی آتش کو تاب ہوا سے گداز
نہین دود اور ابر مین امتیاز

بھی دامان پیمانہ مین کچھ اثر
نتھا دانہ سے جز در چشم تر

مگر مین اسیطرح تا چند سال
شب و روز سب خلق پر تھا وبال

جو عبد المطلب نے دیکھا یہ حال
تن خلق نالے سے ہی مثل نال

بلا سے ہوی ہی جہان یک کرخت
تو حیرت کیا دیکھہ وہ کار سخت

اشارا یسے ہاتف کے ہشیار ہو
بٹھا اپنے کاندھے پہ اس شاہ کو

سوے بوقبیس اس گھڑی لے گیا
اٹھاہاتھہ زاری سے مانگا دعا

تو بادل سے برسا ہی مدرار سعدر
لگے بھر بہنے ہوے کھیت تر

جو کچھ خلق پر دیر لگ قحط تھا
سو پانی برس اسکا بدلہ کیا

ہوا جب شہ دین برس آٹھہ کا
یہہ دنیا سے عبد المطلب گیا

کیا جبکہ دنیا سے وہ انتقال
تھی عمر اسکی تب ایک سو بیس سال

قریب آگیا وقت جب موت کا
ابو طالب زندہ دل کو بلا

کہا پھیر مت سر مرے حکم سے
کہ سونپا ہون مین جان اپنا تجھے

نگہ رکھہ مرے آنکھہ تجہ پاس ہین
تجھے دیکے جی تن لے جاتا ہو نہین

کنارے ہو اب راہ غفلت سے تو
نہو کام سے اسکے غافل کبھو

نگہ رکھہ اسے چشم بدخواہ سے
کہ بدخواہ سے ڈر بہت ہی مجھے

نکہبان ہر یک شخص سے اسکا رہ
تن آسانی اسکی تو سختی مین چہہ

ستامت خبردار اسے کوئی دم
تو ہو غمگسار اسکا ہنگام غم

نہو بیخبر اس سے ای باخبر
کہ غم سے نہووے اسے تا خبر

اسے تجھکو سونپا مین ای مرد نیک
تو جان اور وہ اب سلام علیک

جو عبد المطلب جہان سے گیا
ابو طالب اسپر رہا جان فدا

کہا تھا اُسے جسطرح سے پدر
بجا لایا اس سے بھی کچھ بیشتر

نہین راہِ یار ایسے اسکے پھرا
کہ آگاہ اسکے نبوت سے تھا

بجھاتا تھا اس شاہ کے ساتھ کام
بخیر اُکا اور دوسرون کا تمام

مسلمان ہوا نین ولے شرم سے
وہ آتش قبولا لئے ننگ کے

تمام اسکی تکفیر ہین کر گئے
مگر بعضے اسکو مسلمان کہے

نبوت کے کیا قبل کیا بعد ازان
کیا کام مین شہکے کوشش بجان

وہ سرور کے تھا ساتھ ہمگاہ گاہ
رکھے تھا اُسے دشمنو نسے نگاہ

نہ کھاتا نہ پیتا اُسے چھوڑ کے
لے پہلو مین سوتا تھا اپنے اُسے

اسے چھوڑ جانا نتھا کوئی جا
درون و برون اسکے ہمراہ تھا

دیا چھوڑ سب کام اسکے لئے
ثنا اسکی کرتا تھا ابیات سے

پیمبر کا جسوقت تھا وہ کفیل
کیا نین فلک پر کا پانے سبیل

ابو طالب آیا نکل در زمان
کئی اسکے ہمراہ تھے کو دکان

وہ لڑکو نمین سب شاہ والا گہر
ستارو نمین جسطرح ہووے قمر

جو نزدیک کعبے کے با صد نیاز
چل آیا ابو طالب کارساز

پکڑا ہاتھ اس بحرِ فیاض کا
دیا پیٹ کعبے کو اسکی لگا

فلک کے طرف وہ اشارہ کیا
کہین بھی نتھا تب نشان ابر کا

ہر یک طرف سے چلدیا ابر نے زیادہ ہوا بارش انداز سے
بھرے آب سے تھے جو تالاب سب بھی نہر دن مین جاری ہوا آب سب
ہوا شاہ جب سال پینتیس کا قریشون نے کعبہ کئے ہین بنا
رکھا اپنے ما تو نسے سلطان دین مناسب جگا حجر اسود کین
جب آراستہ اسکو سب کر چکے ہوا کعبہ تیار چھے کام سے
جو کعبہ بنایا گیا ابتدا کیا اولاً اسکو آدم بنا
بنایا ہوا جو کہ آدم کا تھا وہ طوفان مین نوح کے سب گیا
گیا پس بفرمانِ ربِ جلیل بنا کعبۂ محترم کو خلیل
بنا اسکو عمّا لقہ پس کیا گیا جب وہ جرہم کیا ہی بنا
بنایا اسے پس قصی بن کلاب بنائے قریش اسکو پس باصواب
اور اُس پیچھے عبداللہ ابن زبیر بنایا بہ نیرو ے بازوے چیر
کیا جبکہ یہہ کام اُس مرد نے تھے ہجرتسے چوسٹ برس تب ہوے
بنایا جو حجاج اُسے بعد ازان سنہ ہجرسترہ تھا چاروان
بنایا گیا نین وہ جزات بار اُسی نہج پر اب بھی ہی برقرار
نوا ساقیا ہو کے مین بیقرار ترے پاس آیا ہون جو یاے کار
دے ساغر مے لعل گونگا مجھے گیا ہوش بر باد سر سے مرے

چوتھا مقالہ مقابلہ و جنگ مین اُس حضرت کے صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل

پر جمل سی لڑکپن کے دنونمین اور فتح پانیمین اس حضرت کے صلی اللہ علیہ وسلم اُس ملعون برادر کیفیت مین پتھر اُٹھانی اور کشتی کرنی کے وی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس مردود متھوری کی ساتھہ

عجب کچھہ ہی خورم وہ شیرین زبان — جو اس شاہ دین کی اچھے مدح خوان
کرے کچھہ نہ سیرت سے کسکے کلام — گذارش کرے اسکی سیرت مدام
کہے گر سخن یا سخن نا کہے — سیر کے سوا بات کچھہ نا کرے
درازی سخن کی بچا ہے اگر — تو مجمل کرے اختیار اسیر
لے آوے خوشی کے طرف جان کو — لکھے معجزے کتنے با آرزو
کہ ہر دل ہو تا خورم و شادمان — یہہ موتی ہے جون بحر ہوے جہان
گذارش گر داستان سیر — دیا یون ہی اہل خبر کو خبر
نبی گرچہ تھا آٹھہ نو سال کا — ولے پیر ارشاد بچون کا تھا
وہ اس عمر مین ساتھہ لڑکونکے تھا — دل و جانسے لڑکے تھے اسپر فدا
دل و جان سے چاکر تھے اسکے تمام — اسی سے ہر یک داد خواہی مین کام
اسیطرح صحبت مین اسکے ہر ایک — شب و روز خدمت مین اسکے ہر ایک
حسد سے ابوجہل روتا تھا بس — تھی عمر اسکی اسوقت سولا برس
پدر اسکا مکے مین تھا یک امیر — خلایق کو حکم اسکا تھا ناگزیر
حسد اُنہہ دونمین جو اسکو لیا — کیا دشمنی شہ سے دشمن بنا

زر و سیم کے تھیلیان جلد کھول
کیا جمع لڑکون کو ساری وہ غول

شہ دین کے ہمراہ لڑکے جو تھے
سو وہ جمگی دس سے زاید تھے

سواری نکلتی تھا جب شاہ نے
تو جاتا وہ لڑکون کو ہمراہ لے

ابوجہل ہو غم سے آزردہ جان
نکلتا تھا لے ساتھہ سب ہمرہان

بھی کرتا تھا اُن سبکو لے ساز جنگ
یہہ لڑکونکو تھا مارتا چوب و سنگ

دلیران یہہ دس اُٹھہ کے مثل نہنگ
جو کرتے تھے حملہ با آہنگ جنگ

وہ ملعون نے ہو اُنکے آگے سے خوار
نکل بھاگتا مثل ابر بہار

ہر یک بار ہوتا تھا جب وہ لعین
لڑائی کو تیار از راہ کین

جب اُٹھتے اِدھر سے لئے جنگ کے
بھگاتے تھے یک حملہ کر کے اسے

جو دیکھے یہہ کام اسکا اہل ہنر
ملامت کیے اسکے سب کام پر

کہ لڑکے ہین تجھہ ساتھہ سو نوجوان
محمدؐ کے آگے تجھے نین تو ان

نہین ساتھہ اسکے بجز دس سپر
بھگاتا ہی وہ تجھ کو یک حملہ کر

وہ غالب ہی تجھ پر یہہ لڑکونکو لے
تو بھاگے ہی جیون لوٹری شیر سے

تجھے جنگ کا تاب اسکے نہین
ہی جرأت پہ اسکے ہزار آفرین

جو لعنت کیے اسپہ پیر و جوان
کیا شور اور آہ ہو خستہ جان

نگون بختی اپنی سے غصے مین آ
بہم چار سو کو دکو نکو کیا

کیے نوجوان اور بھی زور مند
لیے ساتھہ میدان مین آیا نرند

اِدھر سے یہہ لڑکو نکو لے شاہِ دین — وہ ملعون پہ آیا بمیدان کین
دو لشکر کئے حملہ بر یکدگر — کئے صلح کی راہ گم سر بسر
اٹھائی نشان بسکہ پرخاش کا — دلونمین رکھے دشمنی کا بنا
زمین پر لہو بہنکے کیچڑ ہوا — ہژبرون کے پہلو مین دل چھد گیا
اِدھر سے جو یہہ شیر مردان جہت — کئے حملہ دشمن پہ صف کر درست
لے اینٹ اور پتھر بڑے اور گران — قوی زورمندونکے توڑے سران
جو سلگا دئے آتش جنگ بس — جلائے مخالف کو جون خار و خس
کئے حملہ یک مثل شیران نر — صفونکو کئے چیر زیر و زبر
اٹھا بسکہ فتنہ بمیدان جنگ — وہ صدمہ سے دشمن گرا ہو کے تنگ
ہوی شعلہ زن آتش رستخیز — کئے مثل سیماب ہر سو گریز
جو دشمن نے بھاگا تعقب کئے — بھگا دیے کے اسکو وہانسے پہرے
ہوا فتح و نصرت سے جسدم قرین — پھرا گھر طرف اپنے سلطان دین
تو بوڈھے جوان اور چھوٹے بڑے — کئے آفرین اس پہ چو طرف سے
جب اس رزمگہ سے گیا گھر کیین — بہت شاد و خوشدل گیا شاہ دین
اُدھر وہ لعین چھوڑکر رزمگاہ — گیا خوار و خستہ بحالِ تباہ
چھپا جا کے جب چین کا تاجور — زمین سے اُٹھائی شب تیرہ سر
کہ آراستہ دِق ہوا زکین مہر — ستارون کی مجلس بصحن سپہر

ابوجہل اہل حسد کو بلا — کیا ایک مجلس بصحن سرا
کہا راہ حجلت سے یوں اُن سبھی — کہ اب کر سکینگے نہ ہم خیر کی
محمدؐ نے اُن کو دکوں سے نزار — ہمارے پہ پایا ظفر وقت کار
ہوے ہم زبوں اتنی پہ فوج لے — بھگایا ہمیں اسنے یک حملے سے
خجل ہوکے ہم چھوڑ بھاگے مصاف — وہ ثابت کہڑا تھا کہ جون کوہ قاف
خجل جبکہ لوگو نہیں ہم یوں ہوے — تو پس کام کل یک کیا چاہئے
فلانی جگہ سنگ یک ہی گران — کہ ہی وہ ترازوے زور آوران
دم صبح اُٹھہ کر وہاں ہم چلیں — بھی یک مجلس آراستہ وہاں کریں
بڑے اور چھوٹے بھی پیر و جوان — کریں ہم یہہ سب کے تئیں جمع وہاں
جو ہو مجلس آراستہ بھیجنا — محمدؐ کہے تب کسیکو اٹھا
جب آوے وہاں وہ مرے روبرو — بقوت اٹھاوے نہیں اس سنگ کو
اٹھالیوے نہیں اسکو جب سر اُپر — کہوں تب کہ تو بھی اٹھا جلد تر
تن اسکا ہی بس لاغر و ناتوان — اٹھا نہیں سکیگا وہ سنگ گران
اٹھا نہیں سکیگا جب اس سنگ کو — خجل ہو رہیگا مرے روبرو
جب اسطرح اُن نابعو نے کہا — تو تابع کہیں ایک آگے بلا
کہا جا محمدؐ کہے تو شتاب — یہہ احوال کہہ اس سے لے آ جواب
وہ قاصد شہ دیں کے نزدیک آ — خبر دیکے فرمائیے کچھ کہا

کہا یون جواب اسکا شاہ امم — تو دل خوش رکھہ آتا ہو نہین صبحدم
ابوجہل سے جاکہا وہ جوان — نہ سویا وہ اس شب کو سن یہہ بیان
جو جولان کیا چین کا شہریار — ستاروں کی لے فوج راہ فرار
ابوجہل اُٹھہ بستر خواب سے — لیا راہ میدان کمر باندہکے
کیا مجلس آراستہ تنگ پاس — کہ جس سے کہلے تنگدل یعیاس
قریش و بنو ہاشم اور دوسرے — ہوے لوگ وہان جمع چوطرفسے
شہ دین کے کیا خویشان ابوجہل ملعون کے کیا — بھی خویشان ابوجہل ملعون کے کیا
ہوی مجلس آراستہ دلستان — کہ غمکا نہ تھا اُسکی دلونمین نشان
وہ مجلس مین آیا شہ کامگار — تھا ساتھہ اسکے بوطالب نامدار
تھا لشکر کونکا سب اسکے دامن مین ہاتھہ — تھے صف باندہکر چوطرف اسکے ساتھہ
ابوجہل پتھر کے نزدیک جا — لیا زور سے جلد اسکو اُتھا
اُتھایا جب اسکو تو مغرور ہو — شہ دین پہ نعرہ کیا تند خو
کہ یہہ سنگ سنگین لیا مین اُتھا — اُتھا تو بھی اس سنگ کو آگے آ
کہا وہ شہنشاہ دنیا و دین — عجب حق کی قدرت سے یہہ کچھہ نہین
دکھایا تو زور اپنا آج ای دبنگ — اُتھا اُنکا مین کل جگہ سے یہہ سنگ
یہہ کہکر اسکو لے ہمان کے تئین — لیا راہ دولت سرا شاہ دین
ابوجہل بعقل پرخشم ہو — کہا ہانک مار اس نمط شاہ کو

کہا ای ناتوان زور تیرے تئین — نہین مجھ سا چپ لوگ اندھے نہین
فجر آونگا کر کے کہتا ہی کیا — نہ آویگا ہرگز تو کل اس جگا
کہا شہ نہین جھوٹ کہتا ہون مین — سمجھ مت مرے ماتہہ مین زور نین
مین آتا ہون کل اس جگا صبحگا • — اُٹھا تا ہون اس سنگ کو مثل کاہ
سمجھ مت کہ درّ تا ہون اس کام سے — نہین کوئی کام اس سے آسان مجھے
سنا جب وہ ملعون بے اسطرح سے — گیا گھر کو آگے سے اُس شاہ کے
محل مین گیا اپنے شاہ انام — رہا شاد و خوشنود تا وقت شام
دریا مین دور فلک سے گرا — بلندی ستی سنگ خورشید کا
تو اس سنگ روشن کے بدلے فلک — جہان بیچہ پھیکا سیہ سنگ یک
امام عجم رہنمائے عرب — رہا گھر مین راحت سے تا نیم شب
بچھانون پہ لوگ اپنے جب سو رہے — نکل گھر سے اور جادہ پتھر کنے
دیا پھینک جنگل مین اسکو اُٹھا — وہان سنگ یک اس سے بھاری رکھا
جو رکھا گیا سنگ برجائے سنگ — روانہ ہوا گھر کتین بیدرنگ
خوشی سے گیا لیٹ بستر پہ جا — خیال اپنا رکھہ نیند مین سو رہا
کیسنگ سے خورشید نے باہر آ — جو گھورا چلایا بصحن سما
اُٹھا کر سیہ سنگ شب کے تئین — عدم کی بلندی پہ پھینکا وہین
ابوجہل اُٹھہ نیند سے بیدرنگ — رہا آکے جون سنگ نزدیک سنگ

اسی طور سابق پہ مجلس کیا — بلا خویش و بیگانہ اور آشنا
تھا وعدہ کی جا گاہ مین در انتظار — کہ کب آئیگا وہ شہِ نامدار
اُٹھا نیند سے جب شہِ دین پناہ — لیا جلد دامن سے رہ وعدہ گاہ
چلا جب نکل گھر سے شاہ عرب — ابو طالب اسکے ہوا ساتھ تب
ہر یک طرف سے باندھ صف کو دکان — ہوے سرور دین کے ہمرہ روان
جب اس وعدہ گہ مین شہِ دین گیا — ابوجہل آ دوڑا اسکو کہا
کہ آجلد اب اور زور آزما — یہہ پتھر کو مانند میرے اٹھا
کہا احمد ای فتنہ باز لعین — تو اول اٹھا پس اٹھاتا ہو نہین
اٹھانیکا تو لاف کرتا ہی کیا — تجھے زور گر ہی اٹھا آگے آ
جب آیا وہ پتھر کنے بدمآل — اٹھانا بزور اسکو دیکھا محال
کہا یہہ گران سنگ وہ سنگ نہین — گران سنگ ایسا نہوگا کہین
ٹھکے مار سے اسکے ہر زورمند — اگرچہ ہوا لوند و پولاد و ند
فرشتہ اٹھا دیگا اسکو نہین — کہان اتنی طاقت بشر کے تئین
کہا اسکو احمد کہ مجہ ساتھ تو — تمسخر سے کرتا ہی یہہ گفتگو
کمر تنگ باندھ اور اب کھول تہ — تجھے زور جتنا ہی کر اسکے ساتھ
اٹھانا سکیگا اسے جبکہ تو — تو عاجز ہوا تب مرے روبرو
کمر باندھکر تب بد اندیش نے — بہت کچھ کیا زور اس سنگ سے

جو حد سے زیادہ وہ قوت کیا — سیہ اسکا منہ سرخ جون خون بنا
اٹھانے مین اسکے کیا گرچہ زور — اُسے نا اٹھا کر اٹھایا وہ شور
جو عاجز ہو اس کام سے رہ گیا — پس اُحیلہ گر شاہ دین کو کہا
تری اور میری یہہ قدرت نہین — نہ تو چست اس کام مین ہی نہ مین
موافق وہ پتھر کے آگے جو تھا — کوئی سنگ لے آگے اب تو اٹھا
کہا سرور دین کرای سست خیز — نہین ہی تو اب کس لیے چست خیز
ندیکھا ہو نہین تجہ سا بے نام و ننگ — کہ عاجز ہی یک سنگ سے پیل سنگ
باین زور لڑتا ہی مجھسے تو — نکر لاف مردی کا نامرد ہو
نہین ہی تو سمجھ بہتر از دیگرا — بس آ دیکھ اب زور بازو مرا
اٹھایا یہہ کہہ سنگ کو شاہ نے — گویا سنگ پے وزن تھا اسکنے
اٹھایا جو سنگ گران کے تئین — ہوا پر دیا پھینک اسکو وہین
ہوا پر وہ سنگ سیہ یون گیا — کہ لوگونکے نظرون سے غایب ہوا
تب آنکھون کیتین کھول سب لوگنے — وہ پتھر کے جانب لگے دیکھنے
رہا اوج جب ایک ساعت گیا — ثریا تلگ جا تنزل کیا
پس اُترا ہی وہ سنگ از سوے اوج — بجیر ہوا اشنا موج موج
جب آیا اُتر شاہ دین ہاتھ لا — پکڑ لے زمین پر نگر نے دبا
ہوے خلق حیران سب اس کام سے — لگے شاہ پر آفرین بولنے

اٹھایا وہ مجمع میں ہر یک بہ شور — کہ کس میں نہیں ہی محمد سا زور
کوئی سنگ ایسا اٹھا نا سکے — جسے اُڑ کے الک کون پکڑے اسے
اٹھایا ہی یک ہاتھ سے شیر نر — ہزار آفرین اسکے ہی زور پر
خجل ہو کے بد گو لعین بدگمان — وہ بد اعتقادی سے کھولا زبان
کہ یہہ کام ہی سحر و جادو گری — نہیں زور مندی و زور آوری
یقین ہی کہ اسکو نہیں ہی توان — اٹھایا ہی جادو سے سنگِ گران
نکرتے ہو یہہ بات باور اگر — تو کشتی کریں ہم بہم یکدگر
بھلا ہی کہ کل ہم بیابان کو جا — کریں مجلس آراستہ اُس جگا
کئے بعد کشتی ہو سبکو یقین — وہ ہی ناتوان جو گرا بر زمین
جب ایسا کہا خاص اور عام سے — گھر دنکو گئے اپنے سب لوگ نے
جو وہ روسیہ اپنے گھر کو گیا — پیمبر بھی ایدھر روانہ ہوا
جب آیا نبی گھر کتین فتح پا — نصیحت سے بو طالب اسکو کہا
کہ اس بیحیا ساتھ کشتی نکر — تو خود نازنین ہی درشتی نکر
کہ جب عمر مین اس سے چھوٹا ہی تو — باین سن تو اس سے مقابل نہو
کرے زور جب تجھ سے وہ زور مند — مبادا کہین تجھکو پہنچے گزند
کہا شاہ قادر ہی وہ ذوالجلال — کہ یکدم مین اسکو کرے پا بمال
جب اُس زشت سے مین درشتی کرون — بامدادِ حق قصد کشتی کرون

خدیجہ نے جسدم یہہ قصہ سُنی — بہت وقت تک اسکو حیرت رہی
ابوطالب نامور کو پیام — تب اسطرح بھیجی وہ نیکنام
کہ ای نیک مرد گرامی گہر — تو جانے تب آگاہ مجھکو بھی کر
امام رسل سرور انس و جان — جو میدان کشتی کو ہووے روان
کہ جان اپنا مین اسکے تا ساتھہ دون — بھی اپنے غلامان روانہ کرون
جو دیکھون اسے بہر کشتی روان — رہون اسکی سب طرح مین پشتبان
کہ ختم رسل جانتی ہون اسے — نہ یاری کرون اسکی مین کس لئے
کریگا وہ دشمن سے کشتی جہان — لے اونگی مین محمل اپنا وہان
وہان تخت و سندلے اگر رہون — سپہ پاسبانی کو اسکے رکھون
اگر شہ پہ بادے ظفر دہ لعین — کرین مار کر اسکو زیر زمین
ابوطالب اس بانکو کرکے گوش — دیا اپنے دل کو مسرت سے جوش
جہان بیچہ خورشید جب تابناک — شب کینہ جو کو گرایا بخاک
ابوجہل اُنہہ مہد سے خواب کے — گیا جلد جنگل طرف شہر سے
وہان مجلس آراستہ ٹیک کیا — ہوے جمع اسمین زن و مرد آ
قریش و بنو ہاشم اور دوسرے — ہوے جمع وہان لوگ ہر سمت سے
خدیجہ روانہ کر اسباب و تخت — گئی آپ بھی وہان باقبال و بخت
بھی چاکران اُسکے حکم اُسکے سے — چلے ساتھہ سلطان کونین کے

شہِ دین و بو طالب اور وہ سپاہ — لئے متفق ہو کے اس بن کی راہ
وہی کوہ و کمان شہکے جو ساتھ تھے — عقب شہکے صف باندھکر چلدئے
شہ دین وہ ملعون طرف جب گیا — شہ دین کو وہ دیکھ برہم ہوا
جماعت سے کشتی کو نکلا بدر — پتنگا گرے آکے جون شمع پر
شہنشاہ سے آگے کشتی کیا — وہ نازک بدن سے درشتی کیا
جو دیکھا اسے کام مین اپنے گرم — شہ دین اٹھا سکو اور کرکے نرم
دیا پھینک فی الفور سوے ہوا — یہان تک کہ آنکھو نسے غایب ہوا
ہوا مین ہوا نا پدید ارجب — تو حیران ہوے دیکھ کر لوگ سب
پریشان ہو تب اسکے مادر پدر — دیوانون کے مانند آدوڑ کر
شہنشاہِ کونین کے پاؤن پر — کہے الامان الامان رکھکے سر
کہے آسمان پر زمین سے اُٹھا — تو جب پھینک سکتا ہی اسکو شہا
بچالے سکیگا اسے جان سے — کرم سے امان دے سکیگا اُسے
امان دے کرتا ہو رہین ہم ترے — مُرد سال بندے ترے حکم کے
نہ نکلیگے تجھ خطِ فرمان سے ہم — ترے حکم سے سر نہ پھیرینگے ہم
کہے جبکہ یون شاہ دین کے تئین — ہوا یہ سنے لگا وہ لعین
جب اترا بلندیسے ملعونِ دون — تھا صدمہ سے منہ اسکا سب نیلگون
جب آیا بلندیسے نزدیکِ سر — اُچھل اسکو پکڑا شہِ نامور

اسے رد در د دیکھ اور ناتوان — لٹا یا زمین کے اُپر درزمان
جو بدحال دیکھے اُسے لوگ نے — تن اسکا ہی بیتاب ترناں سے
اٹھا اسکو گھر کے تئین لے گئے — تھی کچھ خبر اور کچھ ہوش اُسے
ہوا فتح مند اُس پر جب شاہِ دین — گیا اپنے دولت سرا کے تئین
طرف گھر کے باکامرانی گیا — بصد شادی وشادمانی گیا
لے آسانی اُس آبِ گلرنگ کو — پلا خوش کر اُس خاطر تنگ کو
کہ تا دل مرا درد و غم سے ہو دور — خوشی کر کے حاصل الم سے ہو دور

پانچوان مقالہ ذکر روانگی میں اُس آفتاب کے یعنی وی حضرت صلعم کے تشریف فرمائے
مین شام طرف اور مسلمان ہونیمین دا ھب کے اثناء راہ مین ابو جہل ابو جھل اور
آھن دلی آھنگر مین اور انکار و عداوتمین قوم جھود کے اور بازگشت فرمانے
مین آنحضرت صلعم کے وھانسے مکہ معظمہ طرف اور طی کرنیمین راہ دراز کو
ایک گھڑی کے عرصے مین اور نکاح کرنیمین ام المومنین خدیجہ کو رضی اللہ عنہا

خدا جس کسیکو کرے سربلند — خلایق کو اس سے کرے بہرہ مند
ترقی اُسے جبکہ چہتا ہی دے — سفر کے طرف کھینچتا ہی اُسے
لجاتا ہی تشریف وہ جا بجا — کہ تا خلق کا اس سے ہووے بھلا
دیکھاتا ہی ہر ایک گمرہ کو راہ — ہی ایذا سے دشمن کے اسکو پناہ
وہ کرتا ہی دلخواہ سب اپنے کام — مخالف سے ڈرتا نہین لا کلام

جہان حکم لاتی ہی اسکا بجا ہی وہ جب خدا کا ہی اسکا خدا
کسی کام مین بھی وہ دُرتا نہین اُسے کام دشوار سب سہل ہین
گذارش گر اس شہ کے احوال کا یقین کے قلم سے ہی ایسا لکھا
کہ مکے مین تھی یک زن نامور خدیجہ بنام اور عالی گہر
تھی نیک اور دیندار و بس ہوشمند بدولت بزرگ و بہمت بلند
خداوند گنجینہ و مال تھی نتھا اسکا دولت مین ہمسر کوئی
نہین تھا زر و سیم کو اسکے حد غلام اور کنیزان بھی تھے بیعدد
وہ کرتی تھی سوداگری نامور طرف شام کے قافلہ بھیجکر
تھی آگاہ توریت و انجیل سے سو اس آگہی کے سبب سے اُسے
شہ دین و دنیا کے احوال کی خبر اور تھی آگہی خوب سی
وہ پائی تھی یون در کلام خدا کہ اس بن نہین خاتم الانبیا
کتابون مین اوصاف پاتی تھی جو شہ دین مین کرتی تھی سب جستجو
اسی کام مین تھی وہ باریک بین غلامون کتین اپنے کرکے تعین
غلامون نے شہ پاس جاکر مدام جو اوصاف پاتی تھی اسمین تمام
بیان اپنے بی بی سے کرتے تھے آ وہ بی بی نے سنتی تھی سب ماجرا
جو دیکھے وہ سب لوگ اہل نظر مگس کا نہین اسکے تن پر گذر
نہین دھوپ کا اسکے تن کو نشان ہی ابر اسکے سر کے اُپر سائبان

دسا نین کبھو غایط اسکا کسیے ہی جون موم سنگ اسکے قدمون تلے
جدا پیٹ سے اسکے غایط ہو جب وہین خاک مین غرق ہوتا ہی سب
تقاضاے حاجت کو جب وہ گیا تو غایط کا وہان کچھ نشان نین رہا
دئے اپنے بی بی کو جا اگہی خدیجہ نے جسدم خبر یہہ سنی
ہوی دام الفت مین اسکے اسیر جگر مین لگی عشق کی اسکے تیر
گیا دل سے تاب اور سینہ سے دل ہی عشق مین اسکے بس یا بگل
برس بیت کا جب ہوا شاہ دہر ہوا جون رو مہر مشہور شہر
خدیجہ طرف شام کے اس زمان روانہ کیا چاہی یک کاروان
جو وہ قافلہ چل دیا آنکر ابو طالب اس حال سے باخبر
کہا دیکھ موہہ پر شہنشاہ کے ہوا نوجوان جنت اسے چاہیے
مین اب جلد جا کر خدیجہ کہنے بھلا ہی کہ رکھواون نوکر اسے
پھر آوے جو یہہ قافلہ شام سے تو زر چاکر یکا تمام اس سے لے
لئے اسکے چاہون مین یک رہ لقا کہ ہووے دل افروز اور دل ربا
یہہ کہہ اور پکڑ دست خیر البشر روانہ ہوا دل سے غم دور کر
خدیجہ کے جا پاس اور بولکے یہہ سب حال نوکر کہا یا اسے
خدیجہ اسے مال پر کرا مین روانہ کی اس قافلے کے تئین
غلام ایک کو اپنے مخفی بلا نہان یون کہی اس سے وہ باصفا

کہ سچہ ہی محمد رسولِ خدا — نہین اس سوا خاتم الانبیا
نہ سر حکم ہے اسکے تم پھیریو — نہ ساتھ اسکے گستاخ کاری کرو
کسیوقت مت اُس سے غافل رہو — رکھو تم نگہ اسکے آداب کو
جو کچھ معجزے اُس سے ہوویں عیان — تو رکھ لکھ کے پاس اپنے وہ سب نہان
کیا کر یہی کام بس تو مدام — جب آوے تو پھر مجھ سے کہہ وہ تمام
بُلا پس ابوجہل ملعون کو بھی — کہے لوگ کو اسکے ہمراہ دے
حوالے کر اسکے بھی کچھ سیم وزر — روانہ اُسے کی براہِ سفر
ہوا دھانسے وہ قافلہ پس روان — تھا احمد ابن اُسمین بہرامان
جو تھے لوگ اس قافلے مین تمام — شہ دین کے تھے حکم مین لاکلام
وہ جو راہ جاتا یہہ ہوتے روان — بھی جس جا کر کہتا اترتے وہان
جلا جان بوجہل کا رشک سے — حسد کی لگی اگ دلمین اسے
وہ ملعون کے تابع ہو کتنے عرب — کہے رشک کی راہ سے ای عجب
خدیجہ نے اس عقل و دانش کے ساتھ — حکومت دئی ہی محمدؐ کے ہاتھ
بایں خوردگی اسکو کی ہم پر سر — نہ کی عمر پر کچھ ہمارے نظر
حکومت ہر یک کام کی دے اسے — ہمارے پہ حاکم بنائی اُسے
حسد کی دلونمین رکھ اپنے شرر — یون آپس مین کہہ اور جل بھونکر
رکھے دشمنی شہ سے دلمین نہان — پہ ظاہر مین تھے اسکے تابع ہر آن

غرض از قضا آئے دو رہ لٹے — تھی اُن دو مین یک راہ نزدیکتر
ڈلے دور کی رہ خطر سے تھی پاک — تھا نزدیک کی رہ مین خوفِ ہلاک
کہا اس طرح تب شہِ نامور — کہ ہرگز نجانا ہی راہِ خطر
رہِ دور کو قطع کر جائین ہم — سب اسباب کو بیچ پھر آئین ہم
خطر کی گیا راہ جس شخص نے — وہ زخمی کیا دل کو نقصان سے
پراگندہ ہوگا دل اسکا یقین — ضرر کے سوا نفع اسکو نہین
خسارت اٹھا جس گھڑی جائیگا — خدیجہ یہہ دیکھی تو بو لیگی کیا
ابوجہلِ ملعونِ گیدی کہا — کہ نزدیک کی راہ مین جاونگا
مین آگے ترے شام کو پہنچکر — متاع اپنا سب بیچ اور لیکے زر
جب آؤنگا مکے مین تب شام کو — تو پھنچیگا اور ہوگا بدنام تو
کہا شاہ مت جا اگر جائیگا — پریشان ہوکر تو پشتا یگا
نہ سنکر ابوجہل دون جہل سے — گیا ہوکے بیرہ وہی راہ لے
وہ ملعون کے ہمرہ گئے شخص اور — قبولے وہی راہ ناکر کے غور
جو دیکھا ابوجہل کو جہل پر — گیا دور کی راہ خیر البشر
وہ منزل بمنزل چلا مثلِ مہر — اور آہستہ مانندِ دورِ سپہر
تھا یک راہب اس راہ مین بیکرد — کہ خوفِ خدا سے رخ اسکا تھا زرد
رہِ حق مین ثابت وہ جون کوہ تھا — تھا چھے سو برس سے بڑھی عمر کا

تھا شوق پیمبر سے بس بیقرار — وہ بیٹھا تھا تکتا رہ انتظار
کیا قافلہ جب وہ سیر گذر — ہوا خوش پیمبر کنین دیکھ کر
جو دیکھا کہ ہی سر اُپر اسکے ابر — کیا عشق مین اسکے گم دلسے صبر
نکل اپنے معبد سے اور آ بر دن — کہا السلام ایہا الرّا حلون
رہو شب کو یہان ہی تمھاری یہہ جا — تمھارے لئے ہی فقیر اس جگا
مرے بچے ہو تم مریم رخ جان — ہو آج شب میرے یھان میھمان
قبول اسکی دعوت کو سب لوگ نے — اُتر رنج سے رہ کے راحت لئے
وہ زاہد نے تب اپنے گھر کو گیا — کرے میھمانی کی تا شرط ادا
بچھا سفرہ اور رکھ مہیا طعام — بُلایا پس اُنکو گئے وہ تمام
مگر شاہ دنیا و دین اپنی جا — نگہبان رہا مال و اسباب کا
گئے پاس عابد کے جب وہ تمام — یہہ پوچھا انھین عابد نیکنام
کہ آیا نہ تم سب کا شہ کس لئے — کیا نین کرم مجھپہ کس واسطے
کہے دھان نہین کوئی ای باخبر — قریشو نسے ہی ایک لڑکا مگر
اکیلا ہی منزل مین بیٹھا ہوا — نگہبان ہو مال اور اسباب کا
کہا طفل نین وہ تمھارا ہی شاہ — بہر حال تمکو ہی اسکی پناہ
اُسی سے مین رکھتا ہون مقصود جان — طفیلی ہو تم اور وہ میھمان
یہہ کہہ کر گیا باہر اس مرد نے — تلے جھاڑ کے ایک پایا اُسے

پُرانا ہو وہ جھاڑ سب خشک تھا — برکت سے اسکے ہوا ہی ہریا

جب آیا حضورِ شہنشاہ دین — کہا السلام ای رسول امین

تو سردار ہی انبیا کا تمام — تو سالار ہی اصفیا کا تمام

رہیں دن ہو نہیں تجھ لئے بیقرار — لگا راہ کو دیدۂ انتظار

ترے خوبیان پیشتر ہی تمام — کہا تجھ سے عیسیٰ علیہ السلام

کہا تھا یہہ بندے سے وہ معتمد — محمدؐ ہی سچہ خاتم الانبیا

بھی چھے سو پر کتنے برس بعد یہاں — کریگا گذر وہ رسولِ زماں

یہاں خشک یک جھاڑ کے نیچے آ — وہ بیٹھیگا وہ جھاڑ ہوگا ہریا

اُسے سایہ سر پر کریگا سحاب — اچھیگا عرق اسکا جوں مشکِ ناب

رُخ اسکا اچھیگا گُل تازہ سا — مگس اسکے تن پر نہ بیٹھیگی آ

گروہ ایک تجار کی یہاں گذر — کریگی رہیگا وہ اُنہ سب میں سر

تو جسمیں کہ پاوگا یہہ سب نشان — فدا اُس پہ کر اپنا دل اور جان

لجا اسکو مہمان کر اپنے گھر — سمجھ سانچہ اُسے دلمیں اقرار کر

شہادت کہیگا زبانسے وجب — تجھے موت آویگی فی الغور تب

وہ اس حال میں چارہ گر ہو تجھے — نوازیگا تجہیز و تکفین سے

پڑہیگا ترے پر وہ علی الصفات — نماز جنازہ بصد التفات

بھی وہ رحمت العلمین اپنے ہاتھ — کریگا تجھے دفن خوبی کے ساتھ

تو ہوگا اسے دیکھ جب شادکام
بصد شوق بول اسکو میرا سلام

سنا ہو نہیں عیسی سے جو کچھ نشان
تری ذات مین دیکھتا ہون عیان

بحمد اللہ اب بخت مسعود سے
مین مقصود و مطلب کو پہنچا مرے

اِن آنکھونسے دیکھا لقا مین ترا
مراد اپنے دلکی مین حاصل کیا

قدم رنجہ فرما کے گھر مین مرے
تو کر شمع رخ سے منور اُسے

کر اس خستۂ ناتوان پر کرم
کہ بھیجے یہہ عاجز کو طاقت بہم

سنا جبکہ اسطرح سلطان دین
وہ عابد سے جا اسکے گھر کے تئین

تناول کیا بیٹھ سفرے پہ تب
وہ ہو یا ماتھ کھانے سے فارغ ہو جب

وہ زاہد وہین رو برد شہکے آ
شہادت ادا کر کے بس جان دیا

پیمبر نے اسکو ہوا چارہ ساز
کیا سب کفن اور دفن و نماز

جو فارغ ہوا اسکے سب کام سے
ہوا رونق افزا طرف شام کے

گیا شام مین وہ شہ نامجو
کہے تو کہ نکلا سورج شام کو

وہ جب شام مین جا کے داخل ہوا
ابوجہل وہان تب تک آیا تھا

ہوے لوگ سب دیکھ یہہ پر عجب
ابوجہل کے جہل سے پر غضب

کہے قافلے مین سبھی خاص و عام
ہوا راست قول محمد تمام

یہہ جب اپنے سب جنس کو بیچ کے
خرید اس جگا کے بھی چیزان کئے

ابوجہل ملعون تب آیا خجل
کئے سے ہوا اپنے بہت منفعل

جو بیچیا وہ سب جنس کو اپنے لا — نہین نفع پایا ضرر کے سوا
اور اپنی خریدی لئے اسنے جب — لگا دوڑنے کھینچہ رنج و تعب
تب اس شاہ کے ساتھ جو لوگ تھے — کر اپنی باندھے سفر کے لئے
کہا شہ رہو باز اُس کام سے — مروت نہین صبر تنگ کیجئے
کہ لایق نہین ہمسے چھوٹے رفیق — نہین ایسی ہوتی ہی شرط طریق
وہ سب ہمرہان کو ملامت کیا — ابوجہل خاطر اقامت کیا
شہ دین کے ڈیرے کے نزدیک تھا — دوکان ایک مغرور لوہار کا
جہودی تھا لوہار وہ بدسرشت — تھا کامون مین بداور باتون مین زشت
سو یکروز وہ شاہ ہر دوسرا — رکھا اسکے دوکانین تشریف جا
وہ لوہار لوہے کو کین کر کے گرم — ہتوڑی اٹھایا کرے تا کہ نرم
کہا شاہ کو یہ لسے اُٹھ جلد تر — جلیگا کہین تن ترا پُر شرر
کہا اسکو سر در تو مت خوف کر — پڑیگی نہین مجہ پہ ہرگز شرر
جو مارا وہ پتک آہن گرم پر — اڑے ہر طرف اس لہے سے شرر
ولے جسطرف تھا شہ نامدار — اڑی نین اُدھر یک شرر زینہار
جسکے باعث جہان آگ ہے — کہان اسکو ہووے زیان آگ سے
وہ کافر نے دیکھا یہ احوال جب — کیا پھینک دے پتک کو شورتب
فغان یون جہود و نین اُسدم کیا — کہ آیا نبی آخری دور کا

جو دون نے سنکر ہر یک طرف سے — گئے دوڑ آگے وہ مردود کے
کہے اسکو ہوویگی سچ مچ بہتری — گریگا وہ دعوائے پیغمبری
بوقت اپنے لیویگا ہمسے خراج — اٹھاویگا دین کا ہمارے رواج
بجز اسکے نہیں ہی پیمبر کوئی — کہ ایسی ہی آتش کی پرورش ستی
وہی بہتر اسکو کرین قید ہم — حکومت کا تا اسکے ہووے نہ غم
ہمارے اٹھاویگا وہ دین کو — کرین قتل بہتر ہم اب اسکو جو
جب آپس مین تجویز ایسی کئے — ہوے جمع اکر شہ دین کنے
خدیجہ کے اسوقت سب نوکران — کہے اُنکتین دوڑتے آوہان
کہ یہہ شخص ہی ایک مرد یتیم — ہی ہم ساتھ اس قافلہ مین مقیم
ہم اور وہ خدیجہ کے سب لوک ہین — بحکم اسکے آئے یہہ کشور کتین
خدیجہ طرف شام کے کاروان — جو کرتی ہی ملکے سے دایم روان
تم اسطرح گر فتنہ برپا کرین — ہمارے پہ یون شور و غوغا کرین
رہ قافلہ بند ہو جا یگی — نہ آویگا یھان قافلہ پھر کبھی
وہ لوگون نے جب اسطرح سے کہے — نکل وہان سے وہ کافرون نے گئے
خریدا ابوجہل اسباب جب — روانہ ہوا شاہ لے اسکو تب
شتابی سے منزل بمنزل چلے — بھی جون آب ساحل بساحل چلے
جو تھے جھاڑ اور کوہ رہ مین تمام — تھے اس شہ پہ کہتے درود و سلام

درود اسپہ بھیجے کے بعد اور سلام — یہہ کہتے اُسے ای شفیع انام
شب و روز ہم منتظر تھے ترے — ہوے خوش ہم اب تیرے دیدار سے
امین زمان ہی تو امن زمین — رسول خدا شافع مذنبین
جو سر تجھ سے پھیرا سو بس دون ہی وہ — جو موہہ تجھ سے موڑا سو ملعون ہی وہ
وہ سب مردم قافلہ روز و شب — یہہ احوال کو دیکھہ کرتے عجب
جو دیکھا یہہ اعجاز بوبکر نے — ہوا اسکا راغب نبی بوجہ اسے
ابوجہل کہتا یہہ جادو ہی سب — نبوت کے اثبات کا نین سبب
جہان دیکھتا معجزیکا نشان — وہ اثبات جادو کا کرتا وہان
رہ دور وہ قافلہ چلکے سب — پس آپہنچا مکے کے نزدیک جب
وہان جس جگا ہے کہ مکے کا شہر — رہا تین منزل پہ آشاد بھر
سبون نے کیے خوش دلی سے مقام — کہ تا ماندگی رہ کی جاوے تمام
وہ لوگون نے تجویز وہان یہہ کیے — کہ بڑہنا یہانسے نہین چاہیے
خدیجہ کنے بھیجہ کر اب کسے — وہی کام کرنا جو کچھ وہ کہیے
یہہ تجویز ٹھہرا اے آپسمین جب — حوالے کیے خط شہ دین کے تب
شتر ایک النگ اس شہنشہ کو دے — کیے راہ کی قصد پر گرم اُسے
سوار اس پہ ہو کر شہنشاہ دین — روانہ ہوا وہان سے مکے کتین
نہین جانکر راہ وہ دین پناہ — گیا دشت مین شہر کی چھوڑ راہ

گیا اونٹ اسی رہ سے جنگل مین لے — تحیر سے ہر سو لگا دوڑنے
اس اثنا مین روح الامین تیز پا — بشکل عرب راہ مین چلدیا
تھا شاہ دین اسکا تب روشناس — نہ پہچانا اسکو زروے قیاس
وہ نزدیک سرور کے آکر کہا — تو جاتا ہی کیون کیا ہی مطلب ترا
شہ دین تب اس مرد آگاہ کو — کہا یون کہ بھولا ہو نین راہ کو
پکڑ شاہ کے اونٹ کی تب عنان — چلا دھانسے مانند تیر از کمان
وہ ساعت سے بھی ایک کم رہ چلا — کھڑے رہکے چلنے سے بس باز آ
کہا شاہ کو دیکھ ای خوش سیر — یہہ دستا ہی مکہ تو جا جلد تر
یہہ کہہ اسکو غایب ہوا وہ عرب — کیا سرور دین نہایت عجب
پس اشتر کو مکے کے جانب چلا — خدیجہ کنے جا کے بٹھلا دیا
جو کھولی وہ خط لیکے شہ پاس سے — ہوی دیکھ تاریخ حیرت اُسے
کہی ایک ساعت سے زاید نہین — تو نکلا سواسوفت سے اب تئین
سہ روزہ رہ اس اشتر ماندہ سے — تو کیونکر کیا تھوڑے عرصین طے
کہا اُس سے سلطان جن و بشر — وہ روداد سب راہ کا کھولکر
خدیجہ نے وہ ماجرا جب سنی — عجب کرکے دریافت سب چھوڑدی
جواب خط اونٹ یک بار دیا — اُسے دیکے بولی تو پھر جلد جا
چلا یا اُس اشتر کو یون شاہ نے — یون دوڑ سے جسکے عاجز رہے

بلوح رہ دور اُس حرف سے — وہ سونقش سرعت لگا باندھنے
وہی پیر مرد عرب پھر بھی آ — پکڑ کر مہار شتر لے گیا
چلا ایک ساعت جو وہ رہنما — ملا قافلے سے شہ دین جا
گیا شاہ دین قافلے پاس جب — ابوجہل ملعون کہا دیکھ تب
محمدؐ خدیجہ کے جانب گیا — سو رہ بھولکر راہ سے ہی پھرا
ابوبکر بولا کہ جب وہ گیا — تب اُسپاس لنگڑا سا ایک اونٹ تھا
اب اُسپاس ہی شتر باد پا — یقین ہی کہ وہ راہ سے مین پھرا
خدیجہ نے اُس شتر لنگ کو — اُسے دی ہی بہر شتر تیز پو
ابوجہل بولا غلط سر بسر — نہین عقل کے پاس کچھ معتبر
وہ جسدم گیا تب سے لے اب تئین — بجز ایک ساعت کے زاید نہین
کیا ایک ساعت مین کیون راہ طے — پہنچکر دمان پھر کے آیا جو ہی
گیا قافلے بیچ جب شاہ نے — زمین پر دیا ڈال خط ہاتھ سے
جو دیکھے خدیجہ کا خط لوگ سب — جھکائے سرون کو گریبان مین تب
سبون نے کہے پس ہی بہر فرو حال — کسیکو نہین اُس جگا مین مجال
بجا دیگا کوئی بھی عالم کے بیچ — بہر چھے روز کی راہ یکدم کے بیچ
کہان کسکو قدرت ہی اُس کام پر — ہی بہر آمد و رفت نادر مگر
پڑھے خط کنین کھولکر جلد تر — کیے اُسکی تاریخ اوپر نظر

وہ پہنچے تنگ خط کی تحریر سے ہوی ایک ساعت تھی بیحد جان لے
ابوجہل یون دیکھکر حیران ہوا مخجل ہو گیا اور پشیمان ہوا
ابوبکر صدیق تصدیق کر دیا چھوڑ تقلید تحقیق کر
وہان سے روانہ ہو وہ قافلہ جب آیا خدیجہ کنے چلکے رہ
خدیجہ زر چاکری تب تمام دے ہریک کو کی رخصت ای نیکنام
نہین دی محمدؐ کتین یک پشیز روانہ اُسے کی ندے کچھ بھی چیز
ابو طالب نامور یہ سچ کہا غضب سے خدیجہ طرف چلدیا
نکل گھر سے جب چلدیا خشمگین گیا ساتھ اسکے شہنشاہ دین
گئے در پہ جب اُنکو وہ خوش سیر بُلا گھر مین بٹھلائی کرسی اُپر
کہی پس مرے پاس کیون آئے ہو اگر کچھ غرض ہی تو کہہ دیجیو
ابو طالب اُسدم زبان کھولکر کہا ای نکو نام نیکو سیر
تو ہریک کو تین دی زر چاکری عنایت نکی ہمکو کچھ چیز بھی
تو ہریک کو زر دی عنایت کے ساتھ محمد کو بھیجی دلے خالی ہاتھ
تو محتاج سمجھی ہی ہمکو مگر ندی اس لئے ہمکو کچھ سیم و زر
مین چاہا زر چاکری اسکا لے کرون اسکی شادی کسی طور سے
ہوا ہی جوان اسکو زن چاہئے لئے اُسکے یک گلبدن چاہئے
خدیجہ کہی اسکو ای نامدار تو اسکے لئے ہو مجھے خواستگار

کہا اسکو بوطالب حشم مین — بخشہ حقارت تجھاست ہمین
تو کرتی ہی تحقیر یون کہہ مری — تمسخر کے رہ سے تو ہی بولتی
کہی مسخری سے نکلتی ہون مین — کرم سے مری بات سن ای مہین
کہا پھر بھی اسنے زراہ عتاب — کہ چپ رہ نکر یہہ سوال و جواب
جب اتنا ہی تجھ پاس نقد و مال — محمدؐ کا کب تجھکو ہوگا خیال
تو ہمکو فقیر اس طرح دیکھ کر — حقارت سے لی ہی ہمین پر نظر
تو دولت کو اپنے نظر مین نہ لا — ہمارا دل اس طعن سے مت دکھا
یہہ کہہ کر وہین شرم سے اُٹھہ کھڑا — نکلنے کا وہان سے ارادہ کیا
خدیجہ کہی اسکو ای نیکنام — سن اسبا تکو اور نہو تیز گام
محمدؐ کی ہی دلکو میرے ہوا — محمدؐ پہ ہی جان میرا فدا
دل و جانسے مین اسکو کی ہون قبول — ہمارے طرف سے ہی وہ رسول
نہین کوئی اس بن رسول خدا — جز اسکے نہین خاتم الانبیا
صفات اسکے برتر ہین اندازسے — یقین جانتی ہون پیمبر اُسے
فلک سے بلند اسکا رتبہ ہی جب — زمین پر نہ پڑتا ہی عکس اسکا کب
اسیر اُس کے غم کی مین آگے سے ہون — اُسے اپنا چہتی ہون شوہر کرون
کئے بار دیکھی ہو نہین یون بخواب — کہ آیا ہی مجھ گود مین ماہتاب
یہی اُسکی تعبیر ہی از قضا — ہو شوہر مرا خاتم الانبیا

اسیر اسکی مین ایسے کا مونسے ہو ۔۔۔ ہوی اسکے گیسو کے سودا مین مو
گیا صرمجہ سے رامین توان ۔۔۔ وہی جان میرا ہی نین مجہ مین جان
مرا جان و دل اسپہ سے ہی فدا ۔۔۔ اسیکی ہی خدمت مراد عا
تو جا ساز شادی کرای ہوشیار ۔۔۔ نہ رہنا ہی ہر وقت غم سے فگار
مین بھیجونگی سب چیز اور سیم و زر ۔۔۔ تو کچھ تنگدستی سے مت فکر کر
ابو طالب اس سے کیا جب یہہ گوش ۔۔۔ خوشی سے دیا دلکین اپنے جوش
گیا گھر کو جسوقت وہ نامدار ۔۔۔ وہ بھیجی ہی دینار کتنے ہزار
ابو طالب اس سیم و زر کو لیا ۔۔۔ غم و رنج سب دور دل سے کیا
تردد سے ہو تنگدستی کے دور ۔۔۔ کیا ساز شادی بفرج و سرور
جب اسباب شادی کا سب کر چکا ۔۔۔ کیا خویش و بیگانہ سب ایک جا
بٹھا قیمتی شاہ دین کو لباس ۔۔۔ گیا لے بصد ناز اس ماہ پاس
قریش و عرب سارے یکجا ہوے ۔۔۔ محل مین وہ بی بی کے مجلس کیے
ہوی مجلس آراستہ با صلاح ۔۔۔ بندھے تب خوشی سے انھونکا نکاح
ہوا جب ادا رسم انکاح کا ۔۔۔ بصد خوشدلی شاہ گھر مین گیا
جو دیکھی خدیجہ وہ مونھ چون قمر ۔۔۔ نثار اس پہ کی اپنا سب مال و زر
دی ہر ایک سائل کو سب اپنا مال ۔۔۔ قناعت سے پس ہو رہی شاد حال
خوشی اور عشرت سے یون جوش کی ۔۔۔ کہ رنج کہن سب فراموش کی

پلا ساقیا وہ مئے دلخوشی کہ حیران مجھے کی ہی بس غمکشی
ہوا سرد اور گرم سے جیکو دود تو بیت آتش گرم در آب سرد

چھتوان مقالہ شروع انتیمین وحی کے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
معجزیان متعلق اسکے زمان بعد ادیسے فرمانبردارونکے اور نافرمانی سے نافرمانونکے

خدا جس کسیکو پیمبر کرے جھکاتا ہی وہ قد کو مغرور کے
رسالت کی رہ مین کھراکر لوا دکھاتا ہی گمرہ کو راہ خدا
جو اُسکا ہوا سو ہوا رستگار جو اسکا ہوا نین ہوا اسنے خوار
خدا جسکو کھینچے وہ کھینچے اُسے کرے ردا سے حق جسے رد کرے
کرے مکر کو دور حکمت کے ساتھ کرے دیو کو بند دعوت کے ساتھ
رہین رام اسکے ملک تا فلک بھی اسپاس آوین فلک سے ملک
وہ جاوے جہان اپنے اس جسم سیے وہان روح آر روح قربان کرے
فلک اس پہ رہتا ہی گوہر فشان رہین جان فشان اُس پر انس و جان
دکھاتا ہی جنت کی رہ ہر کسیے جلاتا ہی کافر کا دل نار سے
نہین کافرونکو جب اُسپاس جاہ بس اسکے عداوتکی چلتے ہین را
ستاتے ہین اسکو نہ چہتے ہین دین گذر مہر سے اسکے کرتے ہین کین
پہ ڈرتا نہین وہ کسی شخص سیے خدا کا ہی رہتا ہی بس ڈر اسے
ہر یک نیک و بد سے کرے خوب ہی ہر یک کج روش سے کرے راستی

پروا کرے ظلم بدخواہ کو
کرے ورد لب حسبنا اللہ کو

بھروسہ بدحق طرف رخ کرے
بھی سب کام موقوف حق پر رکھے

کھے امر حق خلق کو ناسنین
سنین وہ کہا اسکا یا ناسنین

ہی درخستگی مرہم خستگان
بھی لیتا ہی آستگی سے جہان

کہا یون ہی وہ پیر دیرینہ سال
اب اسن سیر ہر مرد و ہر زن کا حال

کہ عمر شریف اس شہنشاہ کی
برس چھ کہ چالیس کی ہو چکی

سو تاریخ ہشتم کو مولود کی
نزول اس پر عرش سے وحی کی

خدا جبکہ وہ وحی نازل کیا
سو روز و یہن وہ روز تھا پیر کا

زمانہ نبوت کا پہنچا جب آ
ہوا منزدی شہ بغار حرا

بس اس غار مین جا شہ دین پناہ
عبادت کرے تھا وہان سال و ماہ

اُن انکھونسے کبھے کو تھا دیکھتا
اور انکھونسے دل کے جمال خدا

بذکر زبان و دل وہ دین فروز
تن اپنا جلاتا تھا در نار سوز

اُن ایام وہ شارع نامور
چلے تھا بر اہیم کی شرع پر

شریعت پہ دوسرے رسولونکے بھی
چلے تھا کبھو وہ خدا کا نبی

کبھو عقل مین جو کہ بہتر دسے
کرے تھا نکر نا فضولی ولے

لجی تا تھا خرچ ایکدم راہ کا
وہ جب خرچ ہوتا لجاتا پھر آ

روایت ہی بعضونسے یون دوسری
کہ مکے سے ہر سال جاکر نبی

مہینے تلگ رہتا اُس غار مین — بجز حق نہ یار اسکا اس غار مین
جو دن وحی کے آگئے اسکو پیش — کیا کوشش اس کام مین جبرئیل بیشر
اس اثنا مین قرآن نازل ہوا — اُتر آئی وحی از جناب خدا
کیا جبرئیل آسمان سے نزول — بہت دوستی سے حضور رسول
کہا ہو جیو اب بشارت تجھے — مین ہون روح آیا ہون حق پاس سے
ترے پاس بھیجا ہی اب حق مجھے — مقام رسالت دیا ہی تجھے
اُٹھ اب اور دعوت کرای باشرف — بُلا انس و جن کو خدا کے طرف
ضلالت کے جنگل سے کلمہ پڑھا — رہ راست پر گمرہون کو لجا
کہا پھر بہر اسکو تو پڑہ ای امین — کہا شہ مجھے پڑھنے آتا نہین
پڑھون کسطرحسے کہ اُمّی ہو نمین — رہ و رسم پڑھنے کا معلوم نین
وہین جبرئیل امین آن کے — پکڑ زور و سختی سے دابا اُسے
جو طاقت ہوی طاق اُسکی رہا — کیا اسکو اور بول اقرا کہا
وہی لفظ سابق کہا شاہ نے — تو دابیا و سختی سے پھر اُسے
کہا چھوڑ کر پس اُسے پڑہ تو اب — کہا شاہ دین پھر وہی حرف تب
سیوم بار داب اسکو اور چھوڑ دے — تب اقرا پڑھا ساتھ اس شاہ کے
سکایا اُسے آیت اقرا سے چار — ہوے چار آیت وہ اسکو ہزار
اُسے داب وہ حامل وحی رب — بہرا دلمین انوار حق اسکے سب

وہ پڑھنے کو باوصف روشندلی — بجز رعب کچھ چیز مانع نتھی
بھی مار از مین پر قدم جبرئیل — نکل آیا یک چشمہ جیون سلسبیل
وہ چشمے سے خوش آب جاری ہوا — پس اعضا وضو کے وہ سب دھولیا
کیا تین باری سب اعضا کو تر — کیا ایک ہی بار پر مسح سر
تب اس ساتھ سلطان عالیجناب — وضو کرلیا لے وہ کوثر سا آب
لے اس چشمہ سے ہاتھ مین اپنے آب — شہ دین کے رخ پر وہ چھڑکا شتاب
پس اسدم گذارا دو رکعت نماز — ہوا مقتدی سید کارساز
دوگانہ ادا جب کیا جبرئیل — کہا شہ کو ای رہنمائے سبیل
سکایا تجھے مین نے اب جسطرح — نماز و وضو کر تو بس اسطرح
یہہ فرما کے وہ آسمان پر گیا — شہنشاہ مکے طرف چل دیا
نکل غار عزلت سے جسدم چلا — گذرا سکا جس چیز پر سے ہوا
سو اس چیز سے تب سنا یہہ ندا — سلام علیک ای رسول خدا
ہوا گھر مین داخل جب آرام سے — تو دل اور بوا در پھر کنے لگے
خدیجہ کے نزدیک پوشیدہ جا — ہراسان ہو کر کل اڑا دو کہا
عبا اسکے تن پر اڑائی شتاب — بھی چھڑکی بدن کے اوپر سر آب
لیا ایکدم راحت اس خوف سے — ہوی ہوش دہشت سے فرصت اسے
تب آسودہ خاطر ہو ظاہر کیا — خدیجہ سے گذرا سو سب ماجرا

جو فارغ ہوا شرح احوال سے — کہا ڈر ہی مجھکو مرے حال سے
کہین جان ہووے مرا مبتلا — مبادا بگرداب رنج و بلا
خدیجہ کہی اسکو ای ذو العطا — تو اس کام سے شاد رہ غم نکھا
نہ ڈالیگا تجھکو بلا مین خدا — کریگا نہ خذلان مین بھی مبتلا
تو ہی نیک خصلت نکھا غم کبھی — خدا تجھ سے کرتا ہی سب نیکوئی
نہ رکھتا ہی جایز تو قطع رحم — نہ فارغ عیال اپنے سے کوئی دم
کسب دوست ہی تو سدا بانی — تو کرتا ہی مہمان کو دلدہی
تو ہی عاجزونکے تئین دستیار — تو کرتا ہی باطل پرستونکو خوار
کیا ہی شہر راستے سے تو نام — یتیمونکو دیتا ہی جاگا مدام
تو ہیگا امین و کرامت پذیر — قوی ہاتھ سے ہی تو بچہ دستگیر
غریبون سے کرتا ہی تو نیکوئی — جو ہین عاجزان انکو سب دلدہی
جو کوئی کر رکھتا ہو ایسے صفات — کہان اسکو ہووے غم حادثات
لئے دفع ہیبت کے یون کہر اُسے — بلا لے گئی ابن نوفل کنے
نصارا کے تھا دین مین وہ امام — خبردار انجیل سے تھا تمام
بظاہر تھا اندھا بباطن بصیر — دلیل نصارا تھا اور انکا پیر
کہے پس اُسے سن تو ای کاردان — محمد جو کہتا ہی راز نہان
جب اسطرح وہ ابن نوفل سنا — شہ دین سے پوچھا ہی سب ماجرا

کہا شاہ اس مرد دانا سے تب — جو کچھ حال گذرا تہا پوشیدہ سب
کہا وہ جو تیرے پہ نازل ہوا — بجز جبرئیل اور کوئی نتھا
یہہ وہ شخص ہی از جناب الٰہ — اترتا تھا موسی پہ جو گاہ گاہ
بشارت تجھے ای شہ دوسرا — رسول خدا ہی تو اس دور کا
تو ہی وہ پیمبر کہ درپیش تر — دیا خلق کو جسکی عیسی خبر
قریب اب جہان مین ہدایت لئے — تو مامور ہوویگا اللہ سے
تجھے حکم دیوگا ایزد تعالی — کہ کافر دلونسے تو جنگ و جدال
مین افسوس اسوقت ہوتا جوان — بھی رہتا سلامت بزور و توان
نکالین تجھے قوم جب شہر سے — جگا کوہ و صحرا مین دیوین تجھے
کہا شاہ کیا سچ ہی ای نا دہر — کریگی مجھے قوم بیرون شہر
کہا سچ کریگی یہی قوم آہ — بھی لیویگی تیری عدا و تکی راہ
نہ لایا کوئی تجھ سے اور دنی — مگر لوگ اس لیے کئے دشمنی
گر اسوقت مین مین سلامت رہون — دل و جان سے تجھکو یاری کرون
کرے گے غلو دشمنان جب ترے — بہت کچھ مین یاری کرون تب تجھے
بہت دن نگذرے کہ وہ نیکبخت — اٹھایا یہہ دنیاے پر غم سے رخت
تسلی کچھ اس غم سے پایا نہین — نہ دیکھا زمان رسالت کہین
جو آئینہ سا دل ہوا اسطرح سے — کہان صورت دین سے خالی ہے

زمانِ نبوت کو جب پا گیا | لیا راہِ تصدیق وہ باصفا
نہ ایمان کو یاری کی حاجت رکھا | کیا ہین جو خدمت گذاری تو کیا
کیا اس لئے وہ شہِ راز دان | خدیجہ سے خوشخالی اسکے بیان
بھی ذکر اسکا جب ابن مندہ کیا | گنا اسکو اصحاب مین بیخطا
نکل غار سے آئے بعد از رسول | کیا ہین ہی جبرئیل اسپر نزول
نہ آکر برس ہین اس شاہ کی | تسلی کرے تھا باہستگی
ہراسان شہ دین کو اپنے سے پا | تسلی بتدریج کرتا رہا
بہر یکدم آتا تھا اسکو نظر | بھی کرتا تھا اس سے سخن نرم تر
یہہ کہتا کہ ہون مین ترا دوستدار | ترے کام مین مین ہون لیل و نہار
مجھے بھائی اپنا سمجھ ای کریم | مرے دیکھنے سے ہی کیون تجھکو بیم
اسی اثنا مین وہ شاہ جن و ملک | اُسے دیکھ کرسی پہ زیر فلک
ہراسان زبس دلمین ایسا ہوا | کہ جا گھر مین گھل اُٹھا دو کہا
تو پہنچا دیا لاکے روح الامین | اُسے حکمِ حق قُمْ فَاَنْذِرْ وہین
پیاپے لے آنے لگا بعد ازین | وہ سرور اُپر وحی روح الامین

ذکر اقسام وحی اور نماز وغیرہ کا

خبر بیچہ ہی وحی اقسام پر | ہی اول جو ہو خواب مین جلوہ گر
دویم وہ جو کرتا تھا القا نہان | پیمبر کے دل بیچہ روح ای میان

ہی یہہ تیسری جبرئیل امین — لے انسان کی شکل ای مردِ دین
اسے حق سے پہنچا تا تھا وحی لا — کرتا یاد اُس کو کرے مصطفا
ہی یہہ قسم چوتھی وہ روشن نفس — جو سنتا تھا مانند بانگ جرس
اور اُسو قسمین کوئی بھی ہمنشین — سمجھتا نتھا اسکو جز شاہ دین
تھی یہہ قسم اقسام مین سخت تر — کہ سرور پہ ہوتا تھا ظاہر اثر
پسینہ جبین پر تھا آتا اُسے — رہین گرچہ ایام دہ ٹھنڈ کے
اگر اونٹ پر تب اچھے مصطفا — شتر بار سے اسکے تھا بیٹھتا
ہی یہہ پانچوین شکل اصلی سے آ — اُسے وحی جبرئیل پہنچا تا تھا
ہی یہہ قسم چھٹوین جو معراج کے — ہوی وقت مین آسمان پر اُسے
ہی یہہ ساتوین حق سے وہ مستطاب — بلا واسطہ تھا جو سنتا خطاب
ہی یہہ آٹوین وقت دیدار کے — سنا اشکارا جو اللہ سے

بھی جبرئیل نازل ہوا وقت کار — نبی پر ہزارون سے جو بیس بار
جو آدم پہ اُترا تھا روح الامین — سو بارا دفع سے زیادہ نہین
کیا چار سو بار موسی اُپر — نزول اور دس بار عیسی اُپر
جو آیا براہیم کے اُسنے پیش — بیالیس کرّہ سے دستاہیش
طرف نوح کے آیا پنجاہ بار — ہوا نازل ادریس پر دفعہ چار
نبی سے ہوا ہی جو کچھ اجتہاد — کہے وحی سے تھا سب اہل سداد

نماز آسکا یا جو روح الامین ہوی تھی وہی واجب اول ہدین
پیمبر نے پڑھتا تھا اول مدام دو رکعت فجر اور دو رکعت بشام
ہوی فرض بعد از براہل نیاز بحکم خدا پانچ وقتہ نماز
بھی یک عالم ایسی روایت کیا نہ لازم ہوا پہلے دعوت سوا
ہوا بعد ازان فرض شبکا قیام بتلقین حق دین مین لاکلام
کیا فرض پھر اس پہ جب کارساز کیا ہی یہی پنجگانہ نماز

فصل بیان تقدم مین بعضے بزرگونکے بعضون پر اور بعضے عورات مقدسات کے بعضون پر

یہہ ہین پہلے دعوت کئے جو قبول خدیجہ و صدیق یا رسول
جو بعضون کے نزدیک ہی بیشتر سو مردون سے ہی حیدر نامور
ولے عمر اس صغر سنی کی برس دس سے اسدم زیادہ نتھی
بھی ہی ابن نوفل کو بعضون کنے فضیلت تقدم کی سب لوگ سے
پس اس جاے مین شیخ ابن صلاح روایت مین دیکھا ہی ایسی صلاح
کہ صدیق مرد و نمین سابق ہی سب ہی بچون مین بیشک علی منتخب
خدیجہ ہی عورات مین پیشتر صفا صدق مین سب سے بیشتر
موالی مین ہی زید سابق بحال غلامونسے سب پیشتر ہی بلال
کیا ابن عبد البر ایسا کلام کہ ہی سب پہ سابق علی نیکنام
ولے طفل تھا کام مخفی کیا تھا خوف اسکو بو طالب شیر کا

ابو بکر ایمان لا آشکار — نہین خوف کس سے کیا زینہار
کہا تب حسن سے علی پاک کیش — کہ بو بکر افشا مین ہی مجھسے پیش
ہوے نور ایمان سے پس رو سفید — زبیر اور عثمان و سعد اور زید
کیا طلحہ جب شرف ایمان حصول — بزرگی کیا عبد رحمان جھول
سبب اُنکے ایمان کا صدیق تھا — اُسی سے رموز اُنکے پایے ضیا
قبول انکے بعد از کئے بالیقین — ابو سلمہ اور بو عبیدہ نے دین
جو حاصل ہوا اُنکو افزون شرف — لئے ارقم اور ابن مظعون شرف
سعید اور عبد اللہ پس بیگمان — مسلمان ہو دوزخ سے پائے امان
لیا روشنی نور ایمان سے بس — دل فاطمہ بنت خطاب پس
کیا ذکر یون ابن سعد از خبر — سعادت سے تھا جسکا دل بہرہ ور
خدیجہ کے بعد از مقدم نسا — نہین مادر فضل و اسما سوا

ظاہر کرنیمین پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امر دعوتکو اور ابتدا دینی مین
کفار قریش کے اُس حضرت کو صلعم اور کر باندھنی مین ابو طالب کے آنحضرت
صلعم کی حمایت پر نا دست ظالمونکا از بھروے اور دوسری حالات مین

برس تین لگ وہ شہ انس و جان — کرے تھا خلایق کو دعوت نہان
کیا نین ظہور اسکے مضمر نے جب — تو فاصدع بما تو مر حکم رب
ہوا اسکو وہ مہر چرخ کرم — نکالا ہی دعوت کے خاطر علم

لگا امراد رہی کرنیکو جب — قریشون نے کہا پیچ اور طیش تب
تو لاسے اس شہ کے موہ پھیر لے — پس ایذا و رنج اسکو دینے لگے
وہ دعوت مین وہ دیو ساران لعین — پھرے دیو ساری سے اپنے نہین
برس چار دین اسکی تائید پر — ابو طالب شیر باندھا کمر
قریشونکو ظلم و عداوت سے بس — لگا منع کرنے بہت اُس برس
یہہ جسپوقت چھیڑے کہ تیزی کرین — ستانے اُسے گرم خیزی کرین
تب آدوڑ بو طالب نیکنام — اُن اعدا کتین دفع کرتا تمام
وہ اس کام مین یون رہا شغل سنج — کہ کم شہ کو دشمن سے پہنچا ہی رنج
قریشون نے یکبار باہم ہوے — کئے قصد ایذا کا چو طرف سے
کئے ملکے تجویز اسطرح کی — کہ ہوگا مسلمان اب جو کوئی
ہم اسکے اُپر سخت کرنا عتاب — چھوڑا عذب سے اسکو دینا عذاب
وے باز دعوت سے وہ نہین رہا — بلاتا تھا سبکو براہ خدا
نگہبان ہوے اسکے اعدا سے سب — ابو طالب اور ہاشمی لوگ تب
چلے تھا لہب سیے مگر بو لہب — رکھے تھا عناد اوس سے بس روز و شب
شریک اسکے ہو اور بھی اقربا — بحکم قرابت ملے اس سے جا
شہنشاہ دین ایکدن آنکر — بندا دعوت کافران پر کمر
کیا بات ازراہ اندوز و پند — تھا ساتھ اسکے بو طالب زورمند

پڑی کانین انکے وہ بات جب — پریشانی اُن پر ہوی سخت تب
دہین دوڑ کفار بے عقل و ہوش — کیے قصد ایذا کا اسکے بجوش
ابو طالب شیر کے تین کہیے — لعینون نے ہوتے چو طرف سے
کہ ہم پاس دے اسکو کب لگ کمر — تو باندھیگا اسکی حمایت اُپر
کہا ناقہ رغبت کرے غیر پر — جو نوزادہ بچے کتین چھوڑ کر
مین اسکو تمھارے کنے دیونگا — نچا ہونگا غیر از تمھاری رضا
کیا بعد ازان شاہ دین کو خطاب — کہ ای سید خلق عالیجناب
قسم حق کی اسنے کوئی بدسگال — نہ پاویگا ایذا پہ تیرے مجال
نہوگا یہہ دیوے کچھ ایذا تجھے — چھوڑا تجھکو دعوت سے دُکھ دے سکے
تو کہہ انکو جو کچھ ترے دلمین ہو — نرکھ خوف کس سے کسیوقت تو
اٹھا خلق کو ورطۂ جہل سے — خنک ہو جیو اس سے انکھین ترے
جو مجھکو کہا تو کہ ای با وفا — تو اپنے کو اس دامگہ سے چھوڑا
کہا سچ تو اور کام بھی ہی یہی — امین ہی تو اس امر مین یا نبی
تو کھینچے ہی لوگونکو اس دین طرف — کہ ہر دین پر جسکتین ہی شرف
نڈرتا ملامت سے مین کسکے گر — نکرتا نظر طعن و دشنام پر
تو اس راہ مین چست پاتا مجھے — خبردار دین اور اسلام سے
ترے دین مین جی سے ساعی ہو مین — ترا دین کس سے چھپاتا نہین

مع القصہ وہ رحمت العالمین — بہر کہنا تھا جا جا کے سب کے تئین
کہ ایمان لاؤ تم ای مردمان — سبھ ایک ہی خالق انس و جان
بتونکی پرستش سے موںھ پھیر لو — دل و جانسے حکم خدا مین رہو
شریک اسکا ہرگز نجانو کسے — بندھو اپنا دل اسکی توحید سے
کہے تھا نہان لوگ کو بولہب — کہ مت جاؤ اسپاس تم ای عرب
کہ کہتا ہی وہ چھوڑ آبا کا دین — چلو راے پر اپنے سب کے تئین
کہے کتنے کفار ساحر اُسے — تصور کئے کتنے شاعر اسے
کئے لوگ اسکو جنونی کہے — کئے لوگ کاہن تصور کئے
کہے ایکدن ازرہِ خشم و طیش — بہم متفق ہو کے سارے قریش
کہین جا جیونکو جب آوین یہان — مبادا ہو دین اسکا مرغوب جان
مذمت کیا چاہیے اسکی ہم — کہ تا لوگ بھنچا دین نفرت بہم
جو ہو ویگا نقصان سے وہ شہر — نجا دینگے اسپاس رہ چھوڑ کر
کہا انمین سے ایک کہ سب لوگ مین — کہانت ہے بدنام اسکو کرین
کہا ایک کہ ارباب تمیز مین — صفت اسکی دیوانگی سے کرین
کہا پھر کسینے بظاہر اُسے — نہین غیر شاعر گنا چاہیے
کہا ایک نے جادو سے کرنا کلام — نئے اور پرانے کے آگے تمام
دلیدِ تبہ سیرت زشت حال — کہا نفع دیگا نہین یہہ خیال

نہ کاہن کہا جادوے اسکے تئین — کوئی اسکو مجنون کہیگا نہین
صفت شاعر ایسی نہ اسکی کرین — نہ کچھ ساحری نفع دیگی ہمین
یہہ کاموں کے مانند ہین اسکے کام — کہ کچھ اور ہین کام اسکے تمام
یہہ اوصاف اسکے نہ سمجھے کوئی — نہین اسکے غیر جادوگری
یہ کرتا ہی ازبسکہ پاکی سے کام — وہ ممتاز ہی ساحرونسے تمام
وہ کرتا ہی ازبس کلام شگرف — پکڑتا ہی دلمین جگا حرف حرف
اثر ہی بہر لفظ اس طرح کا — پدر کو کرے ہی پسر سے جدا
رکھا جاے جادو سے اسکو شبیہہ — وَاِن کَانَ لَاطَائِلًا بَالْبَدِیْہ
جو فکر اس طرح کی وہ ابتر کیا — نزول اِنَّہٗ فکر اسپر کیا
غرض رکھ قریشون نے دلمین بدی — دیے چھوڑ یکسر رہِ راستی
کبھو سر پہ خاک اسکے تھے ڈالتے — لہو مین بھگاتے تھے گاہے اُسے
اُٹھاتے تھے گہ جگمین فتنے ہزار — کبھو اسکے رہ مین بچھاتے تھے خار
کبھو موت کا اسکے قصد کہین — کبھو سنگسار اسکے تن پر کرین
سر اُسکا جو سجدے مین رکھتا تھا سر — کرے تھا زبس سرکشی بے پسر
گلے مین پیمبر کے ڈالا سرک — کوئی کافر سنگدل روزنک
چھوڑایا ابوبکر با اختصار — تب اس جان عالم نے پایا خلاص
ابوبکر کو دیکھہ یار نبی — کیے قصد ایذا کا اسکے سبھی

عداوت سے گستاخی اتنی کیئے — کہ ناگر پڑا وہ سرافراز نے
دل انکا کیا جبکہ کینے سے جوشر — تو یوں اسکو مارے گئی اسکی ہوشر
نہان تب وہی بات اسنے کیا — جو فرعونیون مین کا مومن کہا
وہ لوگون سے گرچہ اُسے رنج تھا — نچھوڑا ولے یاری مصطفا
بھی یکدن کوئی اور ملعون نے آ — لپٹ اپنے کپڑے سے شہکا گلا
عداوت سے کھینچا بجسِ ہوس — یہان لگ ہوا بند شہکا نفس
ابوبکر آدوڑ کر تب اُسے — چھوڑایا وہ مردود کے تہہ سے
کہا قتل چہتے ہو اُس شخص کا — کہ جسنے دلائل بہت حق سے لا
دکھانا ہی ہر ایک آگاہ کو — کرے ورد لب حسبی اللہ کو
بھی یکروز نزدیک بیت الحرام — کیا سجدہ وہ انس وجان کا امام
فرومایہ یک جاہل اسپاس آ — شکنبہ شتر کا سراوپر رکھا
اُٹھانین سکا سر کتین مصطفا — لگے دیکھ ہنسنے سب اہلِ جفا
نکل اپنے حجرے سے زہرا نے تب — وہ ملعون کے ہو کام سے پر غضب
شکنبہ رکھی اُسکے سر سے اُتار — اُٹھایا سر اُسدم شہِ نامدار
ادا کر چکا شاہ دین جب نماز — اُٹھا ہاتھ پس باکمالِ نیاز
دُعُون کے لئے دام حق سے کیا — طلب اور بدون کے لئے بد بلا
کیا بد دعا جب خدا کا حبیب — وہ سب مردکان مرگئے عنقریب

کنوان راہ مین کھودا اسکے لئے — سرانجام خود ہی کوین مین گرے
فضولی سے آبدر کے جنگ کو — گرے بدر کی چاہ مین خوار ہو
جو قبل اسکے پیرن کنوین مین پڑا — ہوا دادرس لطف سے رستم آ
تمام اپنے ہاتونسے وہ پیرنان — کنوین مین گرے خوار و نالش کنان

ایذا کھینچی مین اخیار کے ہاتونسے اشرار کے اور ہجرت کرنیمین انہونکے ملک حبش کو
اور رغبت کرنیمین نجاشی بادشاہ حبش کے بے تماشی آئین اسلام پر

اسیطرح وہ شاہ جن و بشر — لعینونسے پاتا تھا رنج و ضرر
ضعیف اسکے اصحاب بھی جو کہ تھے — ستم اُنکے ہاتونسے تھے کھینچتے
ضعیفان اصحاب کو کافران — لگے دینے ایذا و رنج گران
کہ تا راغب دین نہون دوسرے — نجاوین طرف شاہ ابرار کے
ہوا تھا گرفتار رنج و نکال — حسودون کے ظلم و ستم سے بلال
لے آیا خرید اسکو صدیق ہی — وہ نکبت سے دولت طرف دینکے
بھی عمار اور اسکے مان باپ کو — کیے تنگ کفار ناپاک خو
شہ عادل اُن ظالمون پاس جا — حزین دیکھ مظلومی اُنکی ہوا
کہا صبر و تسلیم مت چھوڑیو — کہ جنت مین تم شاد جاؤ گے ہو
وہین اُٹھ کے بوجہل ناپاک خو — وہ عمار کی مان کے آ روبرو
کیا قتل سختی سے ملعون نے — چھوڑا مار کر شرمگہ مین اُسے

پدر کو بھی اسکے وہین بیچکر — برابر کئے خاک کے مار کو
کوئی انکے قبل اہل اسلام سے — نہ مارا گیا ہاتھ کفار کے
خبر بچہ آیا ہی یون از قریش — تبہ کار یک قوم مثل حریش
گئے پیچ و غصے سے نزد یہود — بہت تند و بس گرم جیون نار و دود
ملاقی ہوا نسے وہ اہل ضلال — کئے حال سے شاہ دین کے سوال
کہے وہ کہ ای اہل عقل و تمیز — تم اب اس سے جاپوچھو تین چیز
ہی یک چیز تو یہہ ہدایت لئے — خدا واسطے کون ہجرت کئے
نہان انسے مقصود وہ لوگ کا — بن اصحاب کہف و رقیم تھا
دویم کون ہی وہ کیا جب سفر — پھرا گرد روے زمین سر بسر
اور اس شخص سے جسکی پوچھے خبر — تھا جز سکندر کے مطلب دگر
یہوم یہہ حقیقت جو رکھتا ہی جان — ہی اس بے نشان کے تئین کیا نشان
کہے سر بسر ہر یک کے گروہ خبر — رسالت کے ہی ملک مین تاجور
نہ ظاہر کرے کیفیت یہہ اگر — تو دیوانہ ہی وہ نہ پیغامبر
وہ سب روسیاہان یہود انکو چھوڑ — وہین سے گئے شاہ کے پاس دوڑ
پس اس بحر علم اور تمیز سے — وہی تین چیز و نسے سائل ہوے
کہا شاہ کل مین کہونگا جواب — بس ایسا کہ دکھلاوے راہ صواب
اگر چاہے اللہ نہ بولا دے لے — ہوی دیر پس وحی مین اس لئے

بہت دن کے بعد آپہ نازل ہوا — بیان وہ کہ فخر جو تینو نسے تھا
کہا اُن سے مخفی شہِ با کمال — سب اصحاب کہف اور سکندر کا حال
کیا روح کی شرح مین ایستاد — قُلِ الرّوح مِن اَمرہٖ کرکے یاد
خبردار اس بھید سے گرچہ تھا — پہ نامحرمون پر نہ ظاہر کیا
ہوا جورِ کفّار حد سے فزون — جہان ماری اس ظلم سے موجِ خون
صحابہ بتب اُس شاہ کے حکم سے — نکل راہ ملکِ حبش کی لئے
بنوت کے سن سے برس پانچوین — کئے ہین وہ ہجرت رجب ماہ مین
اگیارا تھے مرد اور عورات چار — حبش کا سفر جو کئے اختیار
گذر جا کے دریاچۂ سادہ سے — مع الخیر ملکِ حبش کو گئے
نجاشی حبش کا جو تھا بادشاہ — دیا اُنکو اُس کشمکش مین پناہ
جو اول کوئی اپنے عورت کو لے — حبش کو گیا دلکی تشویش سے
سو تسرا خلیفہ ہی بالاتفاق — وہان جا کے چھوڑا نہ رنج و مشاق
نہین کوئی مکے مین اگر کہا — کہ وہ خیبر سے شہر داخل ہوا
شہِ دین کے دلمین کچھ آیا خیال — کہ کیا ہیگا اس حال مین اُنکا حال
کوئی عورت اگر کہی شاہ سے — کہ دیکھی ہو نہین چھپکے جانا اُسے
سوار اپنے عورت کو مرکب پر کر — وہ جاتا تھا دشمن سے بس بے خطر
ہی وہ شخص عثمان کہ شاہِ دین — کوئی اُس سے اُس رہ مین سابق نہین

سفر ہین کیا اہل کو اپنے لیے
کوئی بعد لوط آگے عثمان کے

نجاشی کے سایہ مین جب تمام
چھٹے اُس ستم سے کرا اپنا مقام

دل اُنکا ہر یک دُکھ سے راحت لیا
غم و رنج سابق کا سب گھٹ گیا

اڑی کتنے دن بعد وہان یہہ خبر
کہ کفارِ عالم کش کینہ ور

شب و روز در پے پیمبر کے ہین
جفا و ستم سے گذرتے نہین

یہہ سُن بات بے اصل و بے آب و رنگ
نرہاے رہنے مین وہان کے درنگ

حبش کے نکل ملک سے درزمان
ہوے شہر مکے کے جانب روان

جو مکے کے نزدیک پہنچے وہ آ
تو ثابت ہوا یہہ کہ سب جھوٹ تھا

بہایہ ہر یک کے ہر یک نے جا
نگر بیچہ مکے کے راحت لیا

کیے دن کے بعد از پھر اُس جاے سے
دیارِ نجاشی کے جانب گئے

اُن ایام مین بیشتر مومنان
حبش کے ہوے ملک کے تین روان

تبھی جعفر پاک دین باصفا
حبش سمت مکے سے ہجرت کیا

جو دیکھے یہہ کفار پے راہ ورد
حبش کے طرف راہ روتوک کو

روان عمرو بن عاص کو تب کیے
نجاشی کنے اور سانہہ اسکے دے

بہت پیشکش بار انداز سے
کہ تا اپنے جانب وہ رغبت کرے

عمرو ابن عاص اسکنے جب گیا
زمین بوس ہو اسکو سجدہ کیا

وہ سب پیشکش پہلے گذرا نکر
پس آیا وہین اپنے مطلب اُپر

بہت مدح اور عجز سے کھول لب
کہا اُس سے پیغام اہل عرب

نجاشی نہ مانا اور اُسکو کہا
نہ توڑو نگاہیں دل پہ جوی کا

روانہیں کہ سرکش کے خاطر لئے
کرو نہیں خفا دلکو غمگین کے

ہوا جو کوئی دائم غم میں اسیر
چھوڑانا اُسے مجھکو ہی ناگزیر

میں دیتا ہوں ہر بے پنہ کو پناہ
میں سب دادخواہوں کا ہوں دادخواہ

جو کوئی کہ ہو خستہ خاطر اُسے
نہ دینا کبھو ہاتھ میں خصم کے

کیا حکم آویں وہ سب مومنان
ہوے جملہ اسپاس حاضر دمان

گئے اسکی درگہ میں جب خاص و عام
کھڑے رہکے اسکو کئے سب سلام

ہوا انکے اُس فعل سے پر عجب
کہ سجدہ نکرنیکا ہی کیا سبب

کہا اسکو جعفر کہ ای نامور
تو احسان میں جعفر صفت مشتہر

کہا ہی پیمبر ہمارے تئیں
کوئی لایق سجدہ جز حق نہیں

نہیں ہی کوئی دوسرا ے وجود
خدا کے سوا مستحق سجود

حضور اسکے احکام کچھ شرع کے
بیان تب کیا اصل اور فرع سے

بیان بسکہ شافی و وافی تھا وہ
لئے حل شکل کے کافی تھا وہ

پس اس مرد روشن گہر کا کہا
نجاشی کے دلکو ہراسان کیا

کہا جو کلام آسمان سے خدا
تمھارے پیمبر پہ نازل کیا

تو پڑہ اس سے کچھ تاکہ میں بھی سنوں
دل و جان کو اپنے میں جوش دوں

گہر کتنے اُس بحرِ زخّار سے — یہہ ساحل کے دامن مین تو بیٹھ دے
تب آغازِ مریم سے وہ ہوشمند — سنایا اسے پڑھکے آیات چند
جب آنکھ اسکے تر خوفِ حق سے ہوئے — تو جعفر سے جعفر سے بہنے لگے
نشانِ جہان کا جس بدنین تھا — سو مریم سے اُس تینین روح آگیا
وہ مریم سے اُس تینین آیا ہی روح — جو مریم جنی تو عجب کیا ہی روح
جو حاضر تھے ہم مذہب اسکے وہان — کیے آنکھ سے اشک خونی روان
کہے سب کہ یہہ بھی کلامِ کریم — ہی ویسا ہی اُترا جو تھا بر کلیم
ہوا جب نجاشی کا دل اور جان — اُس آیاتِ خوش سے خوش اور شادمان
کہا چھوڑ کر گمرہی کے تئین — گواہی دل و جانسے دیتا ہونین
کہ سچے ہی محمدؐ رسولِ خدا — ہی مردود سب کافرون کا کہا
نہین کوئی اُس بن کہ جسکی خبر — دیا عیسےٰ پر شرف بیشتر
عمر پر ہو برہم نکالا اُسے — ہوا اُسپہ آتش فشان خشم سے
وہ للچو تھا پیشکش پھیر دے — کیا دور اسکو حضور اپنے سے
ہوے اُس سے آگاہ جب کافران — رہے ہو دل افگار و خستہ جان
خدا ہو نگہبان جس شخص کا — پنہ مین وہ رہتا ہی ہر یک جگا

ایمان لانیمین حمزہ بن عبدالمطلب اور عمر ابن الخطاب کے رضی اللہ عنہما

مسلمان چھتّیسوین برس مین ہوا — نبی کا چچا حمزہؓ باصفا

جوانی کی تھی بسکہ غیرت اُسے — عدو سوز تھا وہ جوانمرد لے
شجاعت کے روسے قوی پشت تھا — کہ جس سے اسد برلب انگشت تھا
صفِ جنگ مین بس قوی دست تھا — نتھا پہلوان کوئی اس طرح کا
کہے تو قوی شیر ہی یک مگر — عرب بچہ حمزہ ہی بچہ شیر نر
بنا اسکے اسلام سے دین قوی — ہوا سخت عاجز عدوے غوی
خبر مین ہی مذکور اس طرح سے — کہ سرور پہ برہم ہو بوجہل نے
بہت سخت گستاخ کاری کیا — کہ سرور کے دل پر ملال آگیا
وہ دشنام و بدگوئی و ظلم سے — دیا دل کو رنج اور دکھ شاہ کے
گیا تھا نکل حمزہ بہر شکار — چلاتا تھا گھوڑے کو در مرغزار
خبر اسکو پہنچی کہ بوجہلِ خر — کیا ظلم سلطانِ ابرار پر
بہت تند ہو اور غصہ مین آ — پٹا غصے ضیغم صفت پیچ کھا
وہین ہاتھ مین لیکے تیر و کمان — ہوا مثل تیر اس جگہ سے روان
چلا جلد گھوڑا پئے انتقام — لعین کے گیا رو برو تیز گام
نکال اپنے کاندھے پر سے جھٹ کمان — کیا سر پہ مار اسکے لوہو لہان
بزور اپنے بازو کے وہ شیر نر — بس اسطرح مارا کہ پھوٹا ہی سر
کہا پس یہہ اسکو کہ ای خیرہ سر — تو پھر جرات و تند خوئی نکر
محمدؐ کے حق مین دلیری نکر — تو سگ سے نہین بیش شیری نکر

نہین جانتا تو کہ مین کفر سے
پھرایا ہون موہہ دین کے واسطے

وہان سے پیمبر کے نزدیک آ
اسیوقت پایا شرف دین کا

گیا شہ کا غم غسل کے اسلام سے
ہوا جانِ عالم خوش اس کام سے

سیوم روز بعد اسکے اسلام کے
کیا نام فاروق اسلام سے

نشان حال سے اسکے چہتا ہی گر
تو آ اور کر اس داستان پر نظر

کہ یکروز وہ خاتم الانبیا
اُٹھا کر طرف حق کے دستِ دعا

کہا ای خداوند جن و بشر
قوی دین کو کر باحدی العمر

ابوجہل مردود تھا در ازل
کہ جس بد کے ہی شانہین بل اصل

دعا اس لئے نین ہوی مستجاب
عمر کے لگی ہاتھ راہِ صواب

مسلمان زن و مرد مل تب تمام
تھے چالیس کو ایک کم لاکلام

مسلمان ہوا اگے فاروق جب
ہوے تیس پر نو وہ چالیس تب

جہالت کے ایام مین بھی عمر
نہین کچھ کیا ظلم اس شاہ پر

پیمبر کے حق مین وہ اسوقت بھی
رہے تھا جفا اور ستم سے بری

سو حال اسکے سے راویانِ حدیث
کیے اس نمط ہین بیانِ حدیث

کہ اسطرح بولا ہی فاروق نے
مین اگر بہن کے ہو اسلام سے

وہین اُٹھکے غصے سے بس پیچ کھا
شتابی بہن کے کنے جا رہا

کہا اس سے پس یون کہ لوگون سنی
سنا ہو نہین اب تو نے صابی ہوی

ہوا کیا تجھے تو جو یہہ کام کی — مرا کچھ بھی خوف اور ڈر مین رکھی
کیا وار تب سر پہ مین اسکے یون — کہ اُس سے ہوی موج زن بحر خون
کہی رد کے مین خود ہون خستہ جگر — ہوی مومن اب جو تو چاہے سو کر
نہین خوف ایذا سے تیرے مجھے — ڈر و نگی نہین دین مین کچھ تجھے
غضبناک زخمی کر اسکے تئین — گیا گھر کے کونہین پس مین وہین
مین دیکھا دھری ہی بیکنج سرا — کتاب ایک جان پرور و دلربا
شروع مین ہی بسم اللہ اسکے لکھا — جو دیکھا اُسے صبر مین گم کیا
پڑھا مین وہ اللہ کا نام جب — ڈرا مین رحیم اور رحمن سے تب
لگا کانپنے خوف سے حق کے مین — اُسے رکھ دیا ڈر کے دلمین وہین
نظر بار دیگر مین اُس مین کیا — لیا سبح قدد نے دل مرا
پڑھا مین جب آیات اندر نہان — کیا آمنوا نور ایمان عیان
قرار آمنوا پر جو میرا ہوا — ہوا مین نے عاجز گیا دل مرا
ہوا جی مرا ذوق دین سے طپان — مین لفظ شہادت سے کھولا زبان
مرا حال دیکھے جب اہل سرا — ہوے دنگ احوال میرا انجھا
مرے پاس نکیر کہتے تب آئے — مرے سر کتین خط فرمان پہ پاے
پکڑ میرے بازو کو دو شخص نے — طرف راہ دین کے مجھے لے چلے
حضور اُس شہ پاک آئین کے — گئے اور میرے تئین لے گئے

ارادہ مرا اپنے جانب نجھا — کہا چھوڑ دو اس مرد کو مصطفا
پکڑ پس وہ دامن کو کھینچا مرے — کنوین سے ضلالت کے کھینچا مجھے
کہا مجھکو ای ابن خطاب ہین — نکل کفر سے اور لے راہِ دین
دعا تب کیا سوز سے ای خدا — دل اسکے کو کر نورِ ایمان عطا
بس آیا مرے دل مین نور یقین — شہادت زبانسے کہا مین نے ہین
ہر یک شخص تکیسہ اُسدم کیا — کہ شور اسکا ہر یک گلی مین گیا
زبس کفر کا اُن دنون تھا غلو — کہ شہرت کی طاقت نتھی دین کو
مشرف ہوا دین سے جسکہ مین — ترقی پہ پایا سر و کارِ دین
گیا اُس کنے مین کہ جس سے کبھی — چھپا تا نتھا بھید اپنا کوئی
کہا اُس سے یون اب مین صابی ہوا — چھٹا غم سے اور دین کی رہ لیا
اٹھایا یہہ سنتی ہی بس اُسنے شور — کہ وہ گرد کی چشم کفار کور
ہوے رات دن سب وہ درپے مرے — کہ باندہ میرے سے لڑنے لگے
اور اُن گر ہون پر بتائید دین — عیان و نہان حملہ کرتا تھا مین
جو دیکھا یہہ احوال بوجھل بنے — ہوا اسکا منہ زرد اندوہ سے
ہوا گرچہ مجہ کام سے پر غضب — پہ مانع ہوا مجھسے لڑنے سے تب
قرابت مین تھا جسکہ ماموں مرا — مرے حال سے دشمنی مین کیا
چھوڑایا مجھے تب زدام قتال — کہ ہونا ہی یون خال عین الکمال

کر باندھنیمین کفار قریش کے ایذا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتوین
برس مین اور عہد نامہ لکھنی مین انھونکی عدم مراعات مین اوسکی
اور توت جانیمین اُس عہد کی دسوین برس مین اور بلند ہونی مین
آتش فتنہ و فساد کی اطراف عرب مین اور ذکر وفات مین ابوطالب اور
ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اور دوسری حالات مین

جو دیکھے وہ سب کافران غوی — یہہ دونو سے دین متین کو قوی
بہت پیچ اپنے مین کھا مثل مار — گئے بھول آرام و عیش و قرار
قبائل مین بس دشمنی سے وہان — ہوا ظلم و فتنے کا قائم نشان
بندھے قتل پر شاہ دین کے کمر — ہوی موج زن بحر خوف و خطر
ابوطالب شیر کے ڈر سے پر — اُٹھائی نہین آتش کینہ سر
کمک کے سبب اسکے لاچار تھے — دراز اپنا دست جفا نین کئے
کیا دلمین جوش انکے کینہ نے جب — گئے دوڑ اُس پشتبان پاس تب
کہے تو محمدؐ سے کر در گذر — اُسے ہمکو دے اور حمایت نکر
حمایت نہین چھوڑتا تو اگر — تو شتم نبان سے اُسے منع کر
تو کرتا نہین گر یہہ دونو بھی کام — تو تیار ہو جنگ کو لا کلام
بلایا ابوطالب اُس شاہ کو — بلاتی ہی شب جس طرح ماہ کو
کیا آگے اس رہنما کے بیان — کئے تھے جو کچھ مفسدون نے بیان

کہا پس اُسے تب کہ ای خوش سیر
تو اپنے پہ اس حال مین رحم کر

سمجھتا ہی تو مین جو تیرا ہون یار
ہون اس دار و گیر مین ترا جنبہ دار

لڑین ہمسے گر کافران جون نہنگ
نہ لا دیگے تو اور مین تابِ جنگ

بھلا ہی کہ یہہ کام تو چھوڑ دے
بتونگے تو کر در گذر شتم سے

کہا پر غضب ہو شہِ دین پناہ
شہِ دین فزایندۂ کفر کاہ

سمجھتا ہی اپنے کو تو ای چچا
کہ اس غم مین ہی یار و یاور مرا

حمایت پہ میرے کمر ہی بندھا
ہی اس شور شر مین نگہبان مرا

ترے بل پہ کرتا ہون دعوے مین اب
یہہ قوت ہی سب مجھکو تیرے سبب

بندھا ہون کمر مین بحکمِ خدا
وہی ہی بہر حال حامی مرا

کمر باندھ لڑنے کو تیار ہون
کہ اس کام کو تا سرانجام دون

خدا جبکہ یہہ کام سونپا مجھے
معطل رکھون کسطرح مین اسے

کریگا تو خدمت مری گر ادا
مددگار ہر کام مین ہو یگا

سعادت تو پاویگا اس کام سے
خدا نصرت و فتح دیگا تجھے

رکھیگا تو گر ہاتھ اس کام سے
خدا بس ہی یار اور یاور مجھے

یہہ کہہ کر اُٹھا اسکی مجلس سے تی
یہہ قول اسکے دلکو کیا بس قوی

قسم کھا کہا تا کہ مین زندہ ہون
سمجھ مت کہ انسے پراگندہ ہون

تو مشغول رہ کام مین اپنے جان
ترا درد و دُکھ سے ہو نہین پاسبان

نہین کر سکیگے یہہ اہلِ قریش — ترے دلکو آزردہ از خشم و طیش
کبھو تجہ پہ غالب نہین ہونگے — نہ دیکھینگے بد چشم بد سے تجھے
نکر اُنسے اندیشہ تو کچھہ ذرا — جیئے لگ ترے ساتھہ ہونمین شہا
تو رہ فارغ اس ظلم و بیداد سے — تجہ آنکھو نکو خنکی ہو شادی تجھے
یہہ کہہ اور یک شخص کو بھیجہ تب — بلا رو برو اپنے خویشو نکو سب
خبر انکو اس ماجرے سے دیا — سب اعدا کے کامو نسے آگہ کیا
تو وہ سب ہم متفق ہو گئے — مدد پر شہنشاہِ کونین کے
کوئی بو لہب بن نہ پیچھے ہٹا — کہ دایم وہ اس راہ مین سست تھا
اِدھر متفق ہو کے اہلِ قریش — دئے آگ سلگا برنگِ جریش
عداوتکے کامو نمین کر خوب جھد — بیکدیگر آپس مین باندھے ہر عہد
کہ کوئی محمدؐ کے خویشان سے — نرکھنا سروکار کچھہ بھی کبھی
نکاح و ملاقات اور لین دین — نہ رکھنا محبت نہ کرنا کلام
کرا آخر کو قطع رحم اختیار — ستانے لگے انکو جیون گرگ وار
کئے بند بازار اُن کے اپر — درِ ظلم وا کر دئے سر بسر
جب اسطرح ظلم و عداوت کئے — لکھے عہد نامہ یک اس شرط سے
کہ کرنا نہین صلح با یکدگر — بجز قتلِ سلطانِ والا گہر

گھڑا کر نشان یک طرف کعبہ کے — وہ نامیکو پس اس پہ لٹکا دئے
لکھا عہد نامہ وہ جس شخص نے — گیا سوکھ ہاتھ اسکا سب کام سے
نبوت سے تب سال ہفتم کے بیچ — ہوا واقعہ یہہ محرم کے بیچ
برس تین یہہ شرط تھی درمیان — ہوی موج زن بحر خون در جہان
بنو ہاشم اور انکے خویشان جو تھے — سبان سرکشو نسے تنگ آگئے
خبان بسکے پئے مین انھونکے پرے — پریشان وہ تنگی سے سب ہوگئے
کئے لوگ خویشون سے انکے ادھر — ترحم کئے انکے احوال پر
پریشان ہوا انکی وہ تکلیف سے — کئے قصد اس شرط کو توڑنے
کہ ظلم اور بیداد کا چھوڑ دہب — کرین چاک اس عہد نامے کو سب
ابو طالب اگر کہا مختفی — اُن اہل بغاوت وطغیان ستی
محمدؐ جو بہتان سے ہی بری — سو اس حال مین یون کہا مجہ ستی
کہ دیمک کو اب حق مسلط کیا — وہ نامے پہ جس سے کہ فتنہ اٹھا
جفا و قطیعت کا جو تھا بیان — وہ نامے مین سب چر گئی بیگمان
مگر رہ گیا نام حق اور رسول — نہین کرسکی اس جگا مین حلول
وہ اس بات مین اپنے سانچا ہی گر — تو مت عہد سابق پہ باندھو کمر
اگر جھوٹ ہو اسکی یہہ گفتگو — تم اسدم جو چاہو سو اسکو کرو
قریشون نے تب کھولکر وہ سجل — ہوے دیکھ اپنے جگا منفعل

کیا تھا جو کچھ سیمین کاتب رقم
سو دیکھ وہ سب چرکے کی تھی رقم

خدا و نبی کے نگر نام کا
نشان اس جگا مین رہا تھا بجا

جھکائے قریشون نے خجلت سے سر
ابوجہل دشمن بنا بیشتر

غرور و جہالت سے بس سر اُٹھا
فسادات کا حشر برپا کیا

نہ راضی ہوا شرط کو توڑنے
تجاوز کیا نین رہِ رشت سے

لے یارونکو بو طالب اپنے وہین
گیا سوے کعبہ بجانِ حزین

کیا اُنکے حق مین بہت بد دعا
کہ آزردہ دل انکے کا مونسے تھا

دہم سال ہینے سے سیلِ فساد
ہوا شہر مکے مین پھر رو بداد

کیا اُندنون مین ہی نازل خدا
نبی پر شروع سورۂ روم کا

لئے اس سبب بو بکر اور عمر
ابی پاس سے سو شتر شرط کر

اُسی سال بو طالب از دارِ مرگ
گیا دارِ عقبی کو بے زاد و برگ

کیا جبکہ دنیا سے وہ انتقال
تھی عمر اسکی اسی پر سات سال

جب آئی اجل اقربا کو بلا
بہت مہر سے پاس اپنے بٹھا

شہِ دین و دنیا کے تائید کی
کیا انکو تاکید اور پند بھی

کہ اسکا کہا گوشِ جان سے سنو
دل و جانسے گرویدہ اسکے رہو

نہ پھیرو سر اسکی اطاعت سے تی
اسیکے ہی تم ہو رہو ہر گھڑی

اعانت کرو اور یاری کرو
شب و روز خدمت گذاری کرو

تم البتہ پاؤگے رستد و فلاح
یہان بھی نجاح اور وہان بھی نجاح

جو مہلت زمانے سے ہوتی مجھے
نہ آتے اگر دن مرے کوچ کے

تو مین کام مین اسکے رہتا مدام
شریک اسکا ہر نیک و بد مین تمام

نہ رہتا کبھو اس سے مین بیخبر
رہے تاکہ دشمن سے وہ بیخطر

ہوی جب مری زندگانی تمام
یہہ باتون سے حاصل ہی کیا والسلام

یہہ سب روبرو انکے جب کہہ چکا
دیا جان بیدار اور سو رہا

دلیل سبیل خفی و جلی
امام ولایت علیؑ ولی

جو دیکھا اُسے قید مین مونکے
کیا عرض جا شاہ کونین سے

کہ گمراہ تیرا چچا اب موا
خبر دینے آیا مین ای مقتدا

ہوا گوش رس شہکے جب یہہ ندا
تو رونے لگا ہی رسول خدا

کہا پس علی کو بچشمان تر
کہ جا اسکو تجہیز و تکفین کر

کہا وہ جب اسنے جہان سے گیا
نہین طور اسلام اُوپر ہوا

کہا دفن کردے زمین مین اُسے
کیا خود دعا اُس کی بخشش لئے

چلے لے جنازہ جب اس مرد کا
گیا ساتھ اسکے رسول خدا

یہی غم سے کہتا تھا ای میرے عم
تو تھا سچہ مرا دافع غم و ہم

بجا خوب لایا تو حق رحم
بچھوڑا تو خدمت مری کوئی دم

کسیوقت مجھ سے نہ قاصر رہا
تو میرا نگہبان اور یار تھا

کیا بنی شفقت کے رہ سے گذر　　جزاک اللہ عنا فضلا وبر

جب احوال یہ اسکے پوچھے خبر　　کہا شاہ آتش ہی اسکا مقر

عجب کچھ ہی بالجملہ پیر ما جرا　　گذرنا ہی اس گفتگو سے بھلا

کہا خوب سالار نام آوران　　نظامی نظام سخن پروران

گیے باچنین گوہر خانہ خیز　　ابو طالبی را کنی سنگریز

ہوے پانچ دن بعد موت اسکی جب　　خدیجہ گئی چھوڑ دنیا کو تب

رہی شاہ کے ساتھ پچیس سال　　وہ بی بی بصد سوز و صدق کمال

گئی چھوڑ جب یہہ سرائے محن　　کہا شاہ اس سن کو عام الحزن

موی بعد وہ سودہ اور عایشہ　　ہوے شہ سے آسودہ وعایشہ

کیا جن دنو نمین نکاح انکو شہ　　وہ دو نو مین تھی عایشہ باکرہ

تھی چھے سال کی عمر اسکی ولے　　گذر اسکی دولت گئی بہت سے

گرمی کر نیمین ابولہب کے رسول خانمان سوز و زخیان کی محبت و الفت مین اور بھڑک اٹھنے مین اس آتش خصلت کے اپنے خاندان سے بعضی شخصونکے جلنے کی خبر سننے سے اور دھوان اٹھا نیمین گرمی محبت سے اور مظلم وعدا ونکی آگ سلگا نیمین بیچ جہان کے اور باہر نکلنے مین آنحضرت کرم شمائل کے صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے اور تشریف فرما نیمین قبا بل طرف اور دوسرے لانمین

موے بعد بو طالب سرفراز ہوا بو لہب حامی و کارساز
سنا جب وہ اس شاہ ذیشان سے امام ملک اور انسان سے
کہ کہتا ہی دوزخ طرف بخطا مع قوم عبد المطلب گیا
کمک سے رکھا ماتھ برہم ہو تب رعایت مروت دیا چھوڑ سب
بہم متفق ہو کے کفار سے لگا ظلم کرنے وہ بے رحم نے
کیا ظلم اس حد تلگ وہ جہول کہ مکے سے نکلا ہی باہر رسول
بنی بکر کے یھان گیا در زمان دئے نین امام امین کو امان
بنی بکر مین جب نبیا یا جگا وہ اس قحط احسان مین قحطان گیا
جگا دے اسے دمان پشیمان ہوے رکھ اس جمعیت کو پریشان ہوے
جو دیکھا وہ لوک اپنے طایف نہیں گیا وہانسے طایف کو سلطان دین
تھا اس حادثہ مین سفر مین ہی شہ رفیق اسکا تھا زید بن حارثہ
دمان جبکہ دعوت وہ کرنے لگا تو کرنے لگے اسپہ ظلم و جفا
سو اس فتنہ سخت ترمین دمان سپر زید ہوتا تھا اسکو بجان
پیمبر پہ وہ وار کرتے تھے جب یہہ ہوتا سپر سامنے آکے تب
ستم سے بس آفت تھی اسکے اپر کبھو چور ہو تن کبھو پھوٹے سر
وہ خورشید چرخ عطا و کرم بہت دیکھ اس شام غم بیچ غم
نکل وہان سے مکے طرف چل دیا بہ بیچارگی چارہ گر خلق کا

جب آ عتبہ دشیبہ کے باغ کو — وہ اُن باغیون کے ہوا روبرو
وہ دونو کا دل اُسکی حالت نجھا — بڑا درطہ ناخوشی بیچہ جا
غلام ایک کے ہاتھ سے حق شناس — نصارا سے تھا نام اسکا عداس
یک انگور کا خوشہ اُس باغ سے — دیے بھیجہ محبوب حق کے کنے
وہ بندہ نے اس شاہ کے پاس آ — دیا ہاتھ مین خوشہ انگور کا
لیا اور جب اسکو کھانے لگا — پیمبر نے بسم اللہ اول کہا
سُنا جبکہ ناخدا وہ غلام — پس اپنے جگا ہو رہا مستہام
کہا پس کہ یہہ لفظ مین نے کبھی — سنا نین ہون اس شہر مین کس سنی
کہا شہ وطن ہی ترا کس جگا — کہ پاتا ہو نین اور کچھ ڈھب ترا
کہا نینوی ہون مین ملت مری — ہی آئین جان پرور عیسوی
کہا شاہ سُن مجھسے ای با وفا — ہی یونس کا قریہ وطن سچہ ترا
کہا وہ تو معلوم کیونکر کیا — کہ تھا کون یونس بیان کر بھلا
کہا شہ کہ یونس پیمبر جو تھا — یقین جان ہی وہ برادر مرا
بخوبی سکانے امورات دین — نبی وہ بھی تھا مین بھی ہون بالیقین
کہا وہ نجانون ترا کیا ہی نام — کہا شہ محمدؐ علیہ السلام
کہا اُسنے انجیل و توریت سے — تری نعت ہشیار کی ہی مجھے
مین دیکھا ہون انمین کہ اندر عرب — رسالت کا دیگا تجھے رتبہ رب

نہ مانگے تیرا کہا مکیان — بھی دیوینگے ایذا تجھے بیگمان
نکالینگے مکے سے تجھ کو شہا — کرینگے ارادہ ترے قتل کا
اگرچہ پریشان ہی اب دل ترا — باخر تو اُن پر ظفر پائیگا
ترا فیض پُر دُر کریگا جہان — ترا دین ہوویگا ہر جا عیان
یہہ کہہ ادب جھک آکے وہ مرد راہ — گرا پاؤن پر شہ کے جون گرد راہ
بیک جرعہ سرمست ہو شاہ کا — دیا بوسہ سرور کے بر دست دپا
بھی حلقہ بگوش اسکا ہو جون ہلال — دیا چھوڑ ظلمات کفر و ضلال
مع القصہ بھیجا قریشون کنے — کسیکو شہ دین امان کے لئے
قبولا نہین غیر مطعم کوئی — کہ تائید حق کی ہوس اُسکو تھی
گیا شہر مکے مین شاہ انام — کیا طوف کعبے کا اور استلام
جو فارغ ہوا اس سے وہ کارساز — ادا اب کیا وہان دو رکعت نماز
ہوا شاد اس جام سے عشق کے — گیا سر خوشی بیچہ غم یاد سے
لے اسا فیادہ مئی غمزدا — کہ غمنے مجھے کر دیا ہی دونا
مین یک جام سے ہوؤن سرخوش مگر — رکھون کچھ نہ مستی مین غمسے خبر

ساتوان مقالہ طلب کرنیمین عبد العزیز کی معجزہ شق القمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ظاہر کرنیمین آنحضرت صلعم کی اُس معجزہ کو

المعجزۃ شیئ عزیز لا یوتاہ الا عبد عزیز

جو چاہے رسولِ خدا کر سکے — عدو سے لعین اُس سے کیا کر سکے

رہین اسکے فرمان مین نو سپہر — کھنچے مہ کو چیرے ہی وہ گاہ گہر

جو چہتا ہی کرتا ہی وہ ماہ و سال — کہ ممکن ہی اسپاس ہر یک محال

محالات ہم پاس ہین ممتنع — کوئی شکل اسپاس نہین ممتنع

کرے جب وہ رحمت کے رو سے نظر — تو پتھر گہر ہووے اور خاک زر

وہ دیکھے جسے پیار کے آنکھ سے — زمین سے فلک پر لجاوے اُسے

جو دکھلاوے منھ اپنا خورشید وار — جہان نور سے اسکے ہو تابدار

بنام خدا ہی خدا جس کا یار — کرے اُس سے نیکی ہر یک بدشعار

جہان اسکے سب بندۂ حکم ہو — لَهُ الْكُلُّ مَنْ كَانَ مَوْلَاهُ

گذارش گر اس داستان کا جو تھا — وہ اس شاہ کی داستان یون لکھا

کہ اس بادشاہِ سرافراز کا — جو پہنچا نشان چرخ کیوان کو جا

لہو بچہ تڑپا ہی بہرام وار — حسد سے ابوجہل ملعونِ خوار

جو دیکھا نبوت سے مشہور اُسے — لیا راہِ صحرا کل شہر سے

رخ اسکا ہوا زرد اور دل سیاہ — سفر کا کر اسباب لے زادراہ

دہوان سادہ منزل بمنزل چلا — جلے تھا بنارِ الم عود سا

اسیطرح سے جاکے وہ بے تمیز — ہوا داخلِ ملکِ عبدالعزیز

رئیس کفر مین دیکھ سرکش اُسے — جو آتش ہی سرگرمی جہل سے

گیا روبرو اسکے وہ روسیاہ — شہنشاہ کے ہاتھ سے دادخواہ

کیا عرض ای شاہِ روشن روان — لیا بازوے فتح سے تو جہان

توہی عقل و دانش سے آفاق گیر — تو میرا و رتیرا عدو زور و سیر

جہان ہی تری تو پناہِ جہان — ترے حکم مین سب جہان کے شہان

چو چشم عدو خستہ کردے بر تیر — دو گردیدہ افتاد در دار و گیر

تو جب جنگ مین قصدِ میدان کرے — سنان ہاتھ مین لیکے جولان کرے

روان ہووے جس تنمین آب سنان — روان ہی رہے ناکہ جاوے رُوان

زمانیمین عدل اور انصاف سے — امانِ زمین ہی تو باقی رہے

فقیر ایک جسکا محمدؐ ہی نام — بنی مکہ مین یاجتا ہی مدام

ہی جادو طراز اور بس سحر گر — سمجھتے ہین لوک اسکو پیغامبر

وہ کرتا ہی ہر کام مین سحر جب — رسالت کا کرتا ہی زعم اس سبب

بھی جو کچھ وہ چاہے سو ہووے عیان — جو چاہے سو کرتا ہی وہ در زمان

اُسیکا ہی جو ہی زمین کے اپر — تمام اسکے ہی حکم مین بحر و بر

وہ کہتا ہی ہون خاتم الانبیا — مری خاکِ پا سرمہ ہر آنکھ کا

زمین پر تو ہی اسکا اعجاز سب — فلک پر تو کرتا ہی معجز طلب

فلک پر کہان معجزہ اسکا ہو — وہ ہویگا عاجز ترے روبرو

بہر معجزے جب روبرو خلق کے — وہ عاجز ہوا تو سزا دے اُسے

ہمارے سب اجداد و آبا کا دین — جہانمین عیان ہوگا بعد ازین
مین آیا ہون تجہ پاس اب اس لئے — کہ تو کچھ یہہ بندے کو یاری کرے
جو وہ شاہ دانا یہہ سُن سے سنا — نکل دامنسے مکے کے نزدیک آ
یہہ پیغام بھیجا شہِ دین کہتین — کہ یک معجزہ تجھسے چہتا ہونہین
دکھا دے فلک پر تو اعجاز اگر — کرونگا مین اقرار تجہ صدق پر
خبر جب یہہ وہ شاہ عالم سنا — اُسیدم نکل مکّہ سے چلدیا
ہمراہ لے کتنے صحبِ کرام — ستارون سے اطرافِ ماہِ تمام
اور اُس بدر سے جوشِ وقتِ ظہور — بدامان ہر یک کے کی بحرِ نور
جو داخل ہوا فوج مین راہ سے — گیا تخت پر بیٹھ ہل شاہ سے
جمال اسکا دیکھے سے وہ نامور — کھڑا رہ گیا رو برو کانپ کر
کہا پس بصد عجز ای شاہ دین — تو ہی بالیقین بحرِ علم و یقین
ترا ہی جمال اصل ہر معجزہ — کسے چاہئے پھر دگر معجزہ
کھوتن پہ تیرے نہ بیٹھی ذباب — ترے سر پہ کرتا ہی سایہ سحاب
زمین پر نہ پڑتا ہی سایہ ترا — کہ ہا یہ تیرا ہی نورِ خدا
بدن ہی ترا عطر پرور سبھی — سدا تجھسے آتی ہی بوئے مشک کی
کرے شیر کو جو دلاور زبون — تجہ آگے ہو وہ رعب سے سرنگون
شجاعت صلابت ہی تجہ مین تمام — شہامت مہابت ہی تجہ مین تمام

تجھ اعجاز سے لی زمین آب و تاب
تو کرتا نہیں کیون فلک پر شتاب

زمین کو تو بخشا ہی معجز سے تاب
فلک کو بھی معجز سے اب بخش آب

زمین کو تو روشن کیا مہر سے
روا نہیں ہے بے نور گردون رہے

مین چہتا ہون دیکھون مہ آسمان
نکل بیچہ گردون کے آوے شتاب

دو پارہ ہوا تری زمین پر وہین
بھی یک جا کے در آستین یمین

نکالے گریبان سے تیرے سر
ترے رخ سے سرکا ہو خشندہ تر

بھی جا آستین چپ اندر دگر
نکل کر گریبان سے ہو جلوہ گر

وہ ہر یک پس ایسے آفتاب جہان
کرے بو قیس اوپر اپنا مکان

جب آرام یک لحظہ پاوے وہان
چلا آوے کعبے طرف در زمان

پھرین گرد کعبے کے پس ساتھ بار
وہین ایک مشرق مین یکبار قرار

چلا جاوے مغرب طرف دوسرا
یہہ دونو سے ہو جہان پر ضیا

پھرین بعد اسکے پس یکدگر
جہان کے سب اطراف مین جلد تر

یہہ دونو ہم ملکے پھر بدر ہو
فلک سے اترآوے تجھ روبرو

رضا لیکے تیرے سے جاوے نکل
ترے روبرو سے بس اپنے محل

تو اس معجزے سے ہمین شاد کر
اور اس قید سے غم کے آزاد کر

جو یہہ معجزہ تجھ سے پاوینگے ہم
ترے دین مین جی سے آوینگے ہم

کہا شاہ دین ای طلبگار دین
دکھاؤنگا دیکھو مین یون ہی مین

جب آدے شبِ تیرہ تجہ پاس آ — مین یہہ معجزہ تجھکو دکھلا دُنگا
جب اسطرح سے عہد و پیمان کیا — گیا خود بدولت بدولت سرا
جب آئی اندھیری رَین ماہتاب — نکل بیچہ گردون کے آیا شتاب
کیا دور عالم سے سب تیرگی — کران تا کران کر دیا روشنی
ابوجہل پرجہل بیدین نے تب — کیا دورً کر جمع لوگونکو سب
ہوے لوگ یون جمع درانجمن — کہ موران بے پر و فوج پران
ہوے جمع اطراف سے خلق جب — خبر پاکے وہ سرورِ دین نے تب
چلا شاہِ معجز طلب کے کنے — عرب کی جماعت کو یک ساتھ لے
تھے اس شاہ کے ساتھ صحبِ کبار — بھی کیا کا فران اور کیا دیندار
گیا جبکہ شہ پاس وہ شاہِ دین — گرا آگے قدمون کے آجون زمین
کیا عرض مسند کے اوپر تجھا — کہ ای تجہ سے نین تھا سو پیدا ہوا
اٹھائیسوین رات مہتاب کو — نکالا ہی تو یہہ کسی سے نہو
یہہ بندے کا اب ہو کے حاجت برآر — تو اس ماہِ تابان کو نیچے اُتار
سنا اُس سے یہہ بات جب شاہ نے — گیا اُٹھ کے میدانمین مسند پہ سے
جو میدان مین آیا شہ کامیاب — رخ اسکا تھا روشن ترا آفتاب
طلوع قمر کچھ تھا تب عجب — عجب یہہ کہ نکلا سورج در دو شب
یہہ مہر اسمین جب تیرگی سو رتھا — نتھی شب وہ روزِ دل افروز تھا

کھڑے رہکے گرد اسکے سب لوگ نے
رخ روشن اس شہ کا تھے دیکھتے

اٹھا کر وہ ستبار مثل قلم
کیا حرف شق لوح پر رقم

اشارہ سے اس شہ کے انگشت کے
دو پارہ ہوا ترا قمر چرخ سے

سو ہر پارہ ہر آستین بیچ جا
گریبان سے باہر نکل آگیا

نکالا جو ہر یک گریبان سے سر
سر بوقبیس اسکا تھیرا مقر

پس اوتاد سے ہو کے صحبت گزین
کیا دور اطراف قطب زمین

وہ ہر یک نے پس جا کے بالائے فرق
گیا یک ہوے غرب و یک سوے شرق

پھر اطراف عالم پس ہمدگر
ہوا جا کے یک آسمان کے اُپر

اجازت لئے پھر اُتر نیچے آ
رضا لیکے اس شاہ دین سے گیا

ہوا بچہ گردون کے جانور بار
اندھیرا کیا تا جہان سے فرار

ہوا آنکھ سے خلق کے پس نہان
ہوی تیرہ دشمن کے منھ سے جہان

وہ عبدالعزیز اسطرح دیکھکر
ہوا مال و جا اسے فدا شاہ پر

مسلمان ہوا جا اسے اسگھڑی
بھی فوج اسکی ساری مسلمان ہوی

ابوجھل بھاگا وہاں سے یہہ کہہ
محمدؐ کیا حال سیر اتنہ

زمین پر تو جادو تمام اسکا تھا
فلک پر بھی اب سحر کرنے لگا

بس اس غم سے منھ اپنا کالا کیا
گیا جب وہ لوگو سے سب غم کیا

تو آساقیا اب ہو ساقی مرا
لے آ میرے خاطر شراب بقا

دے اسدم تو وہ جامِ باقی مجھے تو جانی دے باقی تو باقی رہے

اثنوان مقالہ آئیمین بعض انصار قوم انصار کی مدینۂ منورہ سی مکۂ معظمہ کو اور گرد ویدہ وطایف ہونیمین انھونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہونیمین انوار دین سرمدی کی مدینۂ منورہ مین بعد مراجعت انھونکی اور دوسری حالات مین

بڑھے حد سے جب ظلم کفار کا نکل شہر سے اپنے جانا بھلا
جو خونیشان لئے کھینچ تیغ جفا ہوا چاہیے غیر سے آشنا
اگر شہر مین غم ترقی کرے تو جنگل مین راحت لیا چاہیے
اگر دار مین دلکو اندوہ ہو چھپانا لجا غار مین آپ کو
کسی غار مین جا رہا چاہیے کوئی یار ہمرہ رکھا چاہیے
عدو دنکو کرتا ہی جب ترکتاز چلا چاہیے شبکو راہ دراز
رکھے گر بچھانے پہ دشمن نظر سلانا کسی یک کو بستر اُپر
غلو جب کرے خصم چو طرف سے نکل جائیے اپنے یارونکو لے
گذارش گر سیرت مصطفا بیان بخردی سیے ہی ایسا کیا
کہ یکدن در ایام حج مصطفا منا کے تھا یک پشتہ اوپر کھڑا
مدینے کے لوگونستی یک گروہ قبیلے سیے خزرج کے دانش پژوہ
تب آپھنچی اُس شاہ کے روبرو کیا انکو دعوت شہ دینکھو

پڑھا رو برو انکے آیات چند — کلام خدا سے بصوت بلند
کہا پس کہ ای بندگان خدا — پیمبر ہون بیشک مین اسوقت کا
اب اہل زمین پاس دعوت لئے — دیا بھیجہ خلاق گردون مجھے
جو مانوگے مجھکو دل وجان سے — سعادت بہت حق سے تم پاؤگے
جو پھیروگے تم میری دعوت سے سر — تو دیکھوگے سو محنت وسوخطر
بہو دِ مدینہ سے جب قوم نے — یہہ احوال آگے ہی سب تھے سنے
کہ مبعوث اب ہوویگا بالیقین — نبی ایک قائم کرے جو کہ دین
کہے سب وہ آپس مین یون اسگہڑی — کہ اس دور کا ہی پیمبر یہی
بھلا ہی کہ ہم ہوون دعوت پذیر — نہ رہنا ضلالت مین ہوکر اسیر
کہ اہل مدینہ سے تا کوئی بھی — نہو اس مین سابق ہمارے ستی
جب آپس مین تجویز ایسی کئے — وہ چھے شخص گردیدہ اسکے ہوے
نکل کفر سے پاگئے شرف دین — ترقی کئے تا باوج یقین
گیا بارہوین سال معراج کو — زمین سے فلک پر شہ نیکخو
اسی سال مین ایزدِ بے نیاز — کیا فرض یہہ پنجگانہ نماز
بھی دعوت کے ایام مین شاہِ دیز — شب ور وز تھا منتظر بالیقین
کہ ظاہر کریگا خدا کب وہ کام — کھلے ہر گرہ تاکہ اس سے تمام
کریگی گروہ کونسی پیروی — کہ تا دین حق اس سے ہووے قوی

کریگا مدد کونسا آکے یار — کہ اُس دردوغم بیچہ ہو غمگسار
گروہ کونسی کفر سے آکے باز — یہہ بیچارہ لوگونکو ہو چارہ ساز
درستی کرے دین مین کون آ — علانیہ میدان مین گھوڑا چلا
یہہ نیت سے وہ خسروِ حق پسند — وہ باطل پرستونکو دیتا تھا پند
نرکھتے تھے وہ جبکہ رشد و فلاح — بھلائی کی اپنے نہ دیکھے صلاح
تھا راہِ یقین مین تردّد اُنھین — نہ قصد رہائی تھا اُس قید مین
ہر یک مجمع اندر شہِ انس و جان — شریعت کے احکام کرتا بیان
وہ چھے شخص بن کوئی اُس قوم سے — جہالت کے رستے سستی مین پھرے
جو وہ چھے توانا نے پائے توان — تن اپنے مین اسلام سے پائے جان
مدینے کے جانب روانہ ہوے — شہِ دین کی تعریف کرنے لگے
یہان لگ کہ اوصاف اُس شاہ کے — مدینے کی بستی مین سب بھر گئے
زبان وصف مین اسکے سب در فشان — ہوی سب کے جیکو لیا اسکا دھیان
نتھا کوئی دل جو نہ اُسکا ہوا — نہ جی کوئی جو اسکا تابع نتھا
دلِ خلق اُس پر ہوا مبتلا — ہوا گیا رو دین سال یہہ ماجرا
بھی خرچ سے اُس برس دو جوان — مدینے سے ہو سمت مکہ روان
اسی پشتہ کے پاس شہ کے تئین — ہوے دیکھ کر دل سے اسکے رہین
ہوے کفر اور گمرہی سے بری — لئے خوب آئینِ پیغمبری

نبی پاس یک شخص اُن سے رہا — وفا سے بکیش اسکے جون تیر تھا
گیا جب مدینے کو شاہِ جہان — گیا یہہ بھی ہمراہ اسکے وہان
مہاجر کہے ہین اُسے اس لئے — اور انصار مین بھی گنے ہین اسے
جو وہ لوگ صدق و صفوت بھرے — شہ دین و دنیا سے رخصت ہوئے
تو ساتھ اُنکے سکلانے احکامِ دین — روانہ کیا شاہِ مصعب کتین
کیا مُصعب اصلاحِ احوال بس — اقامت کیا جمعہ کے اس برس
جو سعد معاذ اس سے قران سنا — بدل دین مین آ مسلمان ہوا
بنی عبد اشہل بھی اُس کنے — بہت چست راہ یقین مین بنے
جو تعلیم مصعب انھین کر چکا — سکا یاس احکام خوف و رجا
بڑی سی گروہ ایک ہمراہ لے — پس ارباب دین اور کفار سے

ذکر بازگشت مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کا حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قوم انصار سمیت اور استوار ہونیکا شرط و شروط کے فیما بین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انصار رضی اللہ عنہم کے اور مراجعت کرنیکا انھونکے وہان سے پھر مدینہ منورہ طرف

نکل حج کے موسم مین مکے کو آ — اسی پشتہ پر شہ کا دیکھا لقا
مسلمان ہو ستر حُران لوک سے — نہان عزت و جاہ حاصل کئے
بھی اسوقت انصار کر جد و جہد — دل و جانسے باندھے پیمبر سے عہد

کہے عرض اُس شاہ سے یکبیک — کہ ای رہبر جن و انس و ملک
نہ پھیریگے ہم سر ترے حکم سے — اطاعت کی تیرے ہی رہ جائیگے
تجھ اعدا کے ہو دینگے ہم جان ستان — ترے دوستونکے اُپر جان فشان
بندھیگے ترے دشمنون پر کمر — جلا دینگے تجھ حاسدونکا جگر
رہینگے فدا تجھ پہ دل جانسے — بھی خرچینگے مال اور جان تجھ لئے
کرینگے ترے خدمتان ہم ادا — بھی لا دینگے سب عہد و پیمان بجا
کریگا اگر کوئی تجھ سے جنگ — کریگے نہین اُس سے لڑنے درنگ
رہینگے نہین کوئی دم تجھ سے دور — بہنگام غم اور وقت سرور
سُنینگے کہیگا جو کچھ ہمکو تو — کرینگے ترے نذر چاہے تو جو
رہینگے ترے آگے سر بر زمین — اگر امر دنیا ہو یا امر دین
جو لشکر کشی کوئی دشمن کرے — اگر فی المثل آہرمن بھی رہے
اُسے تیر و ناوچ سے مارینگے ہم — کرینگے اُسے تیغ لیکر عدم
ترے حکم سے ای شہ نامور — نہ موڑینگے منہہ کو نہ پھیرینگے سر
کئے شرط جو کچھ بہبودی نسے ہم — رخ اُس شرط سے پھیر لینگے ہم
بس اب سر سے عہد اُنکے توڑینگے ہم — جو کھینچین وہ سر بھی توڑینگے ہم
دے جبکہ ہووے تجھے اقتدار — نہو کچھ خلاف ای شہ نامدار
کہین چھوڑ افگار دل ہمکو سب — ملے قوم سے اپنے جاکر تو تب

کہا ہنس یہہ باتون سے شاہِ انام — کہ ہرگز نہو کامریسے یہہ کام
نہ توڑو دل اپنے کو تم فکر سے — تمہارا ہونہین اور تم ہو مرے
مرا جان ہی جان تمہاریکے ساتھہ — مرا تن ہی ابدان تمہاریکے ساتھ
نہ راہِ وفا مین چلون دن درات — نہ چھوڑون تمھین مین بموتے حیات
تمہارے مین ہوگی میری قبر وجاے — مری راے ہی جو تمہاری ہووے
جو جاؤگے تم قصد کرجنگ کا — تو تیار ہو مین بھی ساتھہ آونگا
لڑائی مین اور صلح مین بے نفاق — مقرہی مرا بر خطِ اتفاق
وفا کے سوا مجھ مین کچھ خو نہین — چلونگا تمہارے کہے پر ہی مین
سنے جبکہ انصار اس طرح سے — پس اس عہد مین خوب سے جد کئے
کہے پھر کہ ای خلق کے رہنما — امام جہان جگ کے سب پیشوا
ہمارا اگر مال وجان وقت کار — خدا کے لئے تجہہ پہ ہووے نثار
جزا کیا ہی ہم خادمونکو ترے — بھی کیا نفع ضامن کو تجہ امن کے
کہا مرف گر مال وجان ہوگا — بہشت آخرت مین ہی اسکا جزا
پس اُسوقت بندے ہو سب حکم کے — دل وجان سے عہد وپیمان کئے
سہ مرا گے یہہ شرط باندھے گئی — بحکم خبر دقِ ہجرت بستی
پس اُنہین سے سب شاہ جن وبشر — لیا چون بار اتن نامور
تھے مہتر جماعت مین انصار کی — بھی بہتر ہر یک کام مین اُن بستی

وہ عہد اور پیمان انھون پر رکھا — نگہبانِ احوال انکے کیا

کہا یک انھون مین سے شہ نے تئین — کہ ای ہادیٔ راہِ حق بالیقین

تو کر حکم تا تیغ مین کھینچ لون — سر سرکشان زیرِ خنجر کرون

منا مین جو ہون سرکشان لعین — منا کے لئے آگے سب جمع ہین

اڑا دیون تلوار سے انکا سر — بھی خنجر سے اُن سب کا چیرون جگر

لگا دیون آتش بآبِ سنان — جلاؤن دل انکا بتابِ سنان

بھی رستم سے گردون کے آشوب سے — سُمونسے سمندانِ چالاک کے

گرا دون مین افلاک کو خاک پر — زمین کو اڑا دیون افلاک پر

اٹھا دیون چو طرف آشوب ہی — کہ محشر ہو محشر تلک فجر ستی

کہا شاہ اسکو کہ مت ہو تو تیز — اب اس داوری مین نہو گرم خیز

خدا سے نہین اب تلک حکمِ جنگ — جو ہووے تو پھر کچھ نہین ہی درنگ

گذرنا نہین حق کے فرمان سے — نہین چھوڑنا اسکو وہ جو کہے

جب انصار محکوم اسکے ہوے — سران اسکے آگے زمین پر رکھے

کئے عرض پس ای حبیبِ خدا — نکل بھاگنسے ہمرہ ہمارے تو آ

زہے بخت ہم ساتھ آوے تو گر — کہی درد ہجرت ترا سخت تر

تو آجی ہمارا ہی تجہ پر فدا — ہمارے نگر کو کہی وہ ترا

تو ہی جان تن جان ہم لوک کا — بدن مین ہی جان آگے رہنا بھلا

کہا حکم حق کا ابھی مین مجھے — مین اس شہر مین ہون منور اس لئے
ابھی حکم ہجرت کا تعئین جا — جناب خدا سے مجھے نین ہوا
جب آوے مجھے حکم نکلونگا مین — جہان حکم ہوگا رہونگا وہین
یہہ فرما کے ان سبکو رخصت کیا — دیا سوز دل سے دلون کو جلا
ہر یک شخص جاری کیا اس لئے — لبونسے درود و دورود آنکھ سے
گئے شہر کو اپنے با چشم تر — نبی کی جدائی سے زخمی جگر
جب ان دیدبانونسے رخصت ہوا — نکل گھر کو آیا ہی نور خدا
قریشون کو جسدم ہوی آگہی — خوشی سے دل اپنے کو پائے نہی
تڑپنے لگے پست ہو خاک پر — لگے کاٹنے ماتھہ کو آہ کر

ہجرت کرنیمین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مدینہ منورہ طرف بعد استوار ہونے شرط عہد کے درمیان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انصار رضی اللہ عنہم کے اور ذکر شجاعت امیر المومنین عمر ابن الخطاب کا رضی اللہ تعالی عنہ

ہوی بعد وہ شرط اصحاب نے — مدینے کے جانب روانہ ہوے
چلے شہر مکے سے باہر نہان — پناوین خبر کچھ بھی تا کافران
سفر کا کیا قصد فاروق جب — گیا باندہ ہتیار کعبے کو تب
تھے تیر و کمان ہاتھ مین بیخطا — کمر مین بھی یک تیغ جون اژدہا
گیا جبکہ فاروق کعبے کنے — کئی کافران پاس کعبے کے تھے

پھر اگرد کعبے کے وہ شہسوار — دل اپنے کین جمع رکھ ساتھ یار
مقام براہیم مین پس گیا — وہ تعدیل سے وہان دو رکعت پڑھا
ادا کر چکا جبکہ طوف وصلوٰۃ — کھڑے رہکے اپنے جگا پر ثبات
خروشان ہوا ان مشرکون کو کہا — کہ ناخوش ہی روز اس سیہ بخت کا
کہ جو چھوڑ کر عقل و دانش کا ڈھب — پرستش کرے سنگ کو روز و شب
جب اُن روسیاہونکو یون کہہ دیا — کہا جنگ جویان ساتھے مین آ
کہ چہتا ہوا سوقت جو کوئی کور — زن اپنی ہو بیوہ بسیم اپنا پور
سو وہ آگے اب ترکتازی کرے — مرے ساتھ پیکار سازی کرے
اگر پیلتن ہو وگر شیر زور — کرون ایک پلمین اُسے زیر گور
نکسیکو نہین تھی وہان یہہ مجال — کہ آوے طرف اسکے بہر جدال
خدا جس کا یار اور یاور اچھے — قوی شیر ہی گور خر اُس کے
جو دیکھا وہ کفار کو اپنے پیش — ہین اسطرح جون شیر کے آگے میش
روانہ ہوا مکہ سے بیدرنگ — مدینے طرف جون کمان سے خدنگ
صحابی کوئی مکہ مین نین رہا — بغیر از ابو بکر و شیر خدا
ابو بکر صدیق روشن گہر — سفر کے لیے جبکہ باندھا کمر
سفر سے اُسے باز رکھ مصطفا — رفیق اور دمساز اپنا کیا
کہا حق سے ہو نیمن نے امیدوار — کہ دیوے مجھے کام کے وقت یار

مجھے حکم ہجرت کا جب آئیگا — تو وہ یار ہمراہ ہووے مرا
ابوبکر معلوم اسدم کیا — رفیق آپ ہون راہ مین شاہ کا
سفر سے رہا باز اُس آن پر — رہا ہو کے وہ سازخیر البشر

اتفاق کرنیمین اہل نفاق کے قتل پر اس قاتل اہل شقاق کے اور ہجرت کرنیمین اوس ماہ آسمان مہر کے برج مکی سے غار ثور مین اور ورود امین دومی جلالت راہ کی

جو دیکھے وہ اہل ضلال ونفاق — پیمبر سے انصار کا اتفاق
دل وجان کو اپنے کر پرحزن — کیے مشورت کے لئے انجمن
وہ مجلس مین بوجھل خبیث — سر سرکشان جڑ فساد ونکی تھا
پس ابلیس لے صورت اہل نجد — وہ مجلس مین آیا بتوقیر ومجد
یک اُس مجمع شور وشر سے کہا — سخن شہ کے اخراج وتعزیب کا
اور اُن کینہ ور لوگ سے ایک نے — کہا قید اسکو کیا چاہیے
پھر اُن بدسگالان بدذات سے — کہا ایک نے قتل کرنا اُسے
ابوجہل بولا کہ ہر کینہ سے — کرین پانچ تن جمع یک یک کو لے
وہ پانچون نے جاکر بلاخوف وباک — محمد کو یکدم مین کرنا ہلاک
پراگندہ کینہ سے جب ہی قصاص — محالات سے درعوام وخواص
بنو ہاشم اسوقت درتعزیت — نہین لے سکینگی قصاص ودیت
جب ابلیس دیکھا یہہ مکر ودغا — سخن کو پسند اسکے سب سے کیا

یہی بولا کہ سب کام مین بیگمان — نہانی ہی آزار و غم بیکران
مکر راے بوجھل کی خوب ہی — دل ہر ستمگر کی مرغوب ہی
پس اس شاہ کو صبحدم مارنے — نکل باہر اس مشورتگاہ سے
گئے بیٹھ اطراف گھر کے تمام — لے ہاتو مین اپنے تبر اور حسام
نبی دیکھ انکو عداوت اپر — کیا اختیار اس جگا سے سفر
جو اسوقت تھا فکر مین مصطفا — وہین جبرئیل امین جلد آ
کہا ہی خدا سے تحیت تجھے — نکر دیر ہی حکم ہجرت تجھے
دم صبح شاہنشہ انس و جان — جو چاہا نکل گھر سے ہووے روان
جو تھا اسکا یار علی شیر رب — سلایا اُسے اپنے بستر پر تب
بچھانے اپر اسکے وہ سو رہا — فدا جان اس جان جان پر کیا
دل و جان سے جو شخص ہوتا ہی خوش — دل و جان فدا اس پہ کرنا ہی خوش
بچھانے پہ سو شاہ مردان علی — لیا اوڑھ چادر شہنشاہ کی
کہ دشمن کی اس پر پڑے گر نظر — تو سمجھے کہ ہی وہ محمد مگر
پیمبر جو بستر پہ سونپا اُسے — سو چھوڑا امانات کے واسطے
کہ تا روسیاہان دون بالیقین — تصور کرین شاہ دین کو امین
وہ کفار کے ڈر سے پس شاہ دین — چھپا لیکے چادر مین منھ کے تئین
درون و برون دیکھ حفظ خدا — درون سرا سے برون چل دیا

کیا قصدِ اشراق وہ نور جب — کیا کورِ حق انکے آنکھونکو سب
زمین سے اٹھا خاک یک مشت بھر — دیا پھینک مشتِ خسیسان ابر
سو وہ خاک انکے پڑی سر اُپر — گئے خاک مین اُس لئے تا بسر
بس اُس آفت و غم نشان خاک سے — سران خاک اندر انھونکے گئے
پڑی سر پہ وہ خاک جس شخص کے — گیا عاقبت خاک مین جان دے
دیا پھینک جب اُن پہ یک مشتِ خاک — پڑھا اسنے عنوان یٰسٓ پاک
جفا پیشگونکے گیا پیش سے — خطا پیشگون نے ندیکھے اسے
اُٹھا تا ہی سر جبکہ مطلع سے ہُور — چمک اسکی کرتی ہی شب پر کو کور
پیمبر نے پوشیدہ جب چل دیا — ابوجہل خر مسخری سے کہا
کہ کہتا ہی لوگون کے آگے مدام — محمدؐ کہ ای مجمع خاص و عام
سنوگے مری بات جی سے اگر — بھی رغبت کروگے مرے دین پر
عرب اور عجم کا سبھی بند و بست — رہے حکمِ حق سے تمھارے بدست
جو دنیا سے عقبیٰ کو تم جاؤگے — تو جنات ماوا کو تم پاؤگے
کہے سے مرے تم جو پھیروگے سر — پڑوگے بگرداب شور اور شر
ہلاکت تمھاری جہان مین یقین — مرے ہاتھ ہوویگی آخر کتین
نہایت عذابونسے اس دار مین — جلوگے جہنم کے تم نار مین
کہا شاہ سچ یون ہی بولا ہونمین — یقین مین کہا ہون سمجھ تو یقین

جبر عیب سے جو کر مین نے دیا — جہان بیچہ ہوگا بحکم خدا
سخن کو مرے بوجھ مت سرسری — کہ بیہودہ بکنے سے ہو نین بری
نر کھہ اس مری باتین کچھ تو شک — اُنھی اہل دوزخ سے تو ہی ہی یک
پس اسوقت یک مشت خاک سیاہ — دیا پھینک اُن تیرہ بختو پہ شاہ
ہوا تب وہ خود رفتگانسے جدا — وہ مستور مجمع سے پنہان ہوا
شہ دین جب انسے کنارے گیا — کوئی شخص اُن کافران پاس آ
کہا تم ہو کس شخص کے منتظر — یہان آکے بیٹھے ہو کس کام پر
کہے ہم جو بیٹھے ہین یہان آنکر — محمدؐ کے ہین مستعد قتل پر
جب اس گنبد نیلگون پر مجسر — لہو بیچہ غلطان ہو سورج کا سر
کمینگاہ سے تیغ کین کھینچ کر — لہو اسکا بیٹیگے سم خاک پر
کہا اُسنے انکو تم ای خود سران — عجب دُر د غفلت سے ہین سرگران
محمدؐ یہی تھا جو یہانسے گیا — عیان روبرو سے تمھارے گیا
گیا روبرو سے تمھارے ابھی — ولیکن نہ دیکھے اُسے تم کوئی
خبر جب ہوی اُن خسونکے تئین — پڑے ورطۂ گمرہی مین وہین
بچھانا جو دیکھے فجر شاہ کا — تو دیکھے علی اسپہ سوتا ہوا
کہے اسکو تب ہی محمدؐ کہان — کہا وہ خدا جانے اسکا گھکان
وہ مہر سپہر شرف نے اُدہر — گیا گھر کو صدیق کے جلد تر

کہی یون ہی صدیقۂ صدق جو — کہ تھی مثل صدیق بس راست گو
ہمارے گھر آیا گر استوا — پیمبر نے مقنع مین مُنھ کو چھپا
پدر اسکو یون دیکھ تھا جلد تر — لے آ گھر مین خدمت مین باندھا کمر
خبر شاہ ہجرت سے اسکو دیا — کہا وہ بہہ بندہ بھی ساتھ آئیگا
کہا شہ تو ہی یار اس راہ کا — ہی اس راہ مین بچہ تو ہمرہ مرا
پدر نے جو یہہ حرف اُس سے سُنا — تو جوشِ مسرت سے رونے لگا
بھی وہ راستی کیش جانثار سا — تھے اسپاس دو اونٹ حاضر کیا
کہا یک شتر تو یہہ دو نو سے لے — کہ اُس بن نہین ہی یہہ بندے کنے
کہا مجھکو قیمت سے ہی یہہ قبول — لیا اونٹ نو سو درم کو رسول
پھر اسوقت یک ماہرِ راہ بھی — بلا جرت رکھا ساتھ اپنے نبی
دو نو اونٹ کو تین دن بعد لا — جبل ثور مین اسنے پہنچا دیا
اگرچہ مسلمان نتھا وہ جوان — رکھا حال پر کافر دنسے نہان
پس اُس شہر بند تعب سے نبی — نکل چل دیا رات کو گھر ستی
شبا شب نکل چلدیا چاند سا — ابو بکر ہمراہ اسکے ہوا
چلا دوڑتا راہ مین مست وار — کبھو سید ھے جانب کبھو دربسار
چلے تھا کبھو پیش پیچھے کبھی — کچہ اس کام بن اسکو خواہش تھی
کہا اسکو احمد کرای پر شرف — تو کیون دوڑتا ہی بہر یک طرف

کہا دوزتا ہو نہیں ای شاہ دین — تعقب کا رکھ خوف و خوفِ کمین
کہ تا کشمکش مین تجھ آگے گردن — تو جاوے نکل کشمکش سے برون
مری جان محزون پہ سب غم ثلے — تو آزاد ہو جاوے اس دام سے
کیا جبکہ مین جان تجھ پر نثار — سلامت رہے تو نہ جانِ نگار
تو جانِ جہان ہی جہانکا امان — تو قائم رہے گو نہووے جہان
[illegible]ا دل و جان جب سپر فدا — نہان آپ سے حاضر اش سے تھا
برا[illegible] جانِ جان کردہ جاز انثار — کہ باجانِ جان جان ندار دو قار
بری آپ سے یاد مین اسکے تھا — دل اسکا تھا قید اندر اسکے پھنسا
اسی باعث اپنے پہ شیرِ خدا — شجاعت مین ترجیح اسکو دیا
شہشاہِ دین رہنمائے سُبُل — امامِ اُمم مقتدائے رُسُل
چلا جبکہ وہ راہ تھوڑی نہ پیش — ہوے راہ کے رنج سے پاؤن ریش
ابو بکرِ دلریش اس ریش سے — ہوا کاندھے اُوپر بٹھایا اُسے
ہوا دوش پر اسکے شہ جب سوار — گیا غار تک لے اُسے یارِ غار
جو عقرب کے مرکز سے وہ چرخ دور — گیا لیکے اس ماہ کو سوے نور
اُسے چھوڑ کر بر درِ غار تار — گیا غار مین آپ وہ یارِ غار
کہ اس موضع تنگ و تاریک مین — کچھ ایذا اُسے مار و گژدم نہ دین
جو کچھ رنج رکھتا اچھے وہان حلول — وہ سب آپ پاوے نہ پاوے رسول

کرے بند تا دھانکے سوراخ سب — کیا پارہ پارہ لباس اپنا تب
ہر یک رخنہ مین پارہ یک رکھ دیا — نکل نا سکے تا کہ کوئی بلا
جہان لگ کہ تھے اُس جگا روزنین — کیا بند سب اُس بُرے دشمنین
مگر ایک سوراخ باقی رہا — کہ جامہ وفا اُس جگا نین کیا
نہ باقی رہا کچھ وہ جامہ سے جب — کیا پاؤن رکھ اُسمین شہ کو طلب
گیا جب وہ خورشید دین غار مین — گیا نور حق کا دل تار مین
ابو بکر کے رکھ کے زانو پہ سر — رکھا دلکو بیدار بند آنکھ کر
جو موچا نین آفتاب جہان — ہوا انجم سا بوبکر دیدبان
وہ سوراخ مین سانپ کچھو جو تھے — لگے دمبدم پاؤن کو کاٹنے
ہوی شعلہ زن گرچہ نار الم — محبت سے بس کچھ نہ مارا وہ دم
مبادا کہ پاوے خبر مصطفا — ذری بھی جگا سے نہ حرکت کیا
بتاثیر زہر اُسکے دو آنکھ سے — رخ انور شہ پہ آنسو گرے
جو وہ گرم قطرے رخ اوپر کرے — دو نرگس دیا کھول اُٹھ نیند سے
دو آنکھو نسے اشک اُسکے دیکھا روان — بھی مونھ جوش سے غم کے جون زعفران
کہا حق ہمارا ہی کچھ غم نکھا — تو اندوہگین دل کو رکھتا ہی کیا
یہہ سنتے ہی پایا وہ تسکین تام — کچھ ایذا اُسے پھر دے نہین ہوام
اگے مین ہو لکے جھاڑ کے اور جالے تین مکڑیکے اور انڈی دے نیمین کبوتر کے

اوپر پہنچنے مین کافرونکی غار پر اور بیقراری کرنیمین امیرالمومنین صدیق اکبر کے
رضی اللہ عنہ اور تسلی کرنیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو اور اُسکے
کرجانیمین اُن عقوب و ضعان نحل خو کے دیکھنے سے اِن مخبر انکے غار ثور سے

گیا جبکہ اُس غار اندر رسول — پس اوگاہی اس غار اوپر ببول
کبوتر کا جوڑا بنا آشیان — دیا اسمین انڈے اسی شب مان
اسیوقت جب غار مین شہ گیا — ہوی پردہ دار اسکی مکڑی یک آ
پہنچے کافران دمان ہریک طرف سے — بندھے صف پس اطراف اس غار کے
ابو بکر اسوقت کر اضطراب — کہا شہ سے ای شاہِ عالیجناب
نجھادین اگر نقشِ پا کافران — تو ہمکو بھی دیکھینگے وہ بیگمان
کہا شاہ اسکو کہ ای ماخبر — تو ان شور بختونسے مت خوف کر
یہہ دو شخص سے ہی تجھے کیا گمان — کہ تیسرا ہی بس اُنمین ربِّ جہان
کہے یون وہ کفارِ بےننگ و نام — گر احمد کا یہہ غار ہوتا مقام
یہہ مکڑی کا جالا نر ہتا بجا — کبوتر نہ دیتا یہان انڈے آ
ببول اس جگا جو اُگایا ہی سر — اُگا عمر سے اسکے ہی پیشتر
کوئی فایف ایسا کہا کر قیاس — کہ ہی عقل اس راہ مین رہ شناس
قمر تور مین ہی ہمارے کنے — یہہ سمجھا ہو نہین عقل تاریک سے
نہین بات باور کیے کافران — تفحص سے عاجز ہوے کافران

نہ دیکھے نشان اسکا جب آنکھ سے نکل وہانسے منھ اپنا کالا کیے
سب اس غار مین تین دن تین رات توقف کیا سرور کائنات

پہنچنے مین مزدور کے بعد تین روز کے خیریت سے اونٹونکو لیکر اور وعدہ نہ بھولے نہ مین
اس چاند کے برج ثور سے شہر مدینے کو اور روداد مین دوسرے حکایات کے نماز کے

وہ مزدور آیا تب اونٹونکو لے مکے مین مقرر کیے تھے جسے
شب اشب وہ مکے سے ہوکر روان دو نو اونٹ پھنچا دیا لاکے وہان
اسیوقت عامر بھی حاضر ہوا حضور رسول خدا اس جگا
چڑھا جا اُسی اونٹ اوپر رسول لیا تھا جو مکے مین ہمدم سے مول
ابو بکر کو اپنے پیچھے بٹھا اور اس اونٹ پر جو کہ تھا دوسرا
اجیر اور عامر کو بٹھلا دیا وہین سے چلے وہ دونو بادپا
سوا جل کالے راستہ چل دئے تھے چلنے مین چالاک تر برق سے
وہ روز اور شب مثل بادِ بہار نہ ٹھیرے کسی جاے مین زینہار
جو سورج ہوا گرم دن دوسرے ہوی گرم جون مس زمین تاب سے
پیمبر کے قیلولہ خاطر وہان ابو بکر صدیق ڈھونڈا مکان
دسا سایہ دار ایک پتھر اُسے زمین کرکے ہموار سائے تلے
جو رستے مین ساتھ اسکے بکپوست تھا کیا خوابگہ ٹھیک اسکو بچھا
لگا اسکو ٹیکا رسول خدا کیا بند آنکھون کو اور سو رہا

وہ صحرا ہے پرخار میں یک شبان — چراتا تھا اطراف میں بکریان
ابوبکر دوڑا اُس سے مانگا ہی جا — پیالہ وہ یک بھر کے اُسکو دیا
پیالہ وہ اُسپاس سے جلد لے — کیا سر دپانی ملا کر اُسے
ہوا سرد جسوقت اُسکو اٹھا — رسولِ خدا پاس لیکر گیا
نبی نے کیا لیکے وہ دودھ نوش — کیا بعد یکدم کے چلنے کو جوش

کتنے معجزات میں جو اثنای راہ میں ظاہر ہوے اور استقبال کرنیمیں انصار
کے اور داخل ہونیمیں یثرب مدینے کے

بہت معجزے راہ کے درمیان — ہوے شاہِ کون و مکاں سے عیان
اُنھیں معجزونسے ہی یہہ بھی غنی — جو بکری سے اکثم کی مان نے ہوی
اُنھیں معجزونسے ہی وہ معجزہ — اٹھایا جو عاجز شبان فائدہ
سراقہ جو گھوڑا کُدایا بکین — تو زانو تلک دھس گیا در زمین
بریدہ بھی ہو جنگ کو گرمتاز — ہوا دولتِ دین سے سرفراز
خدا یاس مقبول ایسا ہوا — کہ اُس شاہ دین کا ہوا دو لوا
جب اگر تھے انصار اہل یقین — کہ آویگا اپنے طرف شاہِ دین
ہر یک صبح کو اُٹھ پے انتظار — بلندی پہ ہوتے تھے جاکر سوار
وہ پشتے پہ سے جانب راہ دور — نکھایتے تھے وقتِ طلوع و ظہور
سبون نے سران ہر طرف سے اُٹھا — طرف رہ کے دیتے تھے دیدے لگا

کہ کب آئیگا جان جان وجہان — کہ تا چاہ سے نکلے عالم کا جان
گھڑی کونسی عالم تنگ و تار — وہ خورشید روشن سے ہوتا بدار
اور اس راہ مین کونسی سمت پر — درخشندہ ہووے گا نور قمر
نین کون پاوینگے اُس سے ضیا — کسے خاک رہ اُسکی ہو توتیا
ہمین کون لاویگا اُسکی خبر — صبا کون لاویگی اُس سے اثر
زمین کون ہُمن قدوم اُسکے سے — سپہر برین پر سباقت کرے
زتاثیر گامش کدامی غبار — شود بینش افزاے ہر چشم تار
تمام اُسکے لبریز شوق وصال — سب اُسکے تماشائیان جمال
فلک کے اُپر جب ہو گرم آفتاب — تو جاتے گھر دنکو وہ اہل صواب
اُسی اپنے عادت پہ یکدن فجر — نکل کر گئے گھر سے اُس تل اپر
بہت دیر لگ اُس جگا بیٹھ کر — بلندی سے پس آئے نیچے اتر
اُلٹ آخرش اُس نظرگاہ سے — گھر دنکے طرف اپنے اپنے چلے
جہو دایک اُس جاے عادتمین تھا — سو اُس رہگذر مین وہ دیکھا بجھا
پڑی یک جماعت پہ اُسکی نگاہ — کہ تھی فرحت افزاے واندوہ کاہ
کیا اُسنے معلوم وہ آفتاب — اب اس ملک مین اپنا دالاہی تاب
کہا تب پکار اُسنے انصار کو — کہ مطلوب پہنچا تمھارا بہ لو
تم آؤ کہ تم سبکا پہنچا ہی جان — بر آئے تمھارے مراد روان

گئے دوڑ سب اہل اسلام نے — شہنشاہ کو پائے حرّی کنے
اُسے دیکھ سبکے نین پائے نور — ہوا غم دلِ دردمندان سے دور
رکھے خاکِ رہ پر پیمبر کے سر — مبارک سلامت ہوے ہمدگر
جوان اور بچے رجال و نسا — ہوے دیکھ کر صورتِ مصطفا
خوشی سے لگے کہنے وقت صلول — کہ آیا نبی اور آیا رسول
زنان ماندہ صف جبکہ وہ چل دیا — لگے پڑنے اشعار دف کو بجا
تھی تاریخ مولود کی بارہوین — جب آیا مدینے مین سلطانِ دین
مدینے مین جسدن وہ داخل ہوا — بحکم خبر پیر کا روز تھا
چمکنے سے وہ مہر عالم فروز — ہوی دانکی شب نور سے مثل روز
مدینے کے اندر شہِ انس و جان — جہان اونٹ بیٹھا بس اُترا وہان
کسیکے وہ خورشید دین زیر بام — اُتر کر کیا اسکو روشن تمام
جو دیکھا دل اسکے کو زیر و زبر — گیا سطح زیرین سے بالا اُپر
مہینے تلک سات اس جاے سے — گیا نین کوئی برج مین دوسرے
ملاقات کو اسکے ہر سمت سے — سب اہل صفا صف بصف چل دئے
جو کوئی کہ آسکو تھا دیکھتا — دلِ تار پاتا تھا اسکا ضیا
اسی طرحسے ہر کوئی دیدہ ور — ہوا دیکھکر اسکو روشن بصر
بھی دیکھا اسے جو پراگندہ حال — پریشانی اسکی ہوی پایمال

تو آ مجھ سے غافل نہو ساقیا — جلا ہی مرا دل چھڑک آب لا
پیالے تبک مے کے مخمور کر — پراگندہ حالی مری دور کر

نوان مقالہ وقایع سال اول مین ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سی
اور شروع مقالہ بنا کرنے سے مسجد کے ہی مدینہ منورہ مین

مبارک ہی افروزش دین سے — جلا ناخس وخار سب کفر کے
ہدایت کے جھنڈے کو کرنا کھڑا — ضلالت کے پانے کو دینا دھلا
جو کوئی کہ ہووے اسیر خطا — کرے دلکو آماج تیر خطا
اور اغواے ابلیس پر مکر کے — ضلالت کی برچی سے زخمی اچھے
وہی مرہم دین باہستگی — وہ خستے کو دینا گرہ خستگی
بھی یک مسجد اصحاب دین کے لئے — بنانا بہت محکم افلاک سے
اذان کی صدا اسمین نوبت بجا — دل کفر مین زلزلہ ڈالنا
بڑھانا باحکام وحی وخبر — نماز سفر سے نماز خضر
بھی کرنحت عقد مواخات کو — مراعات کرنا مواسات کو
بڑھانا جو ثابت ہی اسکا ثبات — باجراے احکام صوم وصلوۃ
بھی تائید دین بیچہ مشغول ہو — درندے سے کرنا قوی دین کو
باسلام عالم کو جان بخشنا — درندہ سے ہونا سباع عنا
چھوڑانا بلیات کے بند سے — گرفتار اپنے مین جو ہی اُسے

کہین دشمنون سے نہو وے عنا — لے انصار کے تین سرا باندنا
دل اپنے کو ہر رنج و غم سے چھوڑا — خوشی اس بزرگ پیچہ رہنا سدا
جو تھا راوی پیرِ دانش ثروہ — لکھا یون ہی حالِ شہِ پرشکوہ
کہ جب سرورِ دینِ رسولِ خدا — مدینے مین اگر سکونت کیا
وہان سالِ اول مین وہ باصفا — بنا استوار ایک مسجد کیا
وہ مسجد بنانے نبی بیدرنگ — لجانے لگا اپنے ہاتو سے سنگ
جو دیکھے یہہ اصحاب والا گہر — کہ پتھر لجاتا ہی خیر البشر
ہر ایک سمت سے وہ بزرگانِ دین — لے آنے لگے جاکے پتھر وہین
مگر ایک علیؑ ولی شیرِ رب — نہین تھا وہ لوگونکے ہمراہ تب
چگا مین بنی عمرو کے جو کہ تھی — وہ منزل بنی اہلِ اسلام کی
امامِ جہان جب عمارت کیا — وہ مسجد مین جاکر جماعت کیا
عبادتگہِ اوّلین وہ امام — جو اُسمین کیا باجماعت قیام
سو ہی وہ وہی مسجدِ خوش خصال — او کہاری جو بنیادِ کفر و ضلال
بلندی مین بالا تھی افلاک سے — کہا مسجدُ اُسّس حق جسے
وہان اس لئے جو کیا یک نماز — دیا اجرِ عمرہ اُسے بے نیاز

مسلمان ہونیمین عبداللہ بن سلام کے حضور مین نبی علیہ السلام کے

اُسیوقت عبداللہ ابن سلام — مسلمان ہو پایا ہی دارالسلام

تھا اولاد یوسف سے وہ پرہنر — سرآمد جہود دنمین تھا اور سر
کہا یون ہی اُس مرد آگاہ نے — رہا آکے جب شہر مین شاہ نے
بزرگان ہر یک سوسے اُسکے حضور — گئے اور مین بھی گیا بالضرور
جمال اُسکا دیکھا جو مین دلپذیر — محبت مین اُسکے ہوا دل اسیر
کہا مین یہہ خورشید سے مُنھ پر — نہین جھوٹ کی تیرگی کا اثر
کہے تھا وہ ہُوقت درخاص و عام — کہ یا ایہا الناس افشوا السلام
مساکین کو کھانا کھلایا کرو — عزیز اپنے وصل رحم کو رکھو
جو چاہین خلایق کہ جاسو رہین — نماز ایک شبکو ادا وہ کرین
نصیحت بھی پہلے اُسنے کیا — یہہ سن غنچۂ دل کھلا پھول سا
سخن سنکے اسطرح کا دلفزا — نکل دھانسے مین اپنے گھر کو گیا
ہوا پھر بھی حاضر مین اُسکے کنے — بمانند خُدام اس شاہ کے
مرے دلمین تب تین بات آگئے — جواب اُسکا مرسل ہوا نا کہے
کیا عرض مین ای خداوند بر — ترا قلب روشن ہی کشّافِ سر
نشان کونسا نشو اور نشر ہے — مقدم نشانون پہ ہی حشر کے
کہا ایک آتش نکل شرق سے — لجا ویگی سبکو طرف غرب کے
کہا مین کہ مومن کو نعمت شہا — ملیگی بھلا پہلے جنت مین کیا
کہا اہل جنت کہینگے بشتر — جو دیونگے لاکر کباب جگر

جگر ہی وہ اُس ماہی خوب کا — جو لی ہی زمین کو سر اوپر اٹھا
کہا مین پسر کس لئے خسروا — کہو مان سا ہوتا ہی گر باپ سا
کہا وہ کہ جسکی منی پیشتر — رحم مین پڑی ہووے ویسا پسر
سنا اس سے جسدم مین ایسا جواب — جھکایا مجھے وہ سخن پر صواب
بھڑک اٹھی شوق دلمین اُٹھی — مسلمان ہوا مین دل و جان سے
کیا عرض اس سے مین ای دین پناہ — ترے دین سے حال بیدین تباہ
جہودانِ بیہوش مین سب مرا — ہنر کے سبب مرتبہ ہی بڑا
سمجھتے ہین سب اپنا رہبر مجھے — نکلتے ہین بن اپنے سردار کے
نہ مجھ سا کوئی انمین ہی ہوشمند — کسیکو نہ مجھ سا مقام بلند
مرے حکم مین سب ہین چھوٹے بڑے — نہ مجھ سا کوئی ہی بزرگ اُن کنے
جب آگاہ ہوگے مجھ اسلام سے — تو سب اسکے برضد کھینگے مجھے
تو آگے ہی اسکے کہ اندر جہان — رہیگا نہ اسلام میرا نہان
بُلا بھیجہ کر انکو اپنے کنے — مرا حال سب اُن سے پوچھ لے
کیا حکم پیغمبر رہنما — مجھے مین نے گوشے مین یک جا چھپا
پس اسوقت ان سرکشونکو بلا — حضور اپنے نرمی سے انکو بٹھا
کچھ انذار و تبشیر و وعدہ وعید — سنایا اُنھونکو رسولِ مجید
رکھ اس مغز کو پوست آگے کہا — اُس اقدس کی سون مین جس بن خدا

پڑہی ہو یہہ توریت مین تم کہین — نبی ہون خدا کا رسول امین
جو کچہ مین لے آیا ہون تم مان لو — مری بات کو گوش جان سے سنو
کہے ہمنے پائے نہین یون جلی — کہی تو رسول خدا اور نبی
ہمین جبکہ غفلت ہی تجہ حال سے — سینگے نہین ہم سخن کو ترے
کہا بار دیگر شہ انبیا — گل روشن گلشن اجتبا
تمہارے مین ہی کون ابن سلام — اسے مرتبہ کیا ہی اور کیا مقام
کہے ہی وہ یک مرد نیک و عزیز — نہین کوئی دیں بعقل و تمیز
ہر یک بات مین مقتدائے یہود — ہر یک کسب مین پیشوائے یہود
عظیم المراتب ہی ابن عظیم — کریم الخصایل ہی ابن کریم
کہا بندۂ حکم گر ہو مرا — وہ مومن ہو بولوگے تم اسکو کیا
کہے دام کی جاسے ایسے سرگ — بچا لیوے اسکو خدائے بزرگ
کہا پھر وہی لفظ پیغامبر — وہی حرف بولے وہ سب حیلہ گر
نبی یون ہی تکرار کرکے کہا — نہ مانکے وہ اپنی زٹل کے سوا
کہا شاہ پس مجھکو باہر تو آ — یہہ لوگون کو احوال اپنا بتا
نکل غیب سے مین شہادت مین آ — علانیہ لفظ شہادت کہا
کہا مین پس انکو کہ ہان اے یہود — گرفتار گرداب جہل و جمود
جب احمد کو تم جانتے ہو نبی — لے کیون ہو پھر راہ انکار کی

انھون نے کہے بادلِ بیفروغ — کہ تیرا سخن ہی سراسر دروغ
نجا ینگے ہم اُسکو حق کا نبی — نہ بولینگے ہم اسکو رہبر کبھی
کہے پس مرے حق مین تب یہہ سخن — کہ یہہ ایک جاہل ہی پر مکر و فن
ہمارے مین جاہل نہین یون کوئی — نہ غافل ہی یون دین سے کوئی بھی
ہمارے مین اجہل بن اجہل ہی یہہ — اگر شہد لاوے تو بھی خل ہی یہہ
جہو دی نے ہر ایک انکار سے — اسی طرح کہنے لگا بد مجھے
ستم سرکشی پس وہ کرنے لگے — قدم راہِ اسلام مین نین رکہے
تھی انکو خواہش لغیر از ہدی — فمن یُضلِلِ اللہُ لا یھتدی
کئے لوگ بدخرج داؤس سے — پڑے قیدِ انکار مین شاہ کے
جہو دونکے مِل ساتھ انکار سے — جہو دون سے بدخواہ اُسکے بنے
ابو رافع و زید کو تب روان — کیا وھانسے یکے کو شاہِ جہان
بنات اُسکے اور سو وہ اور اُسکی ماں — چلے آئے ساتھ اُنکے اُسکے مکان
بھی عبداللہ ابن ابی بکر نے — پدر پاس آیا عیال اُسکے لے
کیا ہی اُسی سال شاہِ جہان — صحابہ کے خاطر مقرر اذان

بنا کرنے مین مسجد کبیر کے

اُسی سال وہ شاہِ والا تبار — بنا ایک مسجد کیا استوار
جہان اونٹ نے اسکے بیٹھا تھا آ — وہ مسجد کیا اس جگا مین بنا

فقط اُسکے اشتر نے بٹھایا جہان — بنایا گیا اُسکا منبر وہان
بنانے کو وہ مسجدِ شاندار — تراشے ہین اینٹ اُسکے صحب کبار
ستون اُسکے تھے چوب خرما سی — وہی شاخ خرما سے سقف اُسکا بھی
جو چونے لگا آبِ رِ سقف سے — مسقّف اُسے خوب سے کر دیئے
درازی وہ مسجد کی مشرق سی — طرف غرب کے سات ہی گز کی تھی
بھی پہنائی قبلے سے سمتِ شمال — تب اُسکی تھی چوپن گزا خوش خصال
نئی فتح خیبر کے بعد از بنا — اِدھر سو اودھر سو گز اُسکو کیا
جو تعمیر پانے لگی بعد ازان — تغیر ہوا ویسا ویسا عیان
رہے تھے وہ مسجد مین وقت بنا — طرف بیت مقدس کے قبلے کی جا
جب اُلٹا دیئے اُسطرف سے اُسے — تو رخ اسکا کعبے طرف کر دیئے
وہ مسجد کے پہلو مین خیر الورا — کیا کچے اینٹون سے دو گھر بنا
بنا اُنکی دیوار چو طرف سے — کیا پیڑ اور شاخ خرما کی لے
جو ہر گھر نے شکل دل آرا لیا — حُمیرا کو یک سو دہ کو یک دیا
شہنشاہِ دین بادشاہِ رُسُل — رسولِ خدا و دلیل سُبُل
پس اُس گھر سے جسمین کہ اُترا تھا آ — وہ دو نو دل افروز گھر مین گیا
رہا جا کے اس جا یہین پاک و صاف — اُسی جا کیا عایشہ سے زفاف

زفاف کر نیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

مہینے مین شوال کے شاہ نے کیا جشن اس سال صدیقہ سے
تھی اسوقت صدیقہ نو سال کی دل افروز بس ماہ بے مثل سی
کہی ہی وہ پہنچے مدینے مین جب نکل ہمنے مکے سے باصد تعب
مدینے مین اترے ہم آیک جگا ملالت کا اس جا اثر کچھ نتھا
شہنشاہ کو نین یکروز آ ہماری وہ منزل کو رونق دیا
جماعت تھی یک گرد اس شاہ کے زن و مرد سب اسمین انصار تھے
پکڑ لے مجھے جلد آمان مری سو اس کام سے مجھکو حیرت ہوی
شفقت سے لے مجھکو جون دل بر سنواری مرے سر کتین شانہ کر
مجھے لے گئی نہ کو میرے دھلا کہ تا پہنچے یک گھر کے ہم در پہ جا
کہ تھا اسمین وہ سرور دین نبی نشاط و خوشی اسکو منظور تھی
مجھے رو دیا خوف اس حال سے وہ نکہ دیر کردی تسلی مجھے
مجھے جبکہ تسکین حاصل ہوی ہر اس و قلق دل سے مین دور کی
گئے لیکے اس گھر مین میرے نبین شہنشاہ کو تخت پر پانی ہیز
کہے گو دمین اسکے بھلا مجھے یہہ جوڑا ترا ہو مبارک تجھے
تمھین حق کے فضال سے بہرہ ہو تم آپس مین خوشی اور مل مل رہو
اسی سال ہو کثرت اختلاف مزاجون مین پیدا ہو ای خلاف

تتمہ ذکر وقایع سال دل کا اختلاف ہوا مین اور مسلمان ہونیمین سلمان رضی اللہ عنہ کے

اور بروادی مغر بکر نیمین فیما بین دو دو شخص کے اور دوسری وقایع مین

رسولِ خدا کے یمن دعا | مریضون نے فی الفور پائے شفا
اُسی سال مسلمان مسلمان ہوا | بغاوت عداوت سے دوری کیا
لکھے اس طرح سے ہین اہلِ کمال | تھی عمر اسکی دو سو پنجاہ سال
رکھے تھا چراغ اسکا اسطرح زیب | کہ اسکو کہا مصطفا اہل بیت
بھی عقد مواخات تب بیگمان | بندھا شاہ سو مرد کے درمیان
پچاس اہل ہجرت سے لے اور پچاس | بزرگان انصار سے خوشناس
وہ دو نو جماعت مین با اتحاد | کیا ہی طریقِ مواخات یاد
مگر ایک باقی رہا مرتضیٰ | دو جگ مین اسے بھائی اپنا کہا
اُسی سال از حکمِ وحی و خبر | دو رکعت پہ ٹھیری نمازِ سفر
اُسی سال یک گرگ با تو نمین آ | زبان اسکی تصدیق مین وا کیا
اُسی سال حکم اسکے سے قوم نے | رکھے روزہ سب روز عاشور کے
اُسی سال مین بادۂ موت کا | برا ابن معمر ور پیا لہ پیا
ہوی جب بہہ جنگل ستی اسکی کوچ | کیا اسعد ابنِ زرارہ بھی کوچ
موے بعد اسعد کے عثمان موا | بھی کلثوم بن ہدم رحلت کیا
بدو نسے بھی عاص و ولید پلید | ہوے رنج سے برجہنم رسید
وہ دو نو بدان جبکہ بیجان ہوے | دلان نیک لوگونکے شادان ہوے

لے آ ساقیا بادہ آگے مرے　　نشاط اس مرے جانِ غمگین کو دے
حسودون کے ہاتو نسے ہون تنگ جان　　دل افگار ہون اور بس ناتوان

دسوان مقالہ سال دیم کے وقایع مین ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور شروع مقالہ کا گردانے سے قبلے کے ہی بیت الحرام طرف اور نکاح سے
علی مرتضی کے فاطمۃ الزہرا سے رضی اللہ عنہا

مبارک بود کوس شادی زدن　　بہ یخ سکہ نامرادی زدن
کھڑا کر کے فتح و خوشی کا علم　　سر ہر علم کا شا جون قلم
بھی رہنا بحکم خدا پر ثبات　　اگر حکم روزیکا دے یا زکوٰۃ
رخ ادھر ہی کرنا ہر یک طرف سے　　وہی راہ جانا جو کچھ وہ کہے
اور اعداے دین کے اُپر کھینچ تیغ　　لہو پیٹنا اونکا جا بید ریغ
تفنگ اور گرز و جنب تیر سے　　صف رزم و میدان مین جنگ کے
بہانا ہی دریاے خون در جہان　　فلک کو سفینہ سا کرنا روان
تبر اور خنجر سے گاہ و غا　　سران کا شا اور چکر پھیرنا
اُسے جسکا آجا وے چنبر مین سر　　نہین مارنا چھوڑنا لیکے زر
نہ تاراج دشمن مین کرنا درنگ　　سر بہ بھی کرنا روان بہر جنگ
عدو کا توان چھینا یکسرہ　　مہابت سے کر غرہ قرقرہ
کہا یون ہی وہ مرد روشن نفس　　نہ روشن نفس کوئی ویسا ہی سر

کہ دوسرے برس مین رسالت پناہ　　پھر ایا ہی کعبے طرف قبلہ گاہ
لئے جبرئیل اُسپہ نازل ہوا　　خدا پاس سے آیۂ قد نریٰ
ہوی وحی یہہ نازل اندر نماز　　پھر اجانب کعبہ وہ کارساز
شک اس کام مین فاسقونکو ہوا　　تو بھیجا وَقِنَدَ مُشرِقٌ خدا
اجابت پہ سابق کے طاعت کے تب　　وما کان نازل کیا پاک رب
بشارت جو ہر یک نے ایسی سنا　　تغیر مساجد مین واقع ہوا

نکاح مین علی مرتضی کے فاطمہ سے رضی اللہ عنہما

اُن ایام مین ہی بخیر و فلاح　　ہوا فاطمہ سے علی کا نکاح
سن اُس ماہ برج شہادت کی بس　　بحکم خبر تب تھی سولا برس
ہی سولا برس قول جمہور کا　　اٹھارا کوئی کوئی پندرا کہا
کہا راوی خوش بیان نے کہ تھی　　علی کی عمر سال پچیس کی
ابو بکر اُس کام مین اولا　　شہنشاہ سے خواستگاری کیا
گیا جبکہ شہ پاس وہ خوش سیر　　کہا شہ مین ہون وحی کا منتظر
عمر پس کیا خواستگاری اُسے　　وہی لفظ وہ بھی سنا شاہ سے
علی اُسکی درگاہ مین کر خرام　　گیا روبرو اور کہا السلام
رسول مکرم نے دیکر جواب　　کہا اُسکو ای راہ دان صواب
تو چہتا ہی کیا کیا غرض ہی تجھے　　جو آیا ہی تو روبرو اب مرے

کیا عرض آیا ہون مین کام پر — کہ چہتا ہون بیٹی تری خوش سیر
مجھے اپنے الطاف سے دے نوا — دے زہرا از ہر سے مجھکو ضیا
سخن اسکا سُن خوش ہوا شاہِ جہان — کہا مرحبا با دلِ شادمان
زیادہ کچھ اس لفظ سے نین کہا — سعادت بن اس پر نہ لازم کیا
سُنیدم اجابت کی تاکید پر — شہِ دین اپر وحی آئی اُتر
انس کو کہا ای انس شاہ تب — بُلا لا تو شیخین کو جلد اب
ندا کر تو عثمان کو اسگہڑی — زبیر عوام اور طلحہ کو بھی
تو اُن سب کو لا میری درگاہ مین — کہ انکے انصار ہمرہ رہین
انس جا کے تب بر درِ شاہ دین — کیا حاضر اُن صاحبون کے تئین
جب اُن سرورون نے گئے در حضور — تھا انکو با صد نشاط و سرور
پڑھا ایک خطبہ بہت غمزدا — تھی اصناف کی اسمین حمد و ثنا
پس از حمد ترغیبِ تزویج تھی — جسے سنکے خواہش ہو تزویج کی
پڑھے بعد وہ خطبۂ النکاح — پیمبر نے دونو کا باندھا نکاح
ہوی عقد جس مہر سے مستقیم — وہ تھے چار سو جملہ مثقال سیم
کہا تب علی کو شہنشاہِ دین — کہ اسکو کیا تو قبول ای مہین
کہا اسنے راضی ہون اس کام سے — قبولا دل و جان سے مین اُسے
طبق بھر کے خرما سے تب مصطفا — پراگندہ لوگون پہ سب کر دیا

ہوا ہی اُسی روسے وقتِ طرب — پراگندہ کرنا شکر مستحب
دیا جب پیمبر نے تزویج کر — غضنفر کو زہرا، روشن گہر
محل بیچہ تشریف پس لے گیا — کہا فاطمہ کو کہ پانی لے آ
وہ چوبین پیالہ یمین بھر کر شتاب — اسے لاکے موتی سا دی صاف آب
وہین لیکے اسکو رسول زمن — وہ پانی مین ڈالا لعابِ دہن
بلا اسکو اپنے کنے لے وہ آب — سر اور پشت و سینے پہ چھڑکا شتاب
دعا اسکے حق مین کیا ای الٰہ — پنہ چہنے والے کو تیری پناہ
اسے اسکے اولاد کو بھی تمام — نگہ رکھ تو شیطان کے شر سے مدام
کیا پس طلب آب کرار سے — وہ لیکر گیا آبِ صاف اسکے
اُسی طرح ڈالا اسمین منھ سے لعاب — سب اعضا پر اسکے چھڑکا شتاب
کیا جو کہ زہرا کے حق مین دعا — علی مُعلّی کے حق مین کیا
کہا بعد اسکے کہ ای باصفا — تو جا اپنے بی بی سے خوش رہ سدا
اسی سال سب خاص اور عام پر — ہوا روزہ رمضان مین فرض یا شہ
ہوی عید کے دن جو لازم نماز — اسی سال لازم کیا بے نیاز
اسی سال کے بیچہ صدقہ فطر — ہوا لازم اصحابِ تمیز پر
لے آیا خدا سے براہل ثبات — اسی سال جبرئیل حکم زکواۃ
اسی سال حکم قتال و جدال — کیا اہل اسلام کو ذوالجلال

ذکر سریہ کا عبداللہ بن جحش کے رضی اللہ عنہ

اُسی سال عبداللہ نامور — سریّہ کا کر قصد باندھا کمر
نکل شہر سے ساتھ لے آٹھ مرد — ہوا بطن نخلہ طرف رہ نورد
نمود اُنکے آگے ہوا ناگہان — قریشو نکا ایک قافلہ اُس زمان
تھے اُس قافلے مین عمرو اور حکم — بھی عثمان مخزوم ملکر بہم
جو شیران اسلام دیکھے اُنھین — لئے کھینچ اُنکو صف جنگ مین
اُن اعدا پہ جیون سیل ریزش کیے — بیکبار طوفان کھڑا کر دئے
وہین تیغ آتش فشان کھینچ کر — ہوے آتش افشان وہ کفار پر
لگا یا بس اگ خنجر کا آب — فلک پر تڑپنے لگا آفتاب
وہ شمشیر جان سوز کے آب سے — وہ تیر جگر دوز کے تاب سے
گرے غمکے گرداب مین دشمنان — بھڑک آتش غم اٹھی در جہان
بسہم اُنکے تیر جگر دوز کے — بسیل اُنکے تیغ جگر سوز کے
فلک اپنی گردش کو گم کر دیا — تپ و لرزہ یکسر زمین مین پڑا
لڑائی کی آتش بھڑک یون اُٹھی — کہ نکلا دھوان چرخ گردان سے تی
جو پیگان نے دلمین ہوی جایگیر — ہوا پس دل تیرہ اُس سے منیر
جگر مین لگی تیر جو دین کی — دل افروز کافر ہوی دین سی
کیے نعرہ جب مثل شیر اجم — ہوا خصم ماہ اصم مین اصم

نکل وافد از جمع اہل صواب — لے یک ہاتھ مین تیغ جون آفتاب
طرف عمرو کے جاکے وہ شیر نر — گرایا اُسے ایک ہی حملہ کر
سیہ مرد سا دور جا اُس پر — سیہ رو کا خنجر سے کاٹا ہی سر
اسیر اُس جدل مین کئے وہ یلان — حکم ان کیسان و عثمان کو دان
جو تھے دوسرے کافران خصام — گئے بھاگ آگے سے اُنکے تمام
ہوا غم سے جون نال ہر بد منال — لئے لوٹ یہہ اُنکا مال و منال
وہ دو نو کو پس لے گئے قید کر — شہ با ظفر پاس پاکر ظفر
کئے جبکہ نازش بماہ حرام — کیا نین پسند اُسکو شاہ انام
کیا سرزنش تب انھون کو رسول — بھی کی آیۂ یَسْئَلُونَکَ نزول
حکم بندۂ حکم شہکا ہوا — ہوا ماہر احکام اسلام کا
نپایا ہی عثمان شرف دین کا — ضلالت مین ہی رہ کے بس مر گیا
اسیطرح شیران خنجر گذار — گئے دور دشمن اُپر کتنے بار
یہہ جنگان ہوے اُس برس لا کلام — بواط و عشیرہ و ابوا تمام
طلوع کرینمین بدر غزوۂ بدر کے مطلع کمال سے اول غزہ ہوئین دشمن دین شتی کے ہلال آسا اُتر سے
شہ دین اُسی سال تیار ہو — گیا بدر تک غزوۂ بدر کو
جہان ایک مانند شب تنگ و تار — ہوی غزوۂ بدر سے تابدار
اور اُس بدر سے پایا آفاق تاب — منور ہوا خلق جیون آفتاب

گیا بارہ دین ماہ رمضان کی شاہ ۔۔۔ نکل برج یثرب سے مانند ماہ
ہوا جنگ اُس ماہ کے درمیان ۔۔۔ سترہ دین کو اور جمعہ کے روز دھان
مہینے سے جب جنگ کرنے گیا ۔۔۔ کسی یک کو حاکم کیا شہر کا
بہ غزہ مین سب جان نثار نبی ۔۔۔ مہاجر تھے اور اسکے انصار بھی
پیمبر کے انصار سے اہل دین ۔۔۔ تھے دو سو پچھتیس تب بالیقین
اور اصحاب ہجرت سے دیندار تب ۔۔۔ بلاشک تھے ستر اُپر سات سب
دلے پھلوا نان چالاک ہاتھ ۔۔۔ جو اس جنگین تھے شہ دین کے ساتھ
تھے سب تین سو کے اُپر پانچ مرد ۔۔۔ سبھی تیز و چالاک کاہ نبرد
مہاجر انھو مین تھے ستر پہ چار ۔۔۔ تھے باقی سب انصار ذی افتخار
رہے عذر سے کچھ بوقت نبرد ۔۔۔ نبی سے جدا دوسرے آٹھ مرد
وہ انصار پانچہ اور مہاجر تھے تین ۔۔۔ کہا انکو بھی ہمراہان شاہ دین
کہے ذکر جب اہل پیکار سے ۔۔۔ کہے تین سو دس پہ تین اس لئے
وہ لشکر مین اسّے شتر تھے یقین ۔۔۔ بھی تعداد کے رو سے گھوڑے تھے تین
تھے چھے بکتر اور آٹھ تیغ آبدار ۔۔۔ یک اشتر پہ ہوتے تھے دو تن سوار
گیا بدر کے پاس جب شہ کا جیش ۔۔۔ ملی رو برو کاروان قریش
کہا سرور دین نے اصحاب کو ۔۔۔ کہ آئی ہی اب کاروان رو برو
اچھے حد و انداز سے بیشتر ۔۔۔ زر اُس قافلے مین بھی سیم و گہر

نکرنا ہی اب دوڑنے مین درنگ — مگر اس سے دیوے خدا آب و رنگ
عمل جنگ کے طور پر تب کیا — چلا اور ساماں کیا جنگ کا
سر قافلہ تھا ابوجہل — کہ محکوم تھا اسکا سب قافلہ
کیا جبکہ معلوم وہ قصد شاہ — رخ سرخ اسکا ہوا زرد کاہ
سنا جبکہ آیا نبی روبرو — رہا عاجز اپنے مین آشفتہ ہو
لے اس جمع انبوہ کو سیل وار — کیا جانب مکہ قصد فرار
جو قابو ملا بھاگنے کا نہین — کسی یک کو مکے کو بھیجا وہین
ابوجہل خالی جو دانش سے تھا — جب اگاہ اس داوری سے ہوا
کہا خوف اس امر مین سچ نہین — کہ یہہ قافلہ عمرو کا کچھ نہین
محمدؐ سمجھتا ہی یہہ کاروان — ہی اس قافلے کے طرح ناتوان
یہہ کچھ اور ہی قافلہ بے شمار — نمودار ہوگا بہنگام کار
نہ دُرِ خواب سے عاتکہ کے ذرا — بھی سابق جو عباس سے تھا سنا
اٹھایا غرور اور نخوت سے سر — کہ آئی تھی موت اور گئی تھی بصر
اُمیّہ کی مرضی نتھی کوچ پر — کہ تہمت خون پر باندہ کسر
ابوجہل نے اسکو کھینچا بزور — کہ ساتھ اپنے چاتا لجانا بگور
کیا کوچ مکے سے وہ ناپکار — بلان اپنے ہمراہ لیکر ہزار
دلیری مین سب سام و نیرم مثال — کہ دستان کو ہیبت سے کردیوین زال

نیٹ جو درہ سے تھی خونریز تر
بھی برزین سے تھی آتش انگیز تر

تھے رتمام وانباش سے وقت جنگ
پشوتن سے تھے خونین تیز چنگ

بصد نخوت وکبر لے فوج سب
شہ دین طرف چل دیا بے ادب

شتر ساتھ تھے سات سو سپ سو
نتھا قید کچھ تیر و تلوار کو

زبس جنگ کرتے کو پرجوش تھے
سوار و پیادے زرہ پوش تھے

اٹھا کر غرور اور نخوت سے سر
چلین راگ سنتے بہر رہگذر

زنان نواساز اکز بجوش
اٹھائے تھے بس زیر و بم سے خروش

نواسنج ہو رہ مین تا اصفہان
تھے پردونین عشاق کے رہزنان

قدان انکے مانند سرو سہی
بخوبی کرین سرو کی رہزنی

بہر نغمہ چھاتی مین مارین سنان
چکاوک کے کنجشک سے رہزنان

ہر یک جاے جاتے تھے آفت کنان
سران کے تئین اپنے ضیافت کنان

کرین شور جنگل مین مانند بحر
کرین نو دس اونٹونکو ہر روز نحر

کیے جرعہ ریزی جو وہ یکشان
ہوا دامن دشت سب خون فشان

شہ دین یہ جب چل دیا وہ مجیل
فلک سے اتر حضرت جبرئیل

خبر لا دیا انکے اس عزم سے
عداوت سے اوسازے جنگ کے

کر اندیشہ تب تاج پیغمبران
کیا مجلس یک سرور دلنشان

کہا ای کمربستۂ کار دین
دل وجان سے مشغول تیمار دین

یہہ دو نو جماعت تمھارے ہین پیش — تمھارے جگر خستہ تیر کیش
یہہ دو نو مین وعدہ کیا ایک کا — ہمارے سے یاور ہمارا خدا
کہو تم کو کیا خواہش جنگ ہی — دیا قافلے کا اب آہنگ ہی
جو باندھے ہوے تھے وہ شیران نر — کمر قافلہ لوٹنے کے اُپر
کیے عرض ای شاہ دین پیشتر — دیا نین ہمین جنگ سے کیون خبر
کہ تاہم بھی اسباب کر جنگ کا — لڑائی کے میدا نین آتے شہا
وہی خوب ہی دور اس وقتمین — جو ہم غارت اس قافلے کو کرین
کہا شہ گیا بھاگ وہ قافلہ — لے آیا ابوجہل ملعون سپہ
کیے عرض اب جنگ سے درگذر — چل اُس قافلے کے طرف دوڑ کر
ہوا پر غضب شاہ ہر دوسرا — سخن اُنکا سنکر وہ سستی بھرا
جو دیکھا ابوبکر نے وہ عتاب — کیا عرض کچھ تب زراہ صواب
بس السیا بیان جس سے غصہ ہو دور — دلونمین لے آوے نشاط و سرور
لگی بات اُسکی نبی کو درست — کہ تھا قابل اور قول دونو درست
پس اوسوقتمین اُٹھ کے فاروق بھی — کیا عرض حسب رضا شاہ کی
پس اُٹھ سعد عبادہ نے بالضرور — ادب سے کھڑا رہ کے اسکے حضور
کیا عرض ای شاہ عالی تبار — رہے خصم تیرا سدا خوار و زار
جو کچھ رائے بھائی ہی دلکو ترے — ہویدا ہوی ہی تری طبع سے

نہ پھیرینگے سر اُس سے ہم ای مہین ۔۔۔ سینگے دل و جان سے اُسکے تئین
تو جاوے جو دریا طرف بے درنگ ۔۔۔ ہی دامن ترا اور ہم سبکا چنگ
تو خشکی طرف گر ارادہ کرے ۔۔۔ نہ پھیرینگے ہم سر ترے حکم سے
کہا سعد یہہ نکتہ سعد جب ۔۔۔ بہت خوش ہوا شاہ عالی نصب
بھی معداد بن عمرو تب اٹھکے یار ۔۔۔ جو قامت نمط اپنے تھا راست کار
کہا ای امان زمین و زمان ۔۔۔ تری ذات بن ہمکو نین ہی امان
• تو گھوڑا چلا ویگا ای شہ جدھر ۔۔۔ رہینگے ترے ساتھ ہم چست تر
تو جو راہ جاویگا ہم جائینگے ۔۔۔ نہ گھوڑینگے جیون گر قدمان ترے
نہ ہم کہہ سکینگے چل ای شاہ تو ۔۔۔ نہ ہم جا سکینگے یہاں سے کبھو
کہینگے یہہ ہم دور تو بھر جنگ ۔۔۔ کرینگے نہ ہم جنگ مین کچھ درنگ
کیا جبکہ یون عرض وہ ارجمند ۔۔۔ نبی مسکرایا اُسے کر پسند
دیا حکم تب یون کہ چستی کرو ۔۔۔ اب اس معرکے مین درستی کرو
قریشو نسے یا کاروان سے یہی ۔۔۔ ہمین نفع ہویگا اور سود ہی
یہہ فرما کے پس راہ میدان لیا ۔۔۔ لیا بدر کے پاس آکر جگا
جو دیکھے تبہ کیش وہ کاذبان ۔۔۔ شہنشاہ کو اپنے جانب روان
طرف بدر کے آنکر چلدئے ۔۔۔ اُدھر سے وہ سب وہان مقام آگئے
لئے گھیر ہر حوض اور آب گیر ۔۔۔ لگے کھینچنے بس خوشی سے نفیر

صحابہ نے اُترے تھے اگرچہان — تھا اسمین پانی کا بالکل نشان
خلایق کیتین پیاس کا غم لیا — وہ غسم کی جگا مین غسم نم لیا
وہ میدان مین جسمین تھا درد و غم — اٹھایا ہی وسواس شیطان علم
اٹھانے بس اس شر خناس کو — برس ابر دہو یا ہی وسواس کو
دلان پاے راحت گیا رنج و تاب — بہا ہر طرف پہ برسنے سے آب
زمین وہ کہ تھے دشمنان جس جگا — تمامی جگا اسمین کیچڑ ہوا
جب اس بن مین کیچڑ ہوا سر بسر — رہے کافران پا بگل مثل خر
اِدھر کی زمین جبکہ تھی ریگ دار — نہین لے سکا اسمین پانی قرار
وہ اس سخت بارش مین محکم رہے — نہو اس مین کیچڑ مسلم رہے
ہوا اُس سبب رنج ہر دل سے دور — دلان پائے تسکین و فرح و سرور
پس اُس بدر برج کرامات نے — خرامان ہو میدان مین بدر کے
اشاریشے انگلی کے بر روے خاک — دکھاتا تھا دشمن کی جاے ہلاک
وہ میدان مین جو کہ دشمن گرا — اُسی جا گرا شاہ جس جا کہا
شہنشاہ کے بیٹھنے کے لئے — بنایئے تھے یک منڈوہ اصحاب نے
رہا اسمین وہ سرور دو جہان — نگہبان بنا سعد اسکا دہان
جو چمکی دن یک در سواد سپہر — کہستان کی تیغ سے تیغ مہر
بھڑک کر اتھی اگ یون ہر کنار — کہ خرمن مین شبکے پڑی اشرار

صف جنگ مین آ کھڑا شاہِ دین — اودھر سے چلی آئی فوج لعین
ہر یک سمت سے آنکر کافران — صف اس دشت مین صف مین کھینچے گران
نکل آئے میدان مین جون پیل مست — کمان اور تیر و سنان لے بدست
جو دیکھا اُنھ اہل جفا کے تئین — دعا مانگنے ہاتھ اُٹھا شاہِ دین
کہا ای عدد سوز بدخواہ کش — اب آئے ہین کفار بے عقل و ہش
صفان باندہ کرلے کمان و کمند — کئے ہین علم تیغ کھولے ہین بند
تو دے ہمکو اُنھ سب پہ فتح و ظفر — تبہ کار بدخواہ کو خوار کر
پس اودم کیا وہ شہ تاجور — صف آراستہ جنگ کے طور پر
کیا حکم اپنی جگا پر رہو — کہا مین تلک مین نہ سبقت کرو
اگر دشمنان ترکتازی کرین — کرین تارش اور جنگ سازی کرین
کمان زہ کرو تیر تب لو بدست — جگا پر رہو اپنی جون شیر مست
دلیران شہنشاہ کے حکم سے — زمین سا نہ اپنی جگا سے ہلے
نکل فوج کفار سے آئے تب — دلیر اور شیبہ و عتبہ نہ سب
کھڑے آنکر درمیانِ دو فوج — شقاوت وہ تینون سے مایہ تھی موج
بنا لال منھ خشم سے جون لہو — مبارز کو چہتا تھا ہر تند خو
نکل لشکرِ دین سے آئے وہین — قوی پہلوان شیرِ غران سے تین
معاذ عدد سوز و عوفِ دلیر — اور ابن رواحہ جو تھا مثل شیر

قوی دست و پرزور اور تیغ زن — قوی بازو و پر دل و صف شکن

علم جب کرین تیغ کین مثل مہر — جھکا دین سپہر م کا سر جون سپہر

زبس سوز تاب اونکی پیکان کا — دیا نار سہم انکے جیہین لگا

وہ دز خیم سے دیو طبعان اُپر — گئے جنگ کے قصد سے دوڑ کر

کہے وہ کہ ای مردم گرم خو — جوائے ہو تیزی سے تم کون ہو

یہہ بولے کہ ہم چاکران رسول — ہین انصار و فرمانبران رسول

کہے وہ کہ کچھ کام اُس جنگ مین — تمھارے سے ہرگز نہین ہی ہمین

جوائے ہین میدانین ہم تیز گام — چچیرے ہی بھایون سے ہی ہمکو کام

جو وہ پہلوانان گردن شکن — کہ جلتا تھا سہم اونکے سے اہرمن

ند یکھے اونھین گرم اپنے طرف — دہان سے پھرے فوج دین کے طرف

علی و عبیدہ بھی حمزہ دگر — نکل صف سے تینون یہہ شیران نر

عبیدہ کیا قصد عتبہ اُپر — گیا حمزہ شیبہ طرف جلد تر

کیا حملہ شیر خدا بر ولید — بس اُسکا سیہ رو ہوا شنلید

وہین حیدر و حمزہ نامور — بہائے لہو خصم کا خاک پر

عبیدہ اُٹھایا جو تیغ ستیز — لگایا اُسے عتبہ یک تیغ تیز

وہ اُس ضربت سخت سے گر پڑا — وہ زخم اُسکا تین ساق مین آلگا

جو دیکھے وہ دو نو ہژبران یہہ حال — گئے خصم کو مار کر پایمال

جو فارغ ہوے مار عتبہ کتین — گئے پاس عبیدہ کے جانب وہین
پڑا خاک و خون بیچہ دیکھے اُسے — نبی پاس سکو اٹھالے گئے
عبیدہ جب آیا شہ دین کنے — کہا ای جگر سوز بد خواہ کے
شہادت ہی حاصل مجھے یا نہین — کہا شاہ ہی ای سعادت گزین
وہ نیکو سیر نے گر باز گشت — لیا دشت صفرا مین راہ بہشت
جو صفرا مین صفرائے غم سے چھپا — تو جنت مین ہو سرخرو جا رہا
معاذ اور معوذ دو بیل نامدار — جو غفرا کے بیٹے تھے ضیغم شکار
تھے ہر چند کوتاہ قد اور نحیف — پہ تھا سہم سے انکے دشمن ضعیف
عدو سوز و زور آور و تیغ زن — قوی بازو و پر دل و صف شکن
جو کھینچین وہ شمشیر کین مثل مہر — جھکا دین سپہر م کا سر جون سپہر
نکل کر ابوجہل کے قصد سے — کئے جستجو اور جا اُس کنے
اُسے تیغ سے مار اژدر نمط — کئے ہوش اُس اژدہا کی غلط
معاذ اس پہ یک وار ایسا کیا — کہ اُسکے قلم ہو گئے ساق پا
نمط آگ کے سرخ یک مار سے — کیا ابن غفرا لہو مین اُسے
چلایا جو تلوار تیز اُس اُپر — زمین پر گرا ہو کے بے پا و سر
وہین عکرمہ بن ابوجہل آ — بہت سخت یک وار اسپر کیا
کیا وار ایسا وہ بدخواہ نے — کہ ہاتھ اسکا بس کٹ گیا دوش سے

ہلا نین جگا سے معاذ دلیر — چلاتا تھا تلوار مانند شیر
معوذ اس نمط دیکھ کر کارزار — کیا جست جون شیر بھر شکار
ابوجہل ملعون کے جانب گیا — علم کر کے تیغ اور نزدیک جا
دھرا ہاتھ یک اسکو یون جانگزا — کہ تڑپا لہو مین وہ خصم خدا
اگرچہ لہو مین ہوا جون شفق — ابھی اسمین باقی تھا جان یک رمق
گئے دو گرد دو نوده بدخواه کش — شہنشاہ دین پاس شادان و خوش
کہے جا کر وہ غرق چاہ ضلال — لیا راہ دوزخکی بے قیل و قال
کیا ابن مسعود جا کر جدا — سر نحس اس بے سر و پا کا
رکھا حلق پر اسکے خنجر کو جب — کہا وہ بصد درد و اندوہ تب
اسی غم سے میرا تڑپتا ہی جان — کہ مارے مجھے حیف دہقانیان
عجب ہی یہہ اس سنگدل سے مجھے — یہ پگلا دل اسکا زمین کے تلے
غرض ابن مسعود منحوس کاہ — کدا کا گیا لیکے سر نزد شاہ
شہ عالم اس سے بہت خوش ہوا — کیا شکر یزدان دادار کا
جو دیکھا یہہ الطاف یزدان پاک — رکھا شکر یہ کے لئے سر بخاک
گیا جنگ کرنیکو عکاشہ جب — گئی توٹ شمشیر تیز اسکی تب
پھر آیا نبی پاس وہ خصم کاہ — دیا چوب یک ہاتھ مین اسکے شاہ
ہوی تیغ وہ چوب جسدم لیا — جو دیکھا یہہ عکاشہ حیرت کیا

جو میدان مین دوڑا لئے جنگ کے — سر اعدا کا کاٹا اُسی تیغ سے
مدد اُس سے پایا زبس وقتِ کار — کہے تھا اُسے عون وہ ہوشیار
وہ غزو مین جو آگ سلگا دیا — بلو ئمین تزلزل فلک مین پڑا
کیا جوش بس خونِ گردن کشان — کہ اوسکا شفق مین ہے اب تک نشان
کہا ایک ماں اور کہا ایک نے مین — گئی کانپ اُس مین وہان سے زمین
جو ابرِ کفِ سروران سے پڑا — بہت سخت بہ تیر و تلوار کا
پر آشوب اُس مارش سخت سے — اُوگین خاک سے لاک فتنے نئے
اور اُنھ غازیونکی مدد کے لئے — فرشتے چلے آئے ہر سمت سے
کئے حملہ بر لشکرِ اہرمن — دل و جانِ دشمن مین ڈالے شکن
صفِ جنگ مین آنکر بیدریغ — کئے تیز دستی لئے کھینچ تیغ
بہ تیغ جو آتش کہ با آب بود — زہر دود مانے برآورد دود
زبون ہوکے ہر پہلوان گر پڑا — روان ہر بدن سے روان ہوگیا
جو سلگائی نوری نے نارِ ستیز — تو اون خاکیون پر ہوا رستخیز
چلائے زبس تیر پولاد کی — زبس مار گرزِ گران آہنی
کئے خستہ چالشگرونکے دلان — قوی زورمندونکے توڑے سران
چلا ہاتھ پیر و جوان پر سبھی — اکھاڑے بُن اور بیخ کفار کی
اڑی گرد ازبسکہ چو طرف سے — زبس بھاپ سے آتش جنگ کے

زمین پر ٹیکنے لگا آسمان — زمین جا رہی اُڑ کے تا آسمان
ہوئے سنگپارے ستارے تمام — ستارے ہوئے سنگپارے تمام
ستارے زمین پر گرے توٹ کر — گئے لشکرین دور کر چرخ پر
زمین پر لہو مین لگے لوٹنے — فرشتونکے سب آدمی تیغ سے
لہو بیٹنے دشمنون کا سروش — کیا سخت اس معرکے مین خروش
فرشتونکے آگے گرے ہو زبون — وہ سب دیو ساران ملعون نگون
تحقق یہہ ہی اُسکے ای خوشخصال — وہ اذ تستغیثون کا لفظ دال
کیا ابن حارث یہہ ذکر آگے جب — بہت پیچ کھایا بخود بولہب
جو تصدیق بورافع اُسکی کیا — وہ مارا اُوسے منھ پہ غصے مین آ
اُسی غم سے گل گل کے بس عنقریب — مواوہ لعین جہنم نصیب

ذکر حصول غنائم کا اور کیفیت کشتگان اور قیدیان جنگ بدر اور دوسرے حالا ٹکا اور آنا کر تشریف لے آنیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کو

جو وہ جنگ بیتاب کفار کو — کیا اور لیا خصم کی آبرو
ہوے اُسمین کفار ستر اسیر — گئے مر کے ستر شقی ذر سعیر
وہ مردون سے جو بیس بدبخت کو — کنوین بیچہ ذالاشر نامجو
جو دُکھ بو حذیفہ کو اُس سے ہوا — دعا سے نبی اُسکو تسکین دیا
خطا کر کے وہ حق مین عباس کے — یمامہ کے دن مر گیا درد سے

وہ جنگل سے باغ ارم مین گئے مہاجر سے چھے آت انصار سے

شہنشاہ دشمن کش تاجور چلے تھا سوار یمین جسکے ظفر

جب اُن کافرون پر قیامت کیا وہان تین دن لگ اقامت کیا

سیوم روز جب مہر عالم نورد دیا جھاڑ شب کی سیاہی سے گرد

فلک پر نکل آگے مشرق سے تیز کیا سمت مغرب کے گھوڑے کو خیز

کیا بدر سے کوچ شاہ اجل کہ جون ابر سے بدر آوے نکل

نکل وہانسے اترا تھا آجس جگا مدینے کے جانب روانہ ہوا

جو اس جنگ مین دشمنان پاے رنج سبون نے کئے ہاتھ خروار گنج

صحابہ نے پائے زبس مال وزر نپائے دل اپنے مین غم کا اثر

غم فاقہ سے جو کہ لاچار تھا سو وہ مال وزر سے تونگر ہوا

بھی جو غم سے پاتا تھا مالش کمال وہ سب مالش اسکی ہوی پایمال

جو دل بینوائی ستی چور تھا درست اس نے پاکر درستی لیا

ملے گر گردونکے اس جنگ مین نہ اتنے کہ جنکے تئین گن سکین

کمان اور تلوار کی جنس بھی نہ یہان لگ کہ حد اسکا پاوے کوئی

ڈھگارون تیجے خود و بکتر پڑے سلاح و سلب باہر انداز سے

بہت جلد گھوڑے عجب تیز گام بھی اونٹان بہت جلد اور خوشخرام

خچر اور بیلونکا نین تھا شمار خر جلد رو کا تو کیا اعتبار

غنایم سے وہ شاہِ عالی تبار — لیا نین کوئی چیز بجز ذوالفقار
علی پہلوان دینِ حق مین جو تھا — کیا جنگ خندق مین اسکو عطا
سو اس فتح سے پائے جو مومنان — گئے بھول یکسر خوشی کافران
کیا عیش اس درد و غم سے حرام — ابوحنظلہ کا فرون مین تمام
تب اسلام سے جبکہ وہ دور تھا — ہوا فتح اسلام سے پر خفا
لہو گھوٹ اس کام سے ہو کے تنگ — ہوا روزِ جنگِ اُحد اصل جنگ
جہان لک بلان جنگ مین زورمند — ہوے بند اسدن بجز کمند
سبونکے تئین باندھ کر ہاتھ سخت — گئے لیکے ہمراہ اسباب و رخت
بندھے سخت یون انکو لیکر رسی — کر طاقت ہوی طاق ہر بستہ کی
شہنشاہ اترا تھا جس جاے پر — رکھے انکو لیجا وہان باندھ کر
انھین قیدیون مین تھا عباسؓ بھی — وہ روتا تھا غم سے بصد خستگی
شہ دین کے ڈیرے ای نیک بخت — بہت متصل تھا وہ زندان سخت
تب اس رنج مین اسکے روے نیستی — شہنشاہ کو نیند آتی تھی
وہ رونے سے اسکے بیانگِ بلند — پیمبر کا دل تھا بہت دردمند
جو دیکھے یہ انصار خدمت گذار — کہی دل شہنشاہ کا بیقرار
کیے عرض جاکر کہ ای شاہ دین — ترا دل ہی کس خاطر اندوہگین
کہا شاہ رونے سے بہتر اچجا — کیا ہی غم و درد مجھ پر گھٹا

سنے جبکہ انصار اس طرح سے ۔۔۔ روا شاہ کی ناخوشی مین رکھے
وہ بیچارہ خستے کی راحت لئے ۔۔۔ گران بند اُسکا سبک کر دئے
جب آسودہ اُس رنج و غم سے ہوا ۔۔۔ وہ راحت سے اپنے جگا سو رہا
کہا شاہ معلوم نین کیا سبب ۔۔۔ چچا کا نہ آتا ہی آواز اب
کہے بند اُسکا سبک ہمنے کر ۔۔۔ کئے مہربانی وہ دلریش پر
کیا حکم ناقیدیون کو سبھی ۔۔۔ دئے بند ڈھیلا کر اُسود کی

مشورت کرنیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدیانِ بدر کے بابمین اور پیشکش لینے مین انھونسے اور معراجعت کرنیمین اور دوسری حالاتمین

نکل کر جو سورج نے وقت سحر ۔۔۔ بلند آسمان کے چڑھا تخت پر
لئے بعد کنج کو اک دہین ۔۔۔ کیا دور آگے سے شب کے تہین
چڑھا شاہ دین تخت پر اپنے آ ۔۔۔ صحابہ نے بیٹھے سر و نکو جھکا
کہا پس ابو بکر صدیق کو ۔۔۔ کہ کچھ قیدیونکے لئے بول تو
کر دن اُنکو گردن زنی تیغ سے ۔۔۔ دیا چھوڑ دون اُنکو مین فدیلے
کیا عرض صدیق روشن نفس ۔۔۔ کہ ای شاہ دین لے خراج اُنسے بر
نہ مار اُن اسیرون کو تلوار سے ۔۔۔ کہ شاید یہہ زہر یسے کفار کے
قوی دست کوئی ازرہ پیروی ۔۔۔ کرے دین مین آکے اُسکو قوی
ہر یک کام مین ہو وے چالاک دست ۔۔۔ کرے ترک باطل کو ہو حق پرست

سنا جبکہ یون سرورِ خلق نے ابو بکرِ حق گو سے بے مکر سے
پسند اوسکو کرکے عمر کو کہا کہ کیا رائے تیری ہی کہو اب بھلا
کیا عرض فاروق دشمن گداز کہ ای خلق بیچارہ کے چارہ ساز
ضلالت مین یہہ قیدیان سرگزشت سبھی گمرہانِ جہان کے بزرگ
تو منھ پھیر فدیہ سے اور کھینچ تیغ سران کاٹ کفار کے بیدریغ
بھلی تیغ سے اونکی گردن زنی بھلا سنگ پر مار نا سنگ ہی
تو مار اُنکی گردن سبونکو بلا رعایت اوپر ڈال پتھر اُٹھا
عداوت مین جو کوئی گرمی کرے نکرنا کبھو نرمی اُس سنگ سے
جب اسطرح ہوویگی گردن زنی تو چھوڑینگے سب گردنان گردنی
تو خود مال و زر سے غنی ہی شہا سرِ سرکشون کو لگڑ زیر پا
تو فرماکہ تا آگے آہر کوئی کرے اپنے خویشون کو قتل آپ ہی
مرا خویش جو کوئی ہی مجھکو دے کہ وہ خویش بیگانہ ہی مجھ کنے
قرابت ہی جسکو کہ کرار سے دے اوسپاس تا مار ڈالے اوسے
بھی جسکو کہ حمزہ کا ہی وہ سگا دے اُسپاس جھاڑے وہ مغز اوسکا تا
کہا شاہ اُسکو کہ در سر نشست عدو سے ہی جون نوح تیری سرشت
تو غصے مین آتا ہی مر اُنکے سیے نہین غرق بن اُنکے خواہش تجھے
ابو بکر ہی تند خوئی سے دور براہیم سا ہی شفیق و صبور

اگر چیکہ پا تا ہی دشمن سے غم — نہین چھوڑ تا لیک راہِ کرم
پس اُن بد سرشتونسے نیکی کیا — ابو بکر کے راے پر ہی چلا
بپا دشتِ حسان اُن لوگ کے — ہوے قتل سترتن ابرار سے
اُنھین مین ہین یہہ بھی جو دو اہل خیر — موے حمزہ اور مصعب ابن عمیر
مسلمان ہوے اُن اسیرونمین جب — دو فرزند عباس و عباس تب
نبی دو سرونسے لیا سیم و زر — دو کافر کا اُن سب سے کمتر ایسر
جو کاموں سے فارغ شہنشاہ نے — ہوا آخر مہ مین رمضان کے
گیا زید غزہ کو شوال کے — مدینے طرف خوش خبر بولنے
رقیہ ہوی جس گھڑی زیر خاک — تب آیا مدینے مین وہ مرد پاک
خوشی کے لئے جا کے دیکھا وہ غم — مسرت لئے آگے پایا الم
جب آیا نگر مین شہنشاہ دین — ہوا سخت اس واقعے سے حزین
لحد پاس بیٹھے اُسکے با چشم تر — بہت ابر نیسان سا بیٹا گہر
مدینے طرف چلد یا جبکہ شاہ — گئے دور اہل مدینہ براہ
جو روحا مین آیا بفتح و فتوح — کیا اسپہ روحا فدا اپنا روح
گئے لیکے سرور کو با صد نشاط — مدینے کے اندر بصد انبساط
گیا شہر مین جب شہِ ذوالکرم — جو کچھ تھا غم اسدم ہوا سب عدم
اُسی سال جا کر بماند شیر — سریہ کے خاطر عمیر دلیر

کیا قتل بیثی کو مروان کے جب — پھر آیا حضورِ امامِ عرب
عُمیر آنکھ سے جبکہ معذور تھا — نہین غزوۂ بدر مین آسکا
کہا جبکہ فاروق اُسکو ضریر — رسولِ خدا اُسکو بولا بصیر
ہوا اُس برس غزوۂ قرقرہ — کہ ڈر سے ہوا شیر آہو برہ
اُسی سال جا سالمِ گردِ دین — ابو عفک کو مار ڈالا وہین
ہوا اُس برس غزوۂ قینقاع — لیا جس سے دینِ خدا ارتفاع
بنو قینقاع اُس لڑائی مین یار — ہوے سخت آشفتہ و دلفگار
جو عبداللہ ابن ابی بن سلول — کیا عجز و زاری حضورِ رسول
گذر خون سے خون کشونکے ندان — گیا شہر کو پس پئے سرکشان
جب آیا وہ غزو ایسے بستی کو باز — پڑھا عید قربان کی سرور نماز
گیا پھر نکل کر بماہِ صفر — بجنگِ سویق حسدِ دادگر
اُسی سال عبداللہ ابن زبیر — ہوا بیت سے مانکے پیدا بخیر
وہ پیدا ہوا ماہ شوال مین — گئے یُمن سے اسکے سب محتشین
خلایق کا دل اُس سبب خوش ہوا — کسی شخص کے دل مین غم نہین رہا
تو آسا قیا کب تلک انتظار — پلا مجھکو یک ساغرِ تابدار
پس از تاب مین پاؤن شاید سرور — غم و درد مجھ دلسے ہوجاے دور

اگیارواں مقالہ وقایع مین تیسری برس کے ہجرت بنوی صلی اللہ

علیہ وسلم سے اور شروع مقالہ غزوہ ذی امر سے ہی

مبارک ہی لے خنجر و تیغ تیز — لہو بیٹا خصم کا در ستیز
اٹھا نا نشان واسطے جنگ کے — جو محکوم ہو چھوڑ دینا اوسے
نہ پھنچے کہین کر کے دشمن بقہر — خلیفہ کوئی چھوڑ جانا بشہر
جسے دشمنی بن نہین چاہ ہی — خطا سے نہ ہاتھ اسکا کوتاہ ہی
اوسے تیغ کینے سے کرنا ہلاک — لگڑنا تلے پاون کے مثل خاک
لہو بیٹنے اپنے دشمن کا جا — بہر حیلہ اوسکو گرا ڈالنا
بہر غزوہ و ہر سریہ سدا — سر خصم ناپاک دین کاٹنا
جو دلخواہ کام اپنے ہووے کوئی — لیا چاہیے راہ عیش و خوشی
نہ ڈر نا کسی خصم بد سے نژند — اگرچہ ہوالوند و پولاد وند
نہ آوے اگر فتح بالفعل ہاتھ — جھڑانا دماغ اسکا مہلت کے ساتھ
جو دشمن کوئی حیلہ سازی کیا — دیا کھول در مکر و تزویر کا
لیا تیغ کین ہاتھ کر کے دغا — اور اصحاب دین کو اذیت دیا
بتدریج کام اوسکا کرنا تمام — اڑانا سر اوسکا بہ تیغ و حسام
طرف اپنے بدخواہ کے دوڑ جا — سبھی قافلہ لوٹ لینا بھلا
کہا یون ہی وہ راوی خوش بیان — کہ گفتار لغز اسکا بخشے ہی جان
کہ قبر بے برس مین امام بشر — زبان سے خلایق کے پایا خبر

کہ ذی امر مین یک گروہ خصام — لئے جنگ کے آنکی ہی مقام
کمر باندھ بدخواہ کو مارنے — گیا غزوۂ ذی امر کے لئے
مدینے مین درّے حسود ونکے سب — خلیفہ کیا اپنا عثمان کو تب
گیا ذی امر کو پیئے کارزار — لئے چار سو پردہ پنجہ سوار
جو لوگون نے تھے جمع ہو کر وہان — گئے بھاگ آگے سے جیسا دھوان
ہوی اُس بیابان مین یک زن اسیر — نبی ثعلبہ سے بہت دلپذیر
دل وجان سے مان حکم نبی — وہین کفر سے دین مین آگئی
جب احمد ندیکھا نشان خصم کا — تلے جھاڑ کے جا کے یک سو رہا
اکیلا خلایق کا سب جانجان — کیا آنکھ بند ایک لحہ وہان
حسود ان شہ دین سے عاجز جو تھے — اکیلا نجھا کوہ پر سے اوسے
جو دعثور اُن سب کا سردار تھا — ہر یک وقت مین مرجع کار تھا
سو دیکھا اُسکو کہ وہ شاہ نے — اکیلا ہی سوتا تلے جھاڑ کے
پڑا ہی اکیلا بمانند ہور — وہ لشکر سے اور اُس سے لشکر ہی دور
اکیلا اُوسے دیکھ دعثور نے — وہین اُوسپہ دوڑا ہی تلوار لے
جو پہنچا شہ دین کے سر پاس آ — کھڑا رہ کے شمشیر بران اُٹھا
کہا شہ کو یہان کون ہی کہہ مجھے — جو مجھکو رکھے باز تجھ قتل سے
کہا باز رکھیگا اللہ تجھے — نہ پہنچانے دیگا اذیت مجھے

اسی گفتگو بیچ روح الامین — فلک سے زمین پر اُترا آ وہین
زبس ماتھ چھاتی پہ مارا اسے — کہ دعشور اور تیغ دو نو گرے
اُٹھا لیکے تیغ اُسکی خیر الورا — کہا اسکو ای دشمن پر دغا
بھلا کہہ تو مجھ سے کہ کون اب تجھے — بچا دیگا اگر مرے تیغ سے
کہا وہ نہین کوئی ای مقتدا — تو ہی ہی رسول وحبیب خدا
دیا اُسکو تیغ اسکی پس شاہ دین — تو وہ اپنے لشکر مین جا کر وہین
سبونکو لے آیا اُتر کوہ سے — وہ سب ساتھ اسکے مسلمان ہوے
جب اس کام سے شاہ دین خوش ہوا — بصد خوشدلی شہر مین آگیا
محمد تبھی حکم سے شہ کے جا — کیا سر جدا رات کو کعب کا
اسی سال وہ شاہ آفاق گیر — گیا جانب فرع لے تیغ و تیر
جو دیکھے وہ سب جاہ و حشم نبی — گئی بھاگ فوج اُسکے بدخواہ کی
مدینے کھا وہان فوج دشمن کو جب — نکل وہان سے آیا مدینے کو تب
گیا تاجرون پر اُسی سال زید — کہ جون شیر جاتا ہی از بھر صید
جب آیا وہ غازی العزم ستیز — کئے لوگ اس قافلے کے گریز
تمام اُنکا مال اور زر چھین کر — لے آیا شہ دین کے جلد تر
جو تھا خصم حق فاجری سے نژند — ابو رافع تاجر خود پسند
سو عبداللہ اس شاہ کے حکم سے — گیا اُس سیہ روے کو مارنے

اکیلا گر اکر اُسے بیدریغ — اُڑا پا سر اُسکا وہین کھینچ تیغ
گیا کشمکش بیچ توت اُسکا پا — یہ توڑا وہ سر اپنے بدخواہ کا
وہ ملعون کو جب مار فارغ ہوا — پس آہستہ شہ پاس پہنچا ہی آ
اُسے جبکہ پایا وہ شہ پاس جا — ملا دینہین پایہ اور زور پا
اُسی سال جگ سب جو معمور تھا — سموم الم خلق سے دور تھا
سو اُو گار بس رحمتِ ذوالمنن — بباغِ سیادت نباتِ حسن
اُسی سال عثمانِ مرحوم کو — پیمبر دیا اُتم کلثوم کو
اُسی سال حفصہ کو ای باصلاح — کیا سہ در دین و دنیا نکاح
اُسی سال زینب مشرف ہوی — نکاح شہِ جن و انسان سے ہی

ذکر غزوۂ اُحد کا

اُسی سال جنگِ اُحد کے لئے — گیا ہی شہنشاہ فوج اپنی لے
جو دشمن پہ پھیکا درس شاہ نے — گیا نصف شوال مین شہر سے
بیان اسکا یون ہی کہ اہلِ ضلال — زبس بدر مین پاے رنج و ملال
جو باصد خرابی گئے بھاگ کر — گلے ڈالنے خاک غم سے بسر
پڑے غم مین بس اس بلاے عرب — وہ صفوان اور عکرمہ کیسے تب
جب اُس جنگ مین انکے خویشان جو تھے — موے اور دوزخ کا رستہ لئے
نمط سانپ کے پیچ اپنے مین کھا — سبون نے ارادہ کیے جنگ کا

قوی بازوان کو فراہم کئے — اور اسباب لشکر کا کرنے لگے
ہوے جمع ہر طرف سے پہلوان — فریبرز برزان پشوتن تہان
ہوا جمع جب لشکرِ پرزجوش — بمانند دریا اُٹھا یا خروش
وہ لشکر کے اندر زرہ پوش شمار — تھے پہلوانان کم از سہ ہزار
سبھی زورمند اور چالاک دست — سبھی دشمن حق و باطل پرست
بمانند درّندگان کینہ جو — بھی درندگی مین بہت تیز پو
نہٹ زشت شکل اور صورت حرام — جہالت مین جون دیو زنگی تمام
ہدایت کے رستے سے دور و بردن — لَولَوًا الیہ دھم یعمھون
محبت مین تھا اونکے کینہ تمام — تھے انعام سے اونکے سب خاص و عام
دغا باز و حیلہ گر و بدخصال — ذلیل و دلیلِ سبیلِ ضلال
گرہ اونکی ابرو پہ اور تند خو — اُنھو نمین زرہ پوش تھے سات سو
اور اُن گاوسارون مین بے اعتبار — دو سو اسپ تھے اشتران سہ ہزار
وہ بدمست لشکر مین عصات کے — دس اور پانچ ہودے تھے عورتونکے
ہوی فوج تیار جب بھر جنگ — دمان سے نکل چلدئے بیدرنگ
اور اوسوقت عباس یکے مین تھا — حسود ونکے اوس جوش سے جوش کھا
وہ لشکر کے اسباب و انداز کی — خبر لکھ کے بھیجا حضورِ نبی
وہ نامہ کو لے قاصدِ پرشتاب — روانہ ہوا دمان سے مثلِ عقاب

حضور اوس شہ دین کے پہنچا دیا — وہ نامیکو بس تین ہی دنین لا
ہوا واقف اُس کام سے جبکہ شاہ — خدا پاس دشمن سے مانگا پناہ
اُدھر سے وہ کفار بھی بحر سے — نکل پانچ چھے میل تک آ گئے
چل اوس راہ مین وہ گروہ خصام — جب آذی الحلیفہ مین پہنچے تمام
دھوین کی سر یکا شتابی سے آ — کئے تین دن لگ مقام اوس جگا
دیا بھیجہ خباب کے تین اُٹھا — خبر لیکے آئے وہان مصطفا
لکھا تھا جو کچھ حال عباس نے — خبر لے گیا فوج کفار سے
سنا جبکہ وہ رہنمائے سبیل — کہا حسبنا اللہ نعم الوکیل
تشبثت باللہ فی کل حال — احول بحول الذی لا یزال
جو دن چار دین یہہ زمین نشرند — اٹھائی نشان آسمان پر بلند
وہ فوج عدو اپنے منزل ستی — نکل شاہ آفاق کا قصد کی
شتابی سے جنگل مین آکوہ سے — بس اُتری مدینے کے سب سامنے
جو تاریکی شب نے کی قصد ماہ — ہوا عارض شب سا عالم سیاہ
ہوے چوطرف یے ستارے عیان — فلک کے اُپر چاند کے پاسبان
کیا صحابہ کمر باندھ کر — سب آ بیٹھے اطراف پیغامبر
مسلح ہو سو ساز و آئین سے — نگہبان ہوے شاہ کونین کے
نہ موجے پلک رات کو یکزمان — ستارون کے مانند بر آسمان

بیان کرنیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال خواب کا اور سرایسمیہ
ہونیمین صحابہ رضی اللہ عنہم کے سننے سی اوسکے اور تحریص کرنیمین کتنے
بزرگونکے مانند حمزہ اور سعد بن عبادہ کے رہ شہر ہی باہر نکلنے کے واسطے

جو سورج اُٹھا تیغ وقتِ فجر — گیا بھر جولانگری چرخ پر
اُٹھا نیند سے شاہِ عالیجناب — حضور اسکے بیٹھے سب اہلِ صواب
ہوی مجلس انجم سے آراستہ — دل افروز جون ماہِ ناکاستہ
کہا وہ شہنشاہِ اہلِ عرب — کہ شبکو مین یک خواب دیکھا عجب
دِسا خوابمین اسطرح سے مجھے — کہ بیلان سبھی ذبح ہین ہو گئے
جو بیلان بہت ذبح ہوکر پڑے — مری تیغ مین روز نان پڑ گئے
مین اُس بیقراری مین پایا قرار — پکڑا ہاتھ سے زرہ کو استوار
سن اس خواب کو لوگ گھبرا گئے — بھی تعبیر مین اُسکے حیران ہوے
صحابہ کی لی رائے اسپر قرار — کہ باہر نہ نکلین پئے کارزار
کرین دفع دشمن کو رہ شہر مین — اور اس فوج سے جنگ ساری کرین
مگر حمزہ و سعدِ بدخواہ کش — نتھے شہر کے بیچ رہنے سے خوش
کہے جنگ ہم گر یہین سے کرین — مخالف سے باہر نکل نا لڑین
ہمارے جو اقبال سے رنج مین — عدو ہی سو سمجھیگا عاجز ہمین
بہت کم تھے ہم بدر مین بیشتر — دلیر اور غالب تھے کفار پر

جو لڑنیکو آیا عدو سے نڑند ہوے آخر الامر ہم فتح مند
ہمین زور زاید ہی اب حصر سے تہ کیش دشمن سے کیا ہو سکے
وہی خوب ہی ہم کہ جولان کرین نکل شہر سے دشت مین جا رہین
کرین قصد میدان کا جیون شیر ہم نرکھ لیوین ہاتھ اب نکالین علم
کہا شاہ سے مالک ابن سنان کہ ای ہاتھ تیرے ظفر کی عنان
دو حالت سے تی خالی اب ہم نہین قسم حق کی دونو مین بھی غم نہین
ہی یک فتح دیگر شہادت ہمین بہہ دونو مین بھی ہی سعادت ہمین
کہا حمزہ تب نعرہ کر شیر سا کہ ای دین کو تجھ سے قوت سدا
قسم اسکی جو تجھکو قرآن دیا کیا جان ہم سبکا تجھ پر فدا
نہ کھولیگا روزہ یہہ بندہ ترا نہ بیٹا تلک خون اس قوم کا
بھی نعمان مالک تب ایسا کہا کہ ای تجھ سے عالم کی حاجت روا
تو جوگا و مذبوح دیکھا تجھے جواب سو وہ گا و بس مین ہون ای آفتاب
مین اب جا کے لڑتا ہون دے حکم تو کہ قربان ہونا بھلا گا و کو
قسم اس خدا کی کہ اس بن خدا نہین کوئی جنت مین مین جاؤنگا
کہا شاہ کیونکر تو سمجھا بھلا بیان کر کہ جنت مین تو جائیگا
کہا اس لیے ہو ون جب مین فدا براہ خدا و رسول خدا
لڑون جبکہ مین خصم بدکار سے پھرا ون نہ تیر و تلوار سے

کہا شاہ بیشک یہی بات ہی — جگا تیری جنت ہی اے نیک پے
گیا جبکہ دشمن یہ بے خوف و بیم — رہا جا کے نعمان بدار النعیم
شہنشاہ دنیا و دین بعد ازین — جو چاہا کہ نکلے باہنگ کین
وعید اور وعید ایسے اصحاب کے — بھرا دل کو حکمت کے انوار سے
گیا حجرہ مین ظہر پڑہ کر نبی — گئے اوسکے ہمراہ شیخین بھی
بندھے اوسکو دستار سر کے اُپر — بچھائے زرہ اوسکو یک خوبتر
ہر یک طرف سے غازیان بیدرنگ — کسے جنگ کرنے کمر اپنی تنگ
ہوے جمع یک ایک حجرے کنے — صفان باندھے آجلد باہم ہوے
سبون نے ذرا ہم ہو چوطرفسے — رہے منتظر اوس شہنشاہ کے

پشمان ہونیمین بعضی صحابہ کے کہ جنکے واسطے باہر نکلنے مین کوشش کی تھے اور سونپنے مین انہونکے نکلنے اور نہ نکلنے کے کام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رای عالم آرای پر اور قبول کرنیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مین رہنیکو اور باہر نکلنے مین شہر ہیے واسطے جنگ کے

کہے اوسدم اسطرح سعد و اُسید — کہ سرور پہ اُتریگی وحی مجید
وہی خوب اوسکو ہی سونپین یہہ کام — جو کچھ وہ کہے ہم قبولین تمام
جو بستی مین رہنا اوسے ہو پسند — نکلنا نہین چھوڑ یہہ شہر بند
نکلنا گر اوسپاس ہووے صواب — بھلا ہی کہ ہم بھی رہین در رکاب

اسی گفتگو مین تھے وہ مردمان — کہ آیا امام زمین و زمان

زرہ ایک پہنا ہوا خوبتر — مبارک عمامہ بندھا سر اوپر

کمر پر ادیم ایک باندھا ہوا — بھی یک ہاتھ مین نیزۂ جانگزا

حمایل تھی یک تیغ عالم فروز — کہ جس سے پڑے دلمین دشمنکے سوز

گیا پاس یارونکے مجرے سے یون — نسیم بہار آوے گلشن مین جون

جو لوگان کہ باہر نکلنے کو تب — لہو بیٹھے خصم سرکش کا سب

کئے تھے بہت سعی اور سخت جد — ہوئے تھے بہت جنگ پر مستعد

حضور اوس جہاندار بے مثل کے — ندامت سے بس عرض تب یون کئے

ہم اپنے کئے سے پشیمان ہوئے — طریق خطا بیچہ جو لان کئے

جو باہر نکلنے مین کوشش کئے — مخالف پہ جانیمین جوشش کئے

جو کچھ تیرے خاطر مین آوے سو کر — وہی کر جو تجھ پاس ہو خوبتر

ہماری یہہ گرمی طرف مت نجھا — کہ ہم کیا ہین اور کیا ہمارا کہا

کہا اونکو سرور کہ تم اوّلا — کئے قصد باہر کا بے انتہا

نہین یہانکے رہنے مین دیکھے صواب — کمر تنگ باندھے ز بہر شتاب

نہین لایق اب ٹھیرنا اس جگا — نہین کام باہر نکلنے سوا

بندھے جبکہ ہتیا پہ یہ تمہر — کہان کھولتا ہی پھر اندیشہ کر

رہو ثابت اور کام کچھ اب کرد — مرے حکم سے جنگ تم سب کرد

مرے حکم سے سر کو مت پھیریو　　بہر آن دہر دم مرے ہو رہو

روانہ ہونیمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کو پیکر سمیت کوہِ احد کی طرف

بنایا ہی تب تیں جھنڈے نبی　　خدا کی مدد اُن میں تاثیر کی

نشان اہلِ ہجرت کا اول اُٹھا　　علیؓ ولی کے حوالے کیا

نشان اُوس کی قوم کا جو کہ تھا　　لیا سعدِ عُبادہ اُسکو اٹھا

بنایا جو خزرج کے خاطر نشان　　لیا ابن مندر اُسے بیگمان

مدینے میں تب وہ شہِ نامجو　　خلیفہ کیا اپنا عبداللہ کو

جو فارغ ہوا شہر و لشکر سے شاہ　　اُحد کے طرف لے چلا بارگاہ

وہ سرور کے ہمرہ زرہ سے شمار　　گئے شہر سے پہلوانان ہزار

سبھی شیر زور اور بدخواہ سوز　　کہ شیر آنکے ہو رو برو مثلِ یوز

نبرد آزمایانِ کوپال زن　　فرامرز انداز جیپال زن

جو ہو دین وہ برزینِ ابرش سوار　　بہر تیر رستم کو کرلین شکار

بزال کمان ہو کے دستان کشا　　دو سو سام و نیرم کو دیوین گرا

گرا دین بیک صدمہ کر شب کو　　پکڑ لین بیک حملہ پورہب کو

رمام اور انباش و سہراب و نخشر　　بلاشک تمام انکے پامال رخش

زریوند و ہندی و طرطوسِ طور　　یہہ سب زیر پا انکے مانند مور

جو کھینچین بکین خنجرِ آبدار　　تو بر زین کو بر زین لگا دیوین نار

جو زالِ کمان سے چلا دین وہ تیر — تو دستان مین انکے ہو دستان اسیر
چلا دین جو دشمن پہ تیر خطا — نہو اسکے خونریز مین کچھ خطا
صف جنگ مین جست و لبرگرم خیز — چلا دین چلا اسپ شمشیر تیز
لگر دین دو سو سانپ کو شل مور — گھسے شیر جا انکے در سے بگور
بتاب انکے پیگان کے ہنگام جنگ — پگل جاے فرسنگ انک سخت سنگ
زدہ تیر بر سینۂ ہر عدو — بترکش نکردہ رخ از ہیچ رو
گر جنگ مانند برق و غمام — کرین خیز گھوڑے کو کھینچین جام
بجھے آگ اور خشک ہو جاے آب — نہ ہو ابر مین ہو نہ بجلی مین تاب
دو سعد صفا کوش فرخندہ کیش — زرہ پھن شہ کے چلے پیش پیش
یہہ سب پہلوانان روئین تنان — تھے گرد اسکے جون کوہ آہن روان
وہ حلقے مین سر حلقہ کامیاب — ستارون کے لشکر مین جون ماہتاب
چلا یا جو گھوڑے کو وہ شہسوار — قضا و قدر تھے یمین و یسار
جو تھوڑی سی وہ راہ روشن چلا — تو پردہ مین خورشید روشن چھپا
پس اترا دمان وہ شہ بیمثال — دیا تب اذان جلد اگر بلال
گئے جا نمازون پہ سب سروران — وہ دشت صفا مین باندھے صفان
ہوے جمع آ چو طرف سے تمام — امامت کیا وہ جہان کا امام
گذارا دمان شاہ دین ساری رات — بہ تسبیح و تہلیل و حمد و صلوۃ

کئے لوگ باہر نکل فوج سے — طلایہ کے خاطر گئے فوج کے
تیا قی ہوا فوج کا پاسبان — ستارے کے مانند بر آسمان
عدو ناکہ شبخون نہ مارے کہین — سو اوس واسطے لوگ سوئے نہین
نکل عکرمہ فوج دشمن ستی — نگہبان تھا اوس فوج کا شب بھی
سوادِ فلک بحر جب صبحدم — کیا تیغ کین مہر تابان علم
تو خونریز تیغ اوسکی سے درمیان — شفق کے ہوا خون سرخ آسمان
اُٹھا نیند سے وہ شہِ بحر و بر — کیا کوچ وہان سے کمر باندہ کر

تیار ہونے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ کے واسطے اور مقابلے
مین دونو طرف کے صفون کے اور کیفیتِ جنگ مین

گیا چلکے اس طرح جلدی سے راہ — کہ پہنچا اُحد پاس آ صبحگاہ
وہ جنگل مین لے اپنے اصحاب کو — نماز اوس اُحد کے پڑا رو برو
کمر باندھ کر بعد ازان جنگ پر — لیا پھن بکتر پہ بکتر دگر
بھی یک خود لوہیکا سر پر رکھا — کھڑا آکے جیون کوہِ آہن بجا
تمام اہلِ اسلام ہر سمت سے — صفین باندھے اگر اُحد کے تلے
ہوا لشکر آراستہ جنگ جو — مدینہ تھا اوس فوج کے روبرو
بھی بائین طرف کوہ عینین تھا — اور اوسمین شگاف ایک جون عین تھا
لڑائی کے وقت اور ہنگام کین — رہے اوس کمینگہ سے خوف کین

سوا اوس کے وہ عبداللہ ابن جبیر ہوا حکم سے شاہ کے گرم سیر
کہا شاہ اوسکو تو وہان جلد جا نکل مت کہین تنگ مین کر آ
پچاس اوسکے ہمرہ دیا تب جوان سبھی ماہر فنّ تیر و کمان
کیا جا کمینگہ مین وہ مردِ کار کمین کے اویسے خوفسے استوار
رہا سیدھے جانب مین عجّاشہ نے ابوسلمہ بائین طرف فوج کے
کھڑے آنکر روبرو مثل شیر وہی ابن جرّاح وسعدِ دلیر
جلانیکو اعدائے بدکیش کے رہا پشتِ لشکر پہ مقداد نے
اُدھر شور بختانِ پرخشم و کین صفان باندھے اگر بشورہ زمین
وہ پرخوف لشکر کے برمیمنہ رہا خالد اور چپ طرف عکرمہ
جو صفوان نے دیکھا ہی وہ رخنہ گاہ رہا جا وہ رخنے کنے لیے سپاہ
جوانان جو تھے ماہرِ فنّ تیر ہوا اُنھ پہ ابن ربیعہ امیر
لیا جب کھینچ تیغ چو طرف سے نشان طلحہ ابن ابی طلحہ نے
بندھے جبکہ دو نو طرف سے صفان ہوے مستعد جنگ کو پہلوان
ابو عامر دیو خو پیشتر چلایا ہی تیر اہل اسلام پر
کہا سر اُٹھا دیو صورت ہو نہین ابو عامر گرگ خو ہون یقین
یہہ بات اوس سے جو کوئی مونن سنا پکارا اوسپہ لا مرحبا یہ کہا
زبس قوم سب اوسکی فاسق تھی جب موافق تھے اوس کام مین اوسکے سب

جو دیکھے یہہ ڈھب اُسکا گردانِ دین
گئے دَور جنگ اُس سے کرنے وہین

چلائے تمام اُسپہ تیر و خدنگ
وہ تھا سنگدل اُسکو مارے سنگ

اُسے مار میدان مین جنگ کے
رُخِ زرد اسکا لہو سے رنگے

لگی آتشِ جنگ جب ہر کنار
سیہ رو گیا بھاگ سیماب وار

جو میدان مین وہ کینہ وہ نین رہا
نکل طلحہ ابن ابی طلحہ آ

مبارز کو چاہا ز بس سرکشی
پکارا اُٹھایا بہ بیہودگی

کہ لڑنے مین بس تیز و سرکش ہو نہین
بہت تند خو مثلِ آتش ہو نہین

جہان کو جلاؤن بیکتابِ تیغ
مین آتش کو دون آتش از آبِ تیغ

ہو مجھ قوس کے سہم سے قوسِ زار
دلِ تیر مین تیر مارون ہزار

جو مین تیغ کھینچون کمر سے بجنگ
جلاؤن کمانسے جو تیرِ خدنگ

سوجے مرغِ بسمل سا تڑپے بخون
گرے چرخ زخمِ جگر سے نگون

علیؑ ولی صاحب ذوالفقار
شہِ پردلان شاہ دُلدُل سوار

جو دیکھا کہ کرتا ہی بیہودہ گی
وہ اُس معرکہین بہت سرکشی

نکل اپنے لشکر سے حملہ کیا
بداندیش بدکیش پر شیر سا

کیا وار یون تیغ کا اُس اُپر
کہ نکلا ہی مغز اُسکا شق ہو کے سر

وہ اس ضربتِ سخت سے گر پڑا
گرا خاک پر زخمِ سر بچہ کھا

گرا زخم سے ہو کے افگار جب
تو دسنے لگی شرمگہ اُسکی تب

قسم دے کہا ہاتھ رکھ مجھسے تو گیا چھوڑ دے شیر اُس پست کو

پس اسوقت جون شیرِ نر مست رنگ نکل حمزہ میدانمین برعزم جنگ

کہا کھینچ تلوار للکار کر کہ اژدر کامین پھاڑتا ہون جگر

کرون شیر کے جنگ کا جب خیال تو شیر وُنکو جا دیوُنمین گوشمال

کرونمین جکر چاک مُرغام کا پُرو دیوُن نیزیسے دل سام کا

اگر آوے نیرم بھی اُٹھ گور سے تو چیونٹی سا لگرُون بدستان مرے

جو میری کمان زال سے ہی دونا بہت رستمونکے تئین کی فنا

سیہ دیو کیا کیا ہین اہرمنان کیا آرش رشان کیا پشوتن تنان

ڈبین خونمین مجہ تیغ سے مثلِ میغ کہ ہم میغ دہم برق ہی میری تیغ

وماظلت فی العزم الا یھیج الا انّنی ابن ساقی الحجیج

لڑا اُس سے ابنِ ابی طلحہ آ وہ شیر اُسکو زیر زمین کر دیا

اُسے آتشین تیغ سے یون دھرا بپا دآتشِ تیغ سے وہ ہوا

ہوا جنگ سے اسکے فارغ وہ جب گیا فوج مین اپنے میدان سے تب

علم دار وہ خاک پر جب گرا علم لیکے یک شخص پھر آ کھڑا

گرا سرنگون خاک پر وہ بھی جب علم آ لیا دوسرا شخص تب

اسیطرح نامدار نغز زورمند علم دار خستہ ہوے اور نژند

پس آخر کو آ ایک عورت ہویا علم دار کفار کے فوج کی

کیے حملہ شیران دین بعد ازاں — شجاعو نکو کرنے لگے قتل دھان
چلانے ہر یک طرف سے تو سنان — لیے کھنچ تیغ اور چیرے صفان
چکا چاک کرز و شپاشاپ تیر — نکالی ہی جان جہانسے نفیر
پڑا زلزلہ ساتوں افلاک مین — زمانہ لگا لوٹنے خاک مین
وہ گرد و نکے نعرے سے مثل ہزبر — چھپی جا کے بجلی نے درجیب ابر
جہتی شست گردانسے جو جو کہ تیر — وہ سوراخ کی چرخ گردان کو چیر
فلک پر جو دستے ہین یہہ اختران — اُسی تیر باران کے ہین بے نشان
ہوی تیر با دل مین بس جایگیر — عوض ہنہ کے با دل سے برسی ہی تیر
زمین کو کیا رخنہ سب کوب پا — گیا خصم اوسمین سے تخت ثرا
دل پر دلان رعب سے تیغ کے — ٹپکنا تھا جاے عرق عضو سے
زبس فتنہ ہر یک طرف سے اُٹھا — نہ پہلو مین دل جان نہ تنمین رہا
بس از تیر تاثیر خلق اور ہی — ہوی آگ سے آگ جلنے لگی
جو سلگی زبس آتش انتقام — زبس جوش کی بحر و تیغ حسام
زمین ہو گئی چون سپہر برین — ہوا آسمان مثل روے زمین
جو بیشی لہو بسکہ نوک سنان — جگر خون ہونمنہ سے ہوا ہی روان
ہوا دو دمان بقا دو دسب — ہوا جو کہ تھا بود نابود سب
حسودون نے دیکھے جو وہ دست برد — ہوے زخم کھانے سے پست اور خورد

انھونکے تئین زشت حالت ہستی — جراحت لگی رگ مین قیفال کی
عدو کام پر اپنے قائم جو تھا — نہین قائم اوس جنگ مین رہ سکا
زبس قوم کا نجا بقائم برنخیت — کس از قوم قائم نماند دگر نخیت
تہ تیغ گردان دین کے ہوے — تنان چو رجان خستہ کفار کے
گرے بے سر و پا جو سب سرکشان — دلونمین پڑا ہول اعدا کے دھان
پر ونے سے دل اونکی تیر خدنگ — لگے بھاگنے کافران ہو کے تنگ
جو دیکھا دھان خالد ابن ولید — کہی بھاگتی اپنی فوج پلید
گیا کوہ کے شق طرف دوڑ کر — گرے ناکہ جا لشکر دین پر
چلائے دلیرون نے یون اُسپہ تیر — کہ اوسکو اُلٹنا ہوا ناگزیر
کئے بار اوس شق مین آیادہ مرد — غم خار ہے گل ہوا اُسکا زرد
رہا ہو کے آشفتہ حال وحزین — کمان کے گیا سہم سے درکمین
غرض کافرون نے لگے بھاگنے — سیہ خاک پر ابر دال دے
اُنھین بھاگتے دیکھ کر مومنان — چلے دوڑ ہر طرف سے شادمان
رکھے دھیان سب لوٹنے کے اوپر — ہوے درپے مال وزر سر بسر
دئے ڈال مغرب مین سب آفتاب — کئے جانب سایہ اُسدن شتاب

دو رہونیمین تیر اندازونکے شق کوہ سے لوٹنے خاطر اوس غنیمت جانے مین خالد ابن
ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کے متفرق ہونیکو اونکی اور متفق ہو کر عبداللہ

بن جبیر پر دوڑکر اسکو شہید کرکے اور شکاف کوہ سے نکل کے لشکر دین پر جاکر
گرنیمین اور شکست پڑنیمین دین کے فوجین اور پریشان ہونیمین مجمع صفا کیشان
کے غلبہ کفار سے اور بیقراریمین صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور دوسرے حالاتمین

جو تھے پہلو انان کمینگاہ مین — گئے لوٹنے دوڑکر راہ مین
ہوا تند عبداللہ اس کام سے — کہا دوڑ یومت درم کے لئے
ٹھہایا ہی جب ہمکو یہان شاہ دین — لئے زر کے ناچھوڑنا یہہ کمین
نہین خوب ہی یہانسے جانا نکل — مبادا کہ دشمن کہین آوے چل
غرض بات سے اسکے منھ پھیر لے — گئے دوڑ کر سیم وزر کے لئے
گئے مال خاطر نکل سب یلان — رہے کتنے شخص اور عبداللہ وہان
جب اس حال سے خالد آگہ ہوا — طرف اس کمینگاہ کے چل دیا
بھی ہمراہ لے عکرمہ کے تئین — گیا اس گذرگہ مین لے تیغ کین
بس اُن سروران پر کمینگہ سے آ — سران تیغ سے انکے کٹوا دیا
اور اس رہ سے آیا نکل بیدرنگ — کمان سے نکلتی ہے جیسے خدنگ
گرا لشکر دین پہ گھوڑا چلا — چلایا ہی تلوار پیچھے سے آ
پڑا دین کی فوج مین اضطرار — پریشان ہوے لوگ سب ہر کنار
ہوا غم سے منھ مومنان کا زریر — لئے کھینچ بایکدگر تیغ و تیر
زبس معرفت اٹھ گئی ایکبار — بہت سے ہوے قتل صحب کبار

جو بدخواہ کو پایے بس کینہ ور — مسلمان گئے لوگ تب دور کر
کئے خوب سا کھینچ تلوار جنگ — بشتابی مین کچھ بھی کئے نہین درنگ
بہت غازیان اُنسے مارے گئے — ہر یک شہید ونکے تو دے پڑے
گر احمزہ لگنے سے زخم شدید — کیا وحشی یک شیرِ دین کو شہید
جب اُس معرکہ مین ہوا گرم سیر — گر اقتل ہو مصعب ابن عمیر
گئی بھاگ میدانسے یک گروہ — رہی جاکے اندر بیابان وکوہ
زبس ڈر کے دھانسے گریزان ہوے — گئے کوہ مین اور پنہان ہوے
کئے لوگ بھاگے طرف شہر کے — ہوے جمع بستی مین چو طرف سے
یہہ آوازہ ابلیسِ ملعون کیا — کہ تحقیق مارا گیا مصطفا
مدینے مین ہر جا پڑا غمکا شور — سرا زندگان پر ہوا شل گور
نکل راہ مین فاطمہ گھر ستی — بصد درد و غم آہ کرنے لگی
مصیبت سے تھی پیٹتی اپنا سر — بہاتی تھی آنکھونسے خونِ جگر
جہان لگ زنان اُسکے غمخوار تھے — رہے کام مین اُسکے سب کام سے

ذکر ثبات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس حال پر اضمحلال مین اور بیان اُن حالات کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تئی اور دیگر حالتین

جو اُسوقت مین پڑ گیا اضطرار — صحابہ مین اُس شاہ کے نامدار

ہلا نین چگا اپنی سے مصطفا — کہے تو کر ہی کوہ یک باصفا
صحابی نہ کوئی رہا اوس کنے — وہی پندرا مرد بس رہ گئے
مہاجر تھے سب آت عالی وقار — اور انصار تھے سات ذو افتخار
عمر اور بوبکر و شیرِ خدا — زبیر اور طلحہ نبی پر فدا
بھی تھا بو عبیدہ و سعدِ دلیر — مہاجر سے اور عبدِ رحمن شیر
اور انصار سے شاہ پای رشید — تھے سعد معاذ اور سہل و اسید
دگر حارث اور ابن مندر رہا — رہا عاصم اور بوذجانہ بھی تھا
شہنشاہ کو قتل کرنے بدل — جماعت ستی پانچہ کافر نکل
کیا سنگ سے مار کر یک پلید — پیمبر کے یک دانت کو تب شہید
بھی دوسرے نے پھینکا ہی اسطرح سنگ — لہو سے ہوا شہ کا مونہہ سرخ رنگ
لگا مار منہ پر بس ایسا اوسے — کہ کڑیاں سبھی خود کے گر گئے
پشانی پہ اسکے لہو چلد یا — شفق مہرِ رخشان سے ظاہر ہوا
لہو سب وہ چادر سے کرتا تھا پاک — بھی کہتا تھا یون با دل دردناک
کہ یارب نہین قوم یہہ راہ پر — تو بخشش کر ان پر کہ ہین بیخبر
مری قدر عالی نہین جانتے — دئے اس لئے رنج و ایذا مجھے
جو ہوتے مرے کام سے باخبر — نہ لڑتے مرے سے کمر باندھ کر
نکھا پیار اس رحمت خلق کا — کیا عاصیون کے لئے کیا دعا

عدو اُس سے غیر از بدی نین کیا — پہ وہ اُسکی خوبی ہی چہتا رہا
وہ کینے سے دم مارتا کچھ بھی گر — جلاتا جہان کے تئین کر نظر
جب آیا وہ عالم کے خوبی لئے — سہاؤ کہ نہ روتھا کسی شخص سے
کوئی سنگدل اُنسے پتھر اوتھا — شہِ دین کے پندڑی پہ مارا نبا
ہوی زخمی اوس مار سے ساقِ پا — لہو سے قبا تر ہوا شاہ کا
جو مالک نے دیکھا وہ خونِ رواں — اوسے جوشِ خو نسے چو سانس آن
غرض جنگ مین کافران تیغ سے — شہنشاہ پروار ستر کئے
پناہِ خدا تھی جب اوسکو سپر — نکی تیغ بُرّان کچھ اوس پر اثر
لگے گرچہ مار اوسکے منھ پر کئی — دسا نین نشان مار کا ایک بھی
اُن اعدا سے پھر ایک باطل پرست — پیمبر کو مارا بس زورِ دست
تو بکتر کے بار اور اُس مار سے — گرا ایک گڑھے مین شہنشاہ نے
گرا اور مقعر مین جاتا رہا — نظر سے خلایق کے غائب ہوا
وہان مارزانو کو شہکے لگا — بھی ماتھے سے اور منھ سے لوہو بہا
جو لوگونکے آنکھون سے غائب ہوا — گل روے اصحاب مرجھا گیا
خلایق مین شیطان اٹھا یا فغان — کہ احمد گیا جھوڑ کر یہہ جہان
دلِ تنگ کفار کا خوش ہوا — مدینے مین سب زلزلہ پڑ گیا
وہین دوڑا اوسپاس آطلحہ لے — لیا کھینچ باہر کنوین سے اوسے

مدد آگیا اُسکو کرّار نے — کنوین سے الم کے نکالا اُسے
کنوین سے جب آیا نکل مصطفا — اُٹھایا کھڑے رہکے دست دعا
وہ پانچو کے خاطر ہلاکت طلب — کیا درگہِ پاک پر دانسے تب
قبولا دعا اُسکی ربِّ مجیب — وہ سب مردگان مرگئے غیب
صحابہ جو سرور کے درپیش تھے — گئے روبرو اسکے ہر طرف سے
لے یارونکو اپنے شہِ پرشکوہ — وہان سے چلا جانبِ تیغ کوہ
جو تھا ضعف اسکو جراحا تسے — نتھی جلد چلنے کی طاقت اُسے
گئے اور بھی گرمان بخیبر — اُسے مارنے آئے تب دوڑکر
عمر کتنے اصحاب سے جاوہین — کیا دفع اُن دشمنون کے تئین
نہین پر سکا شہ پہ جب انکا دست — چلے ہر طرف دوڑجون گرگ مست
نکل قید سستی غم و رنج کے — بہت خوش ہو اشعار پڑھنے لگے
شہیدان طرف دوڑکر پس گئے — شکم اُنکا چیرے ہین بیطور سے
پروئے ہین رشتونمین سنگین دلان — سبھی تیغ سے کاٹ ناک اور کان
وہ رشتونکے ہار ان بنا کر تمام — گلے مین لئے ڈال بے ننگ و نام
کھڑا رہکے وہ شاہِ عالم نواز — نہین پڑھ سکا ظہر کی تب نماز
جو چاہا شہنشاہِ کونین نے — وہانسے چڑھے اوپر اُس کوہ کے
ہوا سدرہ ایک پتھر اُسپے — نہین چڑھ سکا اُس پر ضعف سے

وہین طلحہ اُس ریش حالت سے آ — گیا بیٹھ تھمبے پہ سر کو اُٹھا
رکھا پاؤن کاندھے پہ خیر البشر — کھڑا تب رہا چڑھ کے اُس سنگ پر
ہوا طلحہ جب یاد مین اُسکے گم — دیا فضل سے اُسکو ایزد ارم
ابو حنظلہ آ کے دریافت کو — پکارا اُن سے پوچھا کہ ای صاحبو
محمدؐ تمھارا جو ہی غمزدا — جھا نہین ہی یا اِس جہان سے گیا
کہا سرورِ دینِ صحابہ کو تب — کہ کچھ مت کہو تم جواب اُسکا اب
دگر بار للکارا وہ مست حال — ابو بکر سے تب کیا ہی سوال
شہِ دین و دنیا کے فرمان سے — دیا نہین جواب اُن سے کوئی اُسے
جواب اُن نہ گونسے جب نہین سنا — چلا قوم مین اپنے ہنستا ہوا
کہا جاکر جن سے کیا مین سوال — وہ سب مر گئے درمیانِ جدال
اگر زندہ ہوتے وہ لوگان تمام — تو آتا جواب اُن سے اب لاکلام
سنا جب یہہ فاروقِ عالی وقار — کہا خشم و نفرت سے اُسکو پکار
کہ تا چند جھوٹ ای عدوے خدا — یہہ ہی دیکھ روشن چراغِ ہدا
کھڑا ہی ابو بکر یہہ دیکھ لے — شہِ دین کی خدمتین دل جا نسے
جب اِسطرح بوحنظلہ نے سنا — تو عیش اُسکا حنظل سا کڑوا ہوا
کنارے سے اُس کوہ کے بے محل — پکارا ہی اسمہ کہ اُعلیٰ جَلّ
جب آواز اُسکا سنا شاہِ دین — کہا اہلِ علم و یقین کے تئین

جواب اس عدو کا کہو تم یہی — کہ اللہ اعلیٰ اجل بھی وہی
کہا بار دیگر وہ اپنے مین گم — اَلَا اِنَّ عُزّٰی لَنَا لَا لَکُمْ
کہا شاہ بولو کہ مولیٰ لَنَا — ھو اللہ مولیٰ لَکُمْ لَا وَلَا
کہا تھک کے اوسنے لڑائی کا حال — خردمند کے پاس ہی جون سجال
بھرا ہے کبھی گاہ خالی تمام — کہ سب لاو بالی ہین اللہ کے کام
ہوے بدر مین آگے یہ جان ہم — گھٹے بدر کی طرح کھا درد و غم
جو باندھے ہم اب جنگ خاطر کمر — دیا ہاتھ پس ہمکو فتح و ظفر
یہہ کہہ اور آگے سے شہکے پھرا — نکل دھانسے مکے طرف چل دیا
لیا فوج کفار کی ساتھ سب — روانہ ہوا وہان سے مکے کو تب
گئے جبکہ کفار پر کین ور — شہ دین و دنیا کے آگے سے دور
اُتر کوہ سے تب وہ کوہ وقار — کیا جون صبا رزمگہ مین گذار
شہید ونکو کر گرد سے پاک سب — کیا دفن خونی ہی کپڑون سے تب
کہا حشر مین خاک سے جب خدا — اُٹھاویگا اُن کشتگون کو جلا
روان اُنکے زخمون سے ہوگا لہو — اُٹھیگی مہک مشک کی اُس سے بو
شہید ونکو سب دفن کرکے وہان — روانہ ہوا شاہ ہر دو جہان
ہوا جس گھڑی زر درخ آفتاب — مدینے مین آیا وہ عالیجناب
جو دیکھے شہ دین کا دیدار سب — گئے بھول سب اپنا غم اور تعب

ذکر بعضی عورات کا کر دیکھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ دیکھنے کو اپنی خویشوں کے سہل جانے اور آنے سے اوس جان جہاں کے جانے سے جان جہان ایک کے غمگین نہیں ہوئے

جو کوئی کہ پہنچی مصیبت اوسے — مصیبت کو بھولا اوسے دیکھ کے
بس اوسنے تھا جان جان جہان — نتھا اوسکے باعث کسے درد جان
کسی زنکے اوس زن میں آئے تھے کام — پدر اور پسر اور شوہر تمام
وہ عورت نتھی اونکے غم سے حزین — بہر دم اوسے تھا غم شاہ دین
یہی پوچھتی تھی وہ لوگون سے جا — کہ کیا حال ہی جنگ میں شاہ کا
اگر ہی وہ جیتا نہیں غم مجھے — نہیں دکھ جہان سب اگر نا رہے
دل و جان کو میں کی ہون اوسپر فدا — سوا اوسکے کس سے مجھے کام کیا
جب آیا شہنشاہ والا کلاہ — بنی عبد اشہل کے چل کے راہ
چلے تھا شہ دین کے مرکب کے ساتھ — پکڑ کر عنان سعد نے دل کے ہاتھ
چلے آئی ماں سعد کی سامنے — کہ تا اوس سے آنکھ اپنے روشن کرے
کہا شہ سے سعد ای امام زمان — تجھے دیکھنے آئی ہی میری ماں
کہا سرور دین اوسے مرحبا — قدمبوس کی سعد کی ماں نے آ
کہی شہ سے جب میں نے پائی تجھے — دل اپنا جدا پائی ہر درد سے
جو تو زندہ ہو کیا مجھے کسکا غم — جو ہو جان اور تن نہو کیا الم

ہوا تھا شہید اُسکا فرزند جب — کیا تعزیت اس سے شاہِ عرب
جو فارغ ہوا تعزیت سے رسول — کہا کچھ نہو تو حزین و ملول
تو دے خوش خبر اپنے لوگونکو یون — کہ لوٹے ہین جو لوگ دشت و خون
گلستانِ جنت مین ہین پُر سرور — دلونسے ہی اُنکے غم و درد دور
کھے ہم ہوے راضی اس کام سے — غم و رنج سابق سے یکسو ہوے
جو ہی حال ایسا نہین کچھ بھی رنج — خفا دل نہوگا کوئی رکھ کے گنج
تو اُنکے لئے ہین جو وا ماندگان — نہین جن مین اُسودگی کا نشان
طلب حق کی درگہ سے کر اضطرار — کہ تا بیقراری مین پاوین قرار
کیا تب دعا انکے حق مین رسول — دعا اسطرح کی کہ ہووے قبول
کہ ای قادر و خالق جان و تن — تو کر دور اُن کے دلونسے حزن

تشریف فرما ہینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت سی کو اپنے اور آگے آنیمین حمزہ رضی اللہ عنہ کے بیٹی کے ای بیقراری کرنیمین اسکے ندیکھنے سی اپنے پدر بزرگوار کے بدسی صورت کو اور تسلی دینیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو

چلا گھر کو پس شاہِ عالیجناب — کرے جونکہ ترجیع بیت اُقتاب
قبیلے کے عورات صف باندھکے — گئے رو برو دوڑ چو طرف سے
وہ عورات کے ساتھ حمزہ کی جائی — گلیمین وہین رو برو ہوکے آئی
جماعت کو یارونکے دیکھی جب آ — ندیکھی وہ مجمع مین منہ باپ کا

یہہ پوچھی ابی بکر سے ہی کہان — مرا باپ دستا نہین جو یہان
دیا مین ابو بکر اگر جواب — بہایا دو چشمانسے جون چشمہ آب
اس اثنا مین وہ شاہ فرخندہ خو — ہوا اُس جگر خستہ کے روبرو
وہ روز اسکے مرکب کی پکڑی عنان — کہ دستا نہین مجہ پدر کا نشان
تو کہہ مجہ سے بابا مرا کیا ہوا — یہہ موکب سے کیون کو کب دین گیا
نہین سرو بالا گلستان مین کیون — گل روشن افسوس بستان مین کیون
گیا کیون بدخشانسے وہ لعل تر — گیا بحر عمان سے کیون وہ گہر
وہ انجم نے کیون انجمن سے چھپا — جہانسے جہان پہلوان کیون گیا
گیا کیون مرا اختر اس برج سے — گیا کیون مرا کوہر اس درج سے
کہا شاہ اس صحبت دجو سے کذر — ترا باپ مین ہون تو کچہ غم نکر
تو کیا باپ کا پوچھتی ہی نشان — خمش اور مجھکو پدر اپنا جان
کہی ہوے خون اس سے پاتی ہو نہین — مرا اس سے ہوتا ہی دل بس حزین
پکاری بہت شور و فریاد کر — بہت روئی مہر پدر یاد کر
زبس روئی وہ درد و اندوہ سے — کہ دیکھہ اسکو سب مرد و زن رو دیے
زبس چشم سے اسکے لوہو بہا — روان چشم سے چشمۂ خون ہوا
بہائی ہی انکھون سے خون جگر — گئی ڈوب در موج خون تا بسر
جلا اسکے شیون سے ہر کس کا دل — ہوا آہ سے اسکے جگ مشتعل

جہانگیر زنان اسکے ہمراہ تھے — کئے آہ اوسکے تئیں آہ سے
بہا اشک روئے لگی زار زار — تڑپ خاک رہ پر گئی جون غبار
کہی پھر بھی ای حق کے پیغامبر — مجھے باپ کے حال سے دے خبر
ہوا قتل میدان مین کسطرح سے — لگے زخم کتنے اوسے تیغ کے
کہا شاہ مت پوچھ بیٹی میری — یہہ احوال پر درد و غم مجھ دستی
ترا دل نہ لاویگا اس غم کا تاب — دل خلق جس غم سے ہی خون ناب
جو یک لحظہ دلداری اوسکی کیا — دیا زخم کو اوسکے مرہم لگا
جو دولت سرا کو گیا شہریار — وہ غم چھوڑ دیے صبر کی اختیار
جب آئین تسلیم کو یاد کی — تو دام الم سے دل آزاد لی

ذکر شجاعت کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے امید بہشت سے زبانہ مارنے کے وقتمین آتش زبانی خویان لاطوبی لھم کی ودانھون نے نعمتہای بہشت کے مستحق ہونیکا اور ابولہبان کو لھبت دوزخ مین پھلانیکا

بس اوس سخت جنگ پر آشوب مین — کہ تھا صبر ہر دل لکد کوب مین
کیا قتل یون کافرون کو علی — کہ جبرئیل کو سخت حیرت ہوی
چلایا ہی اسطرح شمشیر کین — کہ بولا انا مہ سلطان دین
کیا بسکہ کوشش بصد اجتہاد علی — ملک لا فتی بولا الا علی
گر اسکہ میدان مین تیغ لے — لگے جنگ مین زخم سولا اوسے

گرا شیرِ حق خاک پر بار ہا — اُٹھایا اوسے روح ہر بار آ
اور اُس شور و شر پچہ تھا طلحہ نے — رسولِ خدا کو سپر خصم سے
شہِ دین پہ جو وار دشمن کیا — یہہ وہ وار ہاتون پہ اپنے لیا
لگے جنگ مین بسکہ زخمان اُسے — ہوا ہاتھ سب اوسکا شل زخم سے
چلایا کوئی شہ پہ آگے سے تیر — کیا ہاتھ اپنا سپر وہ ظہیر
لیا تیر دشمن کی جب ہاتھ پر — گئی تیر خنجر سے اوسکے گذر
بس اوس کشمکش مین جو تھا وہ دواز — لگے زخم ستر اوسے تب وہان
وہ رخمونسے تھا ہر طرف دوڑتا — پھرے تھا بگرد رسولِ خدا
لگے تیغ کے سر پہ اوسکے دو مار — گرا خاک پر وہ یلِ نامدار
کیا بسکہ اوس زخم کا درد جوش — زمین پر گرا اور گئی اُسکی ہوش
ابوبکر چھڑکا تب آ جلد تر — خنک آب اوس شیر کے منھ اُپر
کہا ہوش مین آکے ای باصفا — رسولِ خدا کا ہی احوال کیا
کہا خیریت سے ہی دلشادرہ — تو دام الم سے دل آزاد رہ
تجھے دیکھنے مجھکو بھیجا ہی اب — کہو نین ترا حال تا اوس سے سب
کہا وہ کہ ہی شکر پروردگار — کہ اوس سے رکھا دور غم اور بار
اُنس کا چچا زور کفار کا — جو دیکھا علم تیغ بُرّان کیا
سنا جبکہ لوگونسے وہ حق گزین — کہ دنیا سے رحلت کیا شاہ دین

کہا خشم سے اہلِ دین کو پکار — کہ ہی ہی تمہارا ہی کیا کاروبار
گیا اس جہان سے رسولِ زمان — تم اب تک وئے کیوں نہیں اپنا جان
قسم کھا کہا اپنے احباب کو — اُحد سے اب آتی ہی جنت کی بو
یہہ کہہ کر گئے اعدا مین سلگا دیا — کیا ہر خسر و مند کا سر جدا
بہت سے کیا سر کشو نکو تبہ — پڑا تنہین اعدا کے سب زلزلہ
بہت لوگ کو مار تنہا وہان — دیا آخر کار جانان کو جان
جو اُسوقت غم خاصۂ خاص تھا — شہِ دین کے سعدِ وقاص تھا
چلایا بس تیر دشمن اُپر — کہ دشمن کا باقی رہا نہین اثر
عدو سہم قوس اُسکے سے گوش گیر — بہر سینہ تیر مارے تھا تیر
ہر یک مو نکے خط کو جلدی ستی — خدنگ اُسکی لیجا کے دشمن کو دیتی
چلاتا تھا تیر خطا بے خطا — رہے نا نہ آہوے دشمن بجا
بس دیکھ کر اُسکی دشمن کشی — کیا تب دعا اُسکے حق مین نبی
ابو طلحہ انصاری از بسکہ جا — سر دشمنون کو ملا زیر پا
بسا دل کہ خنجر سے اُسکے چھدے — بسا تن کہ بس نیزہ سر گم کئے
وہ رخنے کی جا گاہ مین تیر اُسکی سے — دل و جانِ دشمن مین رخنے پڑے
ہر یک تیر سے اُسکے یک تیرہ رو — لیا راہ دوزخ کی مقتول ہو
ہوا جبکہ وہ جنۂ مصطفا — دیا حقنے جنت مین اسکو جگا

سمجھتا ہی ہر ہوشمند لبیب — کہ جنت سے دائم ہی جنہ قریب
ہوے جنگ مین تیر خرچ اسکے جب — تو دیتا تھا چوب اسکو شاہ عرب
کمان مین لگاتے ہی بس ناگزیر — وہ چوب اسکے تا تو نہین ہوتی تھی تیر
کہا شاہ دین آفرین کر اُسے — ترا نعرہ بہتر چہل مرد سے
بھی دور اجو عبداللہ ابن جحش — گئی توشہ تیغ اسکی در کشمکش
دیا شاخ خرما کی یک اسکو شاہ — ہوی شاخ وہ تیغ بدخواہ کاہ
کیا حنظلہ جبکہ میدانمین جست — بہت سرکشان کے کیا سر کو پست
گرا خاک پر جب سرانجام کار — ملایک تمام اُس سے دہوئے غبار
رکھا دیکھ چالاک اُسے شاہ نے — غسیل الملایک لقب خوش اُسے
وہب ابن قابوس ایسا کیا — کہ وہ کام دُشمن سے ممنوع تھا
بہایا یہان تک لہو خصم کا — کہ مین تجھ سے راضی ہون احمد کہا
کیا جبکہ ماتوشہ یھانسے سفر — کیا مونکی اسکے خواہش عمر
وہ میدانمین حمزہ برنگ ہژبر — چلاتا تھا تلوار مانند ابر
ہمیراندومی راند تیغ چو روز — ہمیگشت دیگشت بدخواہ سوز
نکالا اُس آتش مزاج آب سے — وہ شنگرف از لوح عاج آنکے
جو دیکھا وہ خونریزی اسکی عدو — نہین آسکا روبرو جنگ کو
پڑا بید برگ اور تیغ اسکی سے — ہلاکت کا مرسر پہ کفار کے

جو تب حملہ کرتا تھا وہ مثلِ شیر
مقابل ہوا اسکے دلیر

بلایا مبارز کو جولان کیا
زبان کھول یہود وہ بکنے لگا

کیا دیکھ کر اوسکو حمزہ نے جست
لیا کھینچ شمشیرِ برّان بدست

بہ بُرّان شمشیرِ آتش فروز
دیا ڈال دشمن کے دل بیچ سوز

دیا ایک حملے مین اوسکو ہٹا
گرایا اوسے وار سر پر لگا

دہرا تیغ سے اوسکو ایسا بزور
زرہ سب ہوا اوس درندے کا چور

زرہ اور پوشاک سب جنگ کا
بس اوس مار سے پرزہ پرزہ ہوا

کیا آتش تیغ سے دود اوسے
وہ پانی سے جون آگ نابود اوسے

تب اوس شیر دین پر کیا وحشی آ
کمینگاہ سے وار یک جان گزا

وہ حربہ ہوا اوسکے عانے سے پار
گرا خاک و خون مین یلِ نامدار

گرا جبکہ وہ پہلوان برزمین
پڑا زلزلہ سخت اندر زمین

بہر دنیا سے جنت مین دوڑا گیا
گرا اوس جگا اور اُٹھا اوس جگا

جو دیکھے حسودانِ بے شرم و ہوش
گئے دوڑ اوسے مُثلہ کرنے بجوش

کئے کافرون نے جو مثلہ اوسے
گئے پس وہ بیشل کے پاس سے

سنا جب رسولِ خدا یہ خبر
کھڑا رہکے جا اوسکے نزدیکِ سر

قسم کھا کے بولا وہ سلطانِ دین
گرا نہ کافرون پر ظفر پاؤنگین

کرون ستر اعدا کو مثلہ اوس آن
تمام اونکے کٹواؤن ناک و کان

اوسیوقت نازل ہو جبریل یہ کہا — کیا منع اوس گفتگو سے اوسے
جو سیدھے طرف مصعب ابن عمیر — علم ہاتھ مین لیکے کرتا تھا سیر
عدو تیغ سے وار ایسا کیا — کہ ہاتھ اوسکا سیدھا قلم ہو گیا
وہ ہاتھ اوسکا جسدم جدا ہو گرا — علم دست چپ مین پکڑ لے کھڑا
لگا دوسرا وار خصم دژم — بس اوس ہاتھ کو بھی کیا تب قلم
ہوا جبکہ بیدست وہ پہلوان — پکڑ لے کھڑا بازوان مین نشان
عدوے لعین یون جو دیکھا اوسے — گرایا دہان مار کر تیغ سے
زبان سے شہادت ادا کر دہین — دیا جان حق جو وہ حق کے تئین
دیا زخم سے جبکہ دشمن کے جان — فرشتے یے آلے لیا وہ نشان
کھڑا تھا وہان جب تلک جنگ تھا — گیا جنگ جسوقت آخر ہوا
بس تھا جو اوس سے مشابہ سر و شر — تو کہتے تھے مصعب اوسے اہل ہوشر
ہوا ظاہر آخر کہ صاحب لوا — فرشتہ تھا اوسوقت مصعب نما
بھی وہ عمر و ثابت جو گاہ ثبات — کیا نیل خنجر سے جاری فرات
اگرچیکہ اول وہ سستی کیا — پہ آخر درستی و چستی کیا
جو دشمن سے جام شہادت پیا — نبی سے لمن اہل جنت سنا
خوخبر بہود آنکر تیغ سے — قیامت کیا جی پہ کفار کے
ہوا تیغ زن قوم اشرار پر — کہا خیر اوسکو امام البشر

ذکر دوسری وقایع کا جو تیسری برس مین ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے واقع ہوی اور شروع واقعہ سفیان بن خالد سی کہ جسنے مکر اور فریب سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے پاس بلا کر شہید کیا

اُسی سال سفیان خالد جو تھا — شب و روز بدخواہِ دینِ خدا
سو وہ ساتھ شخصونکو سرور کنے — روانہ کیا اپنے نزدیک سے
کہ نامکر سے جا ملین دین مین — سرانجام قصدِ عداوت کرین
جب اوین اُلٹ کر کسی حیلہ سے — پھرین اپنے ہمراہ عاصم کو لے
وہ ساتون نے اگر مسلمان ہوے — ہوے قوم مین قائم اُنکے سے
کہے شہ سے اِی خسروِ دین فروز — مسلمان ہوے ہم تو باصدق و سوز
ہمارے کئے لوگ ہین اقربا — ترے پر ہمارے نمط جان فدا
کئے شخص کو ساتھ ہم لوگ کے — تو بھیجا نسے روانہ کر اُن کے کنے
کہ تا سعی کر کام مین اُنکے چست — کرین حال و افعال اُنکے درست
تو دس تن کو ساتھ اُنکے پیغامبر — دیا بھیجہ عاصم کو سردار کر
نکل چلدئے رستہ خوف کا — جو ہدے کے نزدیک پہنچے وہ جا
نکل ایک شخص اُن ملا مین سے — گیا پاس سفیان تھور کے
خبر جب یہہ سفیانِ ملعون سنا — کمر باندہکر جنگ کو چلدیا
دو سو تیر انداز چالاک کو — گیا لیکے دس مرد پر تیرہ رو

بندھے سب وہ عاصم سے لڑنے کمر — کہ خونریز تھے اور بس حیلہ گر
نہ دیکھا جو عصمت میں عاصم صلاح — لیا کھینچ اُن عاصیاں پر سلاح
شریک اُسکے ہوسات مرد دلیر — چلائے اُن اعدا پہ خنجر و تیر
سرانجام وہ آٹھ اخیار نے — شہادت کی دریا کا پانی پیئے
جو سفیان نے چاہا کر جولان کرے — کرے سر جدا اُسکا تلوار سے
لئے گھیر اُسے سرخ زنبور آ — نہیں کر سکا وہ سر اُسکا جدا
دو شخصوں کو بیچے پکڑ کا فران — جلائے بنا رجعا اُنکا جان
پس اُنکو لجا کر وہ سولی دئے — کئے اُنکو افگار سو زخم سے
نہ پایا ذرا اس سے سفیان نے سود — مگر نارِ دوزخ میں پایا خلود
جب اس کام پر زن اُسے لائی تھی — مراد اُسکی کچھ بھی نہ حاصل ہوی
کرے جو کہ عورت اوپر اعتبار — سمجھتا نہیں مرد اُسے مرد کار
اُسی سال بوسلمہ وہاں سے نکل — گیا حکم سے شہکے اعدا پہ چل
چلا اپ جڑ سے اکھاڑا اُنھیں — گرایا اُنھیں ایک ہی حملہ میں
ہوا فتح و نصرت سے دمساز جب — رسولِ خدا پاس آیا وہ تب
اُسی سال عبداللہ ابن انیس — ہوا جادہ سفیان کا ظاہر انیس
گیا مکر سے حیلہ گر کے کنے — کہ تا سر جدا اُسکے تن سے کرے
غرض کاٹ شبکو سر اُس نحس کا — لے آکر قدم پاس شہکے رکھا

مدے ماتھ دشمن کے اوسکو خدا — عنایت سے اپنے حفاظت کیا
ہوا شاہِ دین شاد اوس کام سے — ہوے غم سے آزاد سب اس لئے
تو آساقیا جام جم دے مجھے — چھوڑا مجھکو دام غم و رنج سے
نہین مجھ مین آلودگی کا نشان — پیے خونِ مے مین نے ہون خونفشان

باردوان مقالہ چوتھے برسکے وقایع مین ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور شروع قصے سے بوبری کے کہ جسنے گل سلام سے بوبری نہین کیا اور اوس بوسے بری ہوا اور ستر شخص کو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اپنے ساتھ لیجاکر اپنے بھتیجی کے حوالے کیا

جو کوئی کہ ہو رہبر رہسران — ہی فرض اوسپہ خونریزئی کافران
سدا تیغ باغی اوپر کھینچنا — کہ ہو شمشیلدار خوان اوسکا تا
چلانا سپ میدان مین سبدرنگ — چلانا عنودان پہ تیر و خدنگ
بہنگام غسم حق کی چہنا رضا — بوقت خوشی شکر کرنا ادا
خطا مین اگر کوئی چستی کرے — بحکم خدا رحم کرنا اوسے
مقامات عالی سے کرنا گذر — سدا حل مشکل پہ رکھنا نظر
بھی کر آتش نہی کو ملتہب — لگانا خرابات کو آگ سب
اگر کام مین مکر کوئی کرے — عقوبت مین کرنا گرفتار اوسے

گذارش گر اوس شاہ کے حال کا — سیر مین بیان اس نمط ہی کیا

کہ چوتھے برس مین بہت عجز سے ہوا بو بری حاضر اُس شہ کے
کیا دین مین اُسکو دعوت رسول مسلمان ہوا مین وہ دعوت قبول
یہ بولا تیرا دین ہی خوب تر ہر یک دین سابق سے مرغوب تر
مرے ساتھ دے کتنے لوگونکین کہ تا قوم مین اپنے لیجاؤن مین
مگر انھ کے اِنذار و تبشیر سے وہ لوگونکو راہِ ہدایت ملے
کہا شاہِ دین نجدیان سے کبھی ندیکھے بجز ظلم و نقصان کوئی
سدا مکر سے اُنھکے ڈرہی مجھے جہان سب نفور انھکے ہی کام سے
خبر مین کہ شیطان بآن ذوق و وجد ہوا لعنتی جب ہوا شیخ نجد
کہا کچھ تو اندیشہ دل مین نکر نکہبان ہونمین کچھ نہین انھکو ڈر
سنا جبکہ اسطرح اوس سے رسول قبولا کہا جو کہ وہ بوالفضول
لیا چون ستر تن اصحاب سے دیا ساتھ اوس مردِ بیراہ کے
گیا قومِ عامر کنے چلکے راہ صحابہ نے پہنچایے پیغامِ شاہ
بہتیجا یک اوسکا ہدایت سے دوڑ شب و روز تھا غرقِ فسق و فجور
سنا جب پیامِ شہِ دوسرا سیہ ناگ سا پیچ اپنے مین کھا
بہت سے کیا جمع بس کا فران کیا کوچ لے اثر و حامِ گران
اُنھ اخیار کو سب بکردارِ شر دبا بھیجہ جنت مین سرکاٹ کر
خبر دینے آنے کے آگے ہی سب ہوا مطلع وہ امامِ عرب

کیا انکے حق مین وہین بد دعا — کہ چھوٹا سراسر سراُس قوم کا
تھے جب دین کے دشمن اور کینہ ور — اُسی سال جاکر جہودان اُبر
اُوڑایا ہی گرد اُنکی گھوڑا چلا — تلف اور تاراج اُنکو کیا
گئے خاک برباد اُنکی تمام — بُویرا کیا جا بویران مقام
وطن چھوڑ کر راہ غربت لئے — پڑے قید مین کرب و درد کے
اُسی سال زینب جہانسے گئی — دلونسے دل اُسودگی جا چھپی
علی ولی کی اسی سال مان — ہوی ہی نین سے علی کے نہان
رکھا اپنے ماتونسے اسکے نئین — کر باندھکر قبر مین شاہ دین
مسلمان اسی سال کر با فلاح — کیا اُمّ سلمہ کو سرور نکاح
اُسی سال مین اُسکا اگلے کا مرد — گیا چھوڑ دنیا پر رنج و درد
اُسی سال زاید ہوا نور عین — خلایق کو دیکھے سے روے حسین
اُسی سال مین لیکے فوج و سپاہ — گیا غزوۂ بدر صغرا کو شاہ
گیا جنگ کرنے جو کفار سے — دیا تب علم ہاتھ کرار کے
شہ دین کے لشکر مین سب بیگباز — ہزار اور تھے پانسو پہلوان
حکومت دیا شہر یثرب کی سب — وہ عبداللہ ابن رواحہ کو تب
ابوسفیان واسطے جنگ کے — یلان دو ہزار اپنے ہمراہ لے
جب آمر ظہران مین داخل ہوا — کیا حیلہ اور راہ سے پھر گیا

پیمبر کو در سینہ اسکا پھٹا　　کیا جنگ خندق کی تجویز جا
جب آمادہ اسکو نہ دیکھا نبی　　پھرا دیکھنے تب بادل آسود کی
یہودی اُسی سال یک بیحیا　　کیا یک یہود یہ زن سے زنا
دیا جھاڑ مغز اُسکا سلطانِ دین　　کیا سنگسار اُس لعین کے تئین
کیا زید یہہ اجنہا داُس برس　　کہ سیکا ہی خطِ یہود اُسنے بس
اسی سال طعمہ کیا ہی گریز　　چُرا کر مدینے سے مکے کو تیز
جو مکے مین جا پھر بھی چوری کیا　　مو اسر یہ یک مار کھا تیغ کا
کیا ہی اُسی سال ربِ انام　　شراب اہلِ عالم پہ مطلق حرام
پلا ساقیا ایک جامِ شراب　　مجھے تا کہ ہو جاؤن اس سے خراب
شراب ایسی جو دین مین ہو حلال　　مصفا بمانندِ آبِ زلال

تیروان مقالہ وقایع مین پانچوین برس کے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور شروع نکاح زینب بنت جحش کے رضی اللہ عنہا اجمالاً اور غزوہ بنی المصطلق تفصیلاً فی الجملہ

بہت خوب ہی کھینچا تیغِ تیز　　ہر یک دشمنِ دین سے کر ستیز
بد اندیش کے مارنا سر پہ تیغ　　جو ہو پیل یا کر کدن ہیدریغ
بہنگامِ جولانگری گرد سے　　بھی ہیبت سے جب تیغ بُران چلے
بچشمِ عدو دان خاک اُٹھا　　اور افلاک مین زلزلہ دالنا

بداندیش را در گہ تاختن — بر انداختن بر سر انداختن
کہ افگند خاطر کوئی گزندے — گلا نا جگر اوسکا تہدید سے
مخالف کا ناہووے کر کے گذار — کہدا ناہی خندق بگرد حصار
کہا یون ہی وہ مرد شیرین مقال — کہ جسنے کہا اوس شہ دین کا حال
جو ہجرت سے چوتھا برس ہو چکا — گئی محنت اور فتنہ بھی دب گیا
جو زینب تھی بنت جحش با فلاح — کیا اوسکو پیغمبر حق نکاح
اوسی سال اسباب کر جنگ کا — مریسیع کے جنگ خاطر گیا
اوسی جنگ کا کاردان محق — رکھا نام جنگ بنی المصطلق
کیا جنگ دشمن سے میدان مین — دو شنبے کے دن ماہ شعبان مین
سنا جبکہ وہ حارث بدگمال — کیا جمع یک فوج اہل ضلال
نہین کچھ بھی بس بغض و انکار سے — جز اسباب پیکار کے کام اوسے
لئے جنگ کے خود بھی تیار ہو — کیا پس اسلام کی فوج کو
مدینے کی بستی مین بت شاہ دین — رکھا زید بن حارثہ کے تئین
نشان اہل ہجرت کے بت فوج کا — علی ولی کے حوالے کیا
نشان اہل انصار کا جو کہ تھا — لیا سعد عبادہ اوسکو اٹھا
ہوا آگے اوس فوج دین کے عمر — کہ تھا وہ شجاعت مین بھی بیشتر
وہ لشکر مین تھے تیس گھوڑے تمام — تھے دس شخص انصار سے لا کلام

مہاجر سے تھے بیست تن نامدار
بس اتنا ہی تھا اُنکے سپہ کا شمار

تھی اوس جنگ مین عائشہ شہکے ساتھ
بھی تھی اُم سلمہ تب اوس کے ساتھ

گیا جبکہ دشمن پہ شاہِ انام
پریشان ہوی فوج دشمن تمام

غرض تب بنی المصطلق کے سوا
کوئی بھی نہ حارث کے ہمرہ رہا

جب اُترا بیابا نین وہ نامور
نواتر امیر سبیع کی چاہ پر

جو کفار فوج اوسکی دیکھے نجھا
پڑے موج سے اوسکے دریا مین جا

مقابل ہوے دو دو کر شاہ سے
صفان کھینچ جھنڈا کھڑا کر دئے

جب اوس دشتِ ہموار مین ہر طرف
بندھے پھلوانان خونریز صف

ندا یون کہا شہ نے ای کافران
پرے ہو اوس جہل و غفلت سے مان

زبان سے شہادت کہو اپنے تم
کہ محفوظ ہر دکھ سے ہو دینگے تم

نہ مارو نگا مین تمکو ای کافران
تمھین دیونگا مال و جان سے امان

اوٹھائے وہ تب منع سے شوریون
کہ ہریان بکتا ہی صفرائی جون

جب اونھ گمرہان کو ندیکھا برہ
نصیحت مین اونکے نہین فائدہ

صحابہ کو بولا کہ جولان کرد
کرو تیغ سے قتل کفار کو

وہ گردان جنگ آزما دو بدو کر
کئے فوج دشمن کو زیر و زبر

کئے خیز گھوڑو نکو بس گرم خیز
چلائے زبس جانگزا تیر تیز

بہت دشمنونکو کئے پائمال
کئے خستہ تن خستہ دل خستہ حال

لگائی زبس آگ تیر خدنگ — بہائی لہو بسکہ خنجر بجنگ
تڑپنے لگا چرخ گرمی ستی — زمین بھی تصادم سے پھٹنے لگی
رہل اُن خونیو لنسے ہژبران دیز — لہو اُنکا بیٹھے بہ نطح زمین
دئے ایک حملے مین اُنکو ہٹا — ہوا زرد منھ اُنکا سب کا سا
نہ لا کافران تاب جنگ و نبرد — گئے ہوکے برباد مانند گرد
سرون کو پھنسا دام خوار مین تنگ — لگے بھاگنے سب وہ بے نام ونگ
اُنھین بھاگتے دیکھ شیران دین — چلائے بیکبار شمشیر کین
بہت سر جدا کر دئے تیغ سے — بہت لوگ کو اُنسے قیدی کئے
گئے اُن سے دوزخ مین دس کافران — جو باقی رہے سو ہوے قیدیان
صحابہ سے ہوکر شہید ایکدو — رہا جا کے جنت مین بے رنج و درد
جو فارغ ہوا کام سے شاہ نے — کیا کوچ بستی کو اُس دشت سے
وہ غزد بین دُد با جو خصم شریر — ہوی ایک حارث کی بیٹی اسیر
رہائی دیا اُسکو جب شاہ نے — تصرف مین پس اپنے لایا اُسے
کیا ہی اُسی سال مین وحی سے — تیمم کا حکم ایزد پاک نے
اُسی سال مین بابین غزل کے — صحابہ نے پوچھے شہنشاہ سے
دیا یون جواب اُسکا وہ پاکذات — کہ مبہم رہی سایلان پر وہ بات
غلط پر اُسی سال اہل نفاق — جہالت سے اپنے کئے اتفاق

صدیقہ پہ تہمت زنا کی اٹھا — پڑے آتش قہر میں حق کے جا
تب آیت اتھا راخدا پاس سے — وہ بی بی کی پاکی میں نازل ہوے
جب آیات بھیجا خدا لطف سے — گیا درد و غم دلسے اُس شاہ کے
نہ باقی رہے کرکے دل میں غبار — ہوا شہ پہ صفوان کا حال آشکار
نہ بولا کوئی یوں منافق سوا — منافق ہی جسنے یہہ تختی پڑھا
نفاق آشنا ہیں یہہ رافض غضب — تو ہیں قذف میں اُسکے بیباک سب
سبب سے یہہ تہمت کے ہر باخبر — لیا ہی دلیل انکی تکفیر پر

ذکر غزوہ احزاب کا

اُسی سال پھر شاہ اسباب کر — کیا قصد احزاب کے جنگ پر
ہوا ہی یہہ شوال میں جنگ سخت — کہ جس سے ہوے کافروں نے کرخت
وہ غزو میں اصحاب عالیوقار — زیادہ نہیں تھے مگر سہ ہزار
گران تھا بہت لشکر کافران — کہ تھے دس ہزار اُسمیں سب دشمنان
سو اُس جنگ خندق سے اہل سیر — دئے بون ہیں اہل خبر کو خبر
کہ وہ کینہ کیشان یہودی جو تھے — نکالا تھا وطن جنھیں شاہ نے
پریشان و حیران پڑے تھے وہ سب — ہر یک ملک میں جا بسے تھے وہ سب
کئے لوگ خبر کو اُن سے گئے — نکل آئے مکے کو اُس جا سے
کہے دین کے دشمنو نسے وہ سب — کہ ہی جنگ کا قصد ہمکو بھی اب

محمد سے لڑنیکو ہین بس ہم — کہین اوسکے افگار زخم ستم
جلا کرکے ناراج ہمکو کیا — کیا رنج دغم مین ہمین مبتلا
چلو جائین تا جنگ اوس سے کرین — کرین کام کچھ جا کے میدان مین
کمر باندھ کر ہم صف جنگ مین — قدم گاڑ چالاک دستی کرین
سمندان چالاک کے ہم ستی — جہانکو مہ نو سے بھر دین سبھی
کہا تب ابو حنظلہ شاد ہو — یہہ اوس قوم ناپاک بیباک کو
کہ جو قوم یاری ہماری کرے — محمد سے ہم ساتھ ملکر لڑے
کمر باندھ کر جنگ کو اوس سے تنک — کرے کام سب اوسکے ہی صرف جنگ
سو ہم پاس اَحَبِ خلایق ہی وہ — ہر یک قوم سے قوم فایق ہی وہ
بہم ملکے اوس کام مین بانده عهد — کئے عهد نامیکے لکھنے مین جھد
ہوی شرط جب ہر طرف استوار — ابو حنظلہ بولا ای اہل کار
تم ارباب دین اور دانا دلان — ہین احکام دین اپنے مین کاملان
خبر ہی ہر یک بھید سے تمکو جب — کہو تم یہہ ہم سے کہ دنیا مین اب
ہدایت کے رو سے محمد کا دین — بھلا ہی دیا دین ہمارا گزین
کہے خوب تر ہی تمھاری طریق — نہین دلکش و بہتر اوسکی طریق
ہوا اُنھ پہ وارد خدا کا عتاب — کہ اوتوا نصیبًا من اهل الکتاب
کئے جبکہ وہ لوگ بیہودہ کار — وہ کفار کے ساتھ شرط استوار

گئے قومِ غطفان طرف جلد تر — دئے اونکو ترغیب اوس کام پر
کہے تم کرو گے اگر اتفاق — ہمارے اوس کام مین اور وفاق
تو تسچہ تمکو دینگے ہم لاکلام — برس ایک خیبر کا خرما تمام
جو یہہ بات غطفانیون نے سُنے — ہوے جمع اونکی مدد کے لئے
پس اوسوقت قومِ یہود و قریش — کئے جمع فوج اور تیار جیش
عجب فوج مانندِ فوجِ پرَن — ستمگار جون لشکرِ آہرمن
تمامی بداندیش و درّندہ خو — کہ جنگ درّندہ سے تیز لو
تھی مغز گرگینہ سے در ہنر — تھے گرگی سے گرگان تلک مشتہر
شب و روز گرگی سے تھے جانستان — پہ آہو کی جا اونکے دلمین نہان
سبھی چین بابر و سر خطا — جہالت طراز اور آہو نما
خسیس اور بدسیرت و بدخصال — حریص اور بدصورت و پُر ضلال
تھے ابلیس کی طرح تلبیس جو — بمانندِ شدّاد بیداد خو
دلونکی سیاہی کا اونکے اثر — سیہ رنگ تھا اونکے رخسار پر
گدازندہ در تاب دوزخ چو یخ — لقد اوکتوہ وفوهم نفخ
دل اونکا سیہ سنگ سا تیرہ رنگ — گریزان ہو فرسنگ تک جس سے سنگ
سب اوس فوج خونی و پرکینہ کا — ابو حنظلہ سیر لشکر بنا
ہوا یس جب لشکرِ کینہ جو — کیا کوچ سر لشکرِ کینہ خو

مدینے کے جانب چلا یا ہی یون — لے اُس فوج خونی کو خواہانِ خون
گیا مرِ اظہران مین جب کیسہ در — شہنشاہِ دین پاکے اُسکی خبر
مدینے مین رہنا نہ سمجھا بھلا — تلے سلع کے فوج لے جا رہا
نہ اگر گرین کرکے اوپر قریش — وہ کھوا ہی یک خندق اطراف حبش

کھودنیمین خندق کے اور کھود کر پھیکنے مین خندق غلبۂ کفار کو چنز
پیمبر سے اور بیان مین اُن حالات کے کہ خندق کھودتی تب رودادے

وہ جنگل مین ہر روز سلطانِ دین — لگا کھودنے پانچ گز بھر زمین
جو خندق لگا کھودنے مصطفا — کوئی غیر سلمان نہ ساتھ اُسکے تھا
بھی کرتا تھا سلمانِ عالیمقام — وہ خندق مین دس زور مندونکا کام
سو یہہ قیس بن صعصعہ دیکھ کر — کیا اُسکو بیہوش کر یک نظر
وہ بیہوش ہو جب زمین پر گرا — لے آیا اُسے ہوش مین مصطفا
صحابہ بھی مل ساتھ اُس شاہ کے — غرض تب وہ خندق لگے کھودنے
جو اُس جعفر کے کھودنے مین نبی — صحابہ سا کرتا تھا کام آپ بھی
ہو اسنگ وہان ایک حائل اُسے — وہ پھورا اُسے اپنے ہی ہاتھ سے
کُدالی بزد رسپہ مارا نبی — کہ یک ثلث تو تا وہ پتھر ستی
وہ پتھر سے چنگاری یک تب اُڑی — چمک جسکی عالم کو دی روشنی
کہا سرورِ دین کہ اللہ نے — دیا اب مجھے کیلیان شام کے

جو چنگاری اسدم اڑی لا کلام — دے اس سے مجھکو عمارات شام
بزور اسپہ مارا ہی پھر آنکر — کہ تو تا وہ پتھر سے تلثِ دگر
اڑی دوسری ایک اس سے شرار — ہوا جس سے روے جہان تابدار
قسم کھا کے بولا کہ ربّ العلا — مجھے ملکِ فارس کی کیلی دیا
جہان تگ کہ فارسیین ہیں قصر و بام — دے اس شر سے مجھے اب تمام
پھر اسپر وہ مارا بس ایسا بزور — وہ پتھر ہوا پھوٹ کر چور چور
اڑی پھر بھی چنگاری آسنگلاخ — ہوا سنگ اس شاخ سے شاخ شاخ
کہا شہ حوالے کیا میرے اب — کلید یمن فضل سے اپنے رب
ہوے اب قصور یمن بیگمان — مرے دیدۂ دوربین میں عیان
بھی خرما بہت مومنونکے لئے — ہوا اُن دنون اسکے اعجاز سے

کھود نیمین خندق کے اور جوش کر نیمین کفار کے ہر کنار سے اور ہر گینے
مین آتش جنبک کے اس اطراف مین اور جلنے مین جگر دشمنان کے آب
شمشیر سے اور دو نیمین مخالفانکے آتش سنا مین اور دوسرے حالا تمین

وہ خندق بحکم رسولِ انام — کئے کھود کر بیست دنمین تمام
جو خندق سے فارغ ہوا شاہِ دین — لے آیا ابوخنطلہ فوج کین
وہ خندق کے اطراف کھینچے حصار — لئے گھیر ہر سو سے کفارِ خوار
تھے داخل طرف فوجِ ابرار کے — تھے خارج طرف فوج کفار کے

دسے تھا وہ میدان دو لشکر سے یون — مسلمان کا فر نما ہووے جون
تھا بولنا تب رسولِ کبیر — بجز حسبنا اللہ و نعم النصیر
جہو دان جو تھے دریان شاہ کے — سو اوسوقت جا دشمنو نہین ملے
تب آفت سے رکھنے نگہ شہر کو — گیا زید بن حارثہ شہر کو
غرض گرد فوجِ شہِ دین فروز — رہے کافران جمگی بیست روز
نکہبان را تو نکو اوس شاہ کا — اوس آفت مین عبّاد بن بشر تھا
کئی بار کفار شبخون لئے — کئے حملہ لشکر طرف شاہ کے
نہین ہوسکے جبکہ خندق سے پار — پھرے اپنے لشکر طرف شرمسار
علیؑ ولی شیرِ حق پاک کیش — کیا کوشش اوس جنگ مین حد سے بیش
گیا جنگ کو جو کہ کافر ہو تیز — کیا تیغ سے شیرِ حق کے گریز
بہت سرکشان کو کیا سرفرو — نکالا بدونکے بہت آنکھ کو
عمل اوسکا اس واسطے مصطفا — سب اعمالِ امت پہ راجح رکھا
اوسے جنگ مین دیکھ دشمن شکار — دیا اوسکو اوس جنگ مین ذوالفقار
بھی سعدِ معاذ عدو سوز کو — جب اکحل اُپر تیر مارا عدو
شہِ دین اُٹھا ہاتھ مانگا دعا — لہو زخم سے بند اُسکے ہوا
جو یکدز کفارِ بے عقل و دین — لئے کھیچ ہر طرف سے تیغ کین
کمر باندھ کر واسطے جنگ کے — شہ دین کے لشکر پہ حملہ کئے

یہہ کام اوسکا تب دیکھ شیران عرین — کیے خم اُنھ پر بآہنگ کمین
لگی آتش جنگ یکبارگی — کہے تو کہ برپا قیامت ہوی
زمین پر زبس تیر باران ہوا — سپہر برین سب نیستان ہوا
حقیقت مین اعدا تھے روباہ سے — پہ تیر دن نے اشباہ شیری کیے
کمان سے نکلتی تھی ہر تیر جب — تپ و لرزہ ڈالی تھی دنیا مین سب
لہب لین بس اوسکے ڈالی سنان — ہوا بوجہل بولہب در زبان
کمان مین زبس تیر چلی کہیچی — گیا اوسکے دعوت پہ کافر کا جی
بھی پیکان کے تب ہاتھ سے بیدرنگ — بلاتی تھی دشمن کو تیر خدنگ
ہوی تیر کی چال جلد اس نمط — نجوم اوس جگا ہو گیا سب غلط
جو دشمن پہ جاتی تھی تیر جری — تھی ساتھ اوسکے پیکان پنے رہبری
ہمیگند کیش عدو را زین — ز ترکش نمیگیرد ہرگز سخن
جہان تیر سے شور کرنے لگی — فلک سے بھی آنی صدا تیر کی
ہوی چلکش تیر اوسوقت یون — بہت راستی سے کمان کے درون
کہ جب راہ کجی سے دوری الگ — گئی منزل قاب قوسین تگ
مخالف کو وہ مار گرز دوپیش — دہن کھولکر دم سے مارا ہی نیش
گئے بھاگ سب دشمنان کینہ کش — وہ سو فارسے سو بسو فار و نش
دلیرونکے ہاتو نہین چارہ کی کمان — بس اوس تیر بارانہین یون تھی عیان

معلق کھڑا رہکے زالِ دوتا — عصا لیکے دشمن کو بی مارتا
دھسی تیر یون تن مین دشمن کے جا — کہ اندر سے روئین بدن ہو گیا
زبس نوکِ پیکان کی سلگائی نار — سمندر ہوی ماہی چشمہ سار
عرب کے اسیطرح کفار سے — کیے جنگ ہنگام تک شام کے
گیا جس گھڑی مسلح خرخ سے — شہِ چین طرف خبر شام کے
بجھی آتش جنگ اور کافران — الٹ کر گئے اپنے اپنے مکان
گیا اپنے دیر یکو شاہِ جہان — دیا پس بلال آکے اسدم اذان
نماز اس جگا جو ہوی تھی قضا — ادا کر نماز ادا تب پڑھا
پس اوسوقت وہ شاہِ جن وملک — اٹھا ہاتھ بھر دعا بر فلک
جنابِ خدا مین تضرع کیا — کیا کافرون کے لئے بد دعا
اثر کی جو وہ تیرِ گردون گذار — ہوا لشکرِ کافران تار مار

مسلمان ہونیمین نعیم ابن مسعود کے اور تفرقہ ڈالنے مین اوسکے فوج کفار مین اور بایکدیگر پراگندہ ہونیمین انکے پریشان حالی سے اور بھاگنے مین یکطرف

شہِ دین کے فوجِ کفار سے — تب آیا نعیم ابن مسعود نے
زبانکو شہادت سے کر آشنا — غم و درد کے داغ سے چھٹا
گیا فوج مین اپنے پھر وہانسے جب — ہوا چارہ سازانکے خذلانکا سبب
دیا ڈال کفار مین تفرقہ — پڑے خوف مین کافران یکسرہ

قریش و قبایل پریشان ہوئے — جہو دان اُنھوں سے کنارہ لئے
پریشان ہوئے یکقلم اہلِ حبش — ہوئے دورِ غطفانیان سے قریش
قبایل وہ دونو سے بیدل ہوئے — وہ دو نو قبایل سے دوری کئے
صبا حکمِ خالق سے شدت ستی — اُن اعدا کے لشکر مین بہنے لگی
پڑا تفرقہ جمع مین اُنکے تب — بجھے اُس پَوَن سے چراغ اُنکے سب
بھی ہلنے لگی تب سراسر زمین — کہے تو کہ ہی نخلۂ اولین
پڑا زلزلہ کافرون مین تمام — بھی اُکھڑے ہین دیرونکے میخین تمام
جو ہر سمت باریکی شدت ہوی — ہر یک دیگ اوندھی ہو نیچے گری
جب اسطرح دیکھے قیامت کا دول — لگے بھاگنے کافران کھاکے ہول
کرا سہ مین سن بات اوپر ہی دال — کَفَی اللّٰہُ لِلمومنینَ الْقِتَال
بہت چیز اُن سرکشون سے چھٹی — گئے چھوڑ اسباب بھاری سبھی
بیکبار اُفتان و خیزان گئے — شباشب گئے بھاگ اُس جاے سے
گئے حاسدان وہ جو سب جنگ جو — یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَہٗ
ہوے پست طوفان کے صدمہ سے جب — بجھی آتشِ کینہ بس اُنکی سب
خدا جس کسیکو کرے یاوری — عدو اُس سے کیا کرسکے خودسری
جو بھاگا ابوحنظلہ وہان ستی — تو مکے کو بھاگا بہ بیحاصلی
کیا ایک بدوی کو وھانسے تعین — شہنشاہ کو قتل کرنے بکین

جب آیا وہ مجمع مین اصحاب کے — لگا کانپنے شاہ کے رعب سے
خیالِ خطا سے بدل دہو کے ہاتھ — مسلمان ہوا صدق و صفوت کے ساتھ

ذکر غزوۂ بنو قریظہ کا اور وفات سعد معاذ رضی اللہ عنہ اور دوسری حالات کا

اوسی سال باندھا شہِ بحر و بر — قریظہ کے قومِ زبون پر کمر
شتر کے اُپر بیٹھ وہ شہسوار — کیا کوچ وہان سے پئے کارزار
نشان ہاتھ مین تب علی کے دیا — اوسے پیش اوس فوج مین بھی کیا
عمر جا رہا دستِ چپ کے طرف — ابو بکرِ صدیق سیدھے طرف
وہ لشکر مین جس سے ہوا خصم خوار — تمام اسپ چھتیس تھے راہوار
مدینے مین وہ خسروِ نامجو — کیا حاکم اوسوقت عبداللہ کو (ابن ام مکتوم رض)
کیا خیز دشمن پہ جب راہوار — تو ساتھ اوسکے تھے پہلوان سہ ہزار
قریظہ طرف چلدیا لے سپاہ — ہوا ڈر سے اعدا کا منھ مثلِ کاہ
کیا اونکی تاراج اقلیم کو — نہ مان اُنکی تعویض و تسلیم کو
عدو جو کہ مغرور پر بار تھا — کیا اوسکو بربادجون بادآ
علم کرکے تیغ جگر تاب کو — دیا آگ اوس قومِ بے آب کو
وہ فارغ ہوا جنگ سے اُنکے جب — کیا راہ سے دور گرد اونکی سب
مدینے طرف پس چلایا ہی رخش — دیا گنج ہر ایک سائل کو بخش
جب آیا نگر مین امامِ جہان — ہوا زخم سے سعد کے خون روان

رگ جانسے اوسکے بہا خون ناب — لگا بہنے روپی سے لعلِ مذاب
سر اوسکا شہِ دینکی زانو پہ تھا — کہ جان اپنا جانِ آفرین کو دیا
جدا اوسکے تن سے ہوا جب روان — کہلا منھ پہ اوسکے درِ آسمان
فلک سے اُترنعش پاس اوسکے یار — فرشتے چلے آئے ستر ہزار
صحابہ سے اور اوس جماعت سے سب — پڑہا سب نماز اوسپہ شاہِ عرب
شرف دین مین اوسکو از بسکہ تھا — اوسے ضغطۂ قبر آسان ہوا
گیا جسم سے اوسکے جب جانِ پاک — ہلا اوس گھڑی عرشِ یزدانِ پاک
لگا چاند کو اوس برس مین گران — پڑہا شہ نماز خسوف اوس زمان
اوسی سال دوڑا کے پھر دلدل وہ — کیا غزوۂ دومۃ الجندل وہ
ہوا جبکہ لے فوج و لشکر روان — ہزار اوسکے ہمراہ تھے پہلوان
گیا چھوڑ جب شاہِ دین وہ بقاع — مدنے مین حاکم ہو بیٹھا سباع
جب اُنھ مشرکون پر گیا اوسنے چل — گئے بھاگ سب اوس جگا سے نکل
وہانسے مع الخیر سلطان دین — غنیمت لے آیا نگر کے تئین
بہت سرکشانکو اسیر اوسنے کر — دیا ڈال دوزخ مین کاشانکا سر
جنھے ایام مین شاہِ فرخندہ خو — گیا تھا نکل شہر سے جنگ کو
ہوا زاد اوس دار فانی سے — موی والد سعد عبادہ کی
جب آیا اُلٹ وہانسے خیر البشر — نماز جنازہ پڑہا قبر پر

تب یک چاہ کھدوا کے سعدِ جزیل کیا اپنی مان خاطر اُسکو سبیل
تو اُسکا قیاس سے ہون نا توان نہین مجھ مین آسودگی کا نشان
بلا ساغرِ بادہ یکدم مجھے کر برباد مجھکو کیا درد نے

چودھوان مقالہ وقایع مین چھتیسوین برس کے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور بزرگتہ ین وقایع اس سے صلح حدیبیہ ہی کہ سبب تائید دین مبین کا ہوا
اور موجب تقویت اصحاب علم ویقین کا اور شروع ذکر سے ورود آیہ حج
کے اور غزوہ ذات الرقاع کے کہ دفتہ جمعیت کو کفار کے رقعہ رقعہ کیا

اگرچہ ہو تنہا رسولِ زمن پہ تنہا کا جامع ہی سب اُسکا تن
وجود اُسکا ہی جامع کائنات بھی ہین ذات مین اُسکے مدرج ذوات
نہان اُسمین آفاق ہی یکقلم اسطرح ہوتا ہی مظہر اتم
وہ ہی دوست کا عین ہر درجہ سے اُسیکے ہین سب کام جو وہ کرے
بلا ریب ہی حکمِ حق بے نیاز اگر وہ کرے حکم حج یا نماز
کسینے اگر اُس سے کینہ کیا کیا جنگ اُس سے خدائے علا
وہ کرتا ہی تائید سے حق کے کام جہاد اُسکو ہی کافرون سے مدام
جو گرویدہ اُسکا ہوا ہی عتیق پڑا دشمن اُسکا بنار الحریق
بھی کیا وقت شاد یکے کیا وقتِ رنج خدا سے ہی رہتا ہی وہ شغل سنج
کرے جنگ یا صلح وہ نیکنام خدا کے طرف سے ہین سب اُسکے کام

جو تمہارا دی خوب دلنشین بیان — گذارش کیا ہی وہ یون درجہان
کہ چشتون برس حضرت حق پرستی — نزول آمد موج پیمبر پہ کی
اسی سال کھچ اسنے تیغ نزاع — کیا قصد پیکار ذات الرفاع
سنا جبکہ وہ آفتاب مبین — کہ یک جمع اعدائے دین متین
جمع کرکے غطفان سے کتنے نفر — بندھے ہین کہ جنگ اسکے قصد پر
اسی فکر مین ہین کہ سارے نکل — مدینے طرف جنگ کو آوین چل
مدینے سے پس کوچ اسنے کیا — خلیفہ سیوم کو خلافت دیا
کیا کوچ لے چار سو مرد کار — نکالا ان اعدا کے سر سے دمار
تب اس جنگ مین شاہ جن و ملک — سفر مین رہا پندرا روز تک
لڑائی مین وہ خسرو حق شناس — کیا ہی ادا تب نماز ہراس
جو دعثور سے ماجرا رو دیا — یہان ایک بدوی سے واقع ہوا
لیا چھین وہان تیغ روح الامین — لیا چھین یہان آپ ہی شاہ دین
اسی سال وہ خسرو با شرف — گیا جنگ لحیان کو لحیان طرف
دو سو مرد جنگی کو ہمرہ لیا — کسیکو مدینے مین حاکم کیا
جب آیا طرف قوم لحیان کے شاہ — ہوا ڈر سے انکا جون زرد کاہ
ہوے اسکی ہیبت سے بس مستہام — پریشان ہوے دشت و کہ مین تمام
نکل چار دہ روز بعد از نبی — مدینے کو آیا یا آسودگی

محمد نبی حکم سے شاہ کا — گیا اوسکے اعدا پہ گھوڑا چلا
گرا جا بجا یک بیوم کلاب — کیا اونکو برباد و خوار و خراب
اُنھون سے لیا لوٹ وہ نامدار — شتر دیڑھ سو اور غنم سہ ہزار
اوسی سال پھر وہ یلِ نامجو — گیا ذوالقصہ کے طرف جنگ کو
جو لڑنیکو دشمن کے آگے گیا — بزخمِ عدو آپ زخمی ہوا
کئے دن کے پیچھے وہ کفار پر — گیا بوعبیدہ یلِ نامور
کیا جرح وہ ابنِ جرّاح جب — ہوا موج زن خونِ دل اونکا تب
جگر خستہ پیکان سے اوسکے ہوے — گئے بھاگ آگے سے اوس شیر کے
جو کچھ نقد و جنس اوسنے پایا وہان — لے آیا حضورِ شہِ دو جہان
وہ کفار سے ایک مومن ہوا — لیا راہِ دین کفر سے باز آ
اسیر اوس برس بو ثمار نے بھی — مسلمان ہو چھوٹا اذیت سے تی
کیا دام مین دو کو بند اوس برس — بنی غزوۂ ذی قرد کے بس
کہے اہلِ دانش بطبعِ ذکی — اسی جنگ کو غزوۂ غابہ بھی
عُیَینہ نے چالیس سرکش سے آ — لیا جان ابوذرِ دیندار کا
کیا سخت کینے سے جنگ و نزاع — لیا لوٹ سلطانِ دیں کا متاع
ہوا برہم اوس ظلم سے شہریار — کیا حکم اک فوجِ دیں ہو سوار
دہین ساتھ لے سات سو زورمند — کیا خیزاون جاہلون پر سمند

کسی شخص کو شمر کے کام پر ۔ مقرر کیا وہ شہِ نامور

روان عادیان پر کیا یاد کو ۔ بنا یا علمدار بغداد کو

ابو سلمہ قبل اوسکی ہی آنکر ۔ گیا دورِ اعدائے دین کے اُپر

اکیلا ہی وہ شیرِ نر پہلوان ۔ کیا دور کفار کے تن سے جان

چلا یا زبس تیر وہ جنگ جو ۔ ہوا اوسکی ہر تیر سے یک عدو

بہر تیر وہ گرد بہرام زور ۔ اُٹھا یا ہی کیوان مزا جانسے شور

جو دیکھے یہہ جنگ اوسکا کفار نے ۔ سراسیمہ اوسکے ہوے کام سے

دئے چھوڑ اونٹونکو سب شاہ کے ۔ پھاڑ اور جنگل کا رستہ لئے

وہین شہکے لشکر سے اخرم بھی آ ۔ وہ دشتِ نعول اندر اوس سے ملا

لیا راہ میدان کی گھوڑا اُٹھا ۔ وہ رستے مین یک کافر اوسکو ملا

کیا وار نیزہ لیسے اوس خیرہ پر ۔ نہین تیرہ رو پر ہوا کارگر

غضب سے عدو اوسپہ حملہ کیا ۔ شہید اوسکو یک بارمین کر دیا

گرا زخم سے اوسکے جب مردکار ۔ ہوا جھٹ وہ گھوڑے پہ اوسکے سوار

پہنچہ راہ مین بوقتادہ وہین ۔ کیا نعرہ مانندِ شیرِ عرین

جو نیزہ لیسے اخرم ہوا تھا فگار ۔ اوسی نیزہ سے اوسکا جھاڑا دمار

زمین پر جو وہ خصمِ ملعون گرا ۔ سوار اوسکے گھوڑے پہ یہہ ہو گیا

کہا خوب دانائے اسرار دان ۔ الا ما تدین بشیء تدان

کئے حملہ پس وہ دونو گرد شیر — ابوسلمہ و بوقتادہ دلیر
گئے دو نر میدانمین لے تیغ تیز — جو دیکھے کئے کافران سب گریز
تب اُن دشمنونکا یہہ پیچھا کئے — وہ بھاگے ہوؤنکو کہدھرتے چلے
پہاڑ اور جنگل بھگاتے انھین — دو گھوڑے دئے چھوڑ وہ راہ مین
پکڑ لیکے گھوڑونکو در ترکتاز — چلے آئے پس وہ دو نو جلد باز
جب آذی قریبچہ داخل ہوے — شہنشاہِ کون ومکان سے ملے
جو دیکھے تو وہ بحرِ احسانِ عام — کیا چشمۂ آب پر ہی مقام
مکھل کئے آنکھ گرد اُسکے سے — نمین خاکِ رہ اوپر اُسکے ملے
سُنا جب نبی طرفہ یہہ ماجرا — وہ دونو کو تب آفرین کر کہا
پیادہ نہین کوئی بوسلمہ دار — نہین بوقتادہ سا کوئی سوار
یہہ غزوہ مین بھی وہ امامِ اناس — پڑھا ہی سفر مین نماز ہراس
اُسی سال قوم اسد پر دلیر — عکاشہ گیا لیکے چالیس شیر
گیا جبکہ غمزے کو وہ نامدار — کہ تا حاسدونکا نکالے دمار
گئے کانپ ہیبت سے اُسکے خصام — بیکبار بھاگے دمان سے تمام
جب اُنکی جگا مین رہا نہ کوئی — غنیمت لے آیا حضورِ نبی
ہوا برطرف جبکہ یہہ حادثہ — نکل چل دیا زید بن حارثہ
کیا خیز گھوڑیکو باشان دوھوم — جموحان کا کر قصد سمت جموم

لگے جانور ناتھ اُس جا بجا کے — کئے لوگ دھان کے اسیران ہوے
جب اُس جنگ سے زید فارغ ہوا — اسیرون کو لے شہر کو آگیا
اُسی سال پھر زید باندھا کمر — بداندیش دشمن کے تاراج پر
گیا ساتھ لے ستر اہل وغا — طرف موضع عیص کے شیر سا
کیا قصدِ غفات جا عیص مین — کیا سیم و زر چھین غارت انھین
پڑا قافلے پر قریشون کے جا — دیا جان مین انکے آتش لگا
بہت لوگ کو اُسنے قیدی کیا — کہ تھا زورمند اور کار آزما
ابو عاص نے بھی ہوا تب اسیر — ہوی زینب الطاف سے دستگیر
اُسی سال جا دھان سے مکّے طرف — پھر آیا مسلمان ہو وہ باشرف
اُسی سال زیدِ شجیع دلیر — گیا سمتِ وادی القرا مثلِ شیر
عدو گرچہ غالب ہوا اوّلا — پہ آخر یہہ مغلوب اُسکو کیا
اُسی سال چلکر گیا راہِ خوف — بنی سعد کے سمت فرزندِ عوف
گیا دومۃ الجندل اندوہ جب — گلا جان و دل ڈر سے اعدا کا سب
دئے چھوڑ وہ سرکشان سرکشی — مسلمان ہوے جان اور دل سے ہی
لئے راہ دینِ متین صدق سے — بہت اہل کین باعث اُس مرد کے
اُسی سال کرّار لے سو دلیر — فدک کے طرف جا کے مانندِ شیر
بنی سعدِ منحوس کو پایمال — کیا خوب سا کر کے جنگ و جدال

دل افگار ہو حیدری تیر سے — نکر جنگ خیبر کا رستہ لئے
لیا لوٹ تب صفدرِ نامدار — شتر دیڑھ سو بکریان دو ہزار
اوسی سال آئی حضورِ نبی — کردہ ایک علق دعریبہ ستی
مسلمان ہوے ظاہرا وہ تمام — رکھے دلمین پوشیدہ سو طرح دام
گئے جب تمام اونکے بیماریان — ہوا بعید اونکے دلونکا عیان
طریق جہالت کئے اختیار — گرے جا کنوین مین ضلالت کے خوار
بصیرت ندیکھا نبی اونمین جب — دیا پھیر میل اونکے آنکھونمین سب
ہوا رنج و غم لبسکہ اُنھ پر فراخ — موے دیو کی طرح در دیو لاخ
اور ابن رواحہ تبھی مثلِ تیر — کیا جا اسیرِ لعین کو اسیر
گیا قرقرے مین جو وہ نیکنام — اوسے اوسکے لوگونکو مارا تمام
اوسی سال عمرو اُمیہ نہان — ہوا قتلِ بوخطلہ کو روان
گیا جبکہ مکے مین ڈھب نین بنا — پہ دامِ حسودان سے وہ بچ رہا
نہ پھنچا وہ جب اپنے مقصود کو — پھرا مار دھالسے دو مردود کو
اوسی سال وہ بادشاہِ عرب — کیا حق کے درگاہ سے یہ طلب
ہوا جوش جب خوب برسات کا — اُٹھا ہاتھ تب لاعلینا کہا

ذکر صلح حدیبیہ کا

وسی سال وہ شاہِ ہر دوسرا — حدیبیہ کو بھر عمرہ گیا

مدینے مین یک شخص کو چھوڑ کر — کیا کوچ تب آپ پیغامبر
تب اصحابِ دین ساتھ اوسکے تمام — ہزار اور تھے پانسو لاکلام
شتر ہدی خاطر زر دے شمار — کیا ستر اوس راہ مین اختیار
جب آذی الحلیفہ مین اُترا نبی — ڈلایا جُلان اشترون پر سبھی
شہِ دین و دنیا کے اوس قصد سے — خبر جبکہ کفارِ مکہ سنے
کیا پس یہہ تجویز ہر بدنہاد — ارادے سے لڑنیکے جون قومِ عاد
کہ آوے یہان جب شہِ نامور — نہ کھو لینگے ہم اوسپہ مکے کا در
کیے شہ پہ لشکر کشی جمع ہو — دئے ڈال آفاق مین سب غلو
پیمبر نے تھوڑا سا اندیشہ کر — پس یکبارگی چل دیا اُنھ اُپر
گیا دوسری راہ سے یون وہان — کہ ہرگز نپائے خبر دشمنان
جو خالد لڑائی مین چالاک تھا — طلیعہ تھا اوس فوجِ ناپاک کا
کیا گرد لشکر پہ جسدم نظر — گیا فوج مین راہ سے بھاگ کر
جو شاہِ عدو سوزِ دشمن گداز — ثنیہ مین آیا زراہِ دراز
جو شہ کی سواری مین تھی اونٹنی — سو اوس رہ مین زانو اوپر آگئی
کہے گرچہ ہل ہل ہلی نین وہ ہیچ — نہین حل ہوا عقدہ پیچ پیچ
پڑا شاہِ والا نے اندیشہ مین — کہ پتھر پڑا راہ مین کیون ہمین
قسم کھا کے بولا کہ قومِ قریش — جو کچھ مجھ سے چاہینگے بے کم و بیش

پئے پاسِ تعظیم بیت الحرام — قبولا گا سُکے نہیں مین تمام
یہہ فرما کیا زجر ناقہ اُپر — اُٹھی اونٹنی راہ سے جلد تر
حدیبیہ مین دھانسے آیا رسول — کیا پاس یک چاہ کے تب نزول
وہان لوگ پانی کی تعلیل سے — بہت مضطرب ہو کے نالش کئے
نبی تیر یک کھینچ ترکش ستی — کہا ہاتھ مین یک کے دے اُسگھڑی
اِسے چاہ مین ڈال اے نیکنام — تو پھر دیکھ صنع الٰہی کا کام
دیا ڈال جسدم کنوین مین وہ تیر — تو فورا اُبلنے لگا اُس سے نیر
جھرا بسکہ نکلا کنوین مین پُر آب — کہ اُس چاہ مین بھر گیا آبِ ناب
ہوی چاہ لبریز اُس تیر سے — کیا مضمضہ چاہ مین شاہ نے
لیا آب اُس چاہ سے ہر کوئی — چھکا جو نکہ عالم سب اُس مے ستی
ہوے لوگ سیراب اُس چاہ سے — ہر یک غم کو دھویا وہ خوش آب نے

لجاجت مین کفار کے اور شرارتمین اشراد کے مقدمہ صلح مین اور تھیرنیمین صلح کے
کتے شروط صلح مدوسری وقایع مین جو وقت صلح دونی اور دوسری حالاتمین

جو کفار دیکھے کہ پیغامبر — بندھا نین ہی لڑنے کے خاطر کمر
حماقت کی رہ مین قدم گاڑ کر — بنا دشمنی درّ ندگی مین مقر
کمر کینہ جوئی سے یکسر بندھے — ہوا درمیان صلح سو جھد سے
نبی کشمکش مین تب اُس صلح کے — لیا سب سے بیعت شجر کے تلے

ہوا صلح اِس شرط سے مصطفا — اُلٹ اِس برس دانسے جاوے چلا
برس دوسرے پھر کے بستی مین آ — وہ عمرہ لے آوے کرے حج ادا
جو مکے مین آوے بصدق تمام — کرے تین دن سے نہ زاید مقام
نہ لڑنے کے خاطر کوئی گرم ہو — نیام اندر اپنے رکھے تیغ کو
یہہ ہی دوسری شرط تا چار سال — نہ باندھے کمر پھر جنگ و جدال
یہہ ہی تیسری کوئی ہم لوگ سے — مسلمان ہو گر اُدھر جا ملے
تو ہم پاس پھر بھیجہ دینا اُسے — نہ زنہار دلجوئی اُسکی کرے
اُدھر سے ہمارے مین کوئی آ ملے — اُسے بھیجہ دینگے ہم شبہکنے
قبولا جب اِس شرط کو شاہ دین — ہوا اُسکے فاروق اندوہگین
کہا ای امامِ فروع و اصول — تو زنہار یہہ شرط مت کر قبول
کہا ہنس کے ہم پاس آوے کوئی — گر اُن رو سیاہو نسے رغبت ستی
ہم اُن پاس بھیجین اگر پھر اُسے — خدا کارساز اُسکا ہی لطف سے
ہمارے سے گر کوئی مرتد ہوا — اُسے خوب ہی کافرونکی سزا
اسی گفتگو بیچ تھا ایلچی — کرے تھا جو اِس شرط مین خوب سی
یکایک پسر اُسکا باہر سے آ — کیا جوش دل سے شہادت ادا
کہا مجمع مسلمین مین پکار — کہ مین جان و دل سے ہوا دیندار
یہہ کفار سے ہو کے مین دادخواہ — نبی پاس آیا ہون بہر پناہ

کہا ایلچی ای شہِ نامور — تو اُسکو حضور اپنے سے دور کر
جو یہہ شرط تجھ سے بناوے صدور — رہینگے پس اب صلح سے ہم بھی دور
کہا شاہ باقی ہی پیمان ابھی — کوئی شرط اب لگ لکھے نہیں گئی
وثیقت لکھا جاے جب استوار — تب اس شرط کو کیجیے اعتبار
کہا چھوڑ یہہ حسب دجوای نہیں — بن اس کام کے فایدہ کچھ نہیں
کہا بارِ دیگر شہِ دو جہان — کر اغماض اس کام سے ای میان
تو اس داوریہیں نکر جد و جہد — بہم مت ملا اس لئے خلق و شہد
سنا نہیں سخن شاہ کا رکھ کے ہوش — کیا زاید اوس کام میں حد سے جوش
جو دیکھا نبی اوسکا یہہ وہ پن — کیسنے نے کرتا ہی بیجا سخن
دیا اوسکو اوس مرد دیندار کو — دیا خار پاس اوس نمط خار کو
کہا اوسکو مت دے اذیت اسے — وہی خوب اس سے تو خوبی کرے
پکارا بہت مردِ دروش درون — کیا جوش اوسکے دو آنکھو نسے خون
کہا ای خداوندِ لطف و کرم — روا مت رکھ ایسا مرے پر ستم
میں ایمان لایا ہوں بس صدق سے — یہہ پُر کینہ کافر کومت دے مجھے
بتنگ اسکے ہوں ظلم سے الغیاث — میں آیا امان کے لئے الغیاث
کہا شاہ اوسکو کہ ای باخبر — تو کچھ خوف و اندیشہ اس سے نکر
توکل تو حفظ الٰہی پہ کر — جو چاہے سو کر اور کس سے نہ ڈر

کہ اس قوم مین صبری گرچہ کج — اَلَا اِنَّ فِی الصَّبرِ کُلَّ الفَرَج
ہوا الغرض نرم ہر سنگدل — ہوا صلح ہر طرف سے مستقل
گئے کافران عہد نامہ طلب — دیئے عہد نامہ اُنھین لکھ کے تب
ہوا عہد مظبوط جب درمیان — روانہ ہوا وھانسے شاہ جہان
مدینے مین با فوج و اسباب و رخت — ہوا داخل آشاہ فیروز بخت
رہا نہین جو بایکدگر کچھ تضاد — رہی نہین عداوت وہ سابق کی یاد
جہانلگ کہ تھے ساکنان مکہ مین — مدینے کے لوگونسے ڈر تھا اُنھین
مدینے کے لوگان بھے آسودہ دل — نہایت خوشی سے برآمودہ دل
مدینے مین ایسا کوئی نہین رہا — جو بے خوف مکے طرف نہین گیا
جو یہہ آمد و شد ہوی بیشمار — ہوا دین ہر یک طرف آشکار
کرامات شہ کے سبون نے سنے — اوسے دیکھنے جو طرف سے گئے
بہت دوست اوسکے ہوے جان سے — اوسے جسکہ دیکھے مسلمان ہوے
پیمبر نے تھا عہد پر اپنے چست — کہ ہی عہد پیغامبر بس درست
مسلمان ہوے بعد آبوبصیر — گئے توڑ شرطونسے شرط اخیر
جسے لے گیا تھا نبی پاس سے — پدر پھر وہ آیا نبی کے کہنے

نامہ لکھنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بادشاھانکو اُسوقتکے اور مہر کرنیمین

اوسی سال وہ رہبر ہادین — فرامین بھیجا شہان کے تئین

جو نامے کو ہی مُہر سے اعتبار — وہ بنوایا مہرِ زرِ تابدار
پس اوپر وہ سارے فرامین کے — کیا مُہر بالفعل اُس مہر سے
کیا جبرئیل آ اُسے منع زر — وہ بنوایا پس خاتمِ سیم تر
نگینے اُپر نقش مانندِ ماہ — تھا جز محمدؐ رسول اللہ
طرف چھے شہانکے وہ شاہِ شہان — کیا اُن دنون مین فرامین روان
جو اُسوقت ہر بادشہ کے تئین — روانہ کیا خط شہنشاہِ دین
گیا اُسکے قاصد نے جس شہ کنے — وہ جانیا زبان اُسکی اعجاز سے
جو دے وہ گرامی صحیفہ اُسے — تو کرتا کلام اُسکے ہی لفظ سے

نامہ بھیجنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی بادشاہ حبش کو عمرو بن امیہ کے ہاتھہ سے اور بجالانیمین اسکے حکم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب نامے کا لکھنے مین

اُسی سال وہ شاہِ جن و ملک — لکھا نامہ نامی نجاشی کو یک
وہ نامے کو عمرو اُمیہ نے لے — چلا بادشاہِ حبش کے کنے
حضور اُسکے جب راہ چل کر گیا — دیا اُسکو وہ نامہ خورشید سا
دبیر آکے حاضر ہوا جلد تر — اور اس خط کو پڑھنے لگا کھولکر
وہ خط مین جو تھا مہر سا پر ضیا — لکھا مشک خالص سے اسطرح تھا

مضمون نامہ نامی اور فرمان گرامی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

کردن ابتدا مین بنامِ الٰہ — کہ اُس بن نہین جگمین شاہو کا شاہ
ہی الطاف سے خلق کا کارساز — نہین ہی کسی ساتھ اُسکو نیاز
جہان اُسکی قدرت سے پائی ظہور — وہ نقصان سے ہی پاک آفت سے دور
رسولون کتین معجزے کر عطا — جہان مین مصدق ہی کون اُس سوا
پہ خلق کو عام احسان سے — وہ دہشت سے ہوگے جو دن حشر کے
کرے عالمِ پست کو سرفراز — ہر یک ور اُپر درہی وہ بے نیاز
بھی سختی مین بندیکا ہی دستگیر — نہین ہی کسی کو بھی اُس سے گزیر
ہی دانا و خلاقِ ارض و سما — نہ اُس بن کوئی لایق کبریا
گواہی مین دیتا ہون درکائنات — کہ ہی روح حق عیسیٰ پاکذات
جو وہ روح در بطنِ مریم بھرا — کیا اُس سے پیدا جسد جان سا
کیا اُسکو پیدا فقط مان ستی — نتھی احتیاج اُسکو کچھ باپ کی
وہ مادر سے پیدا ہوا بے پدر — کہ مان باپ بن جسطرح بوالبشر
سمجھ بادشاہِ جبش تو یقین — کہ حقکے طرف تجھکو کھینچون ہو نہین
ن چہتا ہون چھوٹے تو عصیان سے — نہ پھیرے تو سر راہِ فرمان سے
خدا کا پیمبر تو مجھکو کہے — اور آئین برحق پہ جانے مجھے
جو کچھ مین لے آیا ہون سب مان لے — یہہ نکتے کو تو گوشِ دل سے سنے
چھیرے مرے بھائی کو پیشتر — مین تجھ پاس بھیجا تھا ای نامور

کرتا مائل اوس کا تو ہو جانسے — مسلمان ہو دینکی راہ لے
تو خود بینی و خود سری چھوڑ کر — طریق خطا سے کرے در گذر
مسلمان ہو چھوڑے ہر بدی — سلام علیٰ من بنا یقتدی
جب ایسا نجاشی کے آگے پڑھا — کیا بے تحاشی شہادت ادا
کہا مجھکو معذور ہوتی ذری — تو پابوس کو شہ کے جاتا ابھی
اِنھ انکھوں سے مین اوسکو جا دیکھتا — یہہ نا دیدہ آنکھونکو دیتا ضیا
بخاکِ در اوسکے مَلتا آنکھونکتین — لگا تا غبار اوسکا آنکھونمین مین

ایمان لانیمین نجاشی کے بجز دسنے مضمون کرامت مشحون آنحضرت کے آنحضرت پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگی کے کھنے مین اوسکے رسول سونے خدا کی و ظاہر کرنے مین اوسکے یہ بات رسول سے کہ اگرچہ رسول کو نہین دیکھا مین لیکن رسول کو دیکھا مین اور اگرچہ ملاقات سے اوسکی محروم رہا مین لیکن نصف ملاقات سے اوسکی خوش ہونمین اور داد مہربانی کا دینیمین اور جواب نامہ لکھنے مین

رسولِ رسولِ خدا کو بلا — بصد عزت و صد مدارا بٹھا
کہا تو نے ای سفتہ گوشِ رسول — کیا اوسپہ قرآن سا مجہ پر نزول
بنی کی ہوا روز و شب تھی مجھے — چلے تھا مرا جان و دل شوق سے
مین اوسکی جدائی مین رہکر ملول — نہ دیکھا رسول اور دیکھا رسول
بلاشک ہی وہ خلق کا راہبر — حبیبِ خدا اور پیغامبر

تو جا اور بول اوسکو میرا سلام — لے آیا پیام اب تو لیجا پیام
کہ میں دل سے ہوں بندہ فرمان ترا — بہر آن تیرا ہوں ای مقتدا
نوازا بہت اوسکو اکرام سے — روانہ کیا پس جواب اوسکا دے
جو وہ نامہ پیغامبر نے لیا — دھانسے پیمبر کے آ گیا
دیا اوسکو وہ نامہ دلنواز — لکھا اوسمیں یون تھا کہ جبکہ باز

مضمون نجاشی رضی اللہ عنہ کے خط کا

کروں ابتدا نام رحمن سے میں — نوازے ہی جو ہر مسلمان کو تئیں
حق ایسا کوئی حق نہیں اوس سوا — نہ پیوستہ کس سے نہ کس سے جدا
لئے اوسکے جسنے لیا راہ دین — رکھا ہی نعیم بہشت برین
نہیں راہ پر اوسکے جو بدخصال — کرے تاب دوزخ سے بد اوسکا حال
حضور شہ انبیا دین فروز — نجاشی کے جانب سے با صدق و سوز
زبعد درود و سلام الٰہ — ہو یہہ بات ظاہر کہ ای دین پناہ
شرفنامہ عالم آرا تیرا — حصول مغز ای غرا تیرا
سر پست میرا فلک پر گھنا — کیا دور غم سب مرے جا تکا
تو جسطرح نامہ میں ذکر مسیح — لکھا تھا بلفظ فصیح و ملیح
خلاف وقوع موا قع نتھا — بجز اوسکے کچھ بھی بواقع نتھا
یقین جانتا تھا میں ای نیک خو — کہ لایا ہی تو دین خوب و نکو

جب آیا چچیرا برادر ترا — مرے ملک اندر سکونت کیا
بہت اسکی تعظیم مین نے کیا — دیا داد انعام واکرام کا
یہان پاے تعظیم یاران ترے — رہے شاد خدمت گذاران ترے
ہوے تیرے یارون نے آسودہ جان — ترے دشمنان گھٹ گئے بیگمان
نبوت کی تصدیق واقرار سے — اور اجرا مین احکام فرمان ترے
زبان و دل اپنے کو دے افتخار — کمر اپنی باندھا ہو نہین استوار
تھے آگے جہان لک کہ پیغمبران — کیے وقت مین اپنے تیرا بیان
صحف سب ہین آگے کے آگے ترے — بھرے ہین ترے خوبی شرع سے
جب آیا چچیرا برادر ترا — درست اس سے مین شرط بیعت کیا
دیا چھوڑ آگے کی آئین مین — قبولا ترا خوب تر دین مین
ترے پاس لڑکی کو ای ناجو — روانہ کیا ہون زمین بوس کو
جو چاہے تو مین آکے تیرے حضور — ملون جبہہ در پر ترے بالضرور
حبش سے ترے پاس مین آونگا — کرونگا ترا طوف یثرب مین آ
گواہی مین دیتا ہون تیرا کلام — ہی سب معزا اور پوست باقی تمام
تو محشر روز قیام قیام — تو جنت دلا دے مجھے والسلام

ذکر نامہ بھیجنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی کو دوسری بار نکاح کروا دینے کے باب مین دحیہ ابی سفیان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو جہل لانیمیر

نجاشی کے زمان واجب الاذعان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

لکھا وہ شہ تخت جود و عطا　　نجاشی کو پھر ایک خط دوسرا

لئے اسکی دختر ابو حنظلہ　　کہ ہم محسنہ تھی وہ ہم عاقلہ

اُسے باپ سے چاہی اپنے لئے　　روانہ کرے پاس اپنے اُسے

نجاشی بتوکیل ابن سعید　　دیا بھیجہ اسکو بوقت سعید

بھی تب مہر مین اسکے وہ نامور　　بندھا چار سو جملہ مثقال زر

رکھا اُسنے دو حقہ تابدار　　دو لوخط وہ مثل در آبدار

کہے تھا یہہ خطونکی برکت ستی　　حبش بچہ رہیگا ہر آفت ستی

وہ عنبر فشان نامہ انغز کا　　حبش مین ابھی لک نشان ہی بجا

حبش کے شہان اسکی تکریم کو　　عزیز اسکی رکھتے ہین تعظیم کو

نامہ بھیجنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرقل بادشاہ روم کو دعوت دینے مین اوسکے مضمون نامہ نامی سے اور مضمحل ہونیمین ارکان دولت کے ہیبت مضمون سے اور مظاہر کہ نیمین رعب کے اور زیر پای آشفتگی گھتنے مین

اُسی سال وہ شاہ جن و بشر　　لکھا نامہ ہرقل کو یک خوبتر

وہ خوش نامہ مین باغ فردوس سا　　خوش اسطرح رضوانکے روسے لکھا

کہ ای روم بکسر ترے حکم مین　　جہان تیری تدبیر کے حکم مین

تو خود رائی و خود سری جہور دے　　نکل قید گمراہی و کفر سے

سمجھ تو خدا کا پیمبر مجھے　　سخن کو خدا کے ہی الہام سے
چلا کر سدا راہِ رشد و صلاح　　کرے پاوے تو تا قہرِ حق سے نجاح
مسلمان ہو اور کفر کو دور کر　　سلامت رہیگا تو اور با ظفر
مری بات کو تو نہ مانے اگر　　اُٹھاوے تو کینے سے گے شور و شر
کرے نفسِ بد کی تو گر پیروی　　جو پھیرے تو مُنھ ملتِ حق ستی
گریگا تو در چاہِ رنج و بلا　　پڑیگا بگرداب قہرِ خدا
جو ہرقل وہ مضمونِ روشن سُنا　　تو ہیبت سے منھ اوسکا پیلا ہوا
پریشان ہوا ڈر سے اللہ کے　　عرق چلد یا اوسکی پیشانی سے
ہوے اہلِ مجلس ہراسان تمام　　کہے ہول کہا شور و افغان تمام
بنا سہم سے سہم سا قد کمان　　وہ ارکانِ دولت سے بولا اوس آن

جستجو کرنیمین ہرقل کے اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان بن حرب سی اور بیان کرنے مین اوسکے احوال آنحضرت صلعم کا

ہی جسکا کہ یہہ نامۂ شاندار　　نہ نامہ کہی اوسکے گیسو کا تار
مرے ملک مین اوسکے لوگو نسے ہو　　اگر کوئی مجھ پاس حاضر کرو
جو ہونڈے تو بوخطا مل گیا　　اوسے لے گئے پاس شہکے بلا
کہا اوسکو ہرقل کہ ای ہوشمند　　کیا ہی علم جس کسیے بلند
ہی سب لوگ سے کون اوسکے نمین　　قرابت مین نزدیک بولا کہ مین

بلا شاہِ روم اپنے آگے اوسے — بلا ہرقلہ کو بھی اوس مرد کے
کہا اونکو ای مردِ باوفا — مین اب چند چیز اُس سے ہون پوچھتا
اگر بات مین جھوٹ کچھ بھی کہے — کہو تم سزا دیون تا مین اُسے
کیا بندیون جھوٹ کی راہ جب — کہا منھ کر اپنا طرف اُسکے تب
نسب مین بھلا کیون ہی وہ نامور — کہا اور لوگون سے ہی خوبتر
کہا یون ہی ہوتے ہین پیغمبران — نسب مین گرامیتر از دیگران
کہا جو کوئی ہاتھ اونکے لگے — رکھے کچھ نہ ننگ اونکی تسلیم سے
کہا پھر یہہ اوسکو کہ ای نیک طور — ہوا ہی تمھارے یہین یون کوئی اور
کہ کر دعوئی کارِ پیغمبری — کیا مہترون کے اُپر مہتری
کہا آگے اُسکے کوئی شخص بھی — کیا نین ہی دعوی کیا بس ہی
کہا گر کوئی پیشتر در جہان — نبوت کے دعوی سے دیتا نشان
تو مین بوجتا دعوی اس شخص نے — خلایق مین کرتا ہی تقلید سے
کہا پھر کہ اوسکے بزرگون سنی — جہان مین کیا بادشاہی کوئی
کہا وہ بزرگو نہین اوسکے نام — ہوا نین کوئی شاہ ای نیکنام
کہا اوسکے اجداد مین پیشتر — جہان مین کوئی شاہ ہونا اگر
تو کرتا گمان مین پنے ملک و گنج — نبوت کے دعوی مین ہی شغل سنج
کرتا اس وسیلے سے مقصد ملے — کرے خسروی ملک مین باپ کے

کہا شاہِ بارِ دگر پیروی ضعیف اُسکی کرتا ہی کہہ یا قوی
کہا وہ کہ درویش یا تنگدست اُسے حد سے زاید ہین خدمت پرست
زر و سیم کیسے مین ہی حبس کنے سو اُسپر بہت کم ہی رغبت اُسے
کہا بیشتر ناتوان اور فقیر رسولونکے ہوتے ہین فرمان پذیر
کہا پھر کہ اُس شخص کے تابعان زیادہ ہین یا کم زمان تا زمان
کہا وہ کہ ہر روز ہین بیشتر مطیعان وہ سرور کے ای نامور
کہا یون ہی ہونا ہی احوالِ دین کرتا ہووے آہستگی سے متین
کہا پھر کہ جو اُسکا تابع ہوا سر اُسکی اطاعت سے پھیرا ہی کیا
کہا جو کوئی رام اُسکا ہوا اطاعت مین ہر دم ترقی کیا
کہا یون ہی ہوتا ہی دینِ خدا لگے جبکہ دلکو نہووے جدا
ہوا لذتِ دین سے جو بہرہ در کہان اُسکو ہوتا ہی ذوقِ دگر
لگے شہدِ شیرین کی لذت جسے وہ کب شہد کو چھوڑ سرکہ چکھے
جو کوئی کہ کھایا ہی قند و شکر دل اُسکا کہان جہانسے حنظل اُپر
کہا پھر کہ وہ رسمِ پیغمبری خلایق مین کرنے کے آگے کبھی
کیا اُسپہ تہمت کوئی مکر کی کہا مکر سے وہ رہا دور ہی
کہا ہین رواہی کہ وہ کذب و دق نہ باندھے خلایق پہ باندھے بحق
کہا پھر دغا اُسکی ہی کیا سرشت کہا ہی دغا اُسکے خوار و زشت

کہا مرسلونکا ہی ایسا ہی کام — کہ ہی خار و گل مین تفاوت تمام
کہا پھر کہ وہ مرد شیرین مقال — کیا ہی کبھو تم سے جنگ و جدال
کہا سچ کہ اکثر وہ کرتا ہی جنگ — لے آفوج میدان مین بیدرنگ
کہا اُسکا رہتا ہی کیا طور و حال — کمر جبکہ باندھے وہ بہر قتال
کہا فتح پاتا ہی اُسنے کبھو — کبھو فتح پاتا ہی اُسکا عدو
کہا سچ کہ پیغمبر حق پرست — کبھو فتح پاتا ہی گاہے شکست
ولے دشمنون پر سر انجام کار — ظفرمند ہوتا ہی وہ نامدار
کہا پھر کہ دعوت وہ کرتا ہی جب — تو کہتا ہی کیا قوم کو اپنے تب
کہا بولتا ہی کہ ای خاص و عام — قبولو بدل حکم ربّ انام
اُسے جانیو ایک ہی اور عزیز — مت اُسکے برابر کرو کوئی چیز
رہ و رسم آبا کا سب چھوڑ دو — کرو لازم اپنے پہ اسلام کو
نچھوڑو کسیوقت صوم و صلواۃ — بھی صدق و عفاف اور صبر و ثبات
بُرے ماتھ قطع رحم سے رکھو — تم اِس گرہی سے رہ راہت لو
کہا یہہ تو سب کام بس نغز ہین — سبھی مغز ہی پوست کو جانہین
کیا جتنے اوصاف سے تو بیان — اگر اُسمین تحقیق ہین بیگمان
تو پس عنقریب اُس شہنشاہ کی — کریگا سب آفاق فرمانبری
یہہ دولت پہ پاوینگا وہ دست برد — بزرگان تمام اُسکے ہونگے خورد

خبر تھی مجھے انھ دنون بالضرور　　رسول ایک جگمین کریگا ظہور
کیا تو بیان جسنے اوصاف اب　　اچھیگے عیان ذاتمین اوسکے سب
یہ سمجھا تھا مین کہ وہ معتدا　　تمھاری جماعت ستی ہوگا
گر اسوقت ہوتی مجھے دستگاہ　　اسی آن لیتا مین اودھر کی راہ
چلا روم سے ابرش تیز پو　　شتابی سے جاتا مین اوس ملک کو
جمال اوسکا دیکھے سے پاتا سرور　　مین اوسپاس رہتا ہر یک غم سے دور

ظاہر کرنیمین ہرقل کے روبرو رسول کے فرمانبردای حکم رسول کے
باطن مین اور ظاہر نکرنیمین خوف ہے نصارا کے

پس اوس مرد کو شہ نے بھیجا جسے　　گیا لیکے خلوت مین اوس جاے سے
کہا اوسکو ای مرد دانش قرین　　یقین عقل و دانش سے سمجھا ہو نہین
نہین کوئی اوس بن رسول زمان　　ہوے اوس سے اگاہ سب کے گہان
وہی ہی وہ حق کو امام بشر　　کہ ہم واسطے جسکے تھے منتظر
وہی ہی وہ اوصاف جس شاہ کے　　کتابون مین یکیک جو ہم پاے تھے
وہی ہی وہ اس عصر کے پیشتر　　دیا خلق کو جسکی عیسی خبر
ولیکن سبب غم کا ہی اقتدا　　کہ عالم مین سب فتنہ ہوگا بپا
اگر لاؤن ایمان مین بیگمان　　کرینگے فدا ذات نصرانیان
مجھے تیغ لیکر کرینگے ہلاک　　کرینگے مجھے مار کر زیر خاک

مین اس قوم بے راہ کے خوف سے — راحیف اس اقتدا سے پرے
بھی رہبان کے قتل کا ذکر کر — لے آیا دلیل اپنی وہ بات پر
عجب ہی کہ کسطرح ہر قل جدا — خلایق کو ڈر خوف حق سے رہا

نامہ بھیجنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسری بادشاہ عجم کو اور بھاڑنے
مین اوسکے غضناک ہوکر نامہ نامی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
لکھنے مین اوسکے باذان حاکم یمن کو کہ تا دو پہلوان زورمند کو نزد یک
آنحضرت کے بھیجکر اور آنحضرت کو عرب سے بلوا کر اپنے پاس روانہ کرے
اور بھیجنے مین باذان کے دو پہلوان کو حضور مین آنحضرت کے اور آنیمین
انھونکے آنحضرت پاس اور پریشان باتین کرنیمین اور دوسرے حالاتمین

اوسی سال وہ شاہ نیکو سیر — لکھا نامہ کسریٰ کو یک خوبتر
ہوا خشمگین کا فر تند نے — وہ اوس نامہ عالم آرا سے
کہا یون لکھا ہی محمد نے مجھے — کہ آتش پرستی سے رہ تو پرے
جلا دے اب آتش سے آتشکدہ — تو کیون بھر آتش ہی آتش زدہ
نہ سمجھا کہ تابع ہی مجھ حکم کا — رعایا سے جب ہی مرے ہی ہرا
بھی اوپر مرے نامور نام کے — لکھا ہی وہ نام اپنا بس فخر سے
نہ سمجھا کہ وہ نامہ نامی سدا — ہی عرش گرامی پہ لکھا ہوا
سنو اوسکے ہین کسریٰ سے خدمتگذار — غلام اوسکے نوشیروان سے ہزار

دیا پھینک نامے کو پس پھاڑ کر ۔۔۔ نہ خط کو کہ پھاڑا وہ اپنا جگر

سُنا جب شہنشاہِ دنیا و دین ۔۔۔ کہ کسریٰ نے پھاڑا وہ خط کے تئیں

کہا وہ تو پھاڑا مرے خط کو اب ۔۔۔ خدا ملک کو اُسکے پھاڑیگا سب

جو پھاڑا وہ خط ہمنے پھاڑا اُسے ۔۔۔ ہلاک اُسکو زخمِ سنان سے کئے

کہا جبکہ اسطرح شاہِ انام ۔۔۔ پڑا آکے کسریٰ مین کسرِ تمام

کئے بعد کسریٰ نے اُس خط کو چاک ۔۔۔ نمط خط کے کھا پیچ ہو خشمناک

وہ باذان کے تھا جو میرِ یمن ۔۔۔ دیا بھیجہ یک شخص کو جون پون

بھی یہہ بول بھیجا اُسنے ہمنے یون ۔۔۔ کہ یک شخص اہلِ حجاز ان دنون

اُٹھایا ہی زعمِ رسالت سے سر ۔۔۔ نہین رعبِ شاہی سے اُسکو خبر

قوی تن دو گردِ زبردست کو ۔۔۔ اسیدم روانہ کر اُسپاس تو

کہ تا وہ لیے دونو اُسے جلد تر ۔۔۔ لے آوین مرے روبرو باندھکر

دو گردِ قوی کو جو تھے دیو سے ۔۔۔ دیا بھیجہ باذان شہِ دین کے

کہ جا پاس کسریٰ کے ساتھ اُنکے تو ۔۔۔ نکر دیر اس کام مین تو کھو

وہ دو نو نکل جلد ئے برق سے ۔۔۔ چلے راہ طایف مین داخل ہوے

شہِ دین و دنیا کے احوال کو ۔۔۔ کئے شہر کے لوگ سے جست و جو

کہے سب کہ وہ شاہِ فیروز مند ۔۔۔ مدینے مین جھنڈا کیا ہی بلند

جو مکے مین رہنا نجا نا بھلا ۔۔۔ مدینے کو مخفی نکل کر گیا

گیا وہ مدینے کو طایف سے تی — وہان یکجہان اُسکی طایف ہوی
سنے جبکہ ایسا وہ دو نوخوان — ہوے تب مدینے کے جانب روان
گئے روبرو شاہ کونین کے — دلیری کے ڈر سے لگے بولنے
کہ کسریٰ امیر یمن کے تئین — چمن عدل سے جسکے ہے سب زمین
لکھا ہی کہ وہ ساتھ دو گرد کے — تجھے پاس اپنے روانہ کرے
گر آوے تو راہ اطاعت سے تی — عداوت سے ہوویگا خرد بری
جو پھیرے تو فرمانسے اُسکے سر — تو پھر قہر سے اُسکے ہی باخبر
وہ سب چھین لیگا ترا ملک و مال — کریگا ترے ساتھ جنگ و جدال
ہنسا شاہ دین اُنکے ہذیان سے — اُٹھونکے وہ گفتار بیجان سے
کیا شکل پر اُنکے جسدم نگاہ — کہا آکے غصے مین وہ دین پناہ
دکھایا تمھین کسنے ایسی طریق — بھی تم کون ہین اور کیا ہی فریق
کہ نفرت جو رکھتے ہین دارا سے تی — بھی پوچھین رکھے ہین بیہودگی
زبس خواہش زر مین ہین تمسے زار — جو باندھے ہو ساعد پہ زرین ہوار
کہے وہ کہ کسریٰ ہمارا خدا — ہمین اپنے آئین پر ہی رکھا
کہا وہ خدا جسکے بندے ہین ہم — بلا سے امان مین اُسکے ہین ہم
ہماری تو چھتا ہی یون بود و باش — رکھین دارا اور موچھ ڈالین بر آتش
بس اُسپاس ہی جو کہ باریک بین — محاسن ہی اصل محاسن تعین

یہہ موچھون سے پانا ہی کیا آبرو — خطا ہے زنخ زن ہوین موبمو
دیا حکم بیٹھا ہر یک پُر دغل — وہ زینا جماعت مین زانو سمل
پس اُٹھہ دونو پر کینہ و خشم سے — کیا ظاہر احکام کچہہ شرع کے
کہے بات کو اپنی کوتاہ کر — تو اُٹھہ اور ہم ساتھہ چل جلد تر
لے اب راہِ درگاہِ شاہِ عجم — کہ اوس بن نہین وارثِ ملکِ جم
خلاف اسمین کچہہ تو کریگا اگر — وہ لے آئیگا فوج اس ملک پر
اگرچہ کہے بات اوس سے دلیر — گرے چاہِ ہیبت مین لیکن بزیر
بظاہر تو ہر یک کرے تھا خروش — بھی گستاخ کاری مین تھا گرم جوش
تھا لیک اُٹھہ کے دلونکو قرار — پر اجان مین اونکے تھا اضطرار
نہ دیکھے لجا یکا جب خود مین تاب — کفایت کئے لینے پر یک جواب
کہے گر یہان سے نکلتا نہین — تو دے یک جواب اب ہمارے تئین
کہا اونکو سلطانِ ہر دو سرا — کہ تم آج کے دن رہو اپنی جا
رین جبکہ آنکھونسے ہوجاے گم — دم صبح آؤ مرے پاس تم
مین دیکھون کہ کرتا ہی کیا کارساز — وہ ہی بے نیاز اور ہم بانیاز
وہ دونو رضا لیکے پس شاہ سے — گئے اُٹھہ کے آگے سے اوس شاہ کے
کہا راہ مین ایک نے ایک سے — کہ رعب اوسکا آتش لگا یا مجھے
بتھا تا زیاد اس سے گر روبرو — تو کھوتا مین رعب اوسکے سے جانکو

کہا دوسرا مجھکو تو اسقدر نہیں کی ہی دل پہ ہیبت اثر
مگر یہہ بزرگ مبارک قدم اُٹھایا ہی تائید حق سے علم

رخصت کرنیمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انھہ دونو شخص کو اور خبر
کرنیمیں ظاہر ہونے سے معنے فرق کتابی فرق اللہ ملکر کے اور خبر دینیمیں
باذان کو کسر کسریٰ سے اور ڈرانیمیں اوسکو عدم اطاعت سے اپنے اور
مطلع کرنیمیں انھہ دونو کے باذان کو اس حال سے اور گرویدہ ہونیمیں اوسکے
آنحضرت سے بجد پہنچنے کے خط شیرویہ خسرو پرویز کے بیٹے کا اور مسلمان ہونیمیں

جو دن دوسرے آسمان کرخت دھرا رات کالی کو خنجر سے سخت
وہ دونو نبی پاس حاضر ہوے کھڑے روبرو آکے بس خوف سے
کہا اونکو سرور کرای سرکشان لے آئے ہوے خود کو یہاں لگ کشان
مرے روبرو سے تم اب جائیو اور اسطرح میریمن سے کہو
کہ کل رات کو قہر سے کردگار دیا جھاڑ کسریٰ کے سر سے دمار
پڑا کام خسرو کا خسران مین جا گرا چاہ خذلان مین جب بدکیا
گیا مہ ترقی کا اوسکے بسلخ ہوا عیش شیرین تمام اوسکا تلخ
گذر شب سے جب سات ساعت گئے دیا جھاڑ مغز اوسکا شیرویہ نے
لے خنجر کینگاہ سے جست کر کیا چاک اوس سگ جگر کا جگر
قریب اب کریگا مرا کردگار عجم مین مرے دین کو آشکار

مجھے ملک کسریٰ کا سب دیوگا — کریگا عیان دین اُس مین مرا
لیا چاہئے نفع تو دین سے — کہ تا رنج و آفت مین تو نا پڑے
ترا ملک اور مال جو ہی تمام — رکھو نہین ترے حکم مین لا کلام
رکھون فارس نیچے ترے حکم کے — کرون اہل فارس پہ سرور تجھے
جو یون وہ دو نو سرکشون نے سُنے — خمش اور پست آپ مین ہو گئے
رضا جبکہ پائے شہنشاہ سے — نکل جلد شہ پاس اپنے گئے
جو کچھ حال دیکھے تھے اُس سے کہے — بھی جو کچھ اُنتے تب اُس سے سنے
سنا جب یہہ بازدان نے عاجزانہ — سر اپنا تعجب سے نیچے کیا
یہہ پوچھا کہ کونسی رَین دن اُسے — نگہبان بھی ہی وقت مین خوف کے
قوی بازدان اُسکے ہمراہ ہین — نگہبان اُسے گاہ و بیگاہ ہین
کہے حال اُسکا عجب ہی شگرف — کہ اُسپر کسیکو نہین جاے حرف
نہ اُسکو نگہبان کوئی ہی نہ یار — وہ پھرتا ہی بازار مین بے کار
اکیلا نکلتا ہی وہ مہر سا — فلک مین تپ و لرزہ ہی ڈالتا
وہ بولا قسم کھا کے یہہ رسم و راہ — نہین مثل رسم و رہِ بادشاہ
مجھے یہہ گمان ہی کہ مہتر ہی وہ — رسولِ خداوندِ اکبر ہی وہ
ہی سب خلق کو حق طرف سے دلیل — بزرگین اُسکے نہین قال و قیل
یہہ چہتا ہو نہین اپکے شاہان ستی — نہو دین مین مجھ سے سابق کوئی

اسی فکر مین تھا وہ باریک بین
کہ شبیر وہ کاقاصد آیا وہین

دیا ڈال خط اُسکے لا رو برو
لکھا اُسمین یون تھا کہ ای نیک خو

جو خسرو نے کرنخت ظلم و جفا
بہت لوک کو پست تھا کر دیا

نکلتا تھا اُسکے سبب سال و ماہ
ہر یک حلقہ سے حلقہ در حلقہ آہ

بہر حلقہ خلق اُس سے ہو غم پذیر
نکالین تھے جون حلقہ در نفیر

یہہ دولت مین کر سخت بیداد وہ
کیا خاک سب یہانکی برباد وہ

پھرایا سر شیخ و شاب اور کیا
خراب اُس زمین کو وہ خسرو سا

پڑا تفرقہ جگ مین اُسکے سبب
ہوی جمعیت دور عالم سے سب

کیا قتل یک خلق کو ظلم کر
بھی کٹوایا ہر عالی افسر کا سر

ہوے خوار اُس سے غنی و گدا
وہ تھا جسکہ خسر و خسارت کیا

دیا رنج عالم کو یک مثل گرگ
جوان اور پیر اور خورد و بزرگ

بتنگ اُس سے مین دیکھکر یکجہان
لیا مار خنجر سے پس اُسکا جان

دیا دام سے اُسکے سبکو چھوڑا
گیا جب وہ عالم سے سب غم گیا

کیا چاہئے اب تو طاعت مری
دل و جان سے دایم اطاعت مری

ہوا جسکہ میرا دل و جان سے تو
مرے حکم مین لا تو سب لوک کو

جو کہتا ہی خود کو پیمبر ہو نہین
طرف حق کے عالم کو رہبر ہو نہین

نکر اُس سے تو تندی و سرکشی
گذر جا ستم اُسپہ کرنے سے تی

نہ جاتا نہ ہووے اجازت مری مت اوس مہر تابان سے کر دشمنی
کیا جبکہ دریافت باذان یہہ حال دیا چھوڑ اپنے بزرگونکی چال
بصد جوش کلمہ شہادت پڑھا کیا مہ سا روشن وہ منھ قبر سا

ذکر نامہ بھیجنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقوقش کو کہ اسنے اگرچہ آنحضرت کی عداوتکا پیشہ اختیار نہین کیا لیکن مسلمان نہین ہوا اور ہدایا اور تحفی حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کیا

مقوقش لیا جبکہ فرمان شاہ لگایا لجامہ کو نوک کلاہ
دیا بھیجکر ہدیہ بدرگاہ شہ سرین اوسمین تھی دوسری ماریہ
لیا ماریہ کو نبی اور سرین دیا بخش حسان ثابت کئین
جو عزت دیا اوسکو قربت سے تو مہر براہیم وہ مہ جبین
کیا کرچہ نہین سرکشی شاہ سے مسلمان ہوا نہین مقوقش دلے
سرین ساتھ صحبت جو حسان کیا تو اوس سے ظہور عبد رحمن کیا
تھا اوسن مشکش مین جو یک سفید کہ جلدی کرے جسکی بجلی کو صید
بہت چست اور نادر و تیز گام صبا سیر تھا اور دلدل بنام
علی کو دیا شاہ وہ راہوار کہ شہ مرکب اوپر سجے شہسوار

نامہ بھیجنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حارثکو اور سرکشی کرنیمین اوسکی اور نامہ بھیجنے مین آنحضرتکے ہوذہ کو اور اطاعت کرنیمین اوسکے اور دوسرے وقایع مین

جو وہ نامہ پر دازِ عقل و ہنر — لکھا نامہ حارث کو یک خوبتر
دیا پھیک حارث وہ خط کف دستی — قضا خارہ سا سینہ چاک اوسکو کی
جو ہو وہ شرفنامہ شہکا لیا — دیا چھوڑ ذہب نخوت و کبر کا
نتھی دین کی جب کہ اوسکو پناہ — گرا آخر الامر در قعرِ چاہ
اوسی سال خولہ بہ بندِ ظہار — پڑی اور آخر ہوی رستگار
اوسی سال وہ شاہِ عالی ہمم — کیا حکم نالوگ ہو کر بہم
کئے خیز یون مرکبو نکو سبھی — لئے دوڑ سے آبرو برق کی
تھی یہہ شرط جو کوئی آگے بڑھے — تو جوڑا اوسکا کچہ نقد دیوے اوسے
اوسی سال ماں عایشہ کی گئی — طرف باغ جنت کے دنیا ستی

ذکو غزوۂ خیبر کا

اوسی سال وہ خسروِ پر شرف — گیا جنگ کر نیکو خیبر طرف
کسی کو مدینے کا حاکم بنا — مدینے سے تب خود روانہ ہوا
محرم مین نکلا وہ بہر نبرد — تھے چودا سو اوس ساتھ مردانِ مرد
عکاشہ وہ لشکر مین آگے ہوا — عمر میمنہ کے طرف جا رہا
چلی فوج مانند فوجِ نجوم — سر دیو ساران پہ مثلِ رجوم
سبھی جنگیان اور چالاک دست — تھے خونریز دشمن مین جون شیر مست
قوی پہلوانان بہت زور مند — بندہین دیو کو سب بیک دیو بند

بھی یک شاخ آہو سے جون شیر نر — گراوین دو سو فیل کو خاک پر
بحر طوم پیل اپ پر بیٹھے ہی — وہ خرطوم پیلونکو باندہین سبھی
بھی برساوین از چشمۂ بید برگ — لڑائی مین تر دامنون پر ترک
وہ پیکان خاکی سے در کارزار — کرین چرخ گردان مین رخنے ہزار
بپر گیر ئی تیر گاہ صعود — پر نسر طایر برافشاندہ زود
بھی پتھر مین قطرے سے پیکان لگا — لڑائی مین دریاے خون دین بہا
جو دھار انکی خنجر کی پر تاب تھی — گویا نہر تھی آب شفاف کی
سو اس نہر سے دابن خصم مین — گر جنگ چنگاریان بیٹھہ دین
وہ پر تاب رو پے سے شنگرف خیز — تھے روے زمین پر وہ شنگرف ریز
زبس ناوک تیر دلمین چبائین — لہے اور پتھر کو باہم ملائین
وہ ہندی سے جون کوہکن گاہ کار — سر بیستون دو کرین جون انار
ہوی لبسکہ تیغ انکی کافر ستیز — شب تیرہ خورشید سے کی گریز
زن و مرد و دنگ انکے تیغے ستی — کہ لیتا ہی ہستا ہوا تن سے جی
انھونکی سناں بازبان دراز — دلونسے عنودون کے کہتی تھی راز
تف و تاب یہہ اسکی رکھتی تھی آگ — لگا ئی جہان کو شرر اسکی آگ
زمین کو گلا کر سراسر شتاب — پس ایجاد کی اوس سے تی کرہ آب
گہ جنگ سہم کمان انکی سے — چھپے تیر جا گوشہ مین قوس کے

وہ لشکر سے سر لشکرِ انبیا — گیا سمتِ کفار گھوڑا چلا
سنے کافران جبکہ اُسکی خبر — رخ اپنا کئے زرد مانندِ زر
شہِ دین کی ہیبت سے بس گھٹ گئے — کمک چاہے پس اہلِ غطفان سے
وہ غطفانیان سُنکے بانگِ عقب — گئے بھاگ فوج اُنکی سے مضطرب
جو دیکھے مدادِ حق کی یاور اُسے — نہیں کام مین اُسکے جُرأت کئے
جو دیکھے کہ جاتے ہین غطفانیان — ہوے مستعد خیبری کافران
سوا اُن رؤسیا ہو نہین بے شمار — سواران جنگی تھے بس دس ہزار
سبھی رؤسیہ مثلِ قطران و قیر — شب و روز قیدِ گنہ مین اسیر
تھے باطل پرستی مین سرگرم دھر — تھے بیہودہ کوئی مین بدنامِ شہر
کفِ پا پھلا اُنکا رخ اُنکے سے — عیان تیرگی دلکی پیشانی سے
عداوت سے بس مثلِ چرخِ کبود — اُٹھا دین جلا ہستی مہر و دود
وہ کچھ رکھ کے دریا سا گنجِ گہر — گدائی کی کشتی بکف سر بسر
سیہ شب سا عالم کیے منھ کو کرین — شرر جملہ بیتین رہِ مہر مین
تھے خاکی تو سب آتشی خو دلے — رخ اُنکا سیہ تر سیہ خاک سے
کرین جنگ کو سنگین دلی سے ہلاک — کہے تو کہ پھر تا ہی پتھر بخاک
وہ خاکی بدن مین دلِ آہنین — گرا ہی گویا پتھر اندر زمین
ستمگار و خونی پر از کین و کید — رخ تیرہ سے مثلِ دیوِ سفید

نژند و خسیس و خسیر و خصیم — بہمازئی خود عقل و زنیم
مقابل رخ اونکے نیش فسق سے — زین نور مین دن پہ بیعت کریے
سبھی مردہ دل در دم زندگی — سبھی وحشی و دد بدرندگی
بسیف الجفا قاتل العالمِ — وذاک الذی سیرت الاخزم
سوا نہ سرکشون پر شہ انبیا — گیا چلکے با لشکر اصفیا
کہین شبکو بھاگے نہ کرکے عدو — کمینگاہ سے لے گیا فوج کو
گیا جبکہ چلکر رہ مستقیم — ہوا منزل منزلہ مین مقیم
کیا منزلہ مین جو منزل نبی — بہت منزلت منزلہ کو ملی
شبا شب وہ منزل مین اپنے رہا — اور اوس شب نماز تہجد پڑہا
پڑہا اول وقت وہ شاہ نے — نماز فجر وقت مین صبح کے
سحر جب کین سے نکالا علم — سبھی فوج زنگی پہ مارا قلم
کیا کوچ لے لشکر خصم سوز — طرف اہل خیبر کے وہ دین فروز
گیا یون وہ خیبر کو رہ قطع کر — کہ کچھ اہل خیبر نپائے خبر
جب آیا وہ خیبر کنے چلکے راہ — پس اترا وہان اور دیا بارگاہ
شتابی کے وقت اوسکے اعجاز سے — جو تھے لوگ خیبر کے سوتے رہے
اوسی ڈر کے قبل اوسکے سب اہل شور — تھے کام سے پاسبانی کے دور
گیا دور جب شاہ دشمن گداز — رہے گوشہ مین چھوڑ کر ترکتاز

نہو اگر آنے سے اوس فوج کے — کسی راہ سے بھی وہ آگر تھے
رین جبکہ دیکھے رخ شاہ چین — گئے بھاگ اندر مغاک زمین
ستارے نے خنجر کرے تھا جو تیز — کیا دیکھ خنجر کو اوسکے گریز
اُٹھے نیند سے جاگ اہل حصار — گئے اُٹھ کے باہر پئے کشت و کار
جو دیکھے تو انجم کی ہی فوج سی — ہی یک فوج ہر جاے اُتری ہوی
کمر جنگ خاطر ہی باندھی ہوی — چمکر چھپدنے تیر و خنجر ستی
گئے قلعہ مین بھاگ لرزان بہیم — کہ پہنچی یہہ لو آکے فوج عظیم
شمار اوسکا دور از قیاس و مقیس — اَلَا اِنَّ اَحْمَدُ وَالْخَمِیس
غرض بعد ازان سب وہ گردن کشان — گئے قلعہ کے بند در ایکسان
بخیبر ز بس جوش بحر کرم — شد از خی بر شرکان ہجو یم
بخیبر ز تاراج فرہنگ و ہوش — شد از خی بر اہل خیبر بجوش
سلام ابن مشکم جو بدکیش تھا — عداوتمین سب لوگ سے پیش تھا
سو اوسوقت بیمار تھا اور نزار — اُٹھا ضعف سے بھی پئے کارزار
کیا فوج آراستہ قلعہ مین — نتھا قلعہ سے دور و نہ قلعہ مین
کیا فوج تیار جب جنگ کو — کھڑا آکے لڑنیکو تیار ہو
اودھر سے شہنشاہ دنیا و دین — گیا اہل کین کے طرف بھر کین
جگایک جو پہنا وہ ہوار تھی — اُتر نیکو لشکر کے تھی کام کی

دیا چھوڑ لشکر کو سب اس جگا — طرف قلعہ کے آپ تب بڑھ گیا
کئے پھلوان ساتھ لے پرشبات — گیا شاہ جون شیر سوے فلات

شروع جنگین اس بازو بے غرض واست کیش کے خاک تودہ فلات پر اسکا کمان پکڑنا اور کمان پکڑنا اور تیر چلانا اور تیر کو گرانا اور نہ کھینچنا اور نہ سننا اور کہکشانہ فلک کو اپنا قربان کرنا اور ترکش لینا اور ترک اسے ندینا اور خاکے کو آسمانی کرنا اور ہاتھ سے تیر کے موتکا خط بدکیشونکو بھیجنا اور وصف سے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی کے متصف ہونا

چلا سب پائینگر قلعہ پر — شرر بیتا اس آتشین خانہ پر
کمان سے چلے تیر جو طرف سے — گیا کانپ تیر فلک دیکھ اسے
چبھے جھان تلک نوک تیر خدنگ — ہوی مثل غربال دیوار سنگ
زبس سنگ خارا مین تیر آلگی — شرر سنگ خارا کے دلسے اڑی
کہے تو کہ دیوار اس قلعہ کی — شرر خیز آتش مین سب چھپ گئی
جگر مین لگی تیر از بسکہ جا — جگر گاہ سرکش کا ترکش بنا
یلان بسکہ کھینچے کمین سے کمان — ہوا قلعہ تیرون سے جیون آسمان
زمان دیکھ وہ اشتباہ تمام — رکھا آسمان کا زمین کر کے نام
فلک اور اسمین یہہ تھا فرق یار — رکھے تھا وہ یک تیر یہہ بیشمار
زبس موشگافی ہوی ہر کنار — ہر یک تیر تھی تیر ستی نگار

ہوی تیر مین تیر یون جا بگیر — چبے تیر مین ایک صد چوبہ تیر
تھی بس تیر و پیش اسطرح سے — بہر تیر تیرون سے سو کیش تھے
زبس شست گردان کمانکش شدہ — بکیش عدد تیر ترکش شدہ
چلا دے عدد تیر جو قلعہ سے — بہہ باہر سے تیر اسکی مارین اسے
حصار سما سے جو شاہ سما — لیا ڈھانپ اپنا پر دیمین جا
پھر اسمت لشکر شہ خوش صفات — نکل کر زپائین سور نظات
گذار ارین ساری آرام سے — ہوا سودہ پیکار سے قلعہ کے
جو دن دوسرے آفتاب بلند — نکل چرخ گردان پہ پھیکا کمند
شفق آسمان کو کیا سرخ رنگ — لہو سا یہودی کے میدان جنگ
شہنشاہ پھر جا تلے قلعہ کے — کمر باندھ لڑنے لگا خصم سے
اسیطرح دہ خسرو دین فروز — طرف قلعہ کے جا کے ہر ایک روز
کرے جنگ کفار سے دن تمام — چلا آوے لشکر کو جب ہووے شام

اسیر ہونیمین جھودی کے رانکو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین ارسال
روانہ کرنیمین وی رضی اللہ عنہ کے اسکو حضور رحمت گنجور مین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ظاہر کرنیمین اس جھودی کے کیفیت اہل قلعہ کے حضور مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایمان دینیمین آنحضرت کے اسکو اور ایمان لانیمین اسکے

رخ دشمن دین سے یک تیرہ شب — رخ دین سے روشن نجوم آسمین

ہر یک جاے عنبر کا بازار تھا ۔۔۔ دہگار دنسے تھا مشک بیتا ہوا
جہانگی ہوی آتش مہر سرد ۔۔۔ اڑی دودہ کفر کی خوب گرد
عمر مستعد ہو حراست لئے ۔۔۔ تلاسے کو آیا نکل فوج سے
پھرے تھا ہر یک طرف وہ باصفا ۔۔۔ کہ ناگہ جہودی اوسے یک ملا
کہا ماریون گردن اسکی لجا ۔۔۔ ملاؤ اسے خاکمین خون بہا
کہا ای جوان مرد نیکو سیر ۔۔۔ چلامت تو تلوار مجہ خستہ پر
نکر خستہ مجہ خستہ جان کیئن ۔۔۔ کہ خستے کو پھر خستہ کرنا نہین
مجھے اب نبی کے لجا روبرو ۔۔۔ پراگندہ دل تا مرا جمع ہو
مین آیا ہون کچہ کام پر اپنے اب ۔۔۔ کہ تا کھول دون بھانکے بھید دنکو سب
نہان ہی بہت چیز دلمین مرے ۔۔۔ کہونگا نہان مین وہ سب شاہ سے
جو دیکھے کہی دہوندتا شاہ کو ۔۔۔ اوسے لے گئے شاہ کے روبرو
گیا شہکے درگاہ مین اوسنے جب ۔۔۔ گہسا دراپر اوسکے سر با ادب
کیا عرض شاہا مجھے دے امان ۔۔۔ کہون ناکہ مین تجہ سے راز نہان
کرون شہکو بھید دنسے سب باخبر ۔۔۔ کہون حال دشمن کا مین سر بسر
کہا شہ امان ہی تجھے کر بیان ۔۔۔ نکہا غم دیا جب تجھے مین امان
وہ بولا کہ خیبر کے سب ساکنان ۔۔۔ ہراسان ہین شیر دنسے جون بکریان
ترے رعب سے خون ہوا دنکا جگر ۔۔۔ لگا جا کے زانو سے ہی اوسکا سر

کمانکی ترے سہم سے بیگمان — کئے ہین قدا اپنا دونا جون کمان
کیا رعب تیرا عمل کسر کا — ہوے ہین نکسر اونکے یکسر لوا
زبس دیکھ کر تیرے خنجر کا تاب — ہوے ہین بمانند خنجر سب آب
کبودی تری تیغ چشم حسود — بنائی ہی شب پر سے کور و کبود
ترے دام کو دیکھ اعدائے خام — سبھی چشم شاخص ہین بانند دام
بھی سب مثل سوفار تجھ تیر سے — دہن کھول سوز جگر سے دئیے
جو پیگان تری دور اُنھ پر گئی — بہت موت کے خط لجا اونکو دی
جب آیا تو لڑنیکو بے خوف و باک — بہت دشمنون کا کیا سینہ چاک
ہوا رشتۂ عقل اونکے کا منفصم — کَاَنَّ طیورٌ علیٰ راسہم
براہین قاطع ہوے بر ملا — سبھی سور سور قضا یا ہوا
زبس پست ہو کر ہین اس فکر مین — کہ یہان سے نکل شق مین جا کر رہین
زبس زخم دل اونکا ہی شق نما — بجا نون کہ شق ہی کہان دوسرا
عجب آلات جنگ اور چیزین دگر — زمین مین گئے ہین نہان سر بسر
یہہ چہتے ہین جاوین اب اس جاے سے — طرف دوسرے قلعۂ تخت کے
جب اس قلعہ پر فتح کامل پا دے تو — تو دیوے تخت اپنے بدخواہ کو
مین اوسوقت تیرے حضور آؤنگا — وہ چیزین چھپے تجھکو دکھلاؤنگا
ہین اس قلعہ مین میرے اہل و عیال — بھی لڑکے یہان ہین میرے خورد سال

ترے ماتھ یہہ قلعہ جب آئیگا تو رکھہ ہمکو اپنے پنہ مین ش
کہا شاہ خوش رہ دیا مین امان نکر دلکو اپنے تو غم سے گ
جب اسطرح سلطان والا کہا خوشی سے جہودی کہلا اگ
گیا شہ کے آگے سے دلشاد ہو وہ تب اپنے گھر کے طرف تی
مفتوح ہونیمین قلعہ نطات کے اور آکر ملنے مین جہودی مذ
اور ایمان لانیمین اسکے اپنی متعلقان سمیت اور دوسری حالا
جو سہنے کی کیلی سیے مہر بلند در آسمان سے دیا کھول
جہودان سب اس دیر تاریک کے جہودانہ سا منتشر ہو
طرف قلعہ کے چل دیا مصطفا کیا جاکے اہل جفا پر حمل
کیے حملہ یک خوب زور آوران صف فوج بدخواہ پر صفا
گئے دوڑ یکبار اہل ثبات لیے چھین سرکش عدو سے
جہودی وہی رات کا آگے آ کیا شاہ سے اپنا وعدہ
تمام اپنے بد مذہبی چھوڑ دیے مسلمان ہوا سب توابع
غلام ایک قبل اسکے از بس یقین شبانی سے باز آیا راہ
رہ حق مین ثابت قدم جبکہ تھا عمل کم کیا بیش پایا
کیا جست بدکیش سے بید رنگ ارم مین گیا جون کمانسے
دلیرون نے جب مثل شیر عرین لیے دشمن سخت سے قلعہ

طرف باغ جنت کے عازم گیا لگی تیغ گر اپنی تو کیا ہوا
تبھی چھوڑ محمود یہہ سبزۂ غم گیا اور کیا سیرِ باغ ارم
فارغ ہونیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ نطات سے اور مستعد
ہونیمین قلعہ غوص کے لینے پر اور علم اتھانیمین امیر پر درایت آیت عنایت
بے غایت باری عز شانہ امیر المومنین فاروق اعظم کے اور رکنے جوانمردونکو
لیکر طرف قلعہ کے جانیمین اور مفتوح ہونیمین قلعہ کے اسکے ہاتھ سے اور علم
اتھانیمین امیر المومنین صدیق اکبر کے اور مفتوح ہونیمین قلعہ کے اسکی دست زبر
دست سے بھی اور دوسری بار علم اتھانیمین امیر المومنین عمر کے اور مفتوح
ہونیمین قلعہ کے اور الت کر آنیمین اسکے رضی اللہ عنہما وعن تبعہما

لیا چھین شہ جب نطات آنکر ہوا مستعد دوسرے قلعہ پر
بجنگِ غموص آنکر چل دیا کمر باندھ کر دشمنون سے لڑا
جو دیکھا کہ ہی سخت تر وہ حصار وہین اُٹھ کے فاروقِ والاتبار
کئے اپنے ہمراہ لے پہلوان سبھی تیغ زن اور بس پردلان
روانہ ہوا ہاتھ مین لے نشان علم کر کے شمشیرِ آتش نشان
بنوک سنان اور پیگان تیر نکالا ہی جان عدو سے نفیر
کیا کوشش انداز سے بیشتر کھلا نین دلے قلعہ کا اسپہ در
درس قلعہ کا نین کھلا اسپہ جب پھرا دھا نسے وہ گردنامی نے تب

عدو سوز صدیق روز دگر — علم لے گیا ہاتھ مین انکا
اگرچہ کیا حد سے جد بیشتر — قیامت کیا خصم کے جان
نہ آیا ولے ہاتھ نقد مراد — اُلٹ دھانسے آیا وہ عالی نژا
گیا دوسرے بار فاروق شیر — طرف قلعہ کے جنگ خاطر دا
کیا جست وجو با ہر انداز سے — کھلا نہین در قلعہ اوسپر و
علی پر جو موقوف تھا اوسکا کام — بنایا ظفر اوسپہ کوئی اما
نرکھ حرف اس کام سے کس پہ بھی — اَلَا کُلُّ اَمْرٍ لِمَا مُوْ

نشان اٹھا نیمین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور روانہ ہونیمین قلعہ غمود
پر اور مفتوح ہونیمین اوسکے ہاتھ سے اوسکے رضی اللہ عنہ اور فرار کے

مین کفار کے ہاتھ سے حیدر کرار کے کوم اللہ وجہہ

نکل چار دین دن علیؑ دلیر — خدا کی مدد سے بمانند شہ
علم ہاتھ مین لے روانہ ہوا — گیا جلد تر مثل باد صبا
تھی تیغ اوسکی دیتی شتاب زبان — زبانی صفت کو سقر سے نشا
گیا قلعہ کے پاس جب آنکر — کہا یک جہود اوسکو ای نا
تو کہہ نام اپنا وہ بولا علی — مرے سیے ہو مشکل ہر یک م
قسم کھا کہا اپنے وہ لوگ سے — کہ مغلوب اور ریش اب تم ہ
ظفر یہہ جوان نا نہین پا یگا — طرف قوم اپنی نہین ج

گیا روبرو در کے جب شیرِ دین — نکل حارث آیا باہنگِ کین
زبس تھا زبردست وہ پہلوان — تھی نیزے اُپر تین من کے سنان
جب آیا علی سے وہ پرخاش کو — ہلی سے ہلو نکا بھایا لہو
علیؑ عدو سوز ہو پرغضب — نکل انجمن سے بس انجم ساتب
دھرا سر اُپر اوسکے یک تیغ یون — رخ زرد اوسکا ہوا غرقِ خون
وہ اوس زخمِ کاری سستی گر پڑا — تڑپ خاک و خون مین بسقر کو گیا
جو مرحب نے دیکھا یہہ بس انکر — بندھا اپنے بھائی کے خاطر کمر
شجیعان کے ساتھ لے بیدریغ — کھڑا آکے میدان مین کھینچ تیغ
نہ دیسا کوئی پہلوانو نمین تھا — نہ اوس سے کوئی جنگ کرنے گیا
کہا سر اتھا پہلوان ہون قوی — مین یک تن جگامین ہون یک فوج کی
نہ مین شیر ہون بلکہ شیرِ عرین — کرے مجھ سے آہو سا رم گاہ کین
سر سرکشان پھوڑ ڈالون سبھی — بیک گرز توڑون کمر کوہ کی
مین الماس تابان سے ارسیم ناب — بھا دیون دریا یے لعل مذاب
کرے جسکو پیکان مری خون فشان — شفق کے لہو مین فلک ہو طپان
صفِ جنگ مین مین ہون روئین بدن — ہون آتش فروزی مین جون اہرمن
نریمان بھی بھاگے مرے حملہ سے — ہی جون زال بزرین بدستان مرے
کہ جب کسو نمین پیے کارزار — نہ رستم رہے اور نہ اسفندیار

جو کوئی اپنے جی کا پیاسا اچھے | پلاتا ہو نہین آب پیگان اوسے
جو کوئی ہو بیزار جینے سے ستی | لڑا چاہئے آگے مجھ سے ابھی
جو دیکھا علی اوسکی جولانگری | کہ کرتا ہی گردون سے گردنکشی
نکل فوج سے اپنے وہ شہسوار | علم کرکے خورشید سے ذوالفقا
بدست اسکے وہ تیغ دشمن شکن | کہے تو کہ دریا ہی یک شعلہ زن
کہا سر اٹھا کر کہ یکتا ہون مین | بقتل عدو شیر بیجا ہون مین
برابر ہی یک فوج کے گرچہ تو | ملا دیؤنمین گر دمین فوج کو
جو مجھکو مری مان نے حیدر کہی | صف جنگ مین شیر صفدر کہی
کرے جو کوئی سرکشو نکو ہلاک | ملاوے اُسے تیغ میری بخاک
جو آگے مرے رام برزین اچھے | وہ برزین مری میرے یک مار
جو پچرس کے تن کا بھی دشمن اچھے | وہ پارے سا لرزے مرے خوف
بجھا ہر من میرے خنجر کا تاب | بہ بیداری آفات دیکھا بخواب
یہہ کہکر سر پہ مارا اوسے ذوالفقار | دو ٹکڑے ہوا اُسکا سر جون خیار
وہ شمشیر تیز اوسکو ایسی لگی | کہ قابو سے زین تک اُسے چیر دی
جو دیکھے یہہ شیران زور آزما | کہ درندہ سخت نے گر پڑے
جہو دونکو پس مارنے کھینچ تیغ | سران انکے کاٹے وہین بیدریغ
جہو دونکی تب قوم سے سات سر | ہوے قتل کھا زخم تیر و تبر

جو دیکھے یہود ان یہہ جولانیان — پھرائے طرف بھاگنے کے عنان
اُٹھا اپنے گھوڑونکو یکبارگی — طرف قلعہ کے وانسے بھاگے سبھی
جو دیکھا ہی اُس قوم کو مضطرب — علیؑ ولی چل دیا در عقب
چلا یون وہ فیروزمندِ دلیر — کہ چون پیچھے بکرونکے مندونکے شیر
پریشان دل یک فوج بدخواہ سے — دغاباز و بدکار و پرجہل نے
چھپے آکے مارا اُسے ہاتھ پر — گری ہاتھ سے اُسکے نیچے سپر
اُٹھالے سپر وہ کوئی دوسرا — طرف قلعہ کے بھاگ وانسے گیا
ہوا پر غضب حیدرِ نامور — غضبناک ہو شیر جون یورپر
دہین حملہ کردہ یلِ حق پرست — کیا خندقِ قلعہ اوپر سے جست
بزور اپنے پرزور پنجے کے جا — اکھاڑا درِ آہنین قلعہ کا
اکھاڑا درِ آہنین جب امام — تو وہ قلعہ لرزا فلک سا تمام
وہ در وزن مین آٹھ سو من جو تھا — اکھاڑا اُسے بلین یک کاہ سا
اُکھاڑا اُسے قوت روح سے — نتھا دخل قوت کو وہان جسم کے
اسی واسطے امتحان جب کیا — تو اُسکو جگا سے اُٹھا نہن سکا
اکھاڑا درِ قلعہ جب بیدرنگ — کیا حملہ جون شیر زہرہ چنگ
جو دیکھے وہ زور اُنکا کفار نے — دلیر اُسکے آگے نہین ہو سکے
چلے آئے اُسپاس کہتے اُس آن — ہر یک طرف سے الامان الامان

شہ دین جو دیکھا کہ وہ قوم سخت ہوی اپنے بدبختیا
دیا امن تا دور دھانسے ہوے پریشان ہو جنگل
سب اسباب و سامان کو چھوڑ کر گئے اور نکلے دھا
بازگشت فرمانیمین حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور توجہ فرمانیمین آنحضرت
سی اغمر پر اور عنایت بے غایت مبذول فرمانیمین
جو پایا ظفر دشمنون پر علی پس آیا حضور پیم
نکل اپنے ڈیرے سے شاہ جہان گلے سے لگایا او
دو آنکھون کے بیچ اوسکے بوسہ دیا نگہ رخ پہ رحمت
کہا خوش ہوا تجھ سے بس دل مرا غم و درد مجھ
جزیت بخیرا اذا ما جزیت رضی اللہ عنک
ہوا دل علی کا بہت شادمان ہوے جوش شادی
شہ دین و دنیا یہہ پوچھا اوسے خوشی سے تو رو
کیا عرض خوشنودئی جان سے کئے جوش چشمان
مرے دلکو کیونکر نہو وے خوشی کہ مجھ سے ہوا ہی تو
کہا مین ہی کچھ خوش نہین تیرے دل و جان سے چہتا ہو
خدا اور جبرئیل و میکائیل بھی ہوے بلکہ تیرے

مفتوح ہونیمین دوسری قلعجاتکے بعد فتح غموص کے اور دوسرے وقایع مین جو اسوقت رونما ہوئی

مع العصہ شاہنشہ بحر و بر ہوا خوش غموص اپنے جب ہاتھ کر
لیا بعد ازان ملک سالم تمام کیتہ وسطیح و سلالم تمام
جگر قلعہ شق کا شق ہوگیا سبھی مال ناغم غنایم ہوا
حکومت جہود و نکی جاتی رہی رکھا حاکم اپنے طرف سے نبی
اوسیوقت بزغالۂ زہر دار کیا شاہ سے اپنا حال آشکار
صفیہ تبھی آئی ہی غم سے باز شرف سے بچھانے کے ہو سرفراز
صفیہ جو سب مومنونکی ہی مان ہی اولاد ہارون پیمبر سے جان
کہا ہی اوسیوقت مین وہ امام کہ ہی گوشت سب پر گدھے کا حرام
پھر اجب اودہر سے طرف شہر کے پھر آشمس منز لگہ غروب ہے
بھی تقدیر سے حق کے حالت ہوی تبھی شاہ پر لیل تعریس کی
تبھی شاہ دین سے سنے اہل دین کہ لحم ہی مکروہ بیشک یقین
اوسیوقت از حکم رب انام ہوا اہل حرمت پہ متعہ حرام
ہوا فتح مکے مین کر چہ مباح پہ بعد اوسکے اوسکو گنے ہین جناح
تبھی کافرون کو کوئی شخص مار لیا اوسکے اجر تین دوزخ کی نار
کیا قتل جب آپکو اپنے ہاتھ بڑا کام اوسے رنج عقبی کے ساتھ
اوسیوقت ثابت ہی بے ریب و شک حدیثون سے اخبار فتح فدک

شہنشاہِ دنیا و دین مصطفا — جو تھا بحرِ جود ا
جب آسودہ جنگ و جدل سے ہوا — مدینے مین آسو
شب و روز بعد اُسکے دلشاد تھا — اُسے اُس خوشی مین
تو آسا قیا دلکو خوش کر مرے — چھوڑا دیے اب
پیا سا نر کھ یون مجھے لا دے آب — تو صہبائے تابان

پندرہوان مقالہ وقایع مین سا تو مین برس کے ہجرت نبوی ص
سی اور شروع آنے سے اس عجر کامل کے بصفت معنے بیت ا
اور آراستہ ہونیمین اس فرد رباعی کے طراز انو دی سی
وذیفرد وسی لیے مین اور بکمال محو دی اس خسی وسی پر جلا

ہی اسباب عمری کا کرنا بھلا — سوے کعبہ جانا ز
بھی مروسے مروہمین پانا سرور — صفا سے صفا تو
لئے دفع آہو کے لینا ببر — زنافِ زمین نا ف
بطایف زبہر لطایف شدن — بہ پیرامن کعبہ ط
بجان باندہ احرام بیت الحرام — حجر پاس جانا
پیئے عمرہ جا شہر مکے مین چل — فراغت ہوے بہ
سب احباب کے دلکو دینا سرور — کہ تا آنکھ دشمن کے
دل و جان ہو عمر یسے جب بہر یاب — بدولت سرا پ

نکل شہر مکے سے با صد خوشی — چلے گھر کو آنا بصد خورّمی
کہا ہی سخن گوے شیرین بیان — شہ دین و دنیا کی یون داستان
برس ساتوین مین رسول انام — گیا از پے طوف بیت الحرام
ابو رہم غفاری شاد بھر — ہوا حکم سے اسکے حاکم بشہر
چلا کوچ کردہ شہنشاہ جب — ہدی ساتھ تھے اسکے ہمراہ تب
صحابہ تھے ساتھ اسکے سب دو ہزار — تھے گھوڑے بھی سو کو نکل ہوشیار
چلے باندھہ ہتیار گردان دین — سواری مین مانند شیر عرین
وہ اترا ہی آذی الحلیفہ مین جب — دیا بشر کے پاس ہتیار سب
محمدؐ نے دیکے گھوڑے تمام — بندھا آپ احرام خیر الانام
صحابہ بھی سب ساتھ اسکے بندھے — تب احرام لبیک کہتے ہوے
وہ بشر اور محمد بحکم نبی — چلے آگے لے ساتھ گردان کئی
جب آمد بزہرانمین داخل ہوے — کئے دشمنان آئے تب دوڑتے
پڑی ان پہ جسوقت انکی نظر — پڑے در طاخوف مین سر بسر
کہے کس ارادے سے آئے ہو تم — مگر آئے ہو جنگ کرنیکو تم
محمد وہ شرطونکو توڑا مگر — جو آیا ہی لڑنے کمر باندھہ کر
کہے مت رکھو دلمین خوف و ہراس — ہی وہ شرط سابق بحال اسکے پاس
در دست کردہ شاہ کون و مکان — اب آیا ہی عمرے کے خاطر یہان

کہے یہان وہ تشریف کب لائیگا | کہے شاید آویگا کل
جب اس جاے مین رونق افزا ہوا | شہنشاہ والا
اُتر کر وہان شبکو اور صبحدم | روانہ کیا سمت
چلا بیٹھ قصوا پر اور وہان | رکھا اونٹنی کو دیکھ
دلیران جو شیر دلسے ساتھ اوسکے تھے | وہ تیغون کو سب تھے
نہو کر کے کچھ بھی خلاف خصام | رکھے اپنے تیغو نکو
وہ یون چلدیا بارج مہر تاب | فلک پر چلے جس طر
لے ابن رواحہ عنان اپنے ہاتھ | چلا شعر پڑہتا ہوا
عمر اوسکو بولا کہ ای باصفا | نبی پر تو اشعار پڑ
کہا شاہ دین منع مت کر اوسے | اثر دل مین ہوتا ہے
نہ یون اونکے دل مین کرے کام تیر | یہہ اشعار ہوتے ہین
بھی کہتا تھا لبیک شاہ زمن | وہ ناقے پہ رہ بیر
جب آیا ہی کعبے کے چلکے راہ | حجر کو دیا بوسہ
کیا استلام حجر اوسنے جب | سوارہ پھر اگرد
کیا شاہ جامی ہے تب اضطباع | صحابہ کے اوسکے
بجھائے جب اوس کام کو کافران | لگا کام وہ کافرو
کہے اختلاف مکان کے سبب | تو نسے گیا ہی تو ا

جب آب و ہوا ئین ہی شربکی راست — بدن کی ہی طاقت کو اُٹھ بیٹھ کی کاست
کہا سرورِ دین کہ جولان کرو — تنومندی اپنی نمایان کرو
اُچھلتے چلو درسہ شوطِ اسگھڑی — نہ سستی کرو دوڑنے مین کبھی
اور آہستہ در چار شوطِ اخیر — چلو دوڑ نرمی سے بس دلپذیر
تم اوس شوط مین جسمین ہی دوڑنا — چلو نرم و آہستہ بھی بعض جا
پس آیا نکل چھوڑ کر طوف گاہ — کیا اوس مکان سے بنی قصدِ راہ
سوارہ کیا سعی دہ پرشکوہ — چلا کوہ سا درمیانِ دو کوہ
کھڑا رہکے مردہ بہ بے رنج و غم — کیا اونٹ کو نحر وہان ذوالکرم
جو فارغ ہوا نحر اور حلق سے — گیا بے الم شہر مین شاہ نے
گیا اپنے منزل مین با ارتیاح — بھی میمونہ کو تب کیا ہی نکاح
رہا شہر مین وہ شہِ دین فروز — وہ لشکر کو لے اپنے سب تین روز
ذریش اوسکے رہنے سے کھا پیچ و تاب — لگے کرنے آزردگی سے عتاب
غضبناک دیکھ اونکو شاہ انام — کہے کے موافق کیا اونکے کام
ہوا اوسپہ سعد ابنِ عبادہ گرم — کیا نرم باتون سے شہ اوسکو نرم
کیا کوچ مکے سے لشکر کو لے — کیا نرمی اوس سخت تر قوم سے
روان شہر کو اپنے محمل کیا — چڑھا شاہِ دین تخت پر اپنے آ
تبھی جعفر انعام سے شاہ کے — پھر اگر دسرور کے یک پاون سے

اُسی وقت عمّارہ کو مصطفا دیا سلسلہ کو از رہِ ا
اُسی سال نامہ بصد لطف و جود روانہ کیا ابن ایہم
تھی سند و نصیحت جب اُسمین لکھی وہ چھوٹا نصیحت سُن ا
مسلمان ہو وہ ابن ایہم نے تب چھٹا دہم بدا ور غم و
عمر کے نکر امر کا استشال وہ مرتد ہوا یا ہی
مُوا کردۂ خام سے رنج پا پر آئین اسلام ا
اُسی سال یک نامہ عنبرین لکھا ابن عمرِ دجذا
جب آیا وہ فرمانِ ذیشانِ شاہ پڑھا اُسنے جھٹ کلم
ذرا نین شہِ روم کے زجر سے ہوا شصدا اُسا ز قوم
شہ روم جب اُس سے واقف ہوا بنا دشمن اُسکا بہت
دیا دُکھ خوشی سے اُسے دور کر کیا قید کھینچا اُ
ہوا نین دل اُسکا الم سے فگار جدا دا رسے ہو کے چ
ہوا دار پر درد سے دور وہ الم کیا ہوا جسکہ
جو کوئی کرا یمانِ محکم رکھے نہین غم اُسے گرچہ غ
تو آسا قیا غم سے ہو نہین فگار ترے زلف سا ہون
نہین جوش غم سے یہہ دلکو قرار تو ہو جام نے سے
سولوان مقالہ قایم مین اُنتوین برسکے ہجرت نبوی ص

اور شروع اسلام و انقیاد سے اُن باغیانکی کردیکھنے سے آب و رنگ اسلام کے
مانند مجھ دلشاد رہتے تھے اور مانند گل کے لھو میں تر پیتے تھے اور جکدم
ایکنے راستہ دوزخ کے جنگل کا چھوڑا سراغ راہ باغ بہشت کا پایا اور رضوان
حق سے مشرف ہوا اور خطاب یطوبا لرسنا اور اقرار زبانیکے باعث آتش
زبانی سے چھوٹا گروہ خالدین فی النار سے تھا خالدین فی الجنۃ سے ہوا

مبارک ہی جھڈے کو استاد کر — جہان سے اٹھانا رسومات شر
کمر باندھنا رہبری کے لئے — چھوڑانا ہر یک بد کو بدکام سے
نا امیدی ستی بر لے انا امید — سیہ رو کو کر دالنار و سفید
جو کوئی ہو اسلام سے بھاگتا — ندینا امان اسکو کوئی جگا
اٹھانا لئے جنگ کے سر دو زرد — ادا دینا از جان پر گرد گرد
لہو بیتنے دشمنون کا زبس — کریوہ کریوہ ادا نا فرس
بدان تا بدان را نماید بدی — فزودن بنا بخردان بخردی
عدو کو جو پرخشم و پر کین اچھے — اگر فی المثل رام برزین اچھے
جلانا بشمشیر آتش فشان — رہے خاندان کا نہ اسکے نشان
بھی سنناز درگاہ رب معین — وانا فتحنا لک فتحا مبین
کہا ہی وہ دیرینہ نکتہ دان — شہ عالم آرا کی یون داستا
برس اتوین بو ہدایت کی پا — ضلالت کے جالے سے خالی چھ

اسیطرح ایمان لا ابن عاص جہنم کی آتش سے پایا

جو عثمان طلحہ نے دیکھا یہہ حال ہوی کفر سے اوسکو نفرت

تھی وسپاس کعبے کی کیلی اُٹھا دیا کھول در گنج اس

اوسی سال غالب گیا حکم لے وہ قوم ملوح اُپر شا

جب اندر کدیدا وسنے داخل ہوا تب اُنھ تیرہ بختون پہ شبخ

جو باہر نہ نکلا کوئی قوم سے بس آیا اُلت شاہِ غالہ

اوسی سال بارِ دگر وہ دلیر گیا ہی فدک کے طرف شہ

اُسامہ نے مرداس کو کھینچ تیغ کیا قتل یک مار مین بس

پڑا تھا وہ جب کلمہ بس اس لئے ملامت کیا سرورِ دیر

کیا قتل ایسا ہی مقداد بھی کسیکو بہ آخر ندامت

کئے بار گرداں دین اوس برس چلائے ہین اعداے دین

اوسی سال موتہ کو حارث گیا شہیدا وسکو شبرحیل

غضبناک ہو شاہِ والا تبار کیا جمع تب پہلوان

کہا اون کو اس جنگ مین ناگزیر نہین زید بن کوئی تم

جو وہ تیغ دشمن سے مقتول ہو امیر اپنا جعفر کو تم

اگر وہ بھی ہووے شہید از قضا ہی عبداللہ سردار تم

جو وہ بھی ہو مقتول تب تم مین سے کرو میر جسکے تئین

غرض پہلوانان کمر باندہ کر — کیے کوچ دھانسے بعزم سفر
جو موسہ مین آ اُترے وہ اہل آیے — تو آتش فروزیمین جون دو آیے
خبر جبکہ پایا یہہ شبر جیل نے — رخ اوسکا ہوا زرد تب خوف سے
اوسے بھائی تھا ایک سدوس اوسکا نام — نمط دیو رنگی کے صورت حرام
کہا اوسکو لیکر پچاس آدمی — طرف لشکر دین کے جا گہری
وہ شیران جو آئے ہین کار آزما — شمار اونکا یک لیکے یہان پھر نوآ
پس آیا سدوس لعین ہوے فوج — کہ جون صرع آوے دوان سو ہے موج
جو دیکھے یہہ شیران پیکار ساز — کہ کرتے ہی یک لومڑی ترکتاز
گئے اُنمہ پہ یکبار گھوڑے اُٹھا — دکھائے انھین زور سر پنجہ جا
سب اُنھہ روسیاہان بہر ستیز — چلے اور چلانے ہین شمشیر تیز
چلائے خدنگ اور کھینچے حسام — کرین خستہ تا خستگو نکو تمام
چمکنے سے بس تیغ الماس رنگ — وہ نعرے سے گردان کے بس گاہ جنگ
پڑا چرخ گردان مین سب زلزلہ — عیان اوسکے تن پر ہوا آبلہ
کمین سے سدوس لعین جست کر — گرا ایک ہی زخم کھا خاک پر
وہ خونخوار تیغ جگر خوار سے — گیا قتل ہو کر طرف نار کے
ہلاکت کو دیکھ اوسکے سب ہمرہان — گئے بھاگ دہشت سے جون دیوسان
غم و درد سے ہو کے سب دلفگار — گئے پاس شبر جیل کے زار زار

کئے اُس سے اظہارِ حالِ سدوس — لگی آگ دل میں اُسے جوں مجوس
رہِ سرخ اُسکا ہوا زرد کاہ — ہیا دآہ سا ہو گیا مثلِ آہ
گیا قلعہ میں بھاگ بازی زنی — وہ ستور بینہ جا لیا سو رکی
کسیکو دیا بھیج ہر قسل کنے — کہ ہیں سخت عاجز ہوں تنکو دادیے
کمر کام پر اُسکے ہر قل بندھا — بہت رویسوں کو روانہ کیا
کئے اور کنبوں سے بھی مثلِ تیر — مدد کے لئے آئی جمعِ غفیر
ہوی جمع فوج اتنی کچ نابکار — کہ تھا لاک سے باہر اُسکا شمار
جب اُن آکہوں کو ہوی آگہی — خیال اُنکا پائے سویے گمرہی
کہے ملکے باہم کہ اُس فوج سے — خبر شاہِ دیں کو لکھا چاہئے
کہ اُس بعید فوج کے واسطے — کمک تا کہ بھیجے ہمارے لئے
تب ابن رواحہ نکالا نفیر — کہ کب لگ ہوا چاہئے گوشہ گیر
چلو دشمنوں پر کرو سرزنی — کرو چابکی اور خنجر زنی
ڈر دست عدو سے لعین سے ذرا — کہ ہی خوفِ حق اُنکے ڈر سے بھلا
جو ماریگے ہم خوب ہی اور بھلا — جو ماریے پڑیں تو بھی اچھا ہوا
مری بات گر تمکو منظور نہیں — تو چھوڑو مجھے حملہ کرتا ہوں میں
جب اُس مردِ پر عقل و پر ہوش سے — سنے یوں دلیرانِ اسلام نے
کمر باندھ کر خوب جولان کئے — صفاں کھینچ کر دشمنوں سے لڑے

جو دو نو طرف سے صفان بیدرنگ — بندھے جنگ کے طور پر پھر جنگ
نکل زید اور ہاتھ مین لے نشان — کھڑا جا کے میدانین کوہ سان
جو دیکھے لعینان ناخوب کیش — کہ وہ شیر غران نے آیا ہی پیش
گرائیے اُسے مار تیرون ستی — وہ پایا ہی اُس تیر سے روشنی
جو جعفر نے دیکھا کہ وہ گر پڑا — علم لیکے میدان مین آ کھڑا
سر سرکشان بسکہ ٹکرا دیا — سلامت کا وہان کچھ نشان نین رہا
بہ تیغ اُسکے جو آتش طور سی — تھی اور سر بسر نور در نور تھی
ہوے کوہ سب سرمہ جون کوہ طور — عجب سر مرجس سے نین ہووے کور
وہ غازیکے ہیجا کے ہیجان سے — گرے دشمنان اُسکے قدمون تلے
جو دیکھے کہ دیتا ہی وہ دلکو درد — ملاتا ہی گردون کو یکسر بگرد
دہین آئے دور اُس اُپر باد سان — نہ بادِ بہاری کہ بادِ خزان
گرے آکے یون اُسپہ کینے کے ساتھ — کہ اُسکا جدا کر دیئے سیدھا ہاتھ
گر اِس گھڑی اسکا دستِ یمین — لیا دستِ چپ مین علم کے تئین
کئے دستِ چپ بھی جب اُسکا جدا — علم بازوان مین پکڑ لے کھڑا
لگایا کمر مین کوئی تیغ آ — دو ٹکرے وہ روشن گھر ہوگیا
جو دیکھا کہ مارے اُسے دشمنان — کھڑا لیکے ابنِ رواحہ نشان
جب اُسنے بھی جامِ شہادت پیا — کیا سیر فردوس کے باغ کا

تو گردانِ جنگی کی تجویز یہ ہے — علم لے کھڑا خالدش
غرض آئی باری جب اوس شیر کی — پڑا ہول گردان کے دلمیں
کئے سرکشی کا فران بسکہ دہان — چرائے لڑائی سے سرمو
جو دیکھے وہ جوش و خروشِ خصام — لگے بھاگنے اہلِ ایمان
جو کفار دیکھے یہ یکبارگی — کئے اونکا پیچھا چلا با
چلائے زبس تیغ و تیر و سنان — اُٹھا اونکے جانونسے شور و
کیا شور خالد کہ جولان کرد — پھرو اور اب دشمنون
وہ اوسکا ہے کام گرچہ کرتا تھا جھد — پہ دیتا تھا فائدہ اوسکا
وہین ابن عامر اُٹھایا یہہ شور — کہ ای سامِ دستانِ بھرا
پھر وہ کیا ہی ایسی بھی نرم آہنی — ہی یہہ جایے گردی و پیل
کرد وسعی کچھ لایقِ مرحبا — جو مارے پڑے تم تو بھی ہے
پھرے لوگ اس سرزنش سے سبھی — گرے دشمنون پر یکبا
کئے مار دشمن اُپر گرز کا — تب و لرزہ اُلبرز کو
بس اُنھوں رو سیاہون پہ ایسا گرے — کہ چو طرف سے حشر بر
لڑے یون سنان اور تلوار سے — کہ دشمن کو لوہو سے ما
چلائے ہین اسپ و چلائے ہین تیر — کئے جست جون شیر بر گ
سنان بسر یہ نیزہ کہ خود آفتاب — قیامت کے منھ سے اُٹھائی

کیا جوشِ خونِ سرِ سرکشان — زبس ہو گیا لعل رنگِ آسمان
زبس جنگ میں خوں سے حمرا ہوا — رخِ باغبانِ باغ زیبا ہوا
بہا بسکہ خونِ جگر در جگر — سیہ سرخ دسنے لگا در نظر
حسابی کے برعکس قانون کے — دو حاصل تھے یک تیغ کے ضرب سے
بتصریفِ پرخاشِ تیرِ چو لَم — مضاعف ہمیگر دنفی و عدم
زبس راہ میں سر پراگندہ تھے — سبھی لوک سر سے برگندہ تھے
ہوا جوشِ خونِ تہمن یوں ہر کہیں — ہوی بحرِ موّاج یکسر زمیں
کئے زورمندان جو چالشگری — بھی چالشگروں نے جو زور آوری
عوض نم کے چشمے سے اُٹھتی تھی نار — رہا سنگ میں آب جائے شرار
دوا دو سے اونٹوں کے بس آنکر — زمیں خیمہ استاد کی چرخ پر
اُٹھا قتلِ اعدا سے ازبس غبار — ہوا جسم لے جان او سیمبر ہزار
ہوے تیرِ پرندہ ازبس پران — ہوے نسرِ طایر کے پرنیستان
دلیروں کے آشوبِ خونریز سے — ہوا زرد رو رو سیہ چرخ نے
جو دہو یا لہو بسکہ گردِ سپہر — جمی گرد از بسکہ بر رویے مہر
فلک پر نمودار تھا مہر لون — سیہ حرف سہنے کی تختی پہ جون
اڑی گرد بس خاک سے سوے اوج — زبس بحر فتنے نے ماری ہی موج
نتھا ماہ کا یک دتیرے پہ حال — دسے تھا کبھو بدر گاہے ہلال

وہ گردون نے اس گردین دن تمام — کیے جنگ اسطرح تا وقتِ شام
نیام اللہ آئی جو تیغِ سپہر — ہوا جنگِ کوکب سے آسودہ مہر
دئے ڈال تیغون کو سب درنیام — لئے پھیر میدان کین سے زمام
سوے روز دوسرے شمشیر تیز — جو کھینچا کیا زنگی شب گریز
صف آراستہ بارِ دیگر کیے — دلیران اُٹھے جنگ کے قصد سے
تو فوج اپنی سب خالدِ راست کیش — کیا لیس برعکسِ آئین پیش
جو دیکھے وہ کفارِ پرخاش جو — کہ جن مین نتھی غیر پرخاش خو
صفان اُنکے برعکس ہین فوج کے — ہر یک طرف سے ہین وہ بدلے ہوے
جو تھی فوج اگے وہ پیچھے ہی سب — ہی سیدھے طرف لشکر دستِ چپ
بہم مل کہے دوسری فوج یک — یہان آئی ہی اُنکو کرنے کمک
دلونمین کیا اُن کے سب خوف گھر — پڑا اُنکے جانون مین ہول خطر
کوئی مرغ چھوٹے ہی جون دام سے — بیگبارگی سب لگے بھاگنے
جو بدحالی اُنکی سے آگہ ہوا — وہین خالد اُنکا تعقب کیا
علم کرکے شمشیر زہرآبدار — دیا جھاڑ اعدا کے سر سے دمار
بہایا بس سیلِ خونِ عدو — کہا شاہ سیف اللہ اُس شیر کو
ہوا حال جو کچھ نمودار یہان — وہ سب شاہِ دین کو ہوا وہان عیان
ہر اک اُنکے احوال سے سربسر — صحابہ کو دیتا تھا اپنے خبر

مع القصہ جب خالدِ حق پسند — خدا کے مدد سے ہوا فتح مند
ہوا آسودہ دل رنج پیکار سے — پس آیا الٰہ شاہ عالم کنے
جو دیکھا جگر سوزِ خصمانِ دین — کیا آپ سلطان دین آفرین
گیا اُس برس عمرو غاصِ دلیر — وہ ذاتُ السلاسل طرف مثل شیر
ہوا فتح و نصرت سے دمساز جب — پس آیا حضورِ امامِ عرب
طبیعت مین خود بینی اُسکی نجھا — نبی اُسکو احباب مین نین گنا
اُسی سال مین ابن حرّاح شیر — گیا جنگ کو دشمنان پر دلیر
نہ دیکھا جب اعدا سے کسکو براہ — پس آیا الٰہ رہ سے نزدیک شاہ
اُسی سال ابن رواحہ گیا — اصم کے طرف جنگ کو شیر سا
اُسی سال وہ سرورِ دو جہان — ہوا فتح مکے کے خاطر روان

غزوہ فتح مکہ

سبب ایسے غزدیکا بس کینہ سوز — کہا اس طرح راوئ دین فروز
کہ بنی بکر کی قوم سے بیحیا — جو مکر و جہالت مین افسانہ تھا
سو بکر و خشم اور کینے نستی — لگا بجو کرنے شہنشاہ کی
جوان یک خزاعہ کی سن قوم سے — کیا منع آرو برو تب اُسے
کیا منع گرچہ بہت کچھ اُسے — ولیکن نہ مانا وہ مردود نے
تو غصے سے تو رَاہی وہ دوستدار — وہ بدگو کا سر اور منھ دھوں مار

وہ سنتے نے جب خستہ دل ہوگیا — کہا قوم بکر و نغاثہ مین جا
یہہ سنتے ہی وہ لوگ سب کینہ ور — خزاعہ سے لڑنیکو باندھے کمر
کیے فوج تیار لڑنیکو جب — مدد جاکے مدلج سے چاہے وہ سب
نہ کی اونکی وہ قوم یاریگری — کہ تھی کینۂ شاہِ دین سے بری
نہین پاے جب اُنھ سے یاریکی آس — مدد جاکے چاہے قریشونکے پاس
گئے تیرسے دوڑ اونکے بکیش — کیے داد و فریاد اونکے پیش
قریشونسے تب یک گروہ جہول — کہ تھا جنکے دل بیچہ بغض رسول
تمام اپنا برقع سیے منھ دھانپ لے — گئے دوڑ اونکی مدد کے لیئے
ہوے جبکہ باہم وہ سب سرکشان — مروت کا جنھمین نتھا کچھ نشان
اُٹھائے تمام آنکر بارگی — وہ قوم خزاعہ پہ یکبارگی
زمین پر ہوا بسکہ لوہو روان — شقایق اُگے یاسمین سے دہان
جو گرزونسے گردونکے پھوٹے سران — اُٹھے نیند سے زیرِ گل مردگان
ہوا صدمہ اس طرح درکائنات — گئے بھاگ عالم سے موت و حیات
پڑے اپنی جاگا تھے افسردہ خلق — نہ تھے زندہ خلق اور نے مردہ خلق
دران عرصہ گر بسکہ چون آب راند — سُم باد بر خاک آتش فشاند
سمندونکی سم سے بگاہِ قتال — اُٹھا خاک پر جملہ نقش ہلال
کبی دنگ ہوا آسمان سے زمین — کہ مین آپ مین ہون ویا تو یقین

کشش سے کمان بسکہ اُلٹی تھی جو — گذر گئی تھی یکماہ مین قرن سو
رہی قرن لگ قوس مین گرچہ تیر — پہ تیرا وسیمین یکدم نتھی جا بگیر
بروج دلِ پر دلان کے طرف — بہر آن و لحظہ ای باشرف
کمان سے کرے جست اسطرح تیر — کمان سے کرے جست جسطرح تیر
زبس جنگ مین دل لشانہ نبا — کہے تو نتھا دل وہ فسطاس تھا
بہت سر کٹے تیز تلوار سے — بہت زرہ و خفتان پرزے ہوے
زبس خونکی مکے مین جیحون تہی — لہو سے حرم کی زمین تر ہوی
ہوی خونفشانی سے اندر ستیز — سب اقطارِ نافِ زمین مشک خیز
غرض معرکیمین وہ پرخوف و درد — خزاعہ سے مارے گئے بیست مرد
سنا جب یہہ فتنے کی سرور خبر — ہوا برہم اوس قوم ظالم اُپر
چوپایا کزار استی سے قریش — کئے کجروی اختیار اور طیش
مدد کر بنی بکر کو سر بسر — کیے ظلم قوم خزاعہ اُپر
کیے طور عصیان کا اختیار — کیے فسخ آگے کی شرط استوار
ہوا ظلم و ایذا سے اونکے خفا — کہ جنگ کر نیکو اُنھ سے بند ہا

آئیمین ابوسفیانکے راہ معذرت سے اہل قریش کی طرفسے حضور مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوسکا عذر مقبول نہونیمین بسبب عذر اوسکی اور روانہ ہونیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے

اپنی قالب راہ مکہ معظمہ مین اور روداد مین اثناء راہ کے

جو پایا ابوحنظلہ یہہ خبر — کہ ہی شاہِ دین مستعد جنگ پر
ڈرا سطوت و جاہ سے شاہ کے — گیا اُسکی درگاہ مین مکہ سے
دُھوین ساشتابی سے آشاہ پاس — کیا عذر کی راہ سے التماس
پشیمان ہو اُس سخت گستاخ سے — کیا عرض تا شرط تازہ کرے
کیا گرچہ اُس باب مین جد و جہد — پیمبر قبولا نہین تازہ عہد
ہوا جبکہ مایوس وہ حیلہ گر — گیا وہان سے مکے کو پھر جلد تر
پس اُسوقت وہ خسروِ بیمثال — جو چاہا کرے کوچ بھر جدال
کیا جمع فوج اپنی سب آنکے — بُلا پھر اُنون کو چو طرف سے
دلیرانِ جنگی نبای ہوشیار — ہوے جمع آجملگی دس ہزار
پئے بند و بست اُسکے فرمان ستی — مدینے مین حاکم ہو بیٹھا کوئی
جو فارغ ہوا شہر کے کام سے — کیا کوچ پس شہر سے شاہ نے
شہِ دین کے ساتھ اس سفر مین نتھی — بجز اُمِ سلمہ کے عورت کوئی
چلا راہ اُس روز روزے ستی — کہ بیدار اندر آ روزہ کھولا بنی
جو پہنچا نبی ذی الحلیفہ مین جا — وہان آکے عباس اُس سے ملا
دو شخص اُس جگا مین مسلمان ہوے — کنارہ لئے کفر و عصیان سے
جو دونو نے عیبونمین تھے سخت کوش — ہوا شاہ تا خیر سے عیب پوش

جب آمر اظہران مین داخل ہوا — اُسی دشت کے بیچہ ڈیرا دیا
سورج خرگہِ غرب مین جب گیا — فلک اگ تارونکی سلگا دیا
لگے اُترنے ہر طرف چنگاریان — دہوین سی اندھیری ہوی سب جہان
کہا اہل کارون کو تب شاہ نے — کہ سلگا دین اگ اپنے ڈیرون کنے

روانہ ہونیمین عباس رضی اللہ عنہ کے اہل قریش کو لشکر اسلام کے آنے سی خبر دینے کے لئے اور آگے آنیمین ابوحنظلہ کے تلخ گامی کے ساتھ اور دریافت کرنیمین حقیقت حال کے اور اطلاع دینیمین عباس کے اسکو اور اسکو اپنی پیٹھ پیچھی خچر پر بٹھلا کر حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لے آنیمین اور ایمان لانیمین اسکی

قریشونسے اُسوقت مین کسکو بھی — تھی فوج کے حال سے اگہی
ولے قصد سے شہر کے آگاہ تھے — دلونمین تمام اپنے تھے گھبرے
سو اُس رات بوحنظلہ کو کہے — کہ اُٹھ اور اب تو نکل گوشہ سے
پون کے طرح جا کے تو جلد تر — محمدؐ کا احوال دریافت کر
گر اُس سے ملاقات ہووے تجھے — بڑے کام گر ساتھ اُسکے تجھے
ہمارے پہ کی تو کچھ فکر کر — وہ عازم ہمارے نہو رنج پر
کیا تیز بوحنظلہ تب قدم — چلے ساتھ اُسکے بدیل و حکم
وہ تینون نے جسوقت باہر گئے — بمانند بادِ صبا شہر سے

جو دیکھے تو جنگل مین سلگی ہی نار — سیر پھیرون اوپر ہو جون لالہ زار
چمکتی ہی یون آگ ہر طرف سے — جون اقطار خون رخ پہ کفار کے
اندھیری زمین پر وہ روشن شرر — ستارے ہو جون گنبد چرخ پر
شرر ظلمت شب مین یون جلوہ گر — کہ ظلمت مین غش کے شرار بصر
سیہ لوح پر جونکہ کردستکار — لکھا ہی کوئی خونسے گل صد ہزار
بگیتی کہ از کفر شد ہمچو قیر — چو احکام دین الہی منیر
جو بدعت کو سنت نے کردی زبون — شب کفر پس غم سے برسائی خون
نظر غور سے جبکہ اسمین کئے — دسا نقش ذیرو نکا کچہ دور سے
وہ حیران ہوا اوس سخت ترکام سے — نگون طالعی سے تاسف کئے
اور اوسوقت عباس روشن روان — کہا اپنے دلمین کہ شاہ جہان
گر اس فوج سے ایسے پرکین و ملیش — کمر باندہ جاوے بجنگ قریش
رہیگا نہ اُنھ سرکشو نکا نشان — لٹا جائیگا اونکا مال اور جان
بھلا ہی کہ اب جاؤن نہ بہت راہ — پڑے جو کوئی شخص میری نگاہ
کرون قصد یہ شہکے اگر اوسے — خبر دیون اسباب سے جنگ کے
قریشیونکے نزدیک جاکر نہان — کرے قصد اس فوج کا تا بیان
کرین کچہ علاج اپنے خاطر کہ جو — قرار اونکو اس بیقرارین ہو
یہہ کہہ کر وہ روشن دل ہوشیار — خچر پر ہوا اپنے جاکر سوار

چلد باد پا کے اوپر شمل باد — کرے ناکر جان بخشی قوم عاد
جو راہ دراز اوسنے کچھ یک چلا — کہین اوسکو بوجھلہ مل گیا
جو دیکھا اوسے عرسے ہی زرد رو — کرے ہی بہت فکر سے لغتگو
جب آرہ مین آکے پکارا اوسے — وہ پہچانا اوسکو بجھا غور سے
جو پہچانا اوسکو کہا وہ ملول — یہہ کیا فوج ہی ابوالفضل بول
کہا وہ کہ آیا ہی پیغامبر — تمہارے لیے لڑنیکو باکر وفر
کہا جسکہ آیا ہی وہ جنگ کو — بس اب کیا کیا چاہیے بول تو
کہا اس نے چڑھ اوپر ای ہوشیار — مری پیٹ پیچھے تو اب ہو سوار
کہ لیجا دنین تجھکو شہ کے حضور — شہ دین رسالت پنہ کے حضور
پنہ مانگ لون ناکر مین تجہ لئے — کرون چارہ کچھ عرض کر شاہ سے
قبول اوسنے بیٹھا جہان وہ کہا — اوسے لیکے عباس نے چلد یا
بدیل و حکم با دل بیقرار — گئے شہر کو پھر کے حیران و زار
جو عباس تب چلد یا چلد تر — کیا دیر سے پر سے عمر کے گذر
پڑی اوسکی بوجھلہ پر نظر — جگا سے کیا جست جون شیر نر
ہوا کھینچ تلوار پیچھے روان — کہ آہو پہ جون شیر آوے دوان
یہہ تجویز کر کے کہ قبل اوسکے تا — شہ بحر و بر پاس جلد لیجے جا
وہ دلریش کے قتل کی شاہ سے — رضا لیکے پس مار ڈالے اوسے

اُسے جلد رو دیکھ عباس نے — گیا پیشتر اُسکے سرور کنے
کیا عرض ای رہبرِ انس وجان — چھٹے تجھ سبب دامِ غم سے جہان
مین اِس خستہ دلکو دیا ہون امان — بھرا ہو نہین اِس مردہ تن بیچ جان
مین اپنے پنہ مین لے پر اُسے — عمر پیش دوڑا اُسے مارنے
کہا شہ نے اُسکو آگے سے اب — تو رکھ اپنے دُبر مین یک آج شب
جہان جبکہ روشن ہو خورشید سے — تو آ اور اُسکو بھی لا مجھ کنے
جو یہہ بات عباسِ دانا سنا — اُسے اپنے دُبر مین لیکر گیا

مسلمان ہونیمین ابوسفیان کے اور امان دینے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسے اور اسکو کہ جو اُسکی گھر مین آوے

جو چمکا فلک کے اُپر آفتاب — شب کفر لے نورِ ایمان سے تاب
گیا اُسکو عباس لے شاہ پاس — کہا اُسکو وہ خسروِ حق شناس
کہ ہان چست ہوای ابوحنظلہ — پھنا دام مین گمرہی کے نرہ
زبانکو دے توحید سے حق کے آب — بھی تجھید سے اُسکے دے دلکو تاب
تو اُس بن سمجھ مت کسیکو خدا — طریقِ اطاعت سے مت رہ جدا
کہا تجپہ قربان مرے والدین — ترے در کی ہے مثلِ مری کحل عین
رحیم اسطرح کا کہ سہکر جفا — تو کرتا ہی اُس مکینہ در سے صفا
جفا سے ہو اِس خستہ خاطر کے ریش — تو پھر لطف و بخشش سے آتا ہی پیش

مین اب خوب سمجھا ہون دلمین یقین — نہین کوئی رب غیر جان آفرین
جو ہوتا مجھے دوسرا کوئی رب — مدد مجھکو کرنا اس آفتمین اب
کہا شاہ وہ وقت ہی اسکی گھڑی — کرے تو جو تصدیق مجہ دین کی
تو جانے مجھے جان و دل سے رسول — جو مین حق سے لایا کرے تو قبول
کہا وہ کہ کہتا ہو نہین حق ہی یک — ہی امر رسالت مین مجہ دلکو شک
کرے تھا نہ تصدیق اس شاہ کی — تھا بولتا دلسے اسکو نبی
ہو عباس برہم کہا ای جہول — تو اس دار یمین نہو بوالفضول
ہوا جون تو وحدانیت مین مُصر — نبوت کے اقرار پر ہو مُقر
پڑہ اب کلمہ ہرگز نکر دیو تو — نکر عذر بس عذر سے دور ہو
گر اس ڈر سے دل بھاگتا ہی ترا — عمر تجھکو اب مار ڈالیگا آ
سنا جب وہ اسطرح حیران رہا — وہین چار و ناچار کلمہ پڑہا
دیا چھوڑ بوحنظلہ حنظلی — جھکا شہد شیرین طرف دنکی
کیا تھا جو کچھ ظلم وہ پیشتر — بس اسلام مین چھپ گیا سر بسر
خدا سچ ہی جسنے کہ کافر اچھے — جو مومن ہو کرتا ہی ظاہر اسے
نظر اسکے افعال سابق پہ کر — نہین طعن کرنا ہی ای باخبر
یہہ باتو نسے خامش ہوا چاہئے — بجھا دین پر چپ رہا چاہئے
اٹھا سر کو عباس روشن روان — کہا شہ سے ای تجہ سے ہمکو امان

رہا سرکشی سے جو یہہ مرد باز ۔۔۔ تری خاکبوسی سے ہو سرفراز
اوسے زینت و جاہ مطلوب ہی ۔۔۔ تو بخشش اوسکو جو اوسکا مرغوب ہی
کہا چار شخصونکو ہیگا امان ۔۔۔ نہین پاینگے ہم سے دکھ یکزمان
ہی یک وہ کہ اپنے کو غمسے چھوڑا ۔۔۔ ابو حنظلہ کے رہے گھر مین جا
وہ ہی دوسرا نا نہو ویے تباہ ۔۔۔ بلا دیر کعبے کی لیویے پناہ
وہ ہی تیسرا رنج کے خوف سے ۔۔۔ جو ہتیار رکھوں آپ سے ڈال دے
چہارم جو کوئی کہ آفت کو ڈر ۔۔۔ رہے گھر مین در کے تئین بند کر

روانہ ہوئے مین ابوسفیان کے گھر طرف اور حکم فرمایا نبی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عباس رضی اللہ عنہ کو تا دروازہ منع کا باز کرے اور اوسکو باز رکھے اور جانے نہ دیوے تا کہ فوج اسلام اوسکے دیکھے سے نگذرے تا رعب دین عرب اوسکے دل مین جا گیر ہووے اور بحالا نبی مین عباس کے حکم آنحضرت کو

سبک بار محنت سے جسدم ہوا ۔۔۔ ابو حنظلہ گھر طرف چل دیا
کہا تب یہہ عباس کو شاہ نے ۔۔۔ ابھی شہر مین اوسکو جانے نہ دیے
لی جاے تنگ اوسکو ساتھ اپنے تو ۔۔۔ کہ تا گذرے یہہ فوج اودھر سے ہو
جو دیکھے وہ اصحاب دین کو کثیر ۔۔۔ دل اوسکے مین ہو رعب دین جا گیر
وہ سنکر کہا ای ابا حنظلہ ۔۔۔ نکر ہم سے رم مثل مرغ یلہ
نہ تعجیل جانے مین کر اسقدر ۔۔۔ طرف میرے پھر اور تنک دیر کر

کہا ڈر کے کیوں کھینچتا ہی مجھے — بلاتا ہی شاید دغا کے لئے
کہا مت ہوای کھا برے گھابرا — کہ کوئی نہی نین کیا ہی دغا
جب آیا اُلٹ کر وہ ڈرتا ہوا — اوسے تنگ یک راہ مین لے گیا
وہ سب فوج دین اوسکو وقتِ گذار — دکھایا کہ تا اوس سے جاوے قرار
ہوی فوج جب روبرو سے روان — چلا پیشتر خالدِ پہلوان
زقومِ سلیم اوسکے ہمراہ ہزار — تھے گردانِ جنگی و مردانِ کار
تھے اوس فوج پر زیب مین دو نشان — بہت دلفریب اور مرغوبِ جان
وہ لشکر جب اوس راہ سے چلدیا — ابوحنظلہ دیکھ کر تھجکہ گیا
کہا کون شخص اسمین سردار ہی — وہ بولا کہ ہی خالدِ نیک پے
قریب اوسکے آخالدِ نامجو — ہوا ہمرہان ساتھ تکبیر گو
ہوی بانگِ تکبیر جیسی بلند — ہوی آتش اوسکے بھی دلکی بلند
گذر خالد اوس رہ سے جب کرچکا — زبسیرِ عوام آنکر چلدیا
تھے ساتھ اوسکے سب پانسو پہلوان — اور اوس فوجمین تھا سہ یک نشان
جب آیا وہ تکبیر کہتا ہوا — ابوحنظلہ رعب سے ڈر گیا
کہا کون ہی اب جو آتا ہی یہہ — کہا تیرے خواہر کا بیٹا ہی یہہ
گیا جب وہ آئی لسبازِ درست — پھر یک قوم غفار سے فوج چست
تھے اوس فوج مین تین سو پہلوان — شجاعت مین سب مثلِ شیرِ ژیان

ابوذر وہ لشکر مین لیکر علم — چلے تھا بمانند شیر اجم
وہ فوج شگرف آئی جب روبرو — ہوا اُنکا عباس نے مدح گو
وہ دلریش اُنکی ثنا سے ہوا — کہا ہمکو اس قوم سے کام کیا
بنوکعب پس آن کر چلدیے — وہین اپنی اُس سطوت وجاہ سے
سو اُس فوج مین پانسو تھے سوار — ستارونسے سب بارخ تابدار
اور اُس فوج باساز کے درمیان — بشیر ابن سفیان لیا تھا نشان
وہین پہنچے آمرنیہ سے ہزار — بنوکعب کے بعد مردان کار
نشان تین اُنکی جماعت مین تھے — کہ ہو مغز تر جنکو ٹکہ دیکھتے
ابوحنظلہ دیکھ اُنکے صفان — کیا اُنکے عزوشرف کو بیان
کہا بعد ذکر عزت وشان کے — کہ ہمکو نہین کام اس قوم سے
بھی قوم جہینہ سے شیران جنگ — چلے اُنکر روبرو بیدرنگ
جو وہ لوگ تھے کارزار آزما — تھے سب آت سو گرد کار آزما
نشان چاران سب کے تھے درمیان — کہ دیتے تھے فتح وظفر سے نشان
گئے بڑھکے جب وہانسے وہ پردلان — وہین قوم اشجع سے پہنچے بلان
وہ تھے تین سو لیک در وقت کار — ہریک تھا اُنھونسے بجاے ہزار
کہا دیکھ عباس تب یہہ گروہ — نر کھتی ہی ہمسر بغرو شکوہ
دلیری اُنھونکی ہی حد سے فزون — ہر ہر اُنکی تلوار ہے غرق خون

کہا کوئی انکے طرح بر زمین — محمد سے رکھتا تھا بغض و کین
کہا سچہ ولیکن خدائے انام — کیا دین کا انکے دل مین مقام
کہا قوم سے ایسی بے عیب و قبیح — نہین کام کچہ ہمکو کیا شام و صبح
گئے جبکہ وہ لوگ سب با وفا — چلا آن کر لشکر مصطفے
تھے اخیار اس فوج مین پنجہزار — کواکب صفت بارخ تابدار
سبھی نیک خو عاقل پرہنر — رہ کج سے پھیرے ہوے اپنا سر
پیمبر پہ تھے اپنے جی سے فدا — پیمبر مین تھے جان و دل سے فنا
گذر جاکے سیر الی اللہ سے — تھے وہ مستعد سیر فی اللہ کے
تھے آمادہ لے ہاتھ مین تیغ و تیر — بجنگ صغیر و بجنگ کبیر
نکر دیدہ از جنگ اصغر بری — رجوعا الی الغزوۃ الاکبری
تھے روشن دل ایسے گویا آفتاب — جہانگیر تیغ سے جون اسکا تاب
بھی کیا وقت شادی کے کیا وقت غم — بنی سے نہوتے جدا کوئی دم
تھے تیار رہتیا رباندھے ہوے — سپر آپکو اس پر تھے کئے
اٹھا دین لئے اسکے جی پر الم — تھا غم مین جان اپنے کا انکو غم
تھے پرہیزگار ایسے جگمین مثل — جلا نیکو دشمن کا دل بے بدل
اور اس تیغ بس عالم افروز سے — کہ جو جنگ مین خصم سوزی کرے
جہان کو منور کرین مہر وار — جلا دین دل دشمنان مثل نار

وہ رخسار سے اونکے ہنگام تاب ٹپکتا تھا جاے عرق آفتاب
وہ تیغ اونکی ہے تھی جو آتش فروز عجب کچھ تھا آتش سے آتش میں سوز
چمک اونکی تلوار کی گاہ رزم صہیل اونکے گھوڑے کا ہنگام عزم
سب افلاک میں ڈال دے غلغلہ زمین میں دیا ڈال سب زلزلہ
کف پا اونکے زیبس فخر سے زمین کو فلک کے برابر کئے
تھے آہستہ چلتے قدم برقدم تھے تکبیر کہتے ہوے دمبدم
فلک دنگ ہو اونکی تکبیر سے کیا آفرین بدلے آواز کے
زیبس اونکی توقیر و سطوت ستی وہ تکبیر کی اونکے ہیبت ستی
پیاپے زمین کے اوپر تھا چکان عرق کے عوض گل تن آسمان
وہ حلقے میں سر حلقۂ مرسلین کہ جون خاتم جم کے اندر نگین
وہ قصوا پہ تھا مثل یکپارہ نور کہ ہو پارہ پارہ جسے دیکھ ہور
تطوف السما حول ابوابه تجلی وقد خرّ موسی به
رخ اوسکے کی تابش سے اطراف راہ سورج اوکتا تھا بجاے گیاہ
لئے اوسکے پابوس کے تا زمین قد اپنا جھکا یا تھا چرخ برین
رخ اوس شاہ کا دیکھنے ماہ و مہر تھے چشم کشادہ ببرج سپہر
یہہ نیلی نقاب آسمان میں گویا سورج عکس تھا اوسکے رخسار کا
زیبس خلق اوسپر ہوی دیدہ ریز ہوی خاک راہ اوسکی سب دیدہ خیز

بہ پیش تخت سجدہ ما بردہ روح — بر و روح خود را فدا کردہ روح

وہ ناقی پہ وہ شاہِ عالی قدر — گویا مہر تھا ماہ کی پشت پر

چلے تھا وہ کوکب سا در کو کبہ — ہوا بدر اوس سے بہ یکشبہ

رخ اوسکے کی تھی تاب سے بر سپہر — مہ و مہر جون ذرہ با ماہ و مہر

زمین پر وہ جاتا تھا یون انگر — کہ معراج کی شب مین افلاک پر

چلے تھا رخ اپنے سے کرمہ کو صید — بیک سو ابو بکر و یکسو اسید

لب لعل کھول اپنے مثل شکر — وہ دو نو پہ بیٹے تھا یکتا گہر

حلاوت سے اوس لب کے یاقوت رنگ — ہوا ننگ مین قند کا دل بھی تنگ

دو نو اپنے ماردن پر جون کلیم — گہر بیٹتا تھا یتیم وہ یتیم

کہ جون بحر ذخار مین دُر فرید — سب آفاق دُر سے ہوے ناپدید

زبس اونکے برمین وہ بیٹا گہر — پریشان ہوے بحر دیکھ اونکا بر

چلے تھا وہ دو نو سے کہتا ہوا — سخن اوس دم وہ پاک دم باصفا

جو شان اوسکا دیکھا ابو حنظلہ — پڑا جا نہین اوسکے سب زلزلہ

لئے اوسکی تکریم کے جھک گیا — مہابت سے اوسکے لرزنے لگا

کیا رعب شہ دلکو بس اوسکے شق — چُوا لرزہ اوس سے بجاے عرق

بجھا اوس رخ ارغوانیکا رنگ — لئے اوسکے رخسار خیبریکا رنگ

وہ خورشید کا دیکھ تاب و ضیا — ضیا کرمِ شب تاب سا کھو دیا

کہا پس یہہ عباس کے تین وہ مرد — کہ ای جنت بخشش بزرگیہن فرد
بھتیجا ترا بسکہ قدرت ستی — زمانے مین کیا ملک پایا قوی
کہا وای چپ یہہ نہین مہتری — یہہ ہی شانِ خورشیدِ پیغمبری
نکہ دولت و بادشاہی ہی یہہ — سجہ بلکہ عونِ الہی ہی یہہ
وہ لشکر ہوا متصل اُسکے جب — پھر اُسکے طرف سعدِ عبادہ تب
کہا اسکو ہان ای اباحنظلہ — جلالت پہ اس فوج کے کر نگہ
ہی یہہ روز رو قتال اور خون — کہ ہوگا ہر یک اس سے سرکش زبون
معاف آج ہو جائیگی لاکلام — سبھی حرمتِ سجدہ گاہِ حرام
قریش آج سب خوار ہو جائینگے — حزین و دل افگار ہو جائینگے
کہا جبکہ یون وہ یلِ نامدار — وہین اُس وہ خزرج کو بولا پکار
کہ بدلہ اُحد کا تم ای لوگ ہو — تمام آج اعدا ستی اپنے لو
جب اسطرح وہ شیرِ میدان کہا — ابوحنظلہ رنگِ حنظل لیا
کہا داد دا ای خدا کے نبی — گئی جان سے میرے آسودگی
دیا کیا رضا فوج کو اپنے تو — اب ایسی کہ ہم سب کا بیشین لہو
کہا شاہ یون مین نے بولا نہین — نہین مین دیا حکمِ جنگ اور کین
کہا سعدِ عبادہ یون آپ ہی — کیا سہو اُس سے خطا ہو گئی
ہی یہہ بلکہ روزِ نوال اور جود — نہین ہی کسی وجہ غم کو وجود

چھٹیگا ہر یک شخص رنجش ہے آج — قریش آج پاوینگے عزت کا تاج
وہ حق جس سے پایا ہی اسلام زیب — کریگا زیادہ آج تعظیم بیت
زیادہ اسکی فرمائیگا رتبت آج — پنھادیگا اسکے تئین خلعت آج
رہو ساکن اور آج تم مت درو — مسلمان ہو اور ایمن رہو
وہ بولا تو ہی بحر جود و عطا — جہانمین نہین کوئی ہمسر ترا
شفیع اب لے آیا ہو نمین تجھ کنے — خدا کو کر تو لطف ہم پر کرے
قریشون پہ کر اب کرم کی نظر — تو ان خستگان کے اوپر لطف کر
مناشیر ہستی کے انکے تو سب — بجل سے لپٹ مت تہ خاک اب
اگرچہ ہی نیکون سے نیکی بجا — پہ نیکی بدان ساتھ تجھ سے خوشا
انھونکے ہین افعال جون انکی خو — تو وہ کام کر انسے جون تیری خو
اور اسوقت عثمان و فرزند عوف — جو تھے قوم پر اپنے از بس رؤف
کہے ای تری خاک پا سب کا جان — بندے تیری فتراک کے ہین دلان
ہمین چین نہین قوم کی فکر مین — کہ ہی سعد عبادہ سے ڈر ہمین
انھون ہین رمہ سعد شیر بلہ — سدا شیر سے ہی پرستان رمہ
ہی آب اسکی تیغ اور یہہ سب شرار — شرر کو نہین آب آگے قرار
ہی برق اسکی تیغ اور انھون ہین سحاب — خود انصاف کر کیون نہ بیتگی آب
اندھیرا کہان ہی جہان آفتاب — نہم اٹھے جبکہ آجاوے آب

رخ خصم کو دیکھ اوس سے بیقبش کیا ناتھ سے اوسکے سر در فرش
دیے اوسکے لیسر پاس آگے گیا عدو سوز کو ساتھ اپنے رکھا
پس اسوقت عباس پاکیزہ خو ابو حنظلہ کو کہا جلد تو
نکل بھاگنے مکے کی بستی مین جا قریشو نکو تہدید کر اور ڈرا
تو کر اونکو راغب خدا کے طرف کہ تا خاک و خون مین نہو دین تلف
لے آ اونکو اسپر کہ نرمی کرین نہ لڑنیکو آوین نہ گرمی کرین
نہ دیکھا تو جب شمع روشن اچھے پتنگ آگے اوس پر کرے تو جلے
کریگے اگر قصد جنگ اور کین بنا دیگے جز اقتل المشرکین

آنے مین ابو سفیان کے مکہ معظمہ مین اہل قریش کے روبرو اور بیان کرنیمین
حقیقت غازیان لشکر اسلام کے اور اطلاع دینے مین فرمان عالیشان
رحمت نشان ہیے آنحضرت کے صلی اللہ علیہ وسلم اور غصہ اور ملامت
کرنیمین ہندہ کے ابو سفیان پر

ابو حنظلہ چلد یا جون پوا ن قریشون مین اگر کیا یہہ بچن
رہے جو کوئی آکے گھر مین مرے ہی ایمن زمانے کے آفات سے
جو کوئی کہ ہتیار دیویگا ڈال نہ پہنچیگا اوسکو بھی رنج و ملال
بھی وہ بچ رہیگا جو آفت کو ڈر رہے گھر مین در کے تئین بند کر
یہہ تینون سوا امن نین ہی کسے مگر جو کہ جا کر حرم مین رہے

کہے اوسکو اہل ورشن ای سفیہ — کوئی تجھ سا دیکھے نہین ہم بلیہ
تو کہتا ہی کیا ہی کہان کیا ہی حال — یہہ کیا گردہی بول تیرے دہنال
جو آیا ہی یون بھاگتا مثل دود — تو کہہ راہ مین کیا ہی گرد کبود
کہا حیف تم پر کہ تم لوگ سے — محمد ہی آیا لئے جنگ کے
لے آیا ہی یک فوج جون بحر ژرف — نہین جہوٹ موج اوسکی سے کوئی طرف
بھلا ہی کرین تم جو فرمانبری — رکھین دلکو کینے سے یکسری
گھسو تم سران اوسکی درگاہ مین — اُٹھو گرد سے اوسکے مت راہ مین
خلاصی کی کچھ فکر اپنی کرو — طلبکار خدمت گذاری رہو
جو تم سر اٹھاؤ گے بھر جدال — اوسیوقت ہوجاؤ گے پایمال
کنوین مین بیکبار خذلان کے — گروگے تم اوجان سے جاؤ گے
جو شوہر سے ہندہ سنی یہہ بچن — تو آتش مین تر پی برنگ سخن
محمد سے تھا دل جب اوسکا بری — محاسن پکڑ ہاتھ مین مرد کے
اُٹھائی ہی تیز سے پس یہہ خروش — نہین ہی یہہ بودھے مین کچھ عقل و ہوش
ارے اسکی گردن کوئی مار لو — زمین پر یہہ بودھے کا بیشو لہو
وہ بولا قسم کھا کے ای خیرہ سر — جو کچھ کینہ مجھ سے تو کرتی ہی کر
اگر دین کرتی نہین تو قبول — ابھی قتل کرتا ہی تجھکو رسول
تو جا گھر مین جلد اور در بند کر — کہین نا کھلے تجھ پہ آفت کا در

قدوم میمنت لزوم مین اوس بادشاہِ شہر مدینہ کے مکے مین تا طایف
کعبہ ہووے اور آبحیاتِ لب سی اپنی حجر الاسود خشک مزاج کو تر و
تازہ کری ایسے تحمل سی کہ اگر مین اسے بیان کرون کلام دراز ہووے
اور متفرق ہو نیمین آتشخواران کے اقطار مین اور دسر رکھنے مین
منکران نبوت کے ولایت سی اپنی دامن اوتادمین اور سران
پھوٹنے مین بتان کے سنگ خذلان سی

مع القصہ جب وہ شہِ شاد بھر — چلا مر اظہران سے لے راہِ شہر
کیا حکم کرنا ہی ابنِ عوام — خواص مہاجر کو لیکر خرام
جمون مین رہے جا زراہِ کدا — کرے خاص ڈیرا کھڑا اوس جگا
پرے اوس جگا سے نہ ہرگز بڑھین — نہ کوشش کرین کینہ و جنگ مین
کیا حکم پس ابن جرّاح کو — کہ جاوے رہِ بطن وادی سی ہو
تھے پس ہتیار جن کے اُنھین — کیا اسکے ہمراہ اوس راہ مین
کیا حکم خالد کو یکبارگی — کدا وے زراہِ کدا بارگی
تمام اپنے لے ساتھ فوج و سپاہ — روان ہووے جلد یسے کر قطع راہ
رہے آکے اطراف مین شہر کے — نشان فتح کا وان پہ قایم کرے
ہوا تب خواصونکو لے خود سوار — اسی ناقہ پر مثلِ بادِ بہار
بصد خوشدلی درمیان شہر کے — گیا کامرانی کے انداز سے

کیا یاد جب حالتِ عہدِ پیش — وہ سب ظلمِ کفارِ ناخوب کیش
ستم سے گیا تھا جو دل تنگ ہو — طرف نور کے مثلِ مہ رات کو
سو اس جاہ کے شکریہ کے لئے — کہ کرکا جسکے ہوا رعب سے
جھکا یا سر اپنا بس مصطفا — کہ داڑی لگی چوب پالان کو جا
رکھا سر کو پالان پہ بس عجز سے — وہ شاکر لئے سجدۂ شکر کے
ادا سجدۂ شکر جب کر چکا — مکرر پس انّا فتحنا پڑھا
اسی طرح مکے مین داخل ہوا — لیا چھین تاب و توان خصم کا
لئے طوف کے کثرتِ خلق سے — سوارہ حرم مین گیا شاہ نے
گیا جب حرم مین شہِ نامجو — دیا بوسہ مہجن سے پس سنگ کو
کیا بسکہ تاثیر وہ التفات — وہ سنگ سیہ ہو گیا تب نبات
ہوا شاہ کا دل بہت شادمان — وہ تکبیر کہنے کو کھولا زبان
کئے شہ کی تبعیت اتباعِ شاہ — گیا شور تکبیر کا تا بماہ
اُنھونکے وہ تکبیر کے شور سے — پڑا زلزلہ دل مین کفار کے
سبھی شرکان جا کے بالائے کوہ — رہے دیکھ کر یہہ تماشا ستوہ
وہ جب کر چکا طوف اور استلام — گیا پاک کرنیکو بیت الحرام
پس اس دلکش گھر مین جا لا کلام — بتونکی نجاست کو دھویا تمام
اُٹھایا بتان نور نے ہاتھ جب — بتان تین سو ساٹھ نوڑا وہ سب

اشارہ کرے تھا جو چوب اپنی سے — بتان اپنا سر آگے تھے ڈالتے
زبس کھا کے ہر یک نقاے جفا — گرا گاہ اوندھا کبھو ہر قفا
ہبل گر پڑا جبکہ در چاہ ضیر — ابو حنظلہ کو کہا تب زبیر
تو کر اتباع گروہِ اضل — کہا تھا اُحد کے دن اعلی ہبل
پس اب دیکھ کیوں وہ ہبل زیر چاہ — گرا نور سے دینکے ہو روسیاہ
کہا ای خردمندِ فرخندہ کیش — ملامت سے مت کر مرے دلکو ریش
جو ہوتا کوئی اور حق حق سوا — مدد ہمکو کرتا اس آفت مین آ
نپاتا کوئی دُکھ ہمارے سے اب — خلاف اُسکے ہوتے یہان کام سب

سوار ہونا نبی علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے مقام اعلی یعنے کاندھے پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس رفع سے کہ اصل خفض عیش کا تھا بتان کو کسر دینے مین اور نصب کرنے مین اعلامِ اسلام کے

اور اوسوقت کرّارِ والاتبار — ہوا دوش پر شاہِ دین کے سوار
بتان اوس جگا تھے جو بالاے طاق — گرا دیوے تا خاک پر در دثاق
چڑھا حکم سے اوسکے کاندھے پہ جب — کہلے پر دیے انکھو نسے پس اوسکے سب
لگا عرش کی ساق کو اوسکا سر — فلک جون زمین اوسکو آیا نظر
جہان تک بتان طاق پر تھے دھرے — گرانے لگا سر پکڑ کر تلے
جو دیکھا شہِ دین کہ وہ مردِ چیر — بتونکو گرانا ہی اوپر سے زیر

کہا اب ترا کام ہی خوب تر — بند ہی کمر حق کیے تو کام پر
مرا کام خوش ہی پہ ہے کار حق — جو لون دلپہ میرے الم بار حق
علی جب ہوا فارغ اصنام سے — گیا کود کاندھے پہ شہکے تلے
کیا جست اوس جاے اعلی سے جب — تبسم کیا ہو نہایت عجب
کہا اوسکو سرور کہ ای مرد رہ — ہنسائی بھلا تجھکو کیا چیز کہ
کہا مین جو فارغ ہوا کام سے — ترے دوش اوپر سے اُترا تلے
اوس اونچی جگہ سے تلے مین گرا — نہ پہنچا گزند اوس سے مجھکو ذرا
کہا وہ شہنشاہ عالم پناہ — کہ ای تجھکو ہر دم رکھے حق نگاہ
اُٹھایا زمین سے تجھے جبکہ مین — اُتارا تجھے جبرئیل امین

داخل کرنیمین خالد رضی اللہ عنہ کے خارجان دائرہ اسلام کو خالدین فی النار مین اور رد و دنکالنے مین دود مانسے اٹھونکے اور برہم ہونیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ انہ مارنے سے آتش تیغ اوسکی بدیان کرنیمین اوس اصل معنی کے صوت حال کو

حرم مین چلا جبکہ خیر البشر — گیا بول خالد کو مت جنگ کر
ولیکن جب آوینگے اعدائے دین — ترے رو برو دوڑ کر بہر کین
لیے منع کے کھینچ تلوار کو — معاف اونکو اس امر مین رکھو نہ تو
کیا جبکہ خالد نے یہہ نکتہ گوش — کیا نین ہی خونریز مین انکے جوش

چلا فوج لیکر جو وہ پرشکوہ ۔۔۔ ہوی مستعد جنگ کو یک گروہ
بھی سھل اور صفوان اور عکرمہ ۔۔۔ لئے کھنچ تلوار درخشندہ
اُنھین دیکھ خالد نے یون چیھڑ کر ۔۔۔ لہو یے کیا اُنکے دامن کو تر
زبس خونفشانی ہوی اُسگھڑی ۔۔۔ ہوا خندہ دم ہیکبارگی
جب کھنچ حُصرم سے اطرافِ بیت ۔۔۔ شراب اُسنے بیتاب دورِ کمیت
روان کر دیا ہی قدم بر قدم ۔۔۔ مخالف کے دامن مین دریاے دم
اُس آشوب خونریز سے تیر کے ۔۔۔ وہ میدانین شیرونکے آواز سے
زمین وزمان دام ودیم ہو گئے ۔۔۔ فلک ہو گیا خم ملک کانپ اُٹھے
دلون سے سنان پار ہوتی تھی یون ۔۔۔ زرہ کا تھا ہر رخنہ مجراے خون
کہے نوکر شب سے ٹپکتا ہی ہور ۔۔۔ چمکان ہی شفق نجم سے ہو نطور
جو اہل نزہ پر کمان زہ ہوی ۔۔۔ لگی آگ تا حروزہ جنگ کی
زبس اُنسے تیرون نے ہوتے تھے پار ۔۔۔ ہوے زرہ وخفتان غربال وار
اٹھائیس تن قوم بدخواہ سے ۔۔۔ لڑائی مین اُسوقت مارے گئے
دو مرد دلیر اہل اسلام سے ۔۔۔ شہادت کی دریا کا پانی پیئے
جو لوگان یہہ دیکھے کہ خالد بہ تیغ ۔۔۔ لعینونکو ہی مارتا بیدریغ
جو سر کھینچے اُسکو کرے ہی نگون ۔۔۔ کرے ہی سر سرکشان غرقِ خون
کرے اُسکو نابود ہی جو کہ بود ۔۔۔ اُٹھاتا ہی ہر دود مان سے وہ دود

بہر کس کہ آہنگی از کین کند — گمان را بزہ کردہ نفرین کند

گئے دوڑ ہر سو سے نزدیک شاہ — وہ غازی کی تلوار سے دادخواہ

کسیکو دیا بھیج سر ور کا مان — نکر خاک پر اسقدر خون روان

کہا تھا تجھے مین کہ مت جنگ کر — نکر قصد بدخواہ کے قتل پر

أَرَىٰ عَيْنَهُمْ بِالْعِنَا تَدْمَعُ — ضَعِ السَّيْفَ عَنْهُمْ أَلَا تَسْمَعُ

وہ قاصد نکل شہ کی درگاہ سے — گیا خالد شیر نر کے کنے

پس اُس مرد چالاک سے دغا — تو رکھ تیغ اُنمین نہ اُن سے کہا

جو یہہ بات خالد سنا آنکر — گرایا سر سرکشان خاک پر

غرض ایک ہی دم مین لے تیغ کین — کیا قتل ستر عدو کے تئین

جو لوگان کہ اُس سے لڑے باندھ صف — گئے بھاگ سب کوہ و صحرا طرف

گئے بھاگ یکبارگی سر بسر — کہ جون شیر نر سے سر اسیمہ خر

شب تیرہ سامھر کی تیغ سے — ہوے دور میدان سے جنگ کے

رہے جاکے بعضون نے کہسارین — گھسے خوف سے گوشۂ غارین

گئے بھاگ بعضے گھرون کے تئین — درون پردۂ چھوڑ پردے ہیز

سنا یہہ خبر جب شہ کامیاب — تو خالد کو بولا ز راہ عتاب

کہ لڑنے گیا کیون تو گھوڑا چلا — کیا تن سے عالم کا یک سر جدا

وہ بولا کہ پوشیدہ قاصد ترا — تو رکھ تیغ اُن مین مجھے آ کہا

یہہ سُن اوس سے بن لیکے تیر و تبر — کیا سر جدا اوسکا پھاڑا جگر
بنی اوسکے کہنے سے حیرت کیا — وہ قاصد کو پس اپنے آگے بلا
کہا ای عدو کش تجھے مین نے کیا — کہا تھا تو خالد سے کیا جا کہا
وہ بولا کہا تھا تو ایسا مجھے — کہ جا کر اوسے باز رکھ جنگ سے
جو مین رو برو سے ترے چل دیا — کوئی آ مرے رو برو دوڑتا
تنومند و زور آور و پُر شکوہ — قوی شکل جیسا کہ یک پارہ کوہ
لگا تھا فلک کے تئین اوسکا سر — تھی ہتیار ہاتھ اوسکے یک تیز تر
بنا لال آنکھون کو غصے کے ساتھ — مرے سینہ پر مار غصے سے ہاتھ
کہا خالد جنگ جو کے تئین — تو رکھ تیغ مُنھ مین تو کہہ بالیقین
کہیگا تو اوسکے سوا کچھ اگر — یہہ حربے سے کاٹونگا مین تیرا سر
اوس اقدام سے اوسکے مین ہٹ گیا — کہا ڈر کے مین جو کچھ اوسنے کہا
جب اسطرح بولا وہ مرد قبول — کہا شاہ حق سچ کہا اور رسول
اُحد کے دن اپنے چچا کے لئے — مرا دل ہوا ریش بس درد سے
کہا مین اگر پاؤنگا مین ظفر — قریش نکو ہیدہ اطوار پر
صفِ جنگ مین بیدوغ و دریغ — کرون مثلہ ستر عدو کو بہ تیغ
لے تلوار آتش صفت شعلہ زن — کرون جی سے محروم ستر بدن
مجھے تو کیا منع اوس روز رب — کیا قتل ستر تن اعدا سے اب

فرشتے کو بھیجا بہنگامِ رزم — رکھے جنگ پر تا اوسے گرمِ عزم
رسولونسے جو حرف پاوے ظہور — خداوند کرتا نہین اوسکو زور

لیئے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ صاحب عثمان اور طلحہ کا تھا
کعبے کے کیلی عثمان بن طلحہ سے اور اوسے آسایش سے باز رکھنے مین اور
حکم سے وحی کے پھر اوسکے حوالے کرنیمین اور کعبے کا دروازہ کھولنے
مین اور ہوا مین قرب الہی کے پرواز کرنے مین

غرض تب وہ خورشید گردون دین — جو چاہا کرے طوفِ نافِ زمین
کیا حکم عثمان بن طلحہ کو — کہ کعبے کی کیلی لے آجا کے تو
وہ کیلی لے آنے گیا گھر کتین — رضا مان کی دینے پہ پایا نہین
کہا اُٹھ تو کیلی لے آدے مجھے — کرون قتل ورنہ تجھے تیغ سے
جو دیکھی کہ اوسنے لیا راہ کین — کلیدِ درِ کعبہ لا دی وہین
وہ کیلی لے اوس پاس سے وہ جوان — لے آیا حضورِ کلیدِ امان
درِ کعبہ وہ خازنِ گنج راز — کیا اپنے دستِ مبارک سے باز
کھڑا رو برو اوسکے عباس آ — کہ کعبے کی کیلی مجھے کر عطا
دیانت کے خاطر مجھے کر گزین — کہ تا مین رہون امن مین اور امین
کہا شہ علی کو وہ کیلی لے اب — لیا اوسنے عثمانِ طلحہ سے تب
اوسیوقت خلاقِ ارض و سما — تو دو الامانات نازل کیا

جو وہ وحی سرور پہ نازل ہوئی — کیا حکم پھر بخش دے اسکو ہی
تو اس خستہ جان کی خوشی کے لئے — بہت عذر خواہی ہے جا اسکے
علی ولی روبرو اسکے جا — کیا عذر اور اسکو کیلی دیا
کہا تجھ سے پہلے تو لے زور سے — بایں عذر دیتا ہی پھر کیوں مجھے
کہا شان میں اب تمہارے خدا — پیمبر پر وحی نازل کیا
لئے اسکے میں جلد تجھ پاس آ — یہہ کیلی حوالے ترے کر دیا
اس اثنا میں پیش رسول گزین — خدا پاس سے آکے روح الامین
کہا کعبہ پاکوں میں جب تک رہے — کلید اسکے در کی رہے ان کنے
بفرمان وحی و خبر بعد بھی — وہ کیلی اسی پاس تھی تا کہ تھی
کیا جب وہ دنیائے پر درد سے — وہ کیلی دیا اپنے بھائی کنے
اگر ڈھونڈتا ہی تو اب بھی نشان — نبی شیبہ ان سرخوشوں سے ہیں جان
گیا جب وہ مہر درون و برون — عبادت لئے کعبہ کے اندر دون
یوں اس گنبد دیں میں پھیکا کمیت — کہے تو کہ یعنی نے آئی بہ بیت
رکھا اندر اس بیت اقدس کے سر — کہ جوں آنکھ کے گھر میں نور بصر
بناف زمین مشک آسا نشست — چو چشم اندران خانہ جا نشست
ہوی خلق خلق اسکی بے شک چنیں — کہ جوں ناف آہو ز ناف زمین
گیا بیت اندر وہ بحسر عطا — نہیں بیت سے بحر بے شک جدا

وہ بیت اندر اوس بحر کامل ستی — کیے جوش دو بحر در اوسکھری
وہ شمس اوس بیت اندر نہان — ہوا شمس اوس بیت اندر نہان
وہ عثمانِ طلحہ کھڑے تھا برون — بلال اور اسامہ گئے اندرون
کیے بند جلدی سے در کے تین — رہا دیر تک اوسمین سلطانِ دین
ہر یک کنج خانہ مین وہ دیدہ ور — کیا عین رحمت سے خواہش نظر
وہانسے کیا قصد باہر کا جب — عمر کو کہا تب کہ ای با ادب
سبھی صورت انبیا اور ملک — تو دیوار سے پھاکے اب کردے حک
عمر جو تھا دیر تھے اوس جگا — وہ سب وانکی دیوار سے حک کیا
دو تصویر باقی رہے اپنی جا — مٹایا انھین آپ خیر الورا
پس اوس گھر سے آیا نکل شاہ نے — اٹھایا رسوم کہن خلق سے
قریش اوسکی بس سطوت و جاہ سے — زمین گیر مانند سایہ ہوے
کہا وصف مین اوسکے ہر یک سخن — کہ خیرًا نقول وخیرًا نظن

خطبہ پڑھنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو خواص و عوام کے
اور بعد فراغت ام ہانی کے گھر مین تشریف فرما ہونیمین اور بدن مبارک کو
بھتے پانی سے دھونیمین اور وہانسے منزلگاہ کو آنیمین اور بابیداری
بخت خواب قیلولہ فرمانیمین اور اذان دینے مین بلال نے سقف کعبہ پر
سوار ہوکر اور بدگوئی کرنیمین بعضے بدکیشون نے بغض سے غیبت مین

اور آنحضرت اوس بد گوئی سے مطلع ہو کر بد گویان کو اطلاع دینے مین اور تشریف
فرما نیمین اوس کوہ صفا کے کوہ صفا پر اور بیعت کرنیمین مردان اور عورانکے

پس یک خطبہ لوگونکے آگے پڑہا — کہ مرہم ہوا اونکے دلریش کا
جو چیرا وہ حرفونسے سنگین دلان — ہوا اُنہا نی کے گھر کو روان
کیا غسل اوس گھر مین وہ بے بدل — نمازِ ضحیٰ پڑھکے آیا نکل
گیا اپنی منزل شہِ شا دبھر — لیا چینبر اندر سرِ اہل شہر
سبھی لوگ محکوم اوسکے ہوے — کئے آفرین اوسپہ چوطرف سے
کیا خاص دیر یمین آرام جا — کہ ظہر آیا بلال اوس جگا
کیا حکم اوسکو کہ چڑہ کعبہ پر — اذان دیکے دلکو مرے شاد کر
چڑہا سقف کعبہ کے اوپر بلال — کہ جون سقف پر آسمان کے ہلال
ہوا یون نمودار اوس اوج سے — کہ گردبیان اوج سے عرش کے
اذان جبکہ اوس اوج پر سے دیا — سب افلاک مین غلغلہ پڑ گیا
سنے جب اذان کی صدا کافران — کئے جوش بد بولنے مین اوس آن
خبر اونکی بدگوئی کی وحی سے — اوسیوقت پا یا شہنشاہ نے
کسی بھیجکر تب بلایا اُنھین — کرم کرکے انھ پر بٹھایا انھین
وہ لوگون نے جو کچھ کہے تھے نہان — خدا کی مدد سے کہا سب عیان
پڑے سب وہ حیرت مین اوس کام سے — سران اپنے یکبار نیچے کئے

ہوے رو برو شاہ دین کے خجل — وہ بد کوئی اپنے ہے بس منفعل
جب اوس رہ سے بو حنظلہ تھا بری — سواوسکے تئیں تب خجالت تھی
وہ لوگو نسے حارث جون ابن سعید — بدل راغب اوسکا ہوا ای سعید
نبی بعد کوہ صفا پر گیا — صفا پر رہا شل کوہ صفا
صفا اوس صفا سے لیا آب و رنگ — لیا کوہ پر سنگ نے اوس سے سنگ
خود اوسکو صفا سے نتھی کم صفا — صفائی سے بھی بلکہ وہ صاف تھا
صفا خود صفا تھا صفا پر وہ تھا — صفا بر صفا تھی صفا در صفا
رسول گران سنگ بالاے سنگ — چو خورشید بر گنبد نیلرنگ
کہے تو صفا سنگ اوسکا نجھا — لیا سنگ خارا سر اوپر اٹھا
کرے اوسکے دشمن کو نا سنگسار — مکر تھا وہ کوہ صفا سنگ دار
سو اوس کوہ پر وہ شہ پرشکوہ — دسا مہر تابان سا بالاے کوہ
جو اوسکا قدم سنگ اوپر پھرا — ہوا تھا ہر یک سنگ کوہ صفا
تجلی سے اوسکے جو روشن ہوا — ہوا طور یکسر کوہ صفا
ز بس اوس سے پہنچی صفا کو صفا — کہ تپکی ز کوہ صفا سو صفا
گیا کوہ پر جب شہ پرشکوہ — شکوہ سے گیا کانپ اوس شکے کوہ
زنان اور مردان سے پس اوس جگا — شہنشاہ کامل نے بیعت لیا

خار خار ہونے اور غنچہ سان دلتنگ بیٹھنے مین انصار کے نظاری ہے

و زیدگی نسایم رسالت کے چمنِ حال باغبانِ قریش پر اور رکھنے مین
انھونکے عنادل پر اور بھرا راندوہ منھ سے انھکے فاختۂ نیمین اور
جاری کرنیمین اوس سرچشمۂ فیض کے آب زلال لطف ونوال کو جویبار
انھونکے اور دلنوازی فرمانیمین اور انھکر جگر سوختگان کو دریان کرنیمین

کیا اہلِ مکہ یہ الطاف جب — ہوا رنج انصار کو اور تعب
یہہ آپس مین آہستہ بولے تمام — کہ پاوینگے ہم دکھ اب اوس سے تمام
ملا اپنے قوم اور خویشون سے جا — دیا چھوڑ ہمکو حزین اور خفا
اوسے دوستی ہم سے تھی رنج مین — کہان اوس سے اب نفع ہوگا ہمین
نہ سمجھے اوسے جان عالم ہی وہ — ہر یک ریش کو مثل مرہم ہی وہ
چھوڑا ناہی عالم کو از قیدِ دق — کرم سے لجا ناہی وہ سوے حق
اس اثنا مین نازل ہوی شاہ پر — خدا پاس سے وحی ای باخبر
وہ راز اونکا اوس نور سے پا گیا — اوسے حال وقال اونکا ظاہر ہوا
بلا کر کہا اونکو اپنے کیے — تم ای اہل بیت اس طرح سے کہے
کہے سچ کہ بولے ہم اسطرح سے — ہم آپس مین پوشیدہ یون ہی کہے
کہا شاہ حاشا وکلا کہ مین — تمھارے ایسا کرون گا نہین
ہو نہین بندہ حق رسول خدا — تمھارے نگر حق سے نا نول ہوا
تمھارے یمن ہی زندگانی مری — تمھارے یمن ہو گی مری موت بھی

جلاوت آتش سے غم کے جگر — کرونگا نہین تم سے مین درگذر
کیے جبکہ انصار اسطرح کوشش — ہوا اُنھ کے آنکھو نہین آنسو کا جوشش
بس روئے اور غم سے افغان کئے — کہ برسائے دامنین خون چشم سے
کہے بات ایسی جو ہمنے کیئے — ترے عشق کے ہی سبب سے کیئے
جو معشوق اور دن طرف رخ کرے — تو ہو دلکو غم عاشق خستہ کے
نہ بولے ہم از راہ جھل و خطا — کہے ہم رکھو امید لطف و عطا
شہنشہ خوش اُنھ بندگون سے ہوا — گیا غم دلو نہین جو کچھ اونکے تھا

بیان فرمانیمین اوس افصح عرب و عجم کے چند معنے تعظیم بیت الحرام مین نے ادعا اللہ نظما و نثرا

جو دن دوسرے دا کیا آفتاب — فلک کے اپر خطۂ نور و تاب
بدان چشمۂ فیض جود الست — ستارہ زہستی خود شست دست
نکل اپنے حجرے سے شاہ دین — پڑھا خطبہ یک رو برو خلق کے
کہا مکۂ پاک کو صبح و شام — کیا ہی خدا خلق اوپر حرام
زیادہ ہی ہر روز رتبت اوسے — ازل سے ابد لگ ہی حرمت اوسے
کسی شخص اوپر نہین ہے روا — کہ حق اور اُخری پہ ایمان لا
وہ تلوار کھینچے لیئے جنگ کے — کمر باندہ کر قصد جولان کرے
نکالے درخت اوسکے جاگاہ سے — اکھاڑے زمین مین سے کھانس اوسکا بھی
جو چاہے سند کوئی مجھ کام سے — لڑا کر کے مین آپ بھی آ لڑے

کہو تم کہ حق مجھکو رخصت دیا — یہہ عہدہ مرے غیر پر نہین کہلا
نہین ہی نہ ہوگا زن و مرد کو — بحل جنگ مجھ بعد مجھ روبرو
بن یکدم کے مجھ پر ہوا نین حلال — ہوی بعد ازان اوسکی حرمت بحال
بھی بولا اگر کھینچ شمشیر کین — کوئی مار ڈالے کسیکے نہین
یہان دوسرا از رہ شر کشی — نہ جاری کرے کس پہ تھر آتشی

ہدر فرمانیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون ستر اشخص کا اور مقبول ہونیمین بعضونکے انھ سے اور مقتول ہونیمین بعضونکے اور تفصیل کیفیت مین عکرمہ بن ابوجہل کے کہ اگرچہ باپ اوسکا ابوجہل تھا لیکن وی ابوالحکم لھوا اور لھب سے مخلصی پایا

اگرچہ دیا تب ندائے امان — دیا قوم کو سب صلائے امان
پہ ستر البشر کا کیا خون ہدر — نگر بچہ کیا کیا نگر کے بدر
وہ ستر انو نہین تھے عورات چھے — تھے باقی سو مردان بے خیر تھے
سو چار انھ اگیا راسے مارے گئے — بچے قتل سے سات تن دوسرے
وہ چھے زن سے مارے گئے چار تن — سلامت رہے لاکے ایمان دو زن
وہ مردون سے اول ہی پور خطل — گیا مرد کی سے بگور خطل
جو مرتد ہوا وہ سیر روے دون — سعید اوسکا کہنے مین بیشا ہی خون
ہی عبد اللہ ابن سرح دوسرا — جو تیسرا ہی رستہ چلے تھا سدا

جو دیکھا اوس سے پایا ہے مصطفا — تو حل و حرم مین امان مین دیا
کیا سعیِ عثمان سے اوسکو معاف — پر اوس سے کبھو خوش نتھا اور صاف
لیا گرچہ وہ کینہ جو راہِ دین — نتھا اوسپہ راغب کبھو شاہِ دین
سیوم عکرمہ بن ابوجہل تھا — کہ تھا جہل ہی کام اوسکا سدا
گہ فتح مکہ کسی کے تئین — کیا قتل اور چھپ گیا جا کہین
ہوا جبکہ آگاہ شاہِ عرب — تبسم کیا پر عجب ہو کے تب
ہنر پروران عرض اوس سے کیے — کہ کیون مسکرایا تو اس بات سے
کہا دیکھتا ہو نہین اندر ارم — خرامان ہین مقتول و قاتل بہم
غرض ابن بوجہل دلریش نے — ذرا اپنی اوس سیرت جہل سے
کیا خوفِ خون سے روان اشکِ خون — نہین رہ سکا شہر کے اندرون
ہوا زخمہ مخم سے جب تار سا — نکالا ہی وہ زیر و بم کی صدا
کیا شاہ جب خون اوسکا ہدر — غمِ خون سے نکلا نگر چھوڑ کر
روان بحرِ خون اپنے دامنمین کر — گیا قصدِ دریا سے ساحل اُپر
نہو کر کے گرداب آفتمین خوار — چلا آب پر ہو کے کشتی سوار
یمن کا چلا قصد کر کے بر آب — تھا آب اوسکے آنکھو نسے جاری در آب
ہوی اوسکے آنسو سے دریا روان — تلے اور کشتی کے او پر دمان
کیا جوش یون چشمہ چشم نے — دو رود آب دریا پہ جاری ہوے

زبس موج زد اشک اوفوج فوج — روان گشت دریا چو کشتی بموج
بہا آبِ اشک اوسکا بالائے آب — گئی آب مین ڈوب دریائے آب
وہ کشتی چلی موج دریا پہ جب — ہوی موج زن جوش سے بحر سب
رہائی کا جب طور کچھ نہین دیا — کیے لوگ فریاد سوے سما
اٹھا عجز و زاری سے دستِ دعا — جنابِ خدا مین کیے التجا
کہے عکرمہ کو کہ ای باخبر — خدا سے رہائی طلب تو بھی کر
یہہ گرداب مین غم کے بہر امان — خدا کے تئین یاد کر ای جوان
وہ بولا محمد کے اللہ سے — مرے دلنے بھان بھاگ لایا مجھے
نہ چاہون مدد اوس سے تا وقتِ کار — چڑہا مین نے کشتی لبِ رم گذار
جو دیکھا وہ اوسدم نین کھولکر — پڑی چوب کشتی پہ اوسکی نظر
لکھا اوسپہ دیکھا ازبس خوش نسق — کذب بہ قومک وھو حق
مٹانے لگا اوسکو جون سرکشان — ہوا نین بنشان اوس سے یک بے نشان
کہ جو نقش ہو دفع شک کے لئے — مٹانے سے لو لونکے کیونکر مٹے
کہو جان اوسکا جو ساکن تھا — وہ حرفِ سفینہ سے ساکن ہوا
تغیر پڑا اوسکے کامون نہین آ — خلاف اوسکے افعال مین اگھڑا
رکہے تھا کوئی زن وہ مردِ سلیم — تھی حکمت بھری نام اتم حکیم
بہت نیک درویشندل و نرم دل — دل آرا رجان پرور و خوشگل

تھی صورت مین زن کام مین مرد تھی — تھی ہزار مردان زن خو نستی
غرض فتح یکے کے وقت اوسنے آ — ملی دین مین دل سے ایمان لا
اوسیوقت پھر اپنے شوہر لئے — امان مانگ لی شاہ کونین سے
دیا امن امن خلایق او سے — گئی دور شوہر کو تب ڈھونڈنے
وہ تھا ژرف دریا مین جب بیقرار — ملی اوس سے جا دلبر غمگسار
قبیلے سے دیکھی او سے دست شو — بھی دریا سے آئی سے ہی آب جو
کہی اوسکو اٹھ اور مجھ سا تھ آ — تو چل اس اندھیر لیسے سوے ضیا
نجا کو رہو کر پڑے گا بگور — تو دریا سے کیا پائیگا غیر شور
امان مانگ لی ہون ترے جانکی — مین اوس سے گنہ جو کر بخشا تر ے
شہ دین سے لائی ہو نین پگان — امان تجھ لئے غمکے ای تو امان
پریشان ہی کیون بحر جوشا نین تو — کر اب بحر احسان طرف اپنا رو
وہ حیرت مین پڑ کر کہا اوس ستی — مین تو زا دل اوسکا بسنگین دلی
کیا یہ بہت اوسپہ ظلم وجفا — یہہ ظالم کو وہ کب امان دیویگا
کہی وہ تو یہہ گفتگو چھوڑ دے — جزا رنج کا نفع ہی اوسکے
جو کوئی کر دریا سے احسان اچھے — کہان تیرہ ہو مشت یک گرد سے
کرامات ہین اوسکے حد سے فزون — عنایات ہین اوسکے بے چند وچون
سن اسبات کو عکرمہ خوش ہوا — غم ورنج کے دام سے چھٹا

جو باغی ہو وہ خار سے جنت تھا — نمط کل کے بوے عطا سے کھلا
پس اوس نامور زن کے ہمرہ شتاب — چلا جو طرف جو نکہ دریا کا آب
جو مکے کے نزدیک پہنچا وہ آ — نبی حکم لشکر کو اپنے کیا
کہ نخوت دیا چھوڑ سب عکرمہ — مرے پاس آتا ہی اب عکرمہ
غضب سے تم اوس شخص کے روبرو — ابو جہل کو کچھ بھی بدست کہو
غضبناک ہو کر مگر رنج سے — کہین جانہ گرداب غم مین گرے
اس اثنا مین آئے وہ دو نو نگار — حضور اوسکے احسان کے امیدوار
در بارگہ پر جو حاضر ہوے — لئے راحت اوس راہ کے رنج سے
گئی شیشکنے دلبر برقع پوش — کہی حال شوہر کا اپنے بہوش
اٹھا سنکے شاہ عطا پاش نے — بس ایسا کہ چادر گری دوش سے
کہا کیا کھڑا کی ہی لے آ بلا — کہ ہو دن اوسے دیکھ مین غمزدا
سنی جبکہ اس طرح اُم حکیم — لے آئی حضور اوسکو بے ترس و بیم
کہا دیکھتے وہ جہان عطا — کہ ای راکب وای مہاجر نوا
کھڑا آ حضور نبی عکرمہ — کہا ای پنہ مین ترے عکرمہ
کہی زن مری تو دیا ہی امان — مرے مردہ تن مین تو بخشا ہی جان
کہا سچ تو مجہ امن مین ہی سدا — نکھا غم کہ تو مجہ سنان سے بچا
جب آسودہ دل درد و غم سے ہوا — سعادت کی بو پا شہادت پڑا

دل اوسکے کو جو فکر مین تھا سدا — کیا وہ کلّم کلیم غم سے جدا
ہوا فیضِ اسلام سے بہرہ ور — جب اوسنے جھکایا ندامت سے سر
کیا عرض بیشک تیمیری تو — ہر یک نیک ترسے نکو تری تو
وفاداری اور راست گوئی تری — فزون حد سے ہی جون نکوئی تری
تری ذات سے ہی جہانکو امان — بھی بخشش تری ہی جہان در جہان
نہین اہل تمیز تجھ سا کوئی — ترے سایہ سن بل نہین سایہ بھی
خودی بن کیا کچھ نہ مین پر تجھے — جب آیا تو دیکھا بری کینہ سے
بآن جور مجھ پر کیا تو عطا — کیا کچھ نہ وہ یاد ظلم و جفا
کیا مین نے شر خیر کرتا ہی تو — عجب نین کہ مین ہون تجھ سا ہی تو
کہا شاہِ دین اوسکو ای پر ہنر — جو چہتا ہی مجھ سے تو جلد تر
کہا چاہتا ہون کہ رب انام — جو کچھ گر ہی مین ہو مجھ سے کام
ترے بغض کے بن مین مارا مین پر — تری راہ کینے مین مارا مین سر
ترے ساتھ لڑنے ہوا گرم خیز — صحابہ پہ کھینچا ترے تیغ تیز
رخ دلکو پھیرا ترے حکم سے — گیا مین طرف بغی کی راہ کے
مدد پر ستاروں کا فرون کے کمر — چلایا تبر تیغ ابرار پر
تھی منظور گستاخ کاری مجھے — رکھا نین خبر تیرے آداب سے
سبب کفر کے تیری غیبت کیا — ترے غیب مین عیب تیرا کہا

کرے عفو مجھ سے وہ جب لطف سے
نہ غصے سے آتش میں ڈالے مجھے

سوادِ ضلال آبِ رحمت ستی
رخِ حال سے میرے دھووے سبھی

جلا دے نہ دل نارِ غم سے مرا
نہ ڈالے مجھے قیدِ غم میں لجا

نہ دیکھے مرے پر بچشمِ عتاب
کرے لطف سے عذر مجھ پر عذاب

اُٹھا شاہِ کونین دستِ دعا
دیا اوسکو اوس قیدِ غم سے چھوڑا

دو دریا برآور دبالائے ماہ
سیاہی بشست از عذارِ سیاہ

وہ باغی کو ایسے بآبِ کرم
ہنایا گل آسا بباغِ ارم

جو ایمن ہوا اپنے بدکام سے
اُٹھا با سر اوس مردِ دیندار نے

کہا راہِ اسلام میں جسقدر
عداوت سے خرچا ہو میں سیم و زر

براہِ رضائے خدائے بلند
کرونگا میں اب خرچ اوسکے دوچند

خطا اور کینے سے جو بیدریغ
چلایا میں احباب پر جسکے تیغ

دوچند اوسکے اب میں زرِ بے یقیں
چلاؤنگا کفار پر تیغِ کیں

جو بعد اوسکے پھر جنگ کرنے لگا
بہر جنگ جانسوز کفار تھا

وہ لڑتا رہا کافروں سے مدام
نتھا جنگ بن اوسکو دشمن سے کام

رہِ حق میں جب لگ کہ تھا چست تھا
عدم تھا وجود اوس سے بدخواہ کا

ہوا عہدِ بوبکر میں وہ تمام
پیا اُنھ دو نو نے شہادت کا جام

بھی تھا چار دان اُنھ سے عثمان تند
کہ کینے میں جسکی نتھی تیغ کند

وہ لڑتا تھا اربابِ دیں سے مدام — نہ تھا کینِ احمد سوا اوسکو کام
گیا بھاگ اور دام میں آکے پھر — ہوا عامِ انعام سے بہرہ ور
بآں سختیِ جان و اسباب کین — لیا آخر الامر آئینِ دین
پنجم تھا جو یُرثُ شقیِّ ازل — گرفتارِ دامِ خطا و خطل
شب و روز وہ کافرِ بے ہدا — بناتا تھا ہجوِ رسولِ خدا
کیا دیکھ اوسکو گلیمِ علی — سرِ پست اوسکا جدا تن سے کی
ششم تھا وہ مقیسِ جو یک فتنہ تھا — کہ مرتد ہو دوزخ کے اندر گیا
سر اوسکا صحابی نے یک کھینچ تیغ — کیا تن سے اوسکے جدا بید ریغ
وہ زمریسے ہبّارِ تھا سا توان — جو بدکار و بد وضع تھا بیگمان
کیا تھا زبس اوسنے جرم و خطا — سو اوسوقت نظر و نسے پوشیدہ تھا
گیا جب مدینے طرفِ شاہِ دین — مسلمان ہوا آ بصدقِ یقین
وہ لوگو نسے حارثِ جو تھا آتوان — علی مارؤ الا اوسے ناگہان
نوان کعبِ کرتا تھا ہجوِ رسول — کہ تھا اوسنے مردِ ظلوم و جہول
سو اوس روز شب سا پراگندہ ہو — تب و تاب سے دن سا آگندہ ہو
گیا بھاگ مکے سے بامرتسِ و غم — بنا زرد مونھ کو بحالِ دژم
بجیر اوسکا بھائی ملا اوس سے آ — وہ اوسکو نبی پاس بھیجا اُٹھا
بجیر اگنا رہ لیا کفر سے — لیا دین کی رہ بدی چھوڑ دے

یہہ پیغام بھیجا وہ تب کعب کو
کہ اب لیجئے دین کی راہ تو

وہ اوس رہنمونی سے اُمثل باد
پڑا روبرو شہکے بانت سُعاد

کیا اوس سے وہ بحرِ احسان نے جوش
ہوا جود پاش اوسپر اوبعب پوش

جو دیکھا کہ مارا نہین شاہِ دین
غم وہم سے چھوٹا وہ لے راہِ دین

جو دسوان تھا وحشی سو طایف گیا
ہژبرون سے وحشی سا خایف گیا

عتابِ شہنشاہ کے خوف سے
گیا ہمرہِ وافدانِ اوس کنے

لیا راہِ دین بایقینِ درست
کیا ہی درست اوسکو دینِ درست

تھا شاہ کا پیار اوسپر کبھو
وہ پیچھے سے آتا تھا روبرو

چچا کو نبی کے جو مارا تھا وہ
ڈوتا اوس لئے غمسے رہتا تھا وہ

تھی موسان پاس اوسے اَبرو
کیا نین تلک قتل کذاب کو

جو تھا گیا روان اوس جماعت مستی
بن ابن زبعری نہین تھا کوئی

گیا بھاگ نجران کو روتا ہوا
وہ تب اشکِ خون خونسے بہا

پشیمان ہو بعد از کئے روز کے
بھی بیزار وہ خستہ جان کفر سے

چل آیا حضور رسولِ انام
مسلمان ہو پایا ہی دارالسلام

وہ عورات سے اولین ہندہ تھی
کہ شہ سے بجز دشمنی کچھ نہ کی

سو اوسدن نقاب اپنے چہرے پہ لے
گئی چھپ کے آگے وہ خورشید کے

زنونین گئی بیٹھ آہستہ جا
دلِ اسلام سے اوسکا باندھا گیا

سلمان ہو پر دیکو منھ سے اُٹھائی — لئے معرفت کے صداقت سنائی
کہا شاہ جب آئی تو بھرِ دین — تو خوش آئی ہی تو نہ آئی حزین
دوم فرتنا تھی قریبہ سیوم — جو تھی اشتلم ساتھ مانندِ لم
بدی کے ہی ساتھ انکو پیوند تھا — خطل کا پسر اونکا خاوند تھا
وہ گاتے تھے راگ اور اوس راگ سے — تھے بس رہنر نان اپنے اور خلق کے
زپردہ برون ہو شاہِ جہان — زدہ برکران و نجستہ کران
قریبہ نے مارے گئی عنقریب — ہوی آگ دوزخ کی اوسکے نصیب
قریبہ جو بیجان ہوی اوس جگا — وہان سے گئی بھاگ کر فرتنا
ہوی آخر آزاد اوس دام سے — رہی خوش مسلمان ہو آرام سے
جو چوتھی تھی اُرنب وہ زرے پستی — سیہ دل سیہ رو سیہ کار تھی
جب ابن خطل کی وہ مولات تھی — خطل بن کوئی فن نہ تھی جانتی
اوسیدن وہ ناپاک مارے گئی — جہان پاک اوس نجس سے ہوی
جو پنجم تھی مولاتِ عمرو ہشام — کیا اوسکو حیدر اوسیدن تمام
جو تھی ششمین اُمِ سعد اوسنے بھی — اوسیدن بصد رنج مارے گئی
بصد رنج مارے گئی اور الم — جو مارے گئی وہ گیا درد و غم

وقایع مین کہ جو فتح مکہ معظمہ کے ایام مین واقع ہوے

بحمد اللہ پایا جو خیر البشر — ظفر مکہ اور دہانکے سب لوگ پر

ہوے زر در و دُر او سے دشمنان — رہا شاہِ دین پندرا روز وہان

کیا شکر حق حد سے زائد ادا — نماز اُنھ دنون قصر کر کے پڑہا

بہت سے حوادث ہوے اُنھ دنون — وقایع بہت رو دئے اُنھ دنون

گیا اُنھ دنون خالد شیر نے — بملک تلنگ شاہ کے حکم سے

کیا کچھ نہ قوم جسز یہ کتین — کہ وہ کتے بھی لایق سزا کے نہین

پہ سر تو بجیبو کے کتوا دیا — خطا اجتہاد اندر اوسنے کیا

فائدہ بیانمین اس باتکے کہ جو کچھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہوے خالی صواب سے نہین ہی اور خیال خطا انھونکے شانمین عین خطا ہی اور تخطیہ انھ بزرگون پر گناہ بزرگ ہی نہ خورد

جہان پایگا یون صحابہ سے تو — تو گستاخ خدمت مین اونکے نہو

ہر یک فرد کامل ہی جب اُنھ مین سے — تو کیا انھ کے نقصان مین جاہل کہے

جو کوئی کہی راہبر خلق کا — پس اوسکا خطا گو ہی محو خطا

جہانمین جو کچھ کام کامل سے ہو — نہ وہ کام ہی جو کہ جاہل سے ہو

اگر ہووے کامل سے کوئی خطا — نہین ہی وہ جیسی ہماری خطا

ہماری خطا کا ثمر ہی عقاب — اور اوسکی خطا کا نتیجہ ثواب

ہی سچہ مجتہد مخطی اور پھر مصیب — وہ مخطی کو ہی اجر واحد نصیب

بھلا ہی کرتو اونکے افعال پر — نجا سونپ حق پر کرے در گذر

خطا مین نہین اونکے دم مارنا — جو مارے تو دم مارنا درشنا
بھلا گر انہون نے خطا بھی کیئے — پہ بہتر ہمارے ہی تصویب سے
جو ناقص ہین ہم اور کامل ہین وہ — بھی غافل ہین ہم اور عاقل ہین وہ
جو ناقص کوئی حرف کامل اُپر — رکھیگا تو باطل ہی وہ سر بسر
روافض جو گمراہ ہین ہو گئے — سمجھ بوجھ ہوے ہین اسی راہ سے
کہان مین نے تھا اور آیا کہان — ہون اپنے جگہ مین رہونگا جہان
خطا جب کیا الغرض وہ مصیب — کیا بانصیبون کو تین بے نصیب
دل آزردہ اوس غمسے ہو شاہ نے — غضنفر کو بھیجا دیت کے لیئے
علی جاکے ہر ایک زخمی کو دہان — دیا مرہم اور تازہ بخشا ہی جان
شہِ دین بہت تنگدل ہو گیا — وہ غمسے جو اہلِ یقین پر ہوا
غضبناک خالد کے اوپر ہوا — کیے روز لگا اوس سے آزردہ تھا
ہوا دور جب رنج دل خستگان — پیمبر بھی اوس سے ہوا شادمان
ہوی جبکہ مشہور چوری کے ساتھ — کٹایا تبھی بنتِ اسود کا ہاتھ
اُسامہ نے کر عرض اوسکے لیئے — رہا ڈر کے چپ شہ کے تہدید سے
بھلی تفضیل کعبے کو تب سر بسر — دیا شاہ بیت المقدس اُپر
تبھی حکم مے شہ کے خالد نے جا — دیا خاکمین عزّیٰ ملا
اوسی وقت جا عمر دعاصِ شجاع — دیا پھیک کھدوا کے دیو سواع

تبھی سعدِ اتہل نے جا پر تبات دیا پھینک کھدوا کے دیومنات

بیان غزوۂ حنین

تبھی وہ شہنشاہِ بازیب وزین گیا کافرون پر بسمتِ حنین
جو تھا راوئ خوب روشن دروں کہا حالِ جنگ حنین اوسنے یون
کہ پایا جو فتح و ظفر شاہِ دین باظہارِ آیاتِ فتح مبین
پس اوس شہکے سعیِ کرم کے سبب ہوا منتظم کام یکے کا سب
سب اوس ملک کے خاندانہ یقین اُٹھا موم سا اوسکا نقشِ نگین
کوئی مین رہا اوس سے جو نین ملا مگر یک ثقیف و ہوازن سوا
زبس کینہ تھا اہلِ دین سے اُنھین شب و روز تھے جنگ کے فکر مین
بزرگان قبایل کے سب جمع ہو سپہ جمع کرنے لگے جنگ کو
یہہ آپس مین بولے کہ اہلِ قریش نہین جانتے کچھ بھی ترتیبِ جیش
نہین جانتے جنگ کرنیکا ڈھب خطا و خطل مین پڑے اوسمین سب
محمد گر آوے یہان جنگ کو لجاوے کہان جنگ مین ہمسے گو
وہ سمجھے کہ ہان جنگ کا یون ہی کام کبھو جنگ کا پھر نہ لیوے گا نام
وہ اونکو آنے کے آگے ادھر بھلا ہی جو ہم جائین چل اوسپر
بس اسطرح آپس مین کہہ بیدرنگ سبون نے کئے جمع اسبابِ جنگ
جب اسبات سے شاہ واقف ہوا صحابہ سے خوشدل ہوا پنے کہا

قریب اب ہی یہہ قوم ہو مبتلا — لُٹا جاوے اسباب اس قوم کا
پئے جنگ چھٹوں کو سوال کی — نکل پیر کے روز مکے ستی
چلا اور ساتھ اوسکے مردانِ کار — تھے اوسوقت مین جملہ بارا ہزار
سبھی زور مندانِ روئین بدن — کرین پلمین یک صید سو کر کدن
چلا دین وہ تیرانِ پر دار جب — جھڑین غم سے پر نسرِ طایر کے سب
فلک بیجہ دھن جاے تیر اونکی بون — پری بند ہوتی ہی شیشے مین جون
تھے ہاتو نہین اونکے کیانی کمان — کیان خستہ تیر اونکی ہران
بکین چرمِ گوران کشیدہ بگوش — ربودہ زشیرانِ درندہ ہوش
عدو موت کا ہو پیاسا اگر — پلا دین اوسے آب تیغ آنکسر
اور آتش گر اتیغ کی لے نہنگ — نہنگو نکا لین جان ہنگامِ جنگ
دہان جان لینے کو کھولے اگر — نگل جاوے مگردن کو اونکی مگر
بہا دین بہر گام آبِ سنان — روان ہی رکھین تاکہ جاوے روان
عدو اونکی ہر تیر سے درغریو — پر یکی کرین ماہر سے صید دیو
مخالف پہ بیتین لباسِ دمار — لے مقراضہ تیر مقراض وار
غرض کو نہین وقت پر بند در — نہ تیر اونکی سی کوئی غرضمند تر
وہ نیکو نکے ہمراہ گاہِ نبرد — تھے کفار بھی ستر ای نیکمرد
شفیع انام اوس جماعت کو لے — کیا کوچ تا حشر برپا کریے

لڑائی کے میدانمین جولان کیا ۔۔۔ زرہ سارے صفوان کنے سے لیا
مکے مین کسیکو پئے بند و بست ۔۔۔ رکھا اور کیا آپ مکے سے جست
حُنین اندر آیا جو وہ داد گر ۔۔۔ گروہِ ستمگر نے پایا خبر
کنا نہ جو سردار تھا در ثقیف ۔۔۔ نتھا مہتر اوس بن کوئی بر ثقیف
وہ قوم اپنی سب جنگ کے طور پر ۔۔۔ کر آراستہ چلدیا کوچ کر
جو مالک ہوازن کا سردار تھا ۔۔۔ خلایق کے ایدا مین تھا گرگ سا
کنا نہ کے سن کوچ کی وہ خبر ۔۔۔ نکل چلدیا فوج لے جلد تر
زبون جون زبانی وہ دونو کنے ۔۔۔ زیادہ نتھے لوگ چار الف سے
کیا منع کرچہ دُرید اونکو سب ۔۔۔ نہ مانے دلے وہ بغاتِ عرب
سبون نے بیکبار از راہِ شین ۔۔۔ کیے خیز گھوڑونکو سمتِ حنین
دکھائی اُنھین آیتِ حق نشان ۔۔۔ پریشان ہوے نین پہ وہ سرکشان
اگر ابر سے برسے ابحیات ۔۔۔ نہ اُوگے سہ سنگ اوپر نبات
نہ دیکھا تو مٹی سے گاہِ بہار ۔۔۔ گل بیخار اگتا ہی بیخار
بڑھے پیشتر جنگ کے قصد سے ۔۔۔ وہ سب قصدِ خون اپنا آپھی کیے
لیے کاٹ ہاتھ اپنے سب اپنی ناک ۔۔۔ کیے ناحق آپ اپنا بحث ہلاک
زبس راہ پر سنگ و پر خار تھی ۔۔۔ تھے اوسمین بہت سے کمینگاہ بھی
لیے راہِ میدان جو باطل بُردہ ۔۔۔ رکھے ہر کمینگاہ مین یک گروہ

یہہ تجویز کرکے کہ فوجِ نبی — جو لڑنیکو میدانمین اوسے چلی
نکل کر کمینگاہ سے جولان کرین — پسِ پشت سے تیر باران کرین
جو وہ آفتابِ دو عالم فجر — کیا خیز گھوڑے کو کفار پر
بہت سے کمینگاہ اوسطرف تھے — بھی ہر یک طرف غار بس ژرف تھے
پس اوس رہگذر بیچ جب چلدئے — تو سب جمع ہو کر نہین جاسکے
پراگندہ سب ہو گئی فوجِ دین — ہر یک سو سے کفار دوڑے وہین
گرے آکے انھہ غازیون کے اُپر — لئے ہاتھ تیر و کمان سر بسر
کمین سے چلی بسکہ تیرِ خدنگ — ہوے آدمی سب پرے گاہ جنگ
دہو یا تیر کے مہ نے ہر طرف سے — زلوحِ جہان حرف کو امن کے
وہ ہیجا کے مصدر مین بس جری — ہوا نافیٔ صیغۂ جان بری
سہامِ ثقیل بتعدیل خون — بہ نوکِ خفیفہ بدل باسکون
ہوا صرف بس صیغۂ نفی جان — مضاعف ہوا خوب فعلِ سنان
چلائے زبس تیرہ رویون نے تیر — دلیرونکے جانون سے نکلا نفیر
بہت اہل دین تیر کے سہم سے — نمط تیر کے تب لگے بھاگنے
جو تھا خالد اوس لشکر دین کے پیش — نتھے ساتھ اوسکے زرہ پوش بیش
زبس تیر اونکی مشتی تن مین آ — غمِ رنج تن اونکے دلکو لیا
تنون سے گیا اونکے تاب و توان — گئے بھاگ شیران غزا لونسے وہان

جو ساتھ اونکے تھے کافرانِ قریش — لگے بھاگنے یکقلم چھوڑ جیش
تھا جس کیساکہ ایمان قوی — کیا کافرونکی وہ تب پیروی
جب اوس فوجمین زلزلہ پڑ گیا — غم جز پکڑ دامن کل لیا
یلان جو کہ ثابت تھے اپنی جگا — علی اور عباس تھے باصفا
عقیل اور بو بکر تھے اور عمر — ربیعہ تھا اور ابن حارث دگر
تھا ایمن بھی عباس کے دو پسر — اسامہ بھی عبداللہ وہ شیر نر
وہی ابن مسعود مسعود تھا — نہ اس جمع بن کوئی موجود تھا
تھا اوس روز دلدل پہ سرور سوار — مرا اسامہ لو کے اوپر سوار
وہ آفت لگھا اہل دین کے اُپر — غضبناک ہوا اہل کین کے اپر
وہ تھوڑی جماعت سے عازم ہوا — کیا قصد اعدا کے خون ریز کا
کیا خیز دلدل کو مثل صبا — کہ تا ہووے وہ قوم سرکش ہبا
تحیر سے عباس روشن روان — پگڑ تا تھا آ دوڑ آگے عنان
اور اوس کام سے شہکو رکھتا تھا باز — چلاتا تھا مرکب کو شہ گرمتاز
بہر لحظہ کر قصد میدان کا — بہہ نکلتے ہے تھا لعل لب کھولتا
کہ سچہ بندۂ رب اکبر ہو نہین — بلا شک جہانمین پیمبر ہو نہین
خدا کا نبی ہون نہ کاذب ہونمین — وہی ابن عبد المطلب ہون مین
کہان ہو تم ای یاورانِ خدا — دل و جان سے فرمان برانِ خدا

صفا صدق کے مستعد کام پر — وفا کی نہ پھیرے ہوئے رہ سے سر
نبی ہو نہیں کہتا نہیں ہوں دروغ — کہ ہی شیع نصرت سے ہمکو فروغ
اسیطرح کہہ کہہ کے تھا دوڑتا — جگر چیرتا تھا بد اندیش کا
گئے بھاگ لشکر سے جو لوگ تھے — کھو مائل اوسکے طرف نہیں ہوئے
قریش اوسگھڑی کتنے یک رشک سے — جو جبل سد سے تھے باندھے ہوئے
جو دیکھے تعب اہل ایمان اُپر — تو بیہودہ بکنے لگے سر بسر
کہا یک محمد کے سب لوگ نے — گئے بھاگ اسطرح میدان سے
کہ ہرگز نہ ٹھیرینگے کوئی جگا — بس ہول دریا کے ساحل سوا
کہا دوسرا آج وہ روز ہی — کہ جادو میں جس روز سے سو رہی
ابو حنظلہ آکے صفوان کو تب — کہا یون بشارت ہی بیہ تجھکو اب
کہ فوج محمدؐ گریزان ہوی — بیکبار افتان و خیزان گئی
جب انعام سے شہکے صفوان نے تھا — بہت سیر یہہ سنکے غصے میں آ
کہا منھ ترا تو رُ ڈالے خدا — کہ تو بات بیہودہ ایسی کیا
ہمارے ہی لوگونسے میرے کنے — بھلا ہی جو ہمکو کوئی پند دیے
نہ یون ہو کہ قوم ہوازن سے اب — کوئی آکے ہمکو سکا دے ادب
گئے بھاگ القصہ سب لوگ نے — جب افتان و خیزان وہ میدان سے
شہ عالم افروز دشمن شکار — کیا حکم عباس کو ہانک مار

ندا کر کہ ای اہلِ فرج و ظفر — پھر دہم طرف بھاگتے ہو کدہر
بلندی پہ عباس ہو کر سوار — بلایا وہ لوگو تب ہانک مار
سنے جبکہ آواز عباس کا — پس اُٹھے ہوشیاروں نے تب ہوش پا
جواب اوسکو لبیک کر کے دئے — چلے دوڑ شاہِ عرب کے کئے
گیا کام پہ جسکا مرکب کہ تھا — پیادہ ہی شہ پاس حاضر ہوا
اسیطرح سو شخص باہم ہوے — ہوے جمع اطراف میں شاہ کے
گرے جا کے اعدا پہ یکبارگی — اُکھاڑے بن و بیخ کفار کی
جب اسطرح دیکھا شہِ حق انیس — کہا یوں کہ الآن حمی الوطیس
اُٹھا کنکر یک مشت وہ پرشکوہ — کہا پھینک اعدا پہ شاہت وجوہ
رہا نہیں کوئی بھی تب اوس قوم سے — جو کور اوسکے انکھیں نہیں ہو گئے
کہا تب شہ دیں ہوے اب یہہ پست — پڑی روسیاہوں میں اچھی شکست
خدایا تو کر وعدہ اپنا وفا — ندے ظالموں کو ظفر یک ذرا
مبادا کہ غالب ہو یہہ قومِ بد — کرے اہلِ بطلان کے تئیں مدد
لك الحمد یا من بعبد غیاث — علیك التوكل بك المستغاث
کہا پھر بھی سوگند کہا شاہ تب — گئے بھاگ افغان و خیزان بس اب
دہیں جبرئیل آکے اوسکو کہا — کہ ای بحرِ جود و عطا دل ترا
سکاتا ہے، وہ آج تجھکو کریم — کہ دریا کو جس سے کیا شق کلیم

نبھی مارنیت خدا پاس سے — لے آیا پیمبر پہ جبریل نے
اُٹھا کنکر یک مشت پھینکا نبی — جو اُنھ باغیونکے اُپر اوسگھڑی
اُٹھا شور اس طرحکا درمیان — کہ لوہے سے جون طشت کے پچہ صاف
گئے پھٹ سبونکے جگر اوسگھڑی — ہوی بند سبکی نظر اوسگھڑی
سیہ ایک چادر چھٹی بیگمان — وہ سانچونکے جھونکے تب درمیان
پڑی چوطرف جسکا اونکی نگاہ — دسے ہر کہین نہین مور سیاہ
معلق ہوا مین ہوی آشکار — گروہ ایک گھوڑونپہ ابلق سوار
لباس اونکا اُجلا تھا سب نور سا — رخ اونکا بھی خورشید سا پرضیا
بلند یمین ہر طرف کرتے تھے جوشر — تھے شعلے چھٹتے اونکے مابین دوشر
جو دیکھے وہ لوگان لباس اونکا جوشر — سراسیمہ ہوکر اُڑی اونکے ہوشر
وہ غولونکے لشکر مین غلغل پڑا — تن وجانمین اونکے تزلزل پڑا
ہوا حشر برپا جب اسطرح سے — بیکبارگی سب لگے بھاگنے
قیامت مین آتش سے جون کافران — ہوے اوس قیامت مین غمسے طپان
بجھا نور سنت سواد ضلال — کرے جونکہ رم بھاگے آشفتہ حال
خلالی شدند از غم رستخیز — نمودند در ہر خلالی گریز

نکلنے مین پیمبر نامی کسی شخص کے اوس سلطان نامی کے قتل کے ارادے سے
اور آخر الامر اوسکے جادۂ اطاعت پر سر رکھنے مین

ہوی تھی پراگندہ فوج نبی — جب اُٹھا اہل کینہ کے کینے سستی
سواد سو قتمین کتنے اہل قریش — گئے شہر سے دوڑ بر قصد جبیش
اور اوس قوم کے ساتھ لیں پر فساد — گیا شیبہ نامی کوئی مثل باد
اس انداز سے جبکہ قابو ملے — نبی کو کرے قتل تلوار سے
کہ وہ باپ اور بھائی کے قتل سے — جو جنگ اُحد مین تھے مارے گئے
کہے تھا کہ تابع ہو گر جگ تمام — نہونگا کسیوقت مین اوسکا رام
پراگندہ جب لشکر دین ہوا — عقب سے علم نبی شہ پر کیا
وہین اگ یک درمیان اگئی — کہ سوزان نہو اگ ایسی کوئی
ہوا شعلہ زن تاب یون خشم کا — بدن اوسکا جلنے کے نزدیک تھا
وہ حیرت مین اوس اگ سے پر گیا — پگل آب اُسا کنارہ لیا
کہا تب یہہ اوسکو رسول کریم — تو نزدیک آ ای جوان سلیم
وہ شہ پاس آیا بہت ڈر کے ساتھ — کہا شاہ چھاتی پہ مارا اوسکے ہاتھ
کہ یا رب تو مجہ بندہ تو اسگھڑی — رکھا امن مین اسکے ایذا ستی
نہ مین رکھہ اپنے تواب اسکو بھی — بدی سے عزازیل بدذات کی
سواد اوسکا اوس حرف روشن سے ہو — درست اوسکے دلکے کیا زخم کو
محبت سے شہکے دیا جی کو رنگ — کھلا غنچہ سا دل جو تھا اوسکا تنگ
دماغ اوسکا روشن پس ایسا ہوا — اوسے دوست تر اپنے جی سے رکھا

کہا شاہ اوسکو کہ میدان مین جا — دلون کے تئین دشمنون کے جلا
تو اب کھینچ کر تیغ الماس رنگ — کر اس قوم گمراہ کے ساتھ جنگ
وہین کھینچ تلوار مردِ نبرد — حسود ونکے جی سے دیا جھاڑ گرد
جو بیلے اہوی سے وہ پر زور تھا — تو تیغ اوسکی بے شیر در گور تھا
بھی کھاتی تھی پاتیکو وقتِ جدال — حسام اوسکی مانندِ کعبِ غزال
اٹھا آہرمنون کے جلانے لیئے — وہ سلگا یا اگ آبِ شمشیر سے
بہت سر ہوے اوسکے جولانے گرد — ہوے نہ بہت خوف سے اوسکے زرد
گئے بھاگ آگے سے جب دشمنان — چلا اپنے ڈیرے کو شاہِ جہان
ہوا ساتھ شیبہ بھی اوسکے روان — رخ اوسکا نہا رز اور تن ناتوان
مہابت سے بس پیچھے پیچھے چلا — دونا اوسکے ہو مہر انگشت سا
جو ڈیرے مین داخل ہوا شاہِ دین — کہا یون تب اوس بستہ دل کے تئین
کہ اے شیبہ حق تجھ سے چاہا جو کام — وہ تھا خوف تجھ آرزو سے تمام
بلا اپنے آگے اوسے بعد ازان — کہا دلکی بات اوسکی وہ راز دان
دل اوسکا کیا ذوقِ ایمان سے جوش — پڑہا کلمہ اوسنے بجوش و خروش
لیا اوسکا دل مہرِ ایمان سے نور — سوادِ ضلالت ہوی اوس سے دور
کہا یا خداوندِ جود و عطا — مجھے ڈر ہی اپنے بد افعال کا
مرے زخم دل کے تو مرہم لیئے — رہائی مری مانگ اللہ سے

کہا شہ تو کیون غم سے ہی دلفگار ۔۔۔ کہ بخشا گنہ سب ترے گردگار
ملا دلکو بس اوسکے ایمان کا نور ۔۔۔ ہوا معصیت کے اندھیرے سب دور

پراگندہ ہونیمین لشکرِ کفار کے میدان جنگ سے اطراف مین اور پیچھا کرنے
مین اہل دین کے

مسلمان تب اوس جنگ مین چار مرد ۔۔۔ رہے جاکے جنت مین بے رنج و درد
مخالف کے لوگون سے ستر نفر ۔۔۔ گئے نارِ دوزخ مین اپنا سقر
بہت لوگ اُنھ سے لئے راہ دین ۔۔۔ گئے چھوڑ کر شک کو حاصل یقین
غرض دشمنان تین فرقہ ہوے ۔۔۔ گیا بطن نخلہ کو یک فرقہ نے
گروہ ایک مالک کے ہمراہ جا ۔۔۔ لئے حصن طایف کا تب آسرا
گروہ ایک بھاگی خطرناک ہو ۔۔۔ جتن کرنے اموال اوطاس کو
بہر حال اونکا دیکھے جو شیرانِ دین ۔۔۔ عقب اونکے گھوڑے چلائے وہین
عدو تیغ سے جسکے مارا گیا ۔۔۔ وہ چھین اوسکا اسباب سب لے لیا
کیا قتل جب دشمنان رم کئے ۔۔۔ کسی زن کو خالد نے یک زخم سے
دیا تین اوسے حکم پیغامبر ۔۔۔ کہ پھر تیغ کھینچے زن و مرد پر
گئے سمتِ اوطاس جو مردمان ۔۔۔ کیا فوج یک اونکے پیچھے روان
گئے دوڑ وہ پھولوا نان دلیر ۔۔۔ عقب اُنھ گو نونکے باندشیر
بنارِ سنان ناریون کو جلائے ۔۔۔ وہ پانی سے آتش کو آتش لگائے

ادراوس دشت مین بسکِ شیر ہے
پڑا دل پہ سل مہر اور ماہ کے

سنان بسکہ در جنگ مہری نمود
زمین از جوانب سپہری نمود

ہوا تاب سے تیر دل دوز کے
نشان کا نشان بے نشان دہر ہے

چلی تیر ہر سو بکردارِ گرگ
ہوا مارِ گرگ ہے وہ ہر مارِ گرگ

اڑے بسکہ تیرون نے مانند مار
وہ سب گرز مارانکا نکلا دمار

انھون گرچہ بالفرض جون سام تھے
بمانند زال اونکے تین کر دیئے

ہوا جملہ نابود اون سبکا بود
عدم مثل عنقا سبونکا وجود

چلے بسکہ تیغ و سنان گرز و تیر
سب انھ بدسر شتو نسے نکلا نفیر

چمکنے سے بس خنجرِ ہفت جوشر
بھی نعرے سے مردونکے بس بخت کوش

محیطِ فلک بسکہ پایاب تھی
تھے نایاب دنرات عالم ستی

بس اوس معرکہین دکھایا جو تاب
تو مغرب سے مغرب گیا آفتاب

جگر مین لگائی جنب بسکہ نار
ٹپکتے تھے بدلے عرق کے شرار

زبس تیر نکلی کمان سے برون
دُرید دوتا کا گیا پھت درون

بخنجر کشیدہ سرِ بدسگال
بریدی پلارک بگاہِ جدال

جو چمکی ہی برمان قاطع عجب
ظفر پائے دور دتسلسل پہ سب

ابو عاوانکا جو سرخیل تھا
وہ بے خیل بے جنت اندر گیا

جب اوس قوم کا کام پورا کیے
سرِ قوم دین کے حضور آگئے

غنایم جو پایے وہان اہل کار کچھ اندازا اوسکو نتھا اور شمار
طواف نکو نیمین مالک کے اطراف اوس کعبۂ صفا کے یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور سے مشرف نہونیمین اور طایف کے طرف بھاگنے مین اور
طایف کے قلعہ کی پناہ لینے مین اور توجہ نرمانیمین آنحضرت صلعم کے طرف
اوسکے اور آب تیغ سے اوس اقطار مین آتش سلگانے مین اور مالک کو
زبانی شمشیر سے آتش مین جھلانے مین

جو لوگون نے ہو غم مستی زر و درد گئے بھاگ طایف کے تب قلعہ کو
وہ لوگو نہین مالک نے کر سرکشی لگایا ہی آتش کہ تھا آتشی
کیا فکر جگ کو جلا دے تمام کچھ آتش فروزی ہی مالک کا کام
وہین قلعہ مضبوط کرنے لگا کیا ساز تیار سب جنگ کا
جب اوس قوم کی شاہ پایا خبر گیا وہان سے طایف طرف انگر
وہ قلعے پہ آتش فشانی کیا کہ جسطرح مالک زبانی کیا
جو بہر کمی بہت آتش عربدہ ہوا قلعہ مالک پر آتشکدہ
ہوا سنگباران زبس در حصار ہوے سب وہ سنگین دلان سنگسار
چلائے ہر یک سو سے تیر و تفنگ بھی غضبان و خر سنگ سے مار سنگ
سب اوس قلعہ پر چون حصار سپہر کیے کچھ نہ آتش فروز بہین مہر
کمی گرچہ کوشش مین کچھ نہین کیے دیے قلعہ کے تین نہین یے سکے

تھی جب یون ہی تقدیر پروردگار — نہ آسان ہوا اُنھ پہ فتح حصار
نکل وہان سے شاہ ظفر مند نے — جعرانہ کو چلد یا فوج لے
نہین جھد لینے مین اوسکے کیا — بجد خصم کو مارنے نین ہوا
جب اترا وہان آکے وہ نامجو — غنایم دیا بخش سب لوگ کو

تقسیم کرنیمین غنایم کے اور دوسری وقایع مین جو اوسوقت واقع ہوے

لگا ہاتھ اوسکے جو کچھ درحنین — وہ کیا نقد وجنس اور کیا سیم وزین
سوا اوس مین سے ہر یک کو وہ نامدار — دیا بکرے چالیس اور اونٹ چار
سوا رو نسے ہر یک کو بار اشتر — صد و بیست بکرے دیا تازہ تر
جو کھولا خزانیکو انعام کے — نہ زاید دیا کسکو یک سہم سے
ابو حنظلہ اوسکی بخشش نکھا — گیا اوسکنے رکھ امید عطا
چہل اوقیہ اوسکو رو پا دیا — تنومند سو اونٹ بھی با دیا
یزید اور معاویہ بیٹے جو تھے — دو نو اوسکے اتنا انھون بھی لیے
جب آیا حکم بن حزام اوسکنے — اوسے اونٹ دو سو دیا لطف سے
سہیل ابن عمرو اوسکی بخشش سے تب — ہوا غالب اقران پر اپنے سب
خویطب بھی صفوان و قیس عدی — تونگر ہوے شہکی بخشش سے سی
اسید اور وہ حارث ابن ہشام — لیے بھر کف اوسکی سے گنج عام
سعید ابن یربوع واقرع جو تھے — ہوے موج زن بحر سان نفع سے

بھی عثمانِ نوفل ہشام ابن عمرو — کچھ ورے منافع مین بس کوئی امر
چھکا مخرمہ اور ابن علا — کیا عامری دفع غم فیض پا
یہہ لوگونسے ہر ایک کو مصطفا — پچاس اونٹ اوس مال سے دیا
غرض مال سارا شہ ذوالکرم — وہ نقد اور جنس اور اشتر غنم
کیا اہل مکہ پہ بخشش تمام — کہ تا اوس سے ہر یک ہوا شاد کام
جو کوئی کہ ایمان لایا نتھا — وہ اوس لطف سے جلد مومن ہوا
جو کوئی کہ ایمان تھا اوسکا سست — ہوا اوس سبب اوسسے چست و درست
بھی صفوان تب اوس شہکے انعام سے — مشرف ہوا شرف اسلام سے
صد اشتر وہ دریای بخشش ستی — لیا مثل اقرع عیینہ نے بھی
جو عباس مرداس کو اوس سے کم — دیا تو ہوا اوسکے خاطر پہ غم
گیا اُٹھ کے مجلس سے ہوکر خفا — پڑھا شعر بیدل ہو غصے مین آ
ابو بکر لیجا وہان سے اوسے — دیا اونٹ سو راہ الطاف سے
کرم دیکھ اپنے پہ اسطرح کا — بہت عجز سے شہ کے آگے گیا
زمین بوس ہوکر بصد اعتذار — مُلا شاہ کے آستان پر عذار
جو یون اہل مکہ پہ احسان ہوا — سبون نے گئے نفع اور سود پا
ہوا بعض انصار کا دل حزین — لئے جان پر بار غم کے تئین
شہ دین جب انکا رویہ دیکھا اُنھین — ہوا مہربان اُنھہ پہ اوس حال مین

جو حاصل کیے گنج لطف و کرم — نہ پائے دل اپنے مین تاثیر غم
گروہ ایک مشتاق تب شاہ کی — حضور اوسکے آئی ہوا ذن ستی
مسلمان ہوی چھوڑ کفر و ضلال — کہی اور بھی اپنے لوگونکا حال
کہ اب بیشتر شخص ہم لوگ سے — ہین سرشار تجھ باوہ شوق کے
سُنے ہین ترے نیک اوصاف جب — دل و جانسے گرویدہ تیرے ہین سب
یہہ چہتے ہین تجھ پاس آ ایکبار — ترا دین ہمکو ہو ین اختیار
بھی ساتھ اونکے شہکار رضاعی چچا — مسلمان ہوا نعام چہنے لگا
نبی دیکھ تنگی سے اوسکو تو ان — فراغت سے پس اوسکو بخشا نوان
اوسے فیض سے اپنے حصہ دیا — گیا درد و غم مرد پُر درد کا
وہ قالب جو تھا مردہ و ناتوان — روانہ کیا بخش اوسمین روان
ہوا ذن کے لوگون پر وہ مقتدا — جو فرہ بذل و احسان کا برسا دیا
یہہ پوچھا اُنھونسے کہ مالک کہان — کہے حصن طایف کے ہی درمیان
کہا آوہ ایمان لاوے اگر — رکھون مرہم اوسکے دل ریش پر
متاع اوسکا دون اوسکو و اہل و مال — نہ رکھون درہم اوسکی یک در جوال
کرون اوسکو بخشش سے بس بہرہ ور — ہین اپنے طرف سے بھی دون سرشتر
سنا جبکہ مالک نے ایسی خبر — دل اوسکا خوشی سے ہوا بہرہ ور
جعرانہ کی رہ سے شہ پاس آ — دل و جان سے اپنے مسلمان ہوا

لیا اوس سے اشیا موعود سب — کیا دیکھ بخشش کو اوسکے عجب
چراغ اوسکا پایا صداقت سے زیب — کہا اوسکی توریف مین تب و نیب
کیا خوش ہو سلطان آفاق گیر — وہ قوم ہوا دین کا اوسکو امیر
ہوا کفر دین اوسکے سے جب ضعیف — ہوی مائل دین قوم ثقیف

مراجعت فرمانیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کے طرف بعد بند وبست ملک کے اور دوسری حالاتمین

جو کامونسے فارغ ہوا مصطفا — مہمات سب جنگ کے سر کیا
چلا یا مدینے طرف اپنا رخش — کہ جون مہر بے مایہ کو مایہ بخش
کیا کوچ ذیقعدہ کی گیارون — شب چارشنبہ شہنشاہ دین
جعرانہ سے ماندہ احرام تب — گیا مکہ کو چلکے وہ راہ سب
جب ارکان عمریکے لایا بجا — مدینے طرف بعد ازان چلدیا
جب آیا مدینے مین وہ تخت نشین — کیا پس ادا حق کا شکر و سپاس
نہ لاکر تبھی سودہ تاب فراق — قبولی نہین شاہ دین سے طلاق
جو ہر دم خوشی شہکی جہتی تھی وہ — تو صدیقہ کو اپنی نوبت دی وہ
اوسی سال مین ماریہ نے جنی — براہیم کو سب جہان خوش ہوی
جو دسوین برس مین وہ رحلت کیا — تو سب خلق پر سخت ماتم ہوا
جو مرجھا گیا وہ گل نازنین — ہوا شاہ کا دل نہایت حزین

اوسی سال زینب جو دخت اوسکی تھی — ہی جاکے جنت مین دنیا سے تی
جہانمین وہ بی بی مبارک اسیر — گئی چھوڑ یک دختر اور یک پسر
علی نام تھا اوسکے فرزند کا — امامہ وہ بیٹی کا خوش نام تھا
موی بعد زہرا جہان صلاح — کیا شاہ مردان نے اوسکو نکاح
بیک قول اوسی سال منبر رسول — بنایا ہوا غم سے اُستن ملول
جدائی سے جب شہکے رونے لگا — خبر دے اویسے خلد سے خوش کیا
گروہ بریعہ اوسی سال آ — ہوی جیسے گرویدۂ مصطفا
امیر اونکا بھی عبد قیس عزیز — حصول اوس سے عزت کیا با تمیز
مسلمان ہو دنیا کے غم سے چھٹا — خوشی کر کے حاصل الم سے چھٹا
پلا ساقیا جام روشن مجھے — مرے دلکو تکہ روشنی اوس سے دے
مجھے دام رنج والم سے چھوڑا — کہ تا غم سے آزاد ہو دل مرا

ستروان مقالہ وقایع مین نوین برس کے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
سی اور شروع واقعہ سے بنی تمیم کے کہ اگرچہ ابتدا سرکشی کی لیکن
اخر الامر سرکشی سے دور رہوی

جو کوئی کہ ہووے رسول خدا — دل اوسکا ہی ہر ایک غم سے جدا
ہر یک جنگ مین اوسکو ہی دست برد — عدو سے بزرگ اوسکے آگے ہی خورد
وہ کرتا ہی فرمانبران پر کرم — جو کوئی ستمگر ہی اوسپر ستم

اوسے فوج و حشمت کی حاجت ہی کیا — عدو یک نگہ سے ہو اوسکی فنا
صفِ جنگ مین جب اٹھاوے علم — وہ ہر یک سیہ رو پہ مارے قلم
کرے جس عدو پر وہ گھوڑا یکو خیز — نکالے ہی مغز اوسکا لے تیغ تیز
جہان ڈر کے کانپے اوسے مثلِ بید — ہی امید وار اوس سے ہر ناامید
وہ جس جاے پر گرم جولان ہو — وہان تیرگی آبِ حیوان ہو
اچھے شب کے مانند جو دل سیاہ — کرے روشن اوسکو بنورِ الٰہ
وہ کرتا ہی نیک اوسکو جو بد اچھے — عمل اوسکا ہی وحی کے حکم سے
جو تھا راوی راست گو خوش زبان — کیا اوسکی یون راستی کا بیان
نوین سال مین وہ شہِ پر شرف — روانہ کیا عاملان ہر طرف
جہانتک کہ اقوامِ اسلام تھے — بدل تابعِ حکمِ اللہ کے
کرین جاکے تا اُنھ سے حاصل زکوٰۃ — نہو مال کو تا غمِ حادثات
سو اُنھ عاملون سے گیا لشکر ایک — نکل کر طرف کعب کی قوم کے
اُنھون سے وہ اوسوقت جاکر ملا — تمیم اور وہ جسکے تھے یک جگا
جب اوس قوم سے اوسنے مانگا زکوٰۃ — دیے اوسکو وہ لوگ بے خوش صفات
تمیم اوس عمل کو گران جانکر — دلونمین تمام اپنے بوتخمِ شرر
لیے ہاتھ تیر و کمان اپنے تیز — کہ اس امر مین ہم کرینگے ستیز
سبب کیا کہ دین اسقدر مال و زر — محمد کے لوگونکو ہم اُنھ سے دَر

بنو کعب بولے کہ یوں مت کرو — لے اسباب اس سبیل گر ہے اٹھو
ہوے جبکہ ہم اوسکے فرمان پذیر — نکرنا ہی اذعان میں اوسکے دیر
عداوت سے ازبسکہ پرجوش تھے — نہیں ہرگز اونکی نصیحت سنیے
عدو ین گئے بشر کے سر بسر — گئے جنگ کے قصد سے بشر پر
جو دیکھا بدی پر ہی قصد اونکا سب — گیا بھاگ پس بشر نے دانستہ تب
شہ بحر و بر کو خبر جا دیا — بیان حال دشمن کا سارا کیا
جو یے طوری اونکی سنا مصطفا — غضبناک اُنھ پر ہوا مصطفا
دیا بھیج جون باد پنجہ سوار — کہ اُنھ گرز ماران کا جھاڑیں دمار
گئے دو رَ پنجہ سوارِ دلیر — تب اُنھ وحشیو نکے طرف مثل شیر
کئے ہاتھ غارت میں اونکے دراز — بچھوڑے زبس سو رکچھ اونکا ساز
پریشان کئے اونکے احوال کو — لئے لوٹ سب اونکے اموال کو
کئے تیس بچون کتین دستگیر — بزمان پندرا مرد اگیا اسیر
چلے آئے واں سے سبا یا لئے — بمانندِ بادِ صبا شہ کنے
ہوی مبتلا سب گروہِ تمیم — سبا یا کے دکھ سے بدردِ الیم
کئے لوگ اوس سخت تر قوم سے — بہت نرم ہوائے سرور کنے
لگے کھینچنے آہ آنسو بہا — لگے ڈالنے خاک سر پر اُٹھا
اسیرو نکے خاطر اسیرِ الم — ہوے اور کئے عرض با دردِ غم

کر احسان یہ اپنے ہمیں شاد کر — دیارِ بلا قع تو آباد کر
تو انھہ پُر خطایون پہ اب کر عطا — ستائے ہو دن کو ستامت شہا
ہمیں دے ہمارے زن و طفل کو — پریشان نکر ہمسے ریشو نکو تو
ہم آئے ہیں غمگین ہو تجھ در اُپر — کہان جائیں اب در ترا چھوڑ کر
گر اس در سے رد ہو دین ہم بیکساں — کہان دوسرا در جو جاوین وہاں
کیا دیکھ رام اونکے تین بالضرور — غم جان و درد سر اُنھہ سب کا دور
غم و درد و دوراونکے دلسے کیا — روانہ کیا اونکو اونکی جگا
اوسی سال کے حکم اوس شاہ کا — ولید ابن عقبہ روانہ ہوا
بنی المصطلق کے طرف پر شتاب — کہ تا لیوے صدقات بے رنج و تاب
وہ لوگون نے آتا اوسے دیکھ کر — کئے قصد کین اپنے سے در گذر
لئے اوسکی تعظیم کے چل لئے — وہ لوگون نے آگے تب اوس مرد کے
چلے باندہ ہتیار اور ہو کے چست — سبون نے بائین دسار درست
ولید آگے اوسوقت شیطان نے آ — پراگندہ حالت کو اپنی بنا
کہا اوس سے پنہان کہ یہہ لوگ سب — ترے ساتھ لڑنیکو آتے ہین اب
زرہ پھن آئے ہین بہر نبرد — ترے رد بر و سب یہہ ای نیکمرد
اگر صلح کرنیکو آئے ہین یہہ — زرہ کس لئے کہہ تو پہنے ہین یہہ
وکا شیطان کی رہنمونی ستی — ہوا سخت حیران ولید اوسگھڑی

ہوا اوسکے باتون سے اندیشہ ناک — پھرا راہ سے اوسنے با ترس و باک
پس آیا حضور رشہ دادکر — دیا ظلم کی اونکے اوسکو خبر
اس اثنا مین آئے وہ لوگون نے بھی — پریشان دل اوس دل پریشان کی
گہسے شاہ کے آستان پر سرا — گرے جون زمین اوسکے سب زیر پا
کہے عرض ہمکو نہین قصد کین — کہین ہم بدل بندہ شاہ دین
کیے بھر تعظیم تقدیم ہم — کیے اوسکی تجیل و تکریم ہم
وہ سُن بات یہہ وہ ناخوش ہوا — پھر اچپ ہمارے پہ غصے مین آ
وہ سمجھا کہ اونکو آئے ہین یہہ ہم — ہلاکت کا عزم اوسکے رکھتے ہین ہم
ہوا سانچہ اونکا کہا جگھڑی — وہ سب اونکی خوبی و خوش خصلتی
تب اوس قوم سے شاہ دین خوش ہوا — غبار آگیا تھا سو جاتا رہا
ہوئی گرد سابق وہ برباد جب — گیا لینے صدقات عباد تب
اوسی سال قطبہ بعزم نبرد — گیا اور دیا جھاڑ خشعم کی گرد
اوسی سال ضحاک جاکر شتاب — کیا تیغ رانی بقوم کلاب
وہ ضحاک ضحاک فتر تیغ جو — چلایا تو روئی وہ سب مار خو
گروہ کلاب اوس سے پا رنج و تاب — دمان سے گئی بھاگ مثل کلاب
اوسی سال اعدا پر علقمہ — گیا شیر جاتا ہی جون برزمہ
دیا جبکہ انھہ سرکشونکو بہگا — وہ جنگل سے پھر شہر کو آگیا

اوسی سال جاکر علیؓ دلی — بُتِ فلس و بتخانہ توڑا اسمی
ہوے درخطا اوس خطہ مین اہلِ کین — گئے شہر کو چھوڑ ویران زمین
کیا شہر اور شہریون کو اُجاڑ — دیا خصم بے گرد کی گرد جہاڑ
پھر اُونٹ لے اونٹ اور بردہ بھی — وہی گوسپندان پروردہ بھی
کیا پست دشمن کے لشکر کو جب — کیا پس غنایم کو تقسیم سب

اسیر ہونیمین خویشان حاتم کے اور فریاد کرنیمین سفانہ حاتم کی بیٹی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور چھوڑ دینیمین آنحضرت صلعم کے اوسکو قید سے اور بیان کرنیمین اوسکے اخلاق نبوی کو بروے عدی بن حاتم کے اور آنیمین اوسکے حضور مین آنحضرت کے اور مسلمان ہونیمین

اسیرون مین سب در دو غم سے ستوہ — تھی حاتم کے خویشون سے بھی یک گروہ
عدی ابن حاتم جو سردار تھا — وہ لوگونمین ذی عز و مقدار تھا
نہ آیا وہ ساتھ اُنھ اسیرونکے ہاتھ — گیا شام کو بھاگ شومی کے ساتھ
علی سب کو اوس جمع سے حق دے — گیا آلِ حاتم کو سالم ہی لے
سفانہ بہن اوس عدی کی جو تھی — فسانہ تھی عقل اور دانش سنی
سو یکروز مل شاہ دین سے کہی — کہ من پست رنج اور غم سے ہوی
مُوا باپ اور مجھ سے وافد چھیا — مجا انکھونمین جگ سب اندھیرا ہوا
تو کر مجھ پہ احسان و لطف و عطا — کرے تا کہ تیرے پہ احسان خدا

کہا کون ہی بول واقد بھلا — کہی وہ عدی بھائی ہی جو مرا
کہا شاہِ دین ہی وہ جاہل مگر — رسول اور حق سے گیا بھاگ کر
گیا اوسکے آگے سے یون بولکر — رہی ٹھک کے زن سر سے پانی گذر
ملا دوسرے دن بھی اوسکو نبی — وہی گفتگو درمیان پھر ہوی
غرض تیسرے دن شہ بحر و بر — کیا مہربانی سے اوسپر نظر
سواری اوسے اور کچھ خرچ دیے — روانہ کیا شام کو خوش اوسے
عدی پاس جسدم سفانہ گئی — خوشی اخلاق شہکے بیان اوس سے کی
کرامات حد سے زیادا اوسکے بول — کہی اوسکے حق مین جو بولا رسول
لیا سُنکے وہ حرفِ ظلمت زدا — دل اوسکے کو شوقِ رسول خدا
کیا ہجر سے دلکو آزردہ کر — رسول اور حق سے مین بھاگون کدھر
سو دسوین برس آگے وہ نیکنام — وہ خورشید دین کے طرف چھور شام
جو قسمت سے پایا وہ خورشید دین — چھُپا شام سے گرہی کے وہین
اور اوس شمع عرفان کے پرتو مین آ — سیاہ اوسکا دل نورِ ایمان لیا
اوسی سال وہ بحرِ احسان وجاہ — رہا دور ازدواج سے ایک ماہ
اوسی سال مین قومِ غامد سے تی — خدا ترس و روشندل یک زن کوئی
کہی جا نبی پاس با صد عنا — کہ اغوائے شیطان سے کی مین زنا
نچایا نبی بھید اوسکا کہلے — وہ اصرار کی بھید کو کھو لنے

جو دیکھا اوسے بھر تحصیل سود — وہ چیتی ہی جاری ہو خود بر خود
رضاعت کے دن جبکہ آخر ہوئے — روانہ کیا رجم کرنے اوسے
لیا گاڑ چھاتی تلک زیر خاک — کئے مار پتھرون سے اوسکو ہلاک
کئے دین کے طور پر اوسکا کام — کئے اوسکو تجہیز و تکفین تمام
بنفس نفیس اپنے جا مصطفا — تب اوس پر نماز جنازہ پڑہا
اوسی سال مین ماہ رباصواب — بخوف آپکو رجم کروایا آپ

بیان مین غزوۂ تبوک کے

اوسی سال سمت تبوک آنکر — گیا شاہ دین خصم پر خشم پر
تبوک ایک پاکیزہ چشمہ ہی جان — مدینے کے اور شام کے درمیان
وہ چوداہی منزل مدینے ستی — جگا قافلے کے ہی آرام کی
ہوے کافران خوار اوس جنگ سے — اسیر غم نا ملایم ہوے
بھاصار خذلا نھم واضحہ — لذا سمیت غزوۃ فاضحہ
گیا جب وہ میدانین گھوڑا چلا — رجب ماہ مین پیر کے دن گیا
سنا جب شہ دین کہ سلطان روم — مچایا ہی دھان اپنی بومی سے دھوم
کیا جمع ہی فوج یک جون گھس — لہو کے ہی پینی کی اوسکو ہوس
وہ لخم اور جذام سے اور عاملہ — سپہ جمع کر قافلہ قافلہ
مدینے طرف پہلوانان کار — روانہ کیا جنگ کو چل ہزار

کیا قصد تا رشس کرے آپ بھی کرے شور نجستون پہ لشکر کشی

فضیلت مین امیر المومنین صدیق اکبر کے رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر

باوجود یکہ حدیث لو کان نبیا بعدی لکان عمر یعنے اگر ہوتا کوئی نبی بعد میرے

ہرایہ ہوتا عمر اوسکے شامین ہے اور ان اللہ ینطق علی لسان عمر یعنی بدرستیکہ

اللہ تعالی کلام کرتا ہے عمر کی زبان پر دلیل رجحانکی اوسکے

اور اوسوقت فاروق روشن ضمیر کہ جسکو نتھا راستی مین نظیر

نہیتہ مین لشکر کے دیکھا اوسے کمک اوسکو پیسے سے جا کر دیے

زرا وسپاس زاید جو تب حد سے تھا سو نصف اوس سے سرور کنے لے گیا

کہا دلین مین کام بہتر کیا ابو بکر سے اس مین گو لے گیا

جو لایا حضور شہنشاہ دین کہا اوسکو سلطان دین ای امین

تو اتنا جو زراب مجھے لا دیا لئے اپنے لوگون کے کیا ہی رکھا

کہا وہ دیا ہون مین ای پاک خو تجھے نصف اور نصف اطفال کو

اس اثنا مین صدیق شہ پاس آ کیا نذر جو کچھ زر اوسپاس تھا

کہا شاہ اوسکو کہ ای میرے یار مرے کام مین چست لیل و نہار

تو اتنا جواب لا دیا مجھکو مال رکھا کیا ہی آخر تو بہر عیال

ذخیرہ ترے گھر مین کیا ہی بھلا کہا وہ خدا اور رسول خدا

کیا نذر تیری یہہ سب مال مین دیا چھوڑ گھر مین یہہ دونو کین

جو سب نقد گھر کا دیا مین تجھے
پس اوسکے عوض دان رکھا مین تجھے

تری یک نگاہِ کرم مجھکو بس
نہ پیسا کہ مجھ پاس ہی مثلِ خس

یہہ بات اوسکی سن شاہِ دین خوش ہوا
عمر کے طرف دیکھ کر یون کہا

بجا ہی تفاوت تمھارے مین یون
سخن مین تمھارے تفاوت ہی جون

دلیل اور یک علم و اخبار سے
ہی یہہ یا داہل سیر سے مجھے

کہ فرمائی صدیقۂ پاکستر
کہ رحمت ہو صدیقۂ پاک پر

کہ یک رات کو دن سے رخشندہ تر
درخشندہ تر اُسمین خور سے قمر

مرے گود مین رکھکے سر کے تئین
گیا لیٹ وہ شاہِ دنیا و دین

رخِ اوسکا زمین کو دیا تھا ضیا
کنان مہ سے جون ماہ چاک اوس سے تھا

گھنسے تا جبین اوسکی آخاک پر
زمین پر پڑے تھا فروغِ قمر

رخِ نور اوس نور مین شاہ کا
صحن گھر کا سب نور در نور تھا

کہی مین کہ ای ماہِ برجِ زمین
ہی ساجد ترا ماہِ چرخِ برین

جہان بیچ ایسا بھی ہوگا کوئی
کہ رکھتا ہو حد سے بہت نیکوئی

یہان لگ ہو نیکی کا اوسکے شمار
فلک پر ستارے ہین جون بیشمار

کہا سچ اسی طرح سے ہی عمر
کہ ہین نیکیان اوسکے بیشتر

کہی مین جب اوسکی ہی نیکی فزون
بھلا ہی ابو بکر کا حال کیون

کہا نیک اعمال اوسکے سبھی
تمام اوسکی نیکی مہ و سال کی

برابر ہی صدیق کے ایک کے — عمل اوسکا زاید ہی کم اوسکے
پھر یک وقت وہ سید کائنات — کہا ہی کہ بوبکر نیکو صفات
نماز اور روزے سے فاضل ہی کب — ہی فضل اوسکو مکنون دل کے سبب
حسن مساعی مین امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی تیاری مین لشکر
اسلام کے اور کمال جان نثاری سے تین سو اونٹ معہ اسباب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے نذر کرنیمین اور دعا فرمانیمین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اوس حق شناس کے حق مین

تجارت کا تب مال عثمان نے — روانہ کرے تھا طرف شام کے
پیمبر کتین دیکھ برعزم رزم — کیا فوج کی کارساز یکا عزم
دیا چھوڑ سوداگری کا خیال — گیا شہ کی خدمتمین فرخندہ حال
کیا عرض دو سو شتر باتوان — تجارت لئے مین کرے تھا روان
جو تیار کرتا ہی تو فوج کو — تہیہ کرا اوس مال کو لیکے تو
دو سو اوقیہ مجھ سے روپا تو لے — کرا راستہ فوج ہیجا لئے
یہہ کہہ کر دیا لا وہ عالی نژاد — کیا عجز اوس پیشکش سے زیاد
اوسے دیکھ یکتا بصدق و صفا — دعا اوسکے حق مین کیا مصطفا
کہ راضی ہو عثمان سے میرے خدا — ہوا اوس سے راضی دل و جان مرا
دلیران جنگی رزدے شمار — وہ لشکر مین تھے بیست پر دس ہزار

دوھے کو اوس فوج کے خصم کاہ دیا آپ عثمان نے تب سر براہ
ہوی فوجِ اسلام تیار جب غبار الم اٹھ گیا رہ سے سب
بھی دینار لاکھ تین مین ہزار بنی پاس عثمان ذی افتخار
چھپا کر وہ دینار سب کوگ سے دیا ڈال دامان مین شاہ کے
وہ پیسون پہ تھا دیکھتا شاہ نے کہے تھا یہہ اصحابِ اخیار سے
کہ عثمان بنا دیگا پھر کچہ زیان کسی کام مین در میانِ جہان
ہوی یون جب فوج دشمن شکن کیا شہر سے کوچ شاہِ زمن

روانہ فرمانیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کو تبوک طرف اور
خلیفہ کو نیمین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو شہر مین اور آزردہ ہونیمین علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اس بات سے اور فرمایش کو نیمین آنحضرت صلعم انکو

کیے قصد سب لوگ جب راہ کا ابو بکر سب کا ہوا پیشوا
نکل کر مدینے سے باہم ہوے سبھی شیر مردان فراہم ہوے
علی ولی کو امامِ عرب خلیفہ کیا شہر مین اپنا تب
دل آزردہ ہو حیدرِ دین فروز کیا شاہ سے عرض با درد و سوز
کہ ہر جنگ مین تھا مین رفیق چھوڑا تا ہی کیون مجھے اب یہہ طریق
کہا تو نہین راضی ای مرتضی کہ ہو مجھکو موسی کو ہارون سا
کہ موسی نے میقات کو جب گیا برادر کو اپنے خلافت دیا

گیا چھوڑ جب اوسکو خیر البشر ۔۔۔ کہے تب یہہ اہل نفاق آنکر

کہ حیدر سے آزردہ دل ہو رسول ۔۔۔ کیا ہین رفاقت مین اپنے قبول

دل آزردہ ہو حیدرِ باصفا ۔۔۔ شہنشاہ سے راہ مین جا ملا

کیا عرض گفتارِ اہلِ نفاق ۔۔۔ کہا شاہ اوسکو بطرزِ وفاق

کہ مین چھوڑ آیا تجھے اس لیئے ۔۔۔ کہ ہووے خلیفہ تو بعد از مرے

نہووے تو در وقتِ نفع و ضرر ۔۔۔ مرے اور لوگ اپنے سے بیخبر

غرض جب شہنشاہِ والا کلاہ ۔۔۔ چلا کوچ کر شہر سے سمتِ راہ

نشان فوجمین اپنے جو تھا بڑا ۔۔۔ ابو بکر صدیق کے تین دیا

بھی عمارہ کے ہاتھ شاہِ زمان ۔۔۔ دیا قومِ انصار کا تب نشان

پھر اوس پاس سے لے دیا زید کو ۔۔۔ کہ تھا جنگ مین وہ بہت چست خو

اصح قول ہے سب وہ لشکر مین یار ۔۔۔ دلیرانِ جنگی تھے ستر ہزار

وہ پر جوش لشکر مین جو رود بار ۔۔۔ سواران نہین تھے کم از دس ہزار

تھے بارا ہزار اونٹ اوسمین قوی ۔۔۔ جمال اونکا دے جانکو تازگی

جو خالد و بال بد اندیش تھا ۔۔۔ سو اوس فوجمین جانبِ پیش تھا

طرف راست کے طلحہ گردِ دلیر ۔۔۔ طرف چپ کے تھا عبد رحمن چیر

چلا فوج لے مثلِ دریائے ژرف ۔۔۔ نتھا چھوٹ موج اوسکی سے کوئی طرف

ٹبوک اندر آیا جو بہر ٹبوک ۔۔۔ کہ دیوے بجھا تا شرارِ خدوک

توقف کیا اوس جگا مین دو ماہ ۔۔۔ ہوا چرخ رفعت سے خاک سیاہ

جو کچھ راہ مین رنج سب پاے تھے ۔۔۔ لیا ہر کوئی راحت اوس رنج سے

سنا جبکہ قیصر کہ سلطان دین ۔۔۔ کمر باندہ بر جنگ خصمان دین

لے آیا ہی لشکر کہ فوج سپہر ۔۔۔ جو خیرہ کرے دیدۂ ماہ و مہر

وہ لشکر کہ گردان لشکر شکن ۔۔۔ دل و جان دشمن مین ڈالین شکن

سبھی پیل زوران چالاک دست ۔۔۔ سبھی مایل جنگ جون شیر مست

جولین شست کے پیچہ تیر خدنگ ۔۔۔ تو شیران ہون سینہ گرگسان گاہ جنگ

پر اچرخ پرتاب تیغ اونکا جب ۔۔۔ ہوا چشمۂ مہر میزاب سب

جو ناب اونکی پیگان کا فی المثل ۔۔۔ بتاوے نشان چشم کوکب مین پل

تو سب اب ہووے تف نار سے ۔۔۔ سر تیغ خورسر پہ کہسار کے

فلک پیچہ تیر اونکی ہو جا یگیر ۔۔۔ ہی تیر اور بر جبین بر جاس تیر

کیان کی جگر دوز ہر یک کی شست ۔۔۔ کمان کیانی ہر یک کے بدست

قوی شکل گھوڑون کے اوپر سوار ۔۔۔ دسین کوہ سے وقت باد بہار

صف جنگ مین کودجیون شیر نر ۔۔۔ جگر پھاڑ دین خصم کا بیجگر

بھی ہیجا مین ابرش کے پیجان سے ۔۔۔ سر سرکشونکو ملین پا تلے

زبس سہم شان عقد ہستی گسیخت ۔۔۔ ز الماس خورسودۂ لعل ریخت

چلا سو سپاہی یہ تھا فرنس ۔۔۔ مہ و مہر سا جائین میدان مین بس

بھی تیغ اونکے دستانمین وقت پیچ — دو سو سام و نیرم کو دے گوش پیچ
کمر بر کمر پھینچے آجون ہژبر — سپر بر سپر آئے ہین مثل ابر
جمادی کو نامی کیا اونکا نام — سر پختگان اونکا نخچیر خام
دم خنجر اونکا کہ اشتلم — کشمس وطمس وعمی وصم
لے آب اور آتش سا تیغ برزم — انھین غرق و حرق عدو کا ہی غرم
دل فرقدان خستہ اونکے نعوق — انھونکی نجھا ہیبت حرق و غرق
قمر شکل مین اور رفعت مین مہر — بھی گرمی مین کین اور نرمی مین بھر
فلک درپیش از علالای شان — نلالای خورشید لالای شان
انھونکے مُوان اونکے روپوش مین — دسین اونکے آئینہ دوش مین
گیا کانپ اور منھ بنا اوسکا زرد — ہوا عاجز اور گرد سے غمکے گرد
سر اوسکا تحریر سے بس جھک گیا — تپ و لرزہ لشکر مین اوسکے پڑا
رہے باز پس جنگ کے قصد سے — اور اوسو قتمین حیلہ سازی کیے
زبس رعب اونھو سب کو ہیبت ہوی — نہین آسکا بڑھکے آگے کو ئی
دیا بھیج ہرقل کسے روم سے — کہ تا جلد تر جاوے اوس بوم سے
نکل شہر سے جاوے صحرا طرف — روان ہووے اوس فوج والا طرف
خبر اہل لشکر سے لیوے نہان — کہ کسطرح ہین جنگ مین وہ یلان
وہان اونکے اوصاف و شکل اور ڈھب — کریے خوب دریافت پوشیدہ سب

جب آیا دمان چلکے اوس مرد فنے — زمین پر گرا جون زمین رعب سے
خبر جا کے قیصر سے بولا نہان — کہا اونکے اوصاف کی داستان
جو قیصر سنا اُنھ بزرگونکا حال — سب اُنھ نامور مہتروں کے خصال
کیا یہہ ارادہ کہ بس چلد ہرے — رجوع اوس شہ دین کے جانب کرے
بلا بھیجہ نصرانیان کے تئین — کہا چھوڑ دو قصد جنگ اور کین
یقین مین سمجھتا ہون در اصفیا — محمدی سچہ خاتم الانبیا
نہ وہ شاہ ہی اور نے تاجور — رسول خدا ہی وہ نیکو سیر
کمر باندہ دعوت لئے اپنی چست — دکھاتا ہی لوگونکو راہ درست
کرو گے جو تم اوس سے جنگ و جدال — تو ہو جاؤ گے قتل اور پامال
بھلا ہی کہ ہم جنگ سے پھیر سر — ملین خاک پر اوسکی راہ کی بھر
طریق اوسکی ایین دین کی ہم بجان — رہین اوسکے ہوشاد و روشن روان
طرف دین کے پائے قصد اسکا جب — نصارا لئے پھیر منھ اوس سے تب
پس اُنھ خود پرستونکے افسادسے — ہوا یون کہ ملک اوسکا جاتا رہے
جو ہرقل یہہ دیکھا ہوا حیلہ جو — اور اس سیلین دہوندا چیلہ کو
دیا چھوڑ دنیا طرف دیکھ دین — دیا چھوڑ ڈر سے گمانگے یقین

مشورت فرمانیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس امر مین کہ الی کرجانا اولی ہے یا جنگ کرنا اولی ہے

فاروق ہوئیں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے دونوں نام ہیں اور ظاہر
کرنیمیں کہ تجویز اولیٰ اولیٰ ہی اور کافرون کو بمنزلہ اولیٰ

غرض شاہ برچشہ سار توک — لیا راحت از رنج راہ سلوک
نہ دیکھا جب اعدا کا دل جنگ پر — ہوے سرکشان سب ہین بے پا و سر
بلا صحب کو مشورت کے لئے — بٹھا پاس اپنے بہت لطف سے
کہا کیا کیا چاہئے اب بھلا — یہہ دروازہ بند کیون کھولنا
چلانا فرس جانب روم و شام — و یا شہر کو اپنے بکشر خرام
عمر نے کہا ای شہ نیکبخت — نکر سے ہو اسان تری کام سخت
خدا کے تو ہی حکم سے سرفراز — بھلا ہی اوسی سے تو ہو کارساز
کہا کام ہوتا اگر وحی سے — تھا مشورت کا سبب کچھ مجھے
کہا گر تو جہنا ہی بہتر سمجھ گوش — کرے عرض کچھ از رہ عقل و ہوش
مناسب یہی ہی مرے پاس بس — کہ موقوف راکھے تو جنگ اس برس
کرے سال آیندہ قصد وغا — سر سرکشو نکو تلے زیر پا
کہ اب فقر و فاقہ سے پیر و جوان — ہین اسلام کی فوج مین ناتوان
نہ لاکر کہین تاب میدان کا — گرین در طرۂ اضطرابی مین جا
اگرچہ کہ سرکش ہی تیرا عدو — ہی آتش صفت تند اور کینہ جو
زر و مال کو اوسکے غایت نہین — نہین جمعہ اوسکے سپہ کے تئین

نہین فقرہ فاقے کا اُنمین نشان — شب و روز ہین مست اور سرخوشان
پہ تجہ فوج سے غصے مارا ہی موج — پریشان ہوی ہی تمام اوسکی فوج
ہی ہر قل ترے رعب سے راہ پر — سپہ کے ہی دل بیچ ہول و خطر
تری ہیبت روح فرساستی — کریگا نہین تجہ پہ لشکر کشی
کریگا تو جب اس جگا سے رجوع — تو ہو ممتنع دشمنان پر رجوع
دلونمین رہے رعب باقی اُنھین — نہ سوجھے بجز غم کے کچھ بھی انھین
ہو اسود یہہ لشکر تنگدست — کرے جنگ کو دوسرے بار جست
کیا جبکہ یون عرض دہ ہوشمند — پیمبر کیا بات اوسکی پسند
چلا کوچ کر چھوڑ وہ چشمہ سار — گیا گھر کو پس اپنے خورشید وار

ذکر اُھد وقایع کا کہ اوس غزونمین واقع ہوی

جو اوسوقت تھا شاہ برابگیر — سو اوسپاس آنکھیہ مانند تیر
بیان اپنے خدمت پڑ وہی کیا — قبولا خراج اور وہانسے گیا
وہی اہل جرباو ازرج وھان — بنی پاس ہیبت سے آنا توان
قبولے خراج اور روانہ ہوے — جزا پاکے اپنے گھرونکو گئے
بھی اوس جاے مین ذوالجاوبن بجد — ہوا خلد کے سیر کو مستعد
جو وہنداری اوسکی رکھتی تھی حد — رہے اوسکو شیخین اندر لحد
بھی اوسوقت خالد کہ مثل شیر — سوے دومۃ الجندل آیا دلیر

سو اوس دور مین شہ کے اعجاز سے — پھرا پا مراد اپنی وہ شیر بے
کیا منہدم جب پھر از نبرد — اوان مین جو تھی مسجد اہل کرد
جب آیا شہر مین شہ شاد بھر — رخ اوسکے سے روشن ہوا روے شہر
پس آنے لگے مردمان حق طلب — جماعت جماعت نبی پاس تب
حضور اوس شہنشاہ دینکے تبھی — اسد قوم سے آگے دس آدمی
بجان بندۂ حکم اوسکے ہوے — مسلمان ہوے کفر کو چھوڑ دے
اوسیوقت جمع فزارہ بھی آ — لئے راہ دین کفر سے منھ پھرا
تھے وہ جملگی بیست ہی آدمی — بہت صاف دل اور خوش خو سبھی
تبھی قوم مرہ سے تیرا عزیز — ہوے شامل حق بعقل و تمیز
کئے لوک قوم بکا سے بھی تب — کئے شاہ دین سے ہدایت طلب
خوشی انھ باکیونکو کیا شاہ نے — چھوڑا یا مضرت کے تب دام سے
گروہ کنانہ بھی دہو لی تبھی — سواد دل اوس بحر احسان ستی
بھی تب یک جماعت ز قوم بلال — نکل آئی از شہر بند ضلال
تبھی وفد عامر بھی ہوکر مطیع — دئے چھوڑ افعال بد اور شنیع
دو تن اوس جماعت سے کھو آبرو — چلائے جہنم طرف اسپ کو
اوسیوقت از فضل رب انام — ضمام آگیا دین مین انضمام
پس اوس مرد کی رہنمونی سے تب — مسلمان ہوا خاندان اوسکا سب

اُسیوقت مین وفدِ بلی متین لیے آئین جان پرور اہلِ دین
اسیوقت مین رنج وغمسے تہی اجابت تجیب رسالا قدیر
تھے تیرا نکو کاربہ وہ کروہ کئے دینِ یزدان سے حاصل شکوہ
تبھی آکے دارم سے وہ شخص نے حضور اوس شہِ دینکے مومن ہوے
جماعت گئے اٹھ دنون اور بھی لئے راہِ خوش دینِ اسلام کی
اوسی سال عبداللہ ابنِ سلول کیا آتشِ دوزخ اندر حلول
پیمبر جو اوسکا پسر رام تھا بجان تابعِ دینِ اسلام تھا
سراسر کیا گرچہ اوس پر ستم کیا موت کے وقت لطف وکرم
اوسی سال غمسے نجاشی چھٹا بہہ دنیا سے جنت مین جاکر رہا
خبر وحی سے پاشہِ دوجہان نماز جنازہ پڑھا اوسپہ نہان
اوسی سال صدیقِ روشن روان ہوا حکم سے شہ کے حج کو روان
جہانمین اوسی سال ای رازدان ہوا بعض کو اتفاقِ لعان
بہت عقدے اوس کام سے حل ہوے خلاف وخلل سے چھٹے لوگ نے
تو آتا فاگردش روزگار مرے تن سے لی تاب دل سے قرار
پلا جام مے مجھکو یکدم بنور کہ ہو لون مین اس دور سے رنج دور

اٹھارواں مقالہ وقایع مین دسوین برس کے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا واقعہ مقدمہ مباہلہ ہی کہ نرسا یانکو

خشک بنایا اور واقعہ حجۃ الوداع کا کہ دیدگان خشک کو تر کیا

رکھے جو کوئی دل فروغ صفا ہی رغبت اوسے جانب مصطفا
مطیع اوسکا ہو شوق دلسے کرے سویدای دل دور اوس نور سے
شریعت کی رہ مین رہے پر ثبات بجا لانے احکام صوم و صلوٰت
جو کوئی کہ دل تنگ اور تار ہی بھی خود رائی اپنی سے افگار ہی
نہین شوق راہ ہدایت اوسے نہ احکام دین کی رعایت اوسے
شب و روز کرفعل بد اور تباہ کرے دین کو اپنے زین سا سیاہ
بجھاوے تو گر کفر و دین کا سبب قضاے جہان آفرین سے ہی سب
لجاتا ہی جنگل مین رہ بے کسے کنوین مین گراوے کیسے راہ سے
گیا جو کہ جنت تلک کر عمل دیا اوسکو دوزخ باندک خلل
گیا مارگ جو کوئی پر فجور دیا اوسکو رضوان سے اپنے قصور
نہین فضل بن اوسکے کچھ روے وراہ عمل کیا ہی جاوے ہو نہ فضل الہ
رکھ امید فضل اور عاطل نہو عمل سے وہ ٹیکے پہ غافل نہو
بہانہ نکر تو عمل کر سدا نہین ہی بہانہ مین کچھ بھی بہا
کیا کر عمل مت عمل پر نجھا بجز فضل حق کے نظر مین نہ لا
کرے گرچہ طاعت تو باصد صفا نہو تجھ سے حق عبادت ادا
اسی رو سے باوصف آن بندگی کہا ما عبدناک حق کا نبی

جو لایق نہین اوسکے تیرا کیا — برابری کرنا نکرنا تیرا
برابر ہو جسکا کہ نابود و بود — نرکھو اوس سے غفلت سے تو طبع بود
وہی خوب جز صورتِ امتثال — نہو کام کے وقت تجھکو خیال
نقوشِ سیر کا جو نقاش تھا — بلوچ خبر نقش ایسا کیا
کہ دسوین برس مین بکاچ یقین — بہت جمع روشن کیا شمع دین
ہر یک طرف سے آئی چلکر گروہ — وفا کی لئی راہ یکسر گروہ
اوسی سال مین خالدِ باصفا — بنی الحارث کعب کے سمت جا
چھوڑا قید سے شک کے اونکے تئین — سکایا ہی یکیک کو احکامِ دین
اوسی سال نصرانیان کے تئین — پیمبر لکھا نامہ یک عنبرین
نصارا زبون کام مین اپنے ہو — روانہ کیئے چاردہ شخص کو
بری تھے جب آئین ایمان ستی — ہوا کام سے اونھ کے سرور بری
جب آئے حضورِ شہِ باکمال — کیئے دین اطاعت کا اوسکے خیال
لئے راہِ جھل اور انکار جب — ہوے مستعد بہلہ کرنیکو سب
جو نکلا نبی چار تن لے برون — خمش اپنے جا ہو گئے اور زبون
نہ دیکھے اطاعت بن اوسکے گزیر — ہوے اوسکے یکبار فرمان پذیر
کجی کے گئے در گذر شیوہ سے — قبولے خراج اور دمان سیے گئے
پس از کتنے مدت کے اوس جمع سے — کیئے شخص اگر شہ دین کیئے

لئے بغض و کینے سے اوسکے کنار گئے راہِ دینِ متین اختیار
اوسی سال باذان امیرِ یمن ہوا واصلِ رحمتِ ذوالمنن
اوسی سال ازراہِ فرمان بری معاذ اور ابو موسیٰ اشعری
مدینے سے ملکِ یمن کو گئے جہان کو دئے رونق انصاف سے
اوسی سال نجران کو خالد گیا شکستِ عدو کے لئے جون صبا
اوسی سال مین شیرِ یزدان علی سرِ زمرۂ اہلِ ایمان علی
یمن کو مدینے سے جا تیز گام کیا ہی بہت لوگ کو زیر دام
اوسے فیض بخشا تھا جب مصطفا جہان فیض سے اوسکے پائی صفا
رکھا ہاتھ شہ اوسکے سینہ پہ جب دیا ہاتھ غلبہ اوسے سب پہ تب
بُریدہ کیا جب زبان اوس سے تیز ہوا مہر مین اوسکے دل سے گریز
پیمبر نے اوسکو ملامت کیا محبت کی ترغیب اوسکی دیا
کہا تو دلیری نکر با علی فمن کنت مولاہُ مولا علی

ذکر حجِ وداع کا

اوسی سال وہ کعبۂ محرمان ہوا بھر حج سمتِ کعبہ روان
ہوا سودہ ہر کام کے شغل سے گیا آخرِ ماہ ذیقعدہ کے
دمان پہنچے چوتھی کو ذیحجہ کی لیا گھر مین راحت دہ گھر کا دہنی
بہمراہ تب اوس شہنشاہ کے زیادہ تھے اصحاب دس لاک سے

ہوا شہر سے رو در شنبہ روان — بجان خوش و با دل شادمان
جب آدی الحلیفہ مین داخل ہوا — نماز عصر با جماعت پڑھا
کمر باندہ قصوا پہ ہو کر سوار — چلا باندہ احرام وہ نامدار
چلا راہ لبیک کہتا ہوا — بڑھا جاہ بس اوس سے لبیک کا
جو لبیک کہتا تو اللہ دیے — طلب خلد و رضوان کو اوسکے کرے
وہ لبیک کہتا تھا اوسدم پکار — تو ساتھ اوسکے کہتا تھا ہر ہوشیار
جو پایا وہ اوس راہ مین انبساط — تو ہو دا در صالح سے پایا نشاط
چلا جبکہ کچھ یک رہ مستقیم — ہوا دیکھ کر خوش لقائے کلیم
جو صدیق بندہ پہ برہم ہوا — تعجب کے رو سے تبسم کیا
خود اوس راہ مین صعب جثامہ رہے — ضیافت قبولا نہین شاہ نے
سرف مین وہ سلطان دنیا و دین — کیا دلدہی عایشہ کے تئین
ہوا دیکھ یکے کو خوش اوسنے جو — نام بجای محجون کے گیا راہ سے مکہ کو
کہا جبکہ دیکھا وہ بیت الحرام — کہ انت السلام ومنک السلام
بہ مسجد مین ٹھیرا التحیت لئے — گیا طوف کو جلد کعبہ کے
حجر کے تئین جا کے بوسہ دیا — اٹھایا نہین ہاتھ وہ رہنما
بس اوسوقت کرنے لگا ہی طواف — صفا پانی سوا اوس سے وہ جا صاف
دیا چھوڑ کعبہ طرف چپ کے چست — کرے تا کہ طوف تحیت درست

بجز سنگ رکن یمانی سوا — کہین بھی نہین اوسنے بوسہ دیا
چلا دوڑ سہ شوط اول مین زود — کیا رمل اوسوقت وہ بحر جود
ردا ابط ایمن کے نیچے سے لے — چلا دوڑ بر دوش چپ ڈالکے
نہ دوڑا وہ در چار شوط اخیر — کہ جون صحن گردون مین مہر منیر
بہر شوط اول کیا اضطباع — یہہ شوطون مین اوسکو تھا اضطباع
ہر یک بار وہ شاہ پاکیزہ خو — وہ پاکیزہ پتھر کے آرد برد
اشارہ اوسے چوب سے کردمان — اور اوس چوب کو بوسہ دیتا تھا جان
وہ رکن یمانی کنین اوس جگا — اشارہ کرے اور جاوے چلا
جو فارغ ہوا طوف سے شاہ دیز — مقام براہیم کو جا دہین
بمابین کعبہ کے اور اوسکے آ — دو رکعت نماز اوس جگا مین پڑہا
حجر کے طرف جا پھر اوس جاسے — پس آیا ہی باہر اوسے بوسہ دے
وہ کوہ صفا پس صفا کو گیا — شکوہ سے شکوہ اوسکے پایا صفا
چلا راہ تھوڑی سے اوس کوہ پر — کہ آنے لگا کعبہ دہان سے نظر
گہوارہ کے تب روبرو کعبہ کے — وہ تکبیر بولا خوش آواز سے
دعا مانگ اور کرسے نیچے اتر — گیا کوہ مروہ طرف جلد تر
دہان سعی کرنے قدم کو اٹھا — وہ دونو پہاڑون مین دوڑا چلا
صفا سے گیا مروہ کو اوّلا — گیا مروہ سے پس بسمت صفا

کیا سات بار اسطرح سعی جب — کیا ہی تمام اوسکو مروہ پر تب
وہ دو کوہ مین واسطے سعی کے — پیادہ ہوا اوّلا شاہ نے
جو گرد اوسکے زائد ہوا اژدھام — چڑھا ناقہ پر مثل ماہ تمام
اشارہ کرے تھا ہر اہل قبول — ہر یک طرف سے تب کہ ہذا رسول
جو فارغ ہوا سعی سے شاہ دین — کہا اہل صدق و یقین کے تئین
کہ قربانی اب جسکنے نا اچھے — یہان باہر آوے وہ احرام سے
صحابہ کو وہ کام مشکل دسا — پیمبر نے دلداری اونکو کیا
کہا مین بھی گر اب نہ رکھتا ہدی — تو مین بھی یہی کام کرتا یہی
تب آیا علی روبرو شاہ کے — صفای دل اوسکی عیان چہرہ سے
یہہ پوچھا نبی کیا ہی نیت تری — کہا جو ہی نیت تری یا نبی
کہا مین نے باندھا ہون احرام حج — تو بھی ای علی چھوڑ مت یہہ ہیج
تو احرام پر اپنے ای یار رہ — خدا کے کرم کا طلبگار رہ
جو اوسوقت زہرا کو دیکھا علی — دسی جامۂ رنگین پہری ہوی
کہا کیون تو پہری ہی کہہ یہہ قبا — ہوی ہی تو احرام سے کیون جدا
کہی جب کہا مجھکو خیر الانام — مین احرام کھولی ہون ای نیکنام
کیا شاہ مردان جو تحقیق امر — کیا شاہ آفاق تصدیق امر
ابوبکر و طلحہ زبیر اور عمر — بھی کتنے صحابہ تھے احرام پر

ہدی اپنے ہمراہ رکھتے تھے جب — رہے ثابت احرام پر اپنے تب
بتول اور ازواج اوس شاہ کے — نہین ثابت احرام پر رہ سکے
مگر عایشہ یک تھی احرام پر — ہدی ساتھ رکھتی تھی وہ خوش سیر
وہ بخشش کی جاگا مین سلطانِ خلق — کیا ہی دعا بہر اصحابِ حلق
کیا تیسرے بار بس لطف سے — دعا واسطے صاحبِ قصر کے
ہوے جبکہ اگر شہِ دین فروز — بصد یمن و فرخندگی چار روز
جمعرات کے روز وقتِ ضحیٰ — منا کے طرف شاہ دین چلد یا
صحابی جو کوئی ہوا تھا حلال — وہ باندھا تب احرامِ حج بیمثال
منا مین خوشی سے پس اُترا ہی آ — کیا ظہر اور عصر تب وہان ادا
شا شب اوسی جاے مین رہ گیا — دمِ صبح لگ استراحت کیا
رہا دیر تک وہان شہِ سرفراز — پڑا ہی اوسی جا فجر کی نماز
اُٹھایا جو خورشید روشن نے سر — چلا سمتِ عرفہ امامِ بشر
وہ جنگل مین تکبیر کہتے چلے — کئے اور لبیک کے لوک نے
اُترنیکو عرفات کے پاس آ — گیا اپنے دیرینہ جبرالورا
دُھلا سر پہ سے جبکہ سورج نے یار — ہوا شاہِ دین اونٹنی پر سوار

خطبہ پڑھنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حسنِ خطاب سے
اپنے خاص و عام کو مستفید فرمانا مین اور دوسری حالات مین

جب آ بطنِ وادی مین داخل ہوا — وہان بہر تنبیہ خطبہ پڑھا
کیا ظاہر احکامِ شرعِ متین — بیان کر دیا اصل اور فرع دین
اساسِ ضلالت اکھاڑا تمام — جہالت کا پایا ڈھلایا تمام
کہا پس وہ رہبر کہ قتل و جدال — تمھارے مین جیسا کہ تم سبکا حال
حرام ایزدِ پاک تم پر کیا — یہہ شہر اور اس روز و اس ماہ کا
جہالت کے رسمان جو سابق مین تھے — ملا مین وہ سب اب تلے پاؤن کے
بھی عہدِ جہالت کا خون سر بسر — مین اوسکو کیا موقوف پر ہدر
وصیت کیا پس یہہ سب لوک کو — کہ عورات کو اپنے تم نفع دو
تم انھ پر رعایات و احسان کرو — نہ قصد ستم اور عدوان کرو
جو کچھ حق ہی مردون پہ عورانکا — کہا اور عکس اوسکا بھی کہہ دیا
کیا حکم ڈر ناہی اللہ سے — تم ای اہل حق حق مین عورانکے
تمھارا یہہ حق عورتون پہ کے اُپر — بلاشبہ ثابت ہی شام و سحر
کہ نوت اچھے تمکو جس شخص سے — کبھو گھر مین آنے ندیوے اوسے
نہو دوستی تمکو جس شخص سے — بظاہر تمھاری رضا جو رہے
اگر کام یہہ اوس سے صادر نہو — نصیحت لئے اوسکو مارا کرو
نہ وہ مار جس سے کہ پہنچے الم — ہو اوس خستہ خاطر کو درد اور غم
تمھارے پہ یہہ حق ہی عورات کا — کہ تم نا کرین اون پہ ظلم و جفا

خبر کھانے کپڑے کی لیتے رہین — مدد ناتوانی مین اونکو کرین

کہا پس کہ ای اہل عقل و تمیز — جہان بیچہ چھوڑا ہونہین ایسی چیز

کہ پکڑ وے اوسکو جو تم استوار — گروگے نہ چاہ ضلالت مین خوار

سو وہ چیز قرآن ہی تم سبکے پاس — کہ کرتا ہی سچہ خلق کو حق شناس

جو خطبے سے فارغ ہوا شاہ دین — یہہ پوچھا انھہ اہل یقین سے ہین

کہ کل حشر کے روز عالم کا رب — مرے حال سے تمکو پوچھیگا جب

تم اوسوقت مین کیا کہوگے وہان — کہ داب مرے رو برو سب بیان

کہے عرض تب ہم کہینگے تمام — کہ پہنچایا ہمکو تو حق کا پیام

نصیحت کیا رات دن ہمکو تو — ضرر سے کیا تو جتن خلق کو

جہانملک کہ تیرے پہ حق تھا تمام — کیا تو ادا اوسکو درخاص و عام

کیا تو کرامات و لطف و عطا — امانات بھی سب کیا تو ادا

گیا کافرون پر لے جنگ کے — کیا جگ کو آباد اسلام سے

وہ یکبک سخن شاہ دین جب سنا — فلک پر شہادت کی انگلی اٹھا

خدا سے نہانی کیا التجا — سہ بار اوس گھڑی رب اشہد کہا

کہا پس کہ ای اہل عقل و تمیز — صفا دلکو دیتے ہین یہہ تین چیز

عمل بیچہ اخلاص ہے اولین — کہ اوس بن عمل کوئی خالص نہین

دگر بھائی کا اپنے چہنا بہلا — نکرنا کچہ اوس ساتھہ نیکی سوا

لزوم جماعت ہی بس تیسری — کہ بہتر نہین کام ایسا کوئی
کہا پس یہہ اس جمع مین بیخطا — نصیحت مری جو کوئی ہی سنا
وہ بھیجا وے ہر غایب و دور کو — کہ رنگ اوسکے آئینہ سے دور ہو
جو بعد اوسکے مرکب سے اُترا نبی — عبادت کے خاطر بیکبار گی
بلال آ دیا تب اذان متصل — رہا باز تشویش سے اوسکا دل
ادا ایک اذان سے کیا ظہر و عصر — دو قامت کے ساتھ اور باجمع و قصر
نفل نین پڑہا بچہ دو فرض کے — کیا چارہ بیچارگان کے لیے
ادا کر چکا جب نماز اوسنے یار — گیا جلد عرفات کو ہو سوار
چلا دامن کوہ رحمت کی راہ — کھڑا رہ کے مستقبل قبلہ گاہ
بصد عجز اشتر پہ بیٹھے ہی تب — کیا درگہ حق سے بخشش طلب
دو نو ہاتھ سینے کے رکھ روبرو — ہوا ملتجی حق سے وہ پاک خو
جو اوسوقت عرفین وہ تھا کھڑا — نو عرفہ سبھی رفعت آباد تھا
تب اوس پاس عورت نے عباس کی — پیالہ لے آ دودہ کا لے کہی
پیالے پیالہ کہ نا لوگ سب — یہہ جانین کہ روزہ نہین ہی وہ تب

ذکر لے آنیکا روح الامین تنہا شتاب کے ھذہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم کا روبرو اوس روح تنہا یعنے آنحضرت صلعم کے اور روح تازہ ہونا صحابہ کا حضہم اللہ بروحہ خوشی سے اور روح از جانا کتنے صحابہ رضی اللہ

غم کا اس اندیشے سے کہ آنا روح الامین کا ساتھ اس آیت کے آیت
جاننے کے روح کے ہی قالب عالم سے اور ذکر دونوں حالتوں کا

رہا شام کے وقت لگ دھان بنی — کہ الیوم اکملت نازل ہوی
صحابی ہر یک اوس سبب خوش ہوا — غم و درد کے قید سے چھٹ گیا
کبار صحابہ ہوئے خستہ جان — کہ حضرت کی دو ریکا ہی بہہ نشان
سر شام وہان سے روانہ ہوا — لکد کوب مین خصم کا سر رہا
نکل جبکہ عرفات سے چلدیا — پس پشت اسامہ کو بٹھلا لیا
چلا سرور دین بصد زیب و زین — باہستگی از رہ ما زمین
جو مزدلفہ آیا وضو کر کے باز — جماعت کھڑا کر ز بھر نماز
اُتارین جو مرکب کے اوپر سے بار — سوا گے ہی اوسکے رسول کبار
نماز فریضہ جو ہی وقت شام — پڑا اوس جگا با خواص و عوام
اُتارے جب اسباب اونٹو نسے آ — نماز عشا پڑھکے بس سو رہا
دم صبح لگ استراحت کیا — وہ اوس رات کو جاگتا نین رہا
ہوی جلوہ گر جب بیاض سحر — جہان کے نین روشنی دی فجر
نماز فجر پڑھکے اوس جاے سے — پس آیا ہی مشعر کتین شاہ نے
مقابل نین قبلے کے ہو کر کھڑا — بدرگاہ حق عجز و زاری کیا
رکھا امید غفران و رضوان رب — پڑھا اوسنے تسبیح و تہلیل تب

رہا ایک دم در خشوع و خضوع — گیا پس منا کو بوقتِ طلوع
وہ فضل ابن عباس کو اوسگھڑی — پس پشت اپنے بٹھا یا نبی
اسامہ قریشو نکے ساتھ اوس زمان — بصد خوشدلی تھا پیادہ روان
کیا حکم پس بہر ریے حمار — وہ فضل ابن عباس کو شہریار
کہ کنکر تو اپنے لئے جمع کر — نخود سے جو ہو وزن مین بیشتر
وہین چونکر فضل سنکر یہ بات — لے آیا حضورِ شہِ کائنات
وہ کنکر کو سب ہاتھ سے اوسکے لے — گیا گرد دور اپنے ہی ہاتھ سے
لیا فضل کے دلکو جب وسوسہ — چھوڑایا اوسے فضل سے اپنے شہ
بحکم اوسکے بوڈھی نے غم سے چھٹی — اداج جو تھا مان کے ذمہ پہ کی
جب آیا ہی بطن محسر کتین — وہ میدانین دوڑا یا اشتر کتین
بہت جلد اوس جاے غم سے نکل — گیا جمرۃ العقبہ پاس اوسنے چل
کھڑا رہکے وقتِ ضحا اوس جگا — طرف چپ کے کہے کو لے بیخطا
منا سیدھے جانب طرف چھوڑکر — وہ سنگ اوسپہ پھینکا پس یکدگر
سوار اوس ریگہ مین ناقے پہ تھا — بہر ریے تکبیر تھا بولتا
جو ایام تشریق مین مصطفا — کیا رمی سو وہان پیادہ چلا
پس از ریے کے تلبیہ چھوڑ دے — گیا خیف کو جلد اوس جاے سے
جو گنبد سرا صحن مین اوسکے ہی — دبی گنبد چرخ جس شان سے

خرامان اوس اپنے نمکان بچہ ہو — پڑہا خطبہ یک خلق کے روبرو
اوس اعجاز سے خلق نزدیک و دور — دلونمین وہ خطبے کو سن پاے نور
کہا بار دیگر یہان حج کنین — سمجھتا ہو نہین پھر نہ آونگا مین
بھلا ہی کرتم ہو ڈناسک تمام — لو اب مجھسے درس مناسک تمام
نصیحت سے روشن کیا اونکا جان — پہ رخصت سے اونکے جلایا دلان
وداع اونکو کر بہر نحر جمل — گیا دمان سے منحر کو شاہ اجل
شمار اپنی کر عمر کے سال کا — پس اُتنے وہ اونٹونکو قربان کیا
شریک اوسکا اوس کام مین مرتضا — ہوا جونکہ مل کھائے تھے شوربا
ندا یہہ کیا پس وہ در خاص و عام — کہ منحر منا کی زمین ہی تمام
کرو آج نحر اوسمین تم ہر کہین — کہ تخصیص کوئی جگہ کو نہین
بلایا ہی حلاق کو شاہ دین — پس اوسوقت سر مونڈنے کے تئین
لگا مونڈنے سر جو حلاق آ — تو آغاز سیدھے طرف سے کیا
جو سیدھے طرف سے کیا حلق سر — کیا اوسکو تقسیم حضار پر
جو من بعد مونڈا وہ موے چپا — ابو طلحہ انصاری اوسکو لیا
جو بعد اوسکے ناخن تراشا نبی — دیا حصہ ہر یک کو بنے اوس سے بھی
جو پیدا ہوا ماہ نو بدر سے — او سے لے گئے روشنی کے لئے
کہ مہتاب لازم ہی جب رانکو — گئے اوسکے ناخن کو لے بعد مو

صحابہ بھی تبادس شہنشاہ کے — سران اپنے اکثر نے منڈوا لئے

پس آیا شہ دین نے پیش از زوال — نکل وہان سے مکے کیتین بہلال

پس از طوف زمزم پہ آیا شتاب — کہ تا خاک سے اوسکے لے زمزم آب

سو عباس اور اوسکے اولاد کو — سقایت کی خدمت سے بخشا علو

بھی کھچا کے یک ڈول اوس آب سے — کھڑا رہ پیا رو برو خلق کے

جو یہہ طوف اگر کیا شہریار — ہجوم خلایق سے تہا تب سوار

منا کو روانہ ہوا بعد ازان — ادا جا کیا ظہر وہان بیگمان

شبا شب وہین رہ کے دن دوسرے — وہان سے نکل دوپہر کے ڈہلے

پیادہ بہر زیر و بالا پہرا — سوے جمرۂ اول اول گیا

بھی کنکر کو پھینک اوس پر ستا بار — ہر یک بار تکبیر بولا پکار

چلایا پس از رمی تیر دعا — ہوی پار وہ تیر از نہ سما

مقابل کھڑا رہکے کعبے کے تب — خدا سے مقاصد کیا ہی طلب

وہان سے نکل اوسنے وسطی کو جا — اوسی طرح اوس جمرہ مین بھی کیا

طرف چپکے اوس جاے سے کتنے گام — وہ وادی مین جا کر کیا وہان مقام

کیا دیر وہان اور مانگا دعا — نکل جمرۃ العقبہ کو پس گیا

پھر آ رمی خاطر وہان باشرف — منا سیدھے اور کعبہ باہین طرف

لئے رمی سے جبکہ فارغ ہوا — نکر دیر کچھ اوس جگا سے پھرا

نہ جلدی کیا بعد ازان ای بشر　　وہ مکے کو آنے منا چھوڑ کر

رہا تین دن لگ جو پورے وہان　　ہوا چار دین روز وہانسے روان

رمی سے وہ فارغ ہو بعد از زوال　　گیا پس محصب کے جانب بحال

نماز فجر ین تھے جتنے نماز　　ادا کر لیا اوس جگا با نیاز

جو راحت سے تھوڑی سی شب سو رہا　　گیا جانبِ مکہ مثلِ صبا

مراجعت فرمانیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طوف وداع کے مدینے طرف اور اُترنیمین اوس دریای کرم کے صلع غدیر خم مین اور فرمانیمین آنحضرت صلعم کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا ہا تھہ پکڑ کر اور دوسری حالات مین

جو طوف وداع اوس جگا کر چکا　　مصمم کیا قصد تب راہ کا

نکل صبحدم وہانسے خاطر ملول　　کیا ذی الحلیفہ مین اوسنے نزول

کئے لوگ رَدّ حامین لطف اوسکے سے　　بدن اپنے مین روح حاصل کئے

شب اوس منزل دلکش مین رہا　　مدینہ طرف صبح کو چل دیا

وہ ابرِ کرم اور بحرِ عطا　　غدیرِ خم اندر جب اتر ہی آ

جمع کر کے لوگونکو چو طرف سے　　کہا پس تمھارے امان کے لئے

جہان بیچہ ای اہل عقل و تمیز　　تمھارین مین چھوڑتا ہون دو چیز

مری اہل بیت اور قرآن دگر　　نہ پھیرو تم انھہ دو کی حرمت سے سر

کہا بعد ازان بارخ تابناک — کہ مولا مرا ہی خداوند پاک
جو کوئی کہ ہووے برآئین دین — مین ہون خواجہ اوراد سکا مولا یقین
یہہ کہہ آشکارا در شفقت کے ساتھ — کہا یون پکڑ شاہ مردان کا ہاتھ
کہ من کنت مولاہ مولا علی — نرا کہیے عداوت علی سے کوئی
علی سے رکھے جو کوئی دوستی — الہی تو رکھ دوستی اوس ستی
علی سے عداوت جو کوئی رکھے — وہ حصہ پناوے ترے لطف سے
عمر بعد ازان جب علی سے ملا — بصد شادمانی اوسے یون کہا
کہ ہان ای علی ولی شادرہ — غم و رنج سے دلکے آزادرہ
تو پایا ہی اب شرف و مجد تمام — قد اصبحت امسیت مولی الانام
جو تھا بعض لوگون کتین اوس سے شک — کیا شک کو یہہ حرف ہر دلسے حک
جو مولا ہی مشتق موالات سے — دیا چھوڑ بغض اوسکا ہر ایک نے

فائدہ بیان مین اس بات کی کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنے جس شخص کا کہ مین مولا ہون پس علی مولا اوسکا ہی امامت پر امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے نص نہین ہی اور مذمت و ملامت مین رافضیون کی اور ثابت کرنیمین امامت کو امیر المومنین صدیق اکبر کی رضی اللہ عنہ دلایل ساطعہ اور حجج قاطعہ سے اور در دسری حالات مین

جو یہہ لفظ اصل کرامت ہی یار — امامت اُپر نص نہین زینہار
نہین جانتا تو کہ وقتِ وفات — وہ صدیق کو سونپا امرِ صلوٰت
کہا اس سبب سے علی شیرِ حق — خلافت کو صدیق ہی تھا احق
یہہ ہی گر گمان پر دلیلِ قوی — جو یغم کیا بعت اوس سے علی
نکہ شیرِ حق نے تقیہ کیا — تو روباہ خو ہی نہ اوس رہ کو جا
حدیثین نکھا ذکرِ اصحاب کے — تو سمجھے فضیلت کو ترتیب سے
خبر نین تجھے کیا کہا شاہ نے — کہ بو بکر قائم ہی بعد از مرے
بھی یکبار کچھ نین کہا ہی علی — کہ شیخین افضل ہین میرے ستی
زبس بو الفضولی کیا نین نگہ — تو وہ آیۂ والذین معہٗ
پیمبر نے ایمان مین ترجیح دیہ — دیا جن و انسان پر اس لئے
امامِ حسن اس لئے ہی کہا — ہی حق فرض صدیق و فاروق کا
روافض نے کرتے ہین اس سخن — خلایق کے گمراہ کرنے کو فن
کہا جبکہ کفار اونکو خدا — پیمبر لقب مشرک اونکو دیا
علی بھی دیا اونکے شر سے خبر — ہوا کیا جو فرمان سے پھیرین یہہ سر
یہہ گمراہ زمرہ ہین از جاہلی — نہ حافظ دسا ہی مجھے نے ولی
جو مذہب کہ لوگون سے اوسکو لغن — چھپاتے ہین جون لثہ حیضِ زن
جو مذہب کہ ہو اوسمین کامل کوئی — وہ کرتا ہی تکفیر اصحاب کی

جو مذہب کہ اوسمین بدی جوی ہو — کہین بد پیمبر کے ازواج کو
جو مذہب کہ پادین اگر اوسمین نام — کرین شاہِ مردان اُپر اتہام
جو مذہب سے غلطی مین ہو بستیا — کہین جبکہ جبریل غلطی پہ تھا
جو مذہب کہ اوسمین ہو یہ بی محال — یقین رویتِ خالقِ ذوالجلال
جو مذہب کہ شرک اوس سے ہو با نوا — تو لاّ نہو بے تبرّا روا
جو مذہب کہ اوسمین زعہدِ نخست — لواطہ اچھے بے کراہت درست
جو مذہب کہ اوسمین زلبس مکر و فن — حسن کی محبت نہو وے حسن
وہ کیا حق طرف راہ دکھلا یگا — کنوین سے ضلالت کے کھینچیگا کیا
پہ حق سے چہتا ہو نہین ہر گھڑی — بہر رافضِ بیدینِ ناری سنی
غرض لعبدازان وہ شہِ پے بدل — مدینے کو آیا وہان سے نکل
جب آیا تو آیا ہی انکھو نہین نور — جب آیا تو آیا دلو نہین سرور
اوسی سال فرمانسے اوسکے جریر — گیا جانب ذوالکلاع شریر
خدا یکا جب اوسکیتین زعم تھا — رہِ بندگی اوسکو دکھلا دیا
مدینے کو آنے کے آگے جریر — گیا جنت اندر شہِ بے نظیر
خلافت مین فاروق کی ذوالکلاع — ضلالت کو اپنے بسے کرکے وداع
مدینے کو آیا ہی چل دلفگار — غلامان لے ہمرہ اتھارا ہزار
رہِ بندگی اُنھہ غلامونکو لے — لیا اور فرخندگی دین سے

جو کی شادِ راہِ رشاد اوسکا جان — کیا اوسنے آزاد سب بندگان

اوسی سال سوجھ پڑا در دزبول — براہیم مرنے سے ابن رسول

اوسی سال در جمع اہلِ کمال — کیا جبرئیل اوس سے کتنے سوال

دیا ہی جواب اوسکا سلطانِ دین — تھا کچھ وہ جز از دیا د یقین

تو آسا قیا غم ستی بیکران — زبس مو بہ مو ہو نہیں او سر گران

پلا جامِ صہبائے خالص مجھے — چھوڑا مجھکو اس رنج او تاب سے

انیسوان مقالہ قابع من اکیاردین برس کے ہجرت نبوی سے صلی اللہ علیہ وسلم اور بڑا واقعہ نکلنا اوس جانِ قالب عالم کا ہی مانند جان کے قالبِ عالم سے اور ڈالنے میں جان کے سر یکے تن کو آنحضرت صلعم کے زمین کے بدنمین اور دفنانہ کرنیمین نہیں مردہ کو

ہر یک غم سے جو غم ہی جگین بڑا — سو وہ غم پیمبر کے ہی ہجر کا

جہانسے جو جاوے ہی جانِ جہان — رہے پھر کہان زندگی کا نشان

جہان ہیچ آگے ہو جس شخص کے — وہ جاوے تو حالِ جہان کیا اچھے

بصر جسکے باعث کہ ہووے بصیر — بن اوسکے بصر کیون نہووے ضریر

سبب ہے ہو جس شخص کے انبساط — وہ جاوے تو دلمین رہے کیون نشاط

جو کوئی کرا وس پہ ہے جی فدا — نہوتن ہے جی کیونکر اوس بن جدا

سبب ہے ہو جسکے کہ صبر و قرار — وہ جاوے نہو دلکو کیون اضطرار

سبب جو کہ آسودگی کا اچھے — وہ جاوے تو جی سکے کیون چین سے
جہان جسکے باعث اچھے برقرار — وہ جاوے تو جگ کیون رہے پایدار
سبب ہے جو جسکے کہ تاب و توان — جو وہ جاے لاف توان پھر کہان
کہا اسطرح راوئی دین فروز — کہ جسکے کہے سے بڑھے صدق و سوز
برس گیارون مین برس گر ہی — کئے کتنے تن زعم پیغمبری
جب الصدق یعلوی سچہ اویتیز — لئے پس رہ اسفل السافلین
تھے جب مستحق عذاب الیم — پڑے جاکے یکبارگی در جحیم
گئے وہ پہ ذکر بدی رہ گیا — گیا اونٹ کغلیر باقی رہا
لیا گھیر وہ فتنہ جب یک جہان — دل آزردہ ہو سید الانس و جان
بہہ چاہا کہ لے خنجر تابدار — شریرون کے جانو نمین بیٹے شرار
جو منظور اوسے مارنا اونکو تھا — جو کچھ اوسنے چاہا وہی پس ہوا

بیان وفات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اوسی سال وہ جان جان جہان — جہان سے ہوا جنت اندر روان
جو تھا راوئی صاف دل نیکذات — کیا یون ہی اوسکا بیان وفات
کہ وہ شاہ دین وقت حج وداع — کرے تھا وفات اپنے سے اطلاع
منا یچہ جس وقتمین اوسنے تھا — ننھی رحمت حق بن اوسکو منا
سروش امین آسمان سے اتر — کیا سورۂ نصر عرض اوس پر

جو یہہ سورہ نازل کیا کردگار — کہا روح کو شاہ ای مردِ کار
سمجھنا ہون مین یون کہ اس سجن سے — لجاتے ہین جنت کے اندر مجھے
کہا وہ تو غم کے طرف دل نہ لا — کہ بہتر ہی اول سے آخر ترا
شبے و روز بعد اوسکے وہ دین پناہ — سبھی جمع کرنے لگا زادِ راہ
اٹھایا ہی دنیا کے کا مونسے دل — ہوا نین کبھو اوس طرف مشتغل
بہر لحظہ تھا بھرِ رضوانِ حق — وہ حق سے طلبگارِ غفرانِ حق
صحابہ نے واقف ہو اس حال سے — بصد بندگی شہ کے آگے گئے
کہے عرض ای تجہ پہ ہم سب فدا — تجھے درد ہی کس لئے یہہ دعا
کہا شہ کہ اس دارِ پر درد سے — لجاتے ہین جنت کے اندر مجھے
دیا حکم تسبیح مجھکو خدا — بھی غفران و تحمید و تقدیس کا
یہہ کہہ جوش کے ساتھ رونے لگا — کہ جس جوش سے جوشِ دریا رہا
کہے موت سے اپنے رونا ہی تو — نہین مجھکو درپیش سختی کبھو
کہا ہول ہی مجھکو سکرات کا — بھی ہی موت کا ہول بے انتہا
عجب کچھ ہی وہ ہول سخت و قوی — جو ہوگا لحد کے اندھیرے ستی
بہت ہول ہی تنگیِ قبر کا — قیامت کا بھی ہول ہی جانگزا
یہہ بات اسکی تھی روے تنبیہ کے — وگرنہ وہ تھا پاک ہر ہول سے
سبب جسکے محنت سے ہووے امان — سو ویسے پہ پڑتی ہی محنت کہان

چھٹے جسکے باعث کہ دل ہول سے ۔۔۔ کہان سے ہو پھر ہول کا غم اوسے
جو کوئی کہ اندھے کو بینا کرے ۔۔۔ تو کیا ظلمتِ قبر کا ڈر اوسے
شفاعت کرے جو کہ محشر مین آ ۔۔۔ سو ویسے کو کیا خوف ہی حشر کا
کہا ابن مسعود اسطرح سے ۔۔۔ کہ یک ماہ آگے شہنشاہ نے
دیا اطلاع اپنی رحلت سے تی ۔۔۔ کہ آگے سے ہی اوسکو تھی آگہی
بلا کر بزرگانِ اصحاب کو ۔۔۔ تھا یا بہت پیار سے روبرو

دعوت کو نہین اوس داعی عالم کے ستارگان کو لشکرِ دین کے اور عزیمت دلجوئی سے اونکو تسخیر فرمانہین

پڑی نہ پہ اونکے جب اوسکی نظر ۔۔۔ ہوے اشک سے اوسکے دو آنکھ تر
کہا تمکو رکھے خدا اے انام ۔۔۔ نہ ہین ہر یک رنج و غم سے مدام
تمہارے دلونکو جو زخمی ہوے ۔۔۔ عطا مرہم لطف اپنا کرے
بھی پستی سے لاکر مقام بلند ۔۔۔ کرے تمکو دشمن پہ فیروزمند
کرے آشنا تمکو تحقیق سے ۔۔۔ بھی یاری کرے عون و توفیق سے
نگہ تمکو دشمن کے شر سے رکھے ۔۔۔ سلامت رکھے دایم آفات سے
خدا کو تمھین سونپتا ہون نہین اب ۔۔۔ بھی کہتا ہون جسسے در و روز و شب
نظر اوسکے جانب سے ہون جبکہ مین ۔۔۔ در آتا ہون از قہر جان آفرین
مین اب چھوڑ جاتا ہون بس یہ جہان ۔۔۔ خلیفہ بناتا ہون تمکو یہان

رہا چاہئے غم سے تم سب بری — نچھوڑو کبھو راہ فرمانبری
خدا و پیمبر کے کامو نمیں سب — نہ احسان ہے قاصر رہو روز و شب
غرور و تکبر سبھی چھوڑ دو — تحمّل رکھو کبر و ناموس کو
رہو تم ہمیشہ مرے مقتدی — وللہ در الذی یھتدی
سنی فاطمہ جب یہہ احوالِ درد — غمِ ہجر سے منھ ہوا اُسکا زرد
بہت رو ہوی نالہ سے مثلِ نال — اور اوس حال مین بس برگشتہ حال
کہا شاہ اوسکو تو جا غم نکھا — کہ مجھ سے ملیگی تو جلدی سے آ
جدائی سے میرے حزین دل ہی تو — جو ملتی ہی تو مجھ سے غمگین نہو
پس اگر چڑھا منبر اوپر شتاب — کہ جون منبر خرچ برآفتاب
کہا مین تمھارا جو ہون راہبر — ہر یک وقت شاہد ہون مین تم اُپر
وہ چشمہ کہی نام کوثر جسے — کیا وعدہ حق جسکا تم لوک سے
یہین سے کھڑا ہون جو منبر پہ مین — نجھاتا ہون اوس حوض کوثر کتین
دیا ہی مرے ہاتھ ربِ جہان — زمین کے خزانون کے سب کنجیان
نہین تم سے اس بات کا ڈر مجھے — کہ کچھ شک صادر ہو تم لوک سے
جو جاؤ نہین اس دارِ پر درد سے — تم اوسوقت گمراہ ہو جاؤ گے
ولے حرص کا تم سے ہی مجھکو ڈر — کہ جہانسو گے دنیا کے تم کام پر
پڑو گے یہہ دنیا سے تم در بلا — غم و رنج مین ہو ڈگے مبتلا

نط اونکے آگے تمھارے جو تھے — یہہ دنیا سے آفات مین پڑ گئے
بھی دنیا کے کامونسے بندہ اپنا دل — ہوے چھوڑ حق کو اُدھر مشتغل
ہوے غم سے تھا جز سرانجام کار — نکالی یہہ دنیا نے انکا وہ مار
یہہ فرما کے منبر پہ بیٹھہ ایکدم — کہا لوگ کو وہ امام اُمم
کہ ہشیار تر ایک بندہ یکو رب — کیا لطف سے اپنے مختار اب
کہ دنیا کو لیوے وہ یا دین کو — قبولا دلے دین وہ نیک خو
جھکانین یہہ دنیا کی تزئین طرف — کیا میل عقبیٰ کی تمکین طرف
ابو بکر ہشیار فرخندہ خو — سنا شاہ دین سے جب اسبا تکو
کیا عرض تب ای رسول خدا — مرے باپ مان تجھپہ ہووین فدا
یہہ کہتے ہی چشم اوسکے بھر آگئے — بہایا ہی چشمہ گہر چشم سے
جو وہ بات صدیق مین کی اثر — کہے لوگ حیرت مین پڑ سر بسر
کہ دیکھو تو حال اس جوانمرد کا — یہہ کیون چشمہ چشم جوشان کیا
پیمبر کیا ایک بندے کی بات — کہ فرخندہ خو اور ہی نیکذات
تو رو رو کے کہتا ہی یہہ باصفا — کہ مان باپ میرے ترے پر فدا
خبر اپنی حالت سے اوسنے دیا — ابو بکر تھا واقف اوس بھید کا
کہا شہ کہ صدیق دانش پسند — ہی تصدیق مین میرے ہمت بلند
کہ نعمت وہ سب سے فزون — کیا مجھ سے نیکی بھی حد سے برون

دیا جھو

سدا یاری و مال سے میرے ساتھ — کیا یون کر نا ہو سکے کسکے ساتھ
اگر یار ہوتا مرا جز خدا — نہوتا ابو بکر بن دوسرا
نہین یار میرا بجز کردگار — اُخوت ہی اسلام کی برقرار
بھی تھوڑے ایسے دن پیشتر مرض کے — کہا حالتِ مرض مین شاہ نے
کہ اب جز در یچے ابو بکر کے — نہ مسجد مین کسکا دریچہ رہے
جو یہہ بات ہی پر کرامات سے — اشارہ امامت طرف ہو سکے

سائل ہونیمین دریای فیض کے تیرنی والونکی اوس دریای مواج سی کہ کشتی آپ کے گرداب فنا سے کب پار ہوویگی اور رافض ہونیمین بہ ندی کے باران جوابسے بعضے پوچھنے مین صحابہ کی رضی اللہ عنہم آنحضرتسے کہ آپکو موت کب آویگی اور جواب فرمانیمین آنحضرت کے صلی اللہ علیہ وسلم

پیمبر سے جسوقت بیمار تھا — یہہ پوچھے ہین اصحاب صدق و صفا
کہ کب آئیگا ای امام اجل — خدا پاس سے تجھکو حکم اجل
کہا اب ہی نزدیک وقت رجوع — خدا کے طرف پاک زاکل و بجوع
ہی اب وقت سیر بہشت برین — کہ خوشنود ہو جس سے خاطر حزین
کرونگا جب اس جاسے مین آنکر — طرف سدرۃ المنتہیٰ کے گذر
پیونگا خم قرب نے بادہ مین — پیون خلد مین جام دانی کتین
وہ دم جسمین مین غم کسیکا مجھے — ہی اوس دم مین غیش گوارا مجھے

راضی ہونیمین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقتعالی کے خوشنودی چاہنے
کے لئے اور ذکر ابتداء بیماری کا اور واقعہ حالات کا جو مرض مین رونما ہے

صفر کے مہینے کے آخر کنین ہوا حکم حق کا پیمبر کنین
کہ جا بھر اہل قبور بقیع دعا مانگ حق پاس ہووے شفیع
کہی یون ہی صدیقۂ پاک کیش کہ جس سے نہین صدق مین کوئی بیش
مرے گھر مین یکرات تھا مصطفا رخ اوسکا مراشمع کاشانہ تھا
وہ سرور کا منھ دیکھ بے رنج و تاب تب آسودہ جانی ہے کی مین نے خواب
اُٹھی جاگ جسوقت مین نیند سے نہ دیکھی بچھانے کے اوپر اوسے
وہین اُٹھ کے پیچھے گئی مین شتاب ستارہ چلے جون پس ماہتاب
مین دیکھی کہ وہ انس وجانکا شفیع ہوا رونق افزا بسمتِ بقیع
وہان بولکر السلام اولا بصد التفات اوسنے مانگا دعا
جب آیا وہان سے نکل اپنے گھر دیا اپنے حالت سے مجھکو خبر
کہ اب آسمان سے اُتر جبرئیل کہا مجھکو بولا ہی رب جلیل
کہ جا کے اب گھر سے سوے بقیع دعا مانگ وہان ای دوجگ کے شفیع
جو اُس شب کو وہ دوجہانکا شفیع گیا حکم حق سے بسمتِ بقیع
دعا مانگ اور گھر مین آسو رہا شتابی سے پھر حکم اوسکو ہوا
کہ پھر بھی وہان جاکے مانگ اب دعا لئے اونکے جو دفن ہین اوس جگا

دعا جا کیا بار دیگر وہان — پس آیا نکل گھر کو شاہِ جہان
جو پھر آگے بند آنکھ اپنے کیا — تو یہہ وحی پھر اوسکو بھیجا خدا
اُحد کے شہیدان طرف جاکے اب — تو کر اُنھ لئے حق سے بخشش طلب
گیا اور مانگا ہی اللہ سے — دعا مغفرت کی انھون کے لئے
جب آیا نکل وہان سے گھر کے تئین — ہوا درد سر اوسکو پیدا وہین
وہی درد یکبار شدت کیا — وہ بیمار اوس درد سے ہو گیا
کہا اپنے مولا سے وہ شہر یار — (یعنے غلام آزاد) دیا ہی مرے ہاتھ حق اختیار
جو چاہون تو جگ مین رہون تا بہ دام — بہت نعمت و ناز سے صبح و شام
جو چاہون تو مین ہو جہان سے جدا — چلا جاؤن بہر لقاے خدا
جو دیکھا کہ دنیا تو کچھ چیز نین — لقا کا ارادہ کیا دل سے مین
صحابہ کو بولا کہ اہل قبور — ہین آفات و رنج اور محنت سے دور
عمل مین وہ بہتر ہین تم لوگ سے — بھی صدق و صفا مین تم سے بھلے
کہے ہم سریکے ہی تھے وہ تمام — ہمارے طرح راہِ حق مین مدام
تھے ہم سے ہی دیندار و اہل وفاق — ترے کام مین دل ہے بالاتفاق
طریق صفا کے ہین ہم سالکان — وہی رہ گئے وہ جو ہم ہین روان
ہمارے برابر تھے کامونمین جب — فضیلت کا ہم پر ہی پھر کیا سبب
نہ دیکھا تو تقصیر سہم لوگ سے — دیا ہم پہ ترجیح پھر کس لئے

کہا وہ گئے دہو کے دنیا سے ہاتھ — بہت پاک اور نیک آئین ساتھ
نجانون کہ مجھ بعد کیا ہوگا — کروگے تم آکس مین تب اپنے کیا
حوادث تمھارے پہ ہوونگے کیا — تمھارے یمین کیا رخنہ پڑجائیگا
کہا ایکدن درمیان بقیع — صحابہ سے وہ دوجہانکا شفیع
کہ ای کاش ہوتا مین خوش دیکھکر — مرے بھائیون کا رخ خوبتر
کہے ای فدا تجہ پہ ہم سبکا جان — مگر ہم نہین ہین ترے بھائیان
کہا تم تو سب میرے اصحاب ہو — دل وجان سے میرے احباب ہو
مرے بعد آوینگے بھائیان مرے — نجاوینگے باہر مرے حکم سے
رہونگا سجہ اونکی خوابی کتین — لب حوض پر اونکا مشتاق مین
کہے پس انھون نے کہ جس شخص کو — نہ دیکھا ہی اب اپنی امت سے تو
ہجوم خلایق مین دن حشر کے — توکس طرح پہچان لیگا اوسے
کہا گر کوئی شخص تم لوگ سے — بہت اپنے مندیمین گھوڑے رکھے
وہ پہچان لیگا فرس سرخ سر — سفید و سیہ رنگ سے وقت پر
اٹھیگی سب امت مری مہروار — قیامت کے دن بارخ تابدار
تمام اونکی پیشانی اور دست و پا — رہینگے طہارت ستی پر ضیا

شدت کرینمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیمار یکے لو دیماردار ی
کرینمین آنحضرت کی خصر نکے ازواج مطہرات نے اور جمع ہوینمین تمام کے قبیلہ

رضی اللہ عنہا کے مبارک گھر مین اور ذکر وقایع وحالاتکا اوسوقت کے

مع القصہ جب مرض شدت کیا ہوا خاطر انکا اصحاب کا
جو مرض اوندنون اوسکو پیدا ہوا کیا گھر ہے میمونہ کے ابتدا
ترقی جو کرنے لگا ہر گھڑی گیا گھر مین تب عایشہ کے نبی
وہان اوسکی بیمارداری لئے ہوے جمع ازواج اوس شاہ کے
تب اوسپاس صدیقِ روشن ضمر گیا منہ بنا اپنا غم سے زریر
کہا ہی ہوس اس ترے یار کی کرے آپ بیمارداری تری
کہا اپنی بیمارداری کا کام نہ سونپون مرے آل کو کرتمام
دکھ اُنھ سبکو ہو دیکا حد سے فزون جگر اونکا ہو جایگا غم سے خون
یہہ نیت کا حق اجر تجھکو دیا نشانِ تسلی کیا حق عطا
وہ مرض اوسکا من بعد زایدہوا گل خیری از سوری اوسکے پھلا
زبس در دِسر برّہ گیا حد ستی پیش دلین سرور کے پیدا ہوی
وہ لینے لگا درد سے کروٹین پھرے تھا اِدھر سے اُدھر دردمین
پڑی دیکھ رنج وقلق شاہ کا جہان درطہ اضطرابی مین جا
جو صدیقہ دیکھی وہ رنج اور درد رخ سرخ اوسکا ہوا غم سے زرد
کہی ایی مری جان تجھ پر فدا مرے دلکو ہر لحظہ غیری ہوا
کوئی ہم سے گر بیقراری کرے مرض کی صعوبت سے زاری کرے

تو بازاد سکو رکھتا ہو پر غضب — تو یون آپ بیتاب ہی کیا سبب
کہا مرض سے مین جو بیتاب ہون — یہہ سختی مین مرضونسے سب ہی فزون
تو واقف نہین شدت مرض سے — صعوبت کی اوسکے خبر نین تجھے
شرف مین جو زائد ہی سب سے نبی — اوسیطرح ہین اوسکے امراض بھی
جو آتی ہی مومن پہ اوپر بلا — بہت اوسمین حکمت رکھی ہی خدا
خدا کے طرف سے ہو جب رنج و تاب — ملے ہی بمقدار محنت ثواب
جو کوئی کہ ہوتا ہی غم سے نزار — اوسے اجر غم ہی اچھے گرچہ خار
خطیات سابق کے جاتے ہین سب — جھڑین جونکہ پتے خزان کے سبب
کہی یون ہی صدیقہ باصفا — جو نزدیک تھی شاہ دین کے سدا
ہی عالم کے مرضونسے مجھکو خبر — مین یون مرض دیکھی نہین سخت تر
کہا اسطرح بوسعید امین — کہ یکدن گیا شاہ کے پاس مین
ہوا تھا مرض سے نحیف اوسکا تن — فطیفہ تھا اوڑا ہوا بر بدن
لگی شدت زبس تپ کی گرمی کتین — اتر اوس فطیفے سے پاتا تھا مین
بدن اوسکا تپ سے زبس گرم تھا — تن اوسکے پہ مین ہاتھ نین رکھ سکا
ہوی مجھکو حیرت کہ ہیگا یہہ کیون — کہی تب کی گرمی بیان سے فزون
کہا مرسلون سے بلا سخت تر — نہ آتی ہی ہرگز کسی شخص پر
دو چندان ہی اونکے نہین جب الم — دو اتنا ثواب اونکو ہی لاجرم

دنان مرض کے اوسکے سب درجہ نہین چار دہ روز سے بیشتر
ظاہر فرمانیمین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے رحلت کی کیفیت کو
اپنی پارہ جگر اور نور بصر یعنے فاطمۃ الزہرا سے رضی اللہ عنہا اور پارہ
پارہ ہونیمین جگر اوسکا درد دل سے اور جان نوازی فرمانیمین انحضرت کے
اوس کا ستہ تنکو مرہم دلجوئی سے اور اوسوقت کے دوسرے حالاتمین
تف و تاب تپ کی جو شدت سے تب تعب اوسکے سے تھا جہانکو تعب
بلا فاطمہ کو وہ اپنے کہنے بٹھا اپنے پہلو بہت پیار سے
نہان کانمین اوسکے بس کچھ کہا کہ اوس تیر سے اوسکا دل چھد گیا
کے اوسکے انکھون نے رونے سے جوش اٹھا بی وہ غمگین ہوکر خروش
جو دیکھا اوسے غم سے خستہ جگر کہا کانمین اوسکے پھر کچھ دگر
ہوا دور زہرا کا غم اوس سبب ہوی شاد اوس خستگی مین وہ تب
کہی عایشہ اوسکو ای خوش سیر مجھے اپنے احوال سے دے خبر
ہوا کیا تجھے غم سے روئی جو تو ہنسی دوسرے بار خوشنود ہو
کہی پوچھ مت مجھ سے ای نیک پے کہ میرے مین اور اوسمین بہہ بھید ہی
کہونگی نہین رد بر دشاہ کے کہ اوسکا چھپانا ہی واجب مجھے
موے بعد سلطان دین عایشہ جو زہرا سے چاہی کھلے وہ گرہ
کہی کان مین میرے اول نہان کہا اسطرح سے رسول زمان

کہ جبریل ہر سال یکبار گی مرے ساتھ پڑھتا تھا قرآن سبھی
جو بھیجا اوسے اس برس کردگار پڑھا اوسنے قرآن سارا دوبار
سمجھتا ہو نہیں یون کہ جان آوین لجاتا ہی جنت مین میرے تئین
سنی جبکہ مین وہ سخن جانگزا تو پایہ خوشی کا مرے ڈہگیا
کہا پھر مرے کا نہین یون نہان نکھا غم کسی روسے ای میری جان
کہ مجہ اہل بیت وحرم سے سبھی ملیگی تو آپیشتر مجہ ستی
گیا اس بشارت سے مجہ دل کا غم نہ پھچا مرے دلکو پھر کچھ الم
اصح قول سے بعد پیغامبر گئی چھے مہینے کو زہرا گذر
تبھی دلکو حق سے کیا شاد شاہ کیا بندہ چالیس آزاد شاہ
تبھی جبکہ پایا وہ اُنہ سے لعب ہوا بعضے عورات پر پر غضب
جب ازواج اوسکے تھے خواہر چھوڑا یا اُنھین جرم سے لے قصاص

دوات اور قلم مانگنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت نامہ لکھنے کے لئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واسطے اور جایز نرکھنے مین بعضے اکابر صحابہ مانند فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وغیرہ کے آنحضرت کی تکلیف کو اور حَسْبُنَا کِتَابُ اللہِ کہنے مین اور اشارہ فرمانیمین آنحضرت کی صلعم طرف نیکی انھونکے اس بابمین ساتھ خاموشیکے باوجود کمال اہتمام کے اصلاح احوال خلایق مین ونکھبانی مین انھونکے گرفتا ہونے سے مہالک سخط خالق مین

تھی وہ شہنشاہِ آفاق نے ابو بکرِ نیکو شیم کے لئے
کیا قصد باوصف اس رنج کے امورِ خلافت مین نامہ لکھے
جو دیکھے یہہ اصحاب فطرت شیم کہ چہتا ہی سرور دوات اور قلم
پس اقدام اوس کام مین نین کئے نہین اوسکی تکلیف جائز رکھے
بند کرنہین زبان کے ذکر صحابہ سے مگر خیر کے ساتھ اور ثابت کرنہین انھونیکے کے

صحابہ سے جو فعل یا وے صدور نہین اجر اور مصلحت سے ہی دور
نبی جب وہ لوگونسے خوشنود تھا رضامند کامون سے اُنھکے سدا
عبث کیون تو کرتا ہی بیہودگی حماقت تو کرتا ہی غفلت ستی
خموش یہہ نہین خیریت کا نشان زبان سے ترے تجھکو ہوگا زیان
تو ستم زبان سے نہو جا سقیم زبان سے نہ لے اپنے راہِ جحیم
نہین عقل کے ڈھنگ یہہ زنہار جو سبِ صحابہ ہو تیرا شعار
نہو دیگا حاصل کچھ اس شیوہ سے بجز بدسرشتی و لعنت تجھے
رکھیگا صحابہ پہ کی حرف تو نہ پہنچے تو اصحاب کی گرد کو
تو کیا کام اُنکے نہین جانتا نبی پر دل و جان کئے ہین فدا
سدا تجھسے ہوتا ہی فعلِ خطا تو کرتا ہی ابلیس پر جی فدا
نہ یکسان ہی نزدیک اہلِ قبول فدایے بلیس اور فدایے رسول
کیا عمر بغضِ سلف مین سلف خموش تھو ترے منہ پہ ای ناخلف

الہامین نہ یکبار صحب رسول — رحق پاسکے ہین اور رنگ قبول
تو حق مین انھون کے دلیری نکر — تو روبہ سے کم ہو کے شیری نکر
تو رہ تبعیت مین انھو کے مدام — خلاف اونکے ہرگز نکر کوئی کام
ہی سب سچہ ہوا اونھ سے جو اجتہاد — خطا ہی کریگا جو تو اجتہاد
تو حد ادب سے قدم مت بڑہا — کہ سو طرح رنج و تعب پائیگا
مری بات سن پائیگا تو فلاح — کہی سچہ یہہ اصل نجات و نجاح
اگر تو مری بات سنتا نہین — رسولون پہ ہی بس بلاغ مبین

تتمہ وقایع کا کہ برا واقعہ سونپنا امر امامت کا ہی امیر المومنین صدیق اکبر کو رضی اللہ عنہ و ارضاہ

کیا ہی تبھی حکم شاہ انام — جماعت مین صدیق ہووے امام
پڑا لیکے پس جمع اہل نیاز — ابو بکر صدیق ستر انمار
عمر جب امامت کو یکدن کھڑا — تو غصے مین آیا شہ انبیا
کہا یون کہ اس کام مین بالیقین — رضا حق کی اور مومنو نکی نہین
بہلا ہی کہ صدیق ہووے امام — نہ اوس بن کرے کوئی اوس جا قیام
ہوی عایشہ مانع اوس کام سے — پیمبر کو ساتھ اپنے حضر کو لے
کیا شاہ ناکید غصے مین آ — جو کچہ مصلحت اوسنے ذیکھا کیا
بسر اوس ضعف کے ساتھ مسجد مین آ — ابو بکر کو دیکھکر مقتدا

کیا اقتدا اوسکے پیچھے عیان ہوا مقتدی مقتدائے جہان
بنی اوسکے خیمین جو کرتا تھا جھد امامت لئے اوسکے باندھے تھا عھد
کہا اس لئے جسدِ بے نظیر ابو بکرِ صدیق کو ای امیر
کیا شاہِ عالم مقدم تجھے موخر کرین کس طرح ہم تجھے
مقدم کیا جب تجھے شاہ نے موخر تجھے کون اب کر سکے
تبھی شہ کہا آگے اس دور کے کئے لوگ نادان جو بعقل تھے
بزرگونکے قبر و نکتین توڑ کر مساجد بنائے پس اوس جاے پر
تم اوس کام کے تین بجا نو بھلا کہی اوسمین رنج نہان بخیطا
اوسیوقت وہ سید کائنات دیا بخش سہنیکے دینا ساتھ
بھی انصار کی دلدہی کے لئے پڑہا ہی تبھی خطبہ یک شاہ نے
اسیوقت کہہ وعظ بس دلفروز بہرا دلمین ہر ایک کے صدق و سوز
بھی مجلس مین فاروق کی بات پر خوشی سے تبھی ہنسکے پیغامبر
کہا بر ملا ہی عمر میرے ساتھ خدا اور مین دو نہین اوسکے ساتھ
اسیوقت رحلت کے کچھ پیشتر وہ مسواک پھیرا لبِ لعل پر

پردہ اٹھانیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے پر
وفات کے دو دن اور خوش ہونیمین جماعتِ نماز کو دیکھنے سے
سرامین سے رحلت کے دن شاہ نے اٹھا پردہ دروازہ خانہ سے

جو مسجد مین دیکھا کہ اہلِ نیاز — کھڑے ہین صفان باندہ بہرِ نماز
نمازِ فجر مین ہین شاغل تمام — جماعت مین صدیق ہی دہان امام
وہ مجمع کو تب دیکھ کر خوش ہوا — نہایت خوشی سے تبسم کیا
رخِ روشنش از نخیفی و نور — چو اوراقِ مصحف نمایان زدور
پسِ اوس ضعف سے اپنی جا اُٹھ کھڑا — ہوا مرہم اونکے دل ریش کا
وہ اُٹھنے سے سبکو گمان یون ہوا — کہ دروازہ کا قصد فرمائیگا
ہوا شاد ہر یک کا دل اوس سبب — گیے بھول سابق کا دکھ درد سب
پھر ایسا ہوا تب کہ ہر سرفراز — چلے دوڑ اوسپاس چھوڑے نماز
ابو بکر اوس شاہ کے رعب سے — ارادہ کیا سجدہ گہ سے ہٹنے
اشارہ سے بولا کہ قائم رہو — تم اپنی جگہ سے نہ حرکت کرو
دیا چھوڑ پس پردہ درپیشِ رو — اوسی دن گیا باغ فردوس کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبض روح کی کیفیت مین

تب آیا تین دن پیشتر فوت کے — خدا پاس سے روح سرور کے
کہا پوچھتا ہی مجھے ذوالجلال — کہ کسطرح پاتا ہی تو اپنا حال
کہا شدتِ رنج سے اور گزند — تن اپنے کو پاتا ہو نہین دردمند
وہ نازل ہوا دوسرے روز بھی — وہی گفتگو وہ میان پھر ہوئی
سیوم روز از حکمِ ربِّ جلیل — جب آیا تو ساتھ اوسکے تھا عزرئیل

جو درگاہ مین اوسکی حاضر ہوا — ملک ایک ساتھ اوسکے تھا دوسرا
سماعیل نام اوسکا تھا در فلک — تھے ستر ہزار اوسکے ہمراہ ملک
جب آیا پیمبر کنے جبرئیل — کیا عرض ای انس و جن کے دلیل
سلام اپنا تجھکو کہا ہی خدا — اور احوال پوچھا ہی تجھ طبع کا
کہا رنج ہی مرض سیتی مجھے — گھٹے ہی مرا جسم سب رنج سے
یہہ پوچھا اوسے شہ کہ ای نیک پے — یہہ ہی کون اب ساتھ تیرے جو ہے
کیا عرض وہ ای امام اجل — ہی یہہ مرد بیشک سروش اجل
کیا عرض پھر جبرئیل امین — شہ بحر و بر سے بجان حزین
کہ مین پھر زمین پر نہین آونگا — یہہ آنا ہی دنیا مین آخر مرا
فلک سے نہ آونگا بعد از ترے — زمین پر کسی پاس حق پاس سے
ہوے پس نمودار آیات موت — لگی جان عالم کو سکرات موت
ز بس رو دیا رنج و تاب تمام — پیمبر نے منگوا کے پانی کا جام
وہ پانی سے کر کر کے ہاتھ اپنا تر — پھراتا تھا اوس چاند سے منہ اپر
بھی کہتا تھا ای کردگار صمد — تو اسوقت مین مجھکو فرما مدد
ز بس تاب اوسکو ہوا نزع کا — رخ اوسکا کبھو سرخ و گہ زرد تھا
بھی سختی سے تھا کھینچتا شاہ دین — کبھو دست چپ گاہ دست یمین
تن اوسکا تڑپتا تھا از بس قلق — ٹپکتا تھا چہرے سے اوسکے عرق

نکلنے لگا تن سے جب اوسکے جان — کہا ای خدائے زمین و زمان
مجھے بخش تو اپنے الطاف سے — عنایت سے کر اپنے یاری مجھے
کیا وقت سکرات کے بھی نبی — وصیت نماز اور احسان کی
وہ لغزش کرے تھا یہہ باتو نہین سب — زبان پر تھا اختیار اوسکو تب
گہ قبض جان قابض جان نے آ — کھڑا در اُپر اوسکے دربان سا
دیا حکم جب شاہ آگے بڑا — ادب سے کھڑا رو برو اوسکے آ
کہا ای خداوند جود و کرم — خجل تجھ عطا سے سحاب اور یم
مین آیا ہون حق پاس سے تجھ کینے — ترے حکم مین ہون دل و جان سے
اگر حکم ہو قبض جان مین کرون — وگرنہ چلا جاؤن محکوم ہون
ترے کام مین نین مجھے اختیار — یہہ دونو مین بھی ہی تجھے اختیار
وہین اٹھ کے جبریل فرخندہ خو — بصد عجز و تسلیم آ رو برو
کہا شوق سے تیرے اب ذوالجلال — یہہ چہتا ہی آوے تو بہر وصال
نبی جب یہہ اوس سے سنا خوش ہوا — وہین قابض روح کے تین کہا
کہ آ آگے اپنے کسب کے لئے — نکال اب مری جان کو جسم سے
صدیقہ کے تھا گود مین اوسکا سر — کہ رحلت کیا شاہ والا گہر

دوسری روایت عباس کے فرزند سے رضی اللہ عنہما

کہا یون ہی فرزند عباس کا — کہ رحمت خدا کی ہو اوسپر سدا

کہ روزِ وفاتِ رسولِ جلیل ہوا حاضر از حکمِ حق عزّ و جلّ
کھڑا آستان پر شہ دین کے آ وہ بدوی کی یک شکل و صورت بنا
تحیت کیا اولاً با ادب کیا اندر آنے اجازت طلب
سر نامۂ سے سلطانِ کونین کے جواب اوسکو دی فاطمہ در دیسے
کہ یہہ وقت نہیں ہی ملاقات کا تو در پر کھڑا رہ دبا پھر کے آ
وہ مانگا اجازت دگر بار بھی جواب اوسکو دی فاطمہ پھر وہی
جو بارِ سیوم اذن مانگا پکار گئے کانپ سب لوک بے اختیار
کہا شاہ ہشیار ہو کون ہی پراگندہ گی تمکو ہی کس لئے
زبان کھول اوسوقت خیر النسا کہی سرورِ دین سے وہ ماجرا
کہا شاہ بدوی نہیں ہی یہہ مرد ہی یہہ شخص تو اصل ہر رنج و درد
نہیں مانع لذت اس بن کوئی نہیں قاطع شہوت اس بن کوئی
خوشی جانکی سب یہہ لیتا ہی لوٹ اسی سے جماعت میں پڑتی ہی پھوٹ
بٹھاتا ہی عورات کو بیوہ کر یتیم اس سے ہوتے ہیں دختر پسر
سنی فاطمہ اوس سے جب یہہ بچن ہوا نار سے نال سا اوسکا تن
دو آنکھوں کے دریا سے اپنے بہ بر وہ برسائی بارانِ خونِ جگر
جو دیکھا اوسے شہ کہ از فرطِ غم بہاتی ہی آنکھوں سے دم دمبدم
کہا ای مری خنکیٔ دیدگان مرے دلکی چین اور تن کی توان

نہ روا سقدر تو غم و درد دیسے — کہ روتے ہین سب جا ملان عرش کے
بھی ماتون سے اپنے بجانِ حزین — رخ اوسکے سے پونچھے تھا آنسو کتین
بہت سی کیا دلدہی تبا دسے — دیا خوش خبر غمگاری لئے
کہا مت جگر مین تو نشتر لگا — کہ میرے سے پہلے ملیگی تو آ
جدائی سے میرے ہی تجہ دلکو غم — جب آجہ سے ملتی ہی پھر کیا الم
کیا پس طلب حق کی درگاہ سے — کہ صبر اوس مصیبت مین بخشے اوسے
جو کی حال پر اوسکے زہرا نگاہ — بصد غم فغان کی کہ واکر بتاہ
کہا دل پہ مت لا تو غم اسقدر — کہ کربت نہین کچہ ترے باپ پر
نہین آج کے روز بن پھر الم — کہی جسم کے رو سے سب درد و غم
جو یہہ رنج ہی تجہ بدن کے تئین — تقاضائے جسمی ہی روحی نہین
کہا پس کہ ای میرے نور نظر — حسین و حسن کو بلا جلد تر
وہین اٹھ کے زہرا فرخندہ خو — لے آئی دونو در شہوار کو
خوشی سے کہلا پھول سا در چمن — نبی دیکھ رویے حسین و حسن
جو دیکھے وہ دونو در شاہوار — پیمبر کو ایسا مریض و نزار
لگے نالہ کرنے بصد آہ و درد — لگے بیٹنے لالہ اطراف درد
گئی عقد جمعیت دل جو ٹوٹ — ہر یک در نے بیتابی در پھوٹ پھوٹ
تھے نرگس سے خیری پہ کرتے ورق — ٹپکتا تھا تارون سے مہ پر شفق

دئے صفحۂ نقرہ پر بہا — دو جزع سیہ لعل پارے گلا
زبس قطرۂ اشک گر چھر پر — ستارونکی مجلس ہوی مہر پر
بہائے زبس اشک یون انکھ سے — کہ اوس گھر کے لوگون سب رو دئے
کرے تھا بہت غم سے ہر یک خروش — وہ جوشش سے آیا پیمبر کو جوش
ہوا دل فگاری سے اونکے فگار — دیا بوسہ رخسار پر اونکے زار
کیا گفتگو اونکے تکریم کی — وصیت کیا اونکے تعظیم کی
کیا بعد ازان وہ شہ نیک خو — وصیت سب ازواج اطہار کو
بلا بعد ازان صفدر شیر کو — بٹھایا بہت پیار سے رو برو
دل آسودہ ہوا اوسکا منھ دیکھ کر — رکھا اوسکی زانوی اقدس پہ سر
کہا پس کہ ای باوفا خوش سیر — فلانیکا ہی مچہ پہ فرض اسفدر
تو پہنچا دے اوسکا یہہ پیسا اوسے — نکر دیر اسمین کسی طرح سے
کہا پھر کہ کوثر پہ آپہلے جو — ملیگا مریے سے سو پہنچ ہی وہ تو
بہت رنج واندوہ ہوگا تجھے — تو دکھ پائیگا وقتکے لوگ سے
تو زنہار دل تنگ وغمگین نہو — نکر غم سے ریش اپنے تو جانکو
جو تب لوگ تجھ سے بدل جائینگے — دل اپنا یہہ دنیا طرف لائینگے
تو دنیا کے کامون سے کر درگذر — رہ آخرت مین ہو چالاک تر
کرین جب وہ اسباب دنیا قبول — تو دنیا کو چھوڑ اور عقبا قبول

دوات و قلم لا تو ای ہوشمند — لکھونمین ترے واسطے ناکہ بند
وہ بولا تو فرمار کھون تامین یاد — وہ نکتے سے دلکو رکھون اپنے شاد
نصیحت مین کھولا لب جان نواز — کیا حکم احسان بعد از نماز
کیا اُسکو ارشاد اسطرح جب — تغیر کھڑا حال مین شہ کے تب
علی اور عباس اُٹھ کر وہین — لٹائے بچھانے پر اوسکے تئین

ذکر روح الامین کا اور قابض روح کا اور قبض روح کا روح اللہ اور اوسکے

غرض قابض جان عالم ستی — ہوی شاہ عالم کو جب آگہی
کیا حکم بولو اوسے اندر آ — سروش مہابت اترنے تب آ
کہا السلام علیک ای رسول — کیا ہونمین اب حقسے تجہ پر نزول
ترے حکم مین ہونمین ای راہبر — نہ پھیرون ترے حکم سے گاہ سر
کہا جب ملک روح نازل نہو — لجامت خدا پاس مجہ روح کو
اس اثنا مین حاضر ہوا جبرئیل — روان چشمہ چشم سے رود نیل
جب آیا شہنشاہ کے روبرو — تو منھ دیکھا اوسکا شہ نیک خو
کہا بیقراری مین ایسی مجھے — اکیلا تو چھوڑا ہی اسطرح سے
کہا تجہ لیئے ای امام بشر — لے آیا ہون حق پاس سے خوش خبر
کہا کیا لے آیا ہی کہہ مجھ سے تو — کہ تا اوس سے تسکین ہو جان کو
کیا عرض وہ یون ہی فرمان رب — کرین در و زندان دوزخ کے سب

تو تشریف لانیکے خاطر تمام — رکھین کھول جنت کے در لاکلام
ہر یک آسمان پر کرین انتظار — ملک باندہ کر ہر طرف سے قطار
بھی حوران جنت رہین یکسر — لباس اور زیور سے آراستہ
کیا حکم مجھکو کہ مین چرخ سے — زمین پر اُتر آکے بولون تجھے
کہ سب انبیا اور اُمم کے اپر — گلستان جنت مین کرنا گذر
بجاوے ملک تو ہوای حرام — دمان اپنی امت کو لے شادکام
نرکھ اپنے خاطر پہ تو کچھ ملال — کہ کرتا ہی تجھ پر کرم ذوالجلال
تجھ امت سے بخشیکا تیرے لئے — قیامت مین یہان تک کہ تو خوش رہے
امام اجل ہو کے آسودہ جان — سروش اجل کو کہا بعد ازان
کہ اُٹھ اور کر جو تو چہتا ہی اب — مرا روح کر قبض از حکم رب
کیا قابض جان نے قبض تا دسکا جان — زمین سے گیا لیکے بر آسمان
وہ روح مطہر گیا تن سے جب — بھرا مشک و کافور سے گھر وہ سب
زبس بوے مشک اوس سے مہکی تمام — کہ اوس بو سے تازہ ہوا ہر مشام
جو وہ جان پاک آسمان پر گیا — زمین مر گئی آسمان جی اُٹھا
رہا کچھ نہ آفاق مین غم سے تاب — گیا اہل آفاق کے منھ کا آب
ہوے آنکھ تو تونکے پون اشکبار — کہ دامن ہوا سبکا دریا کنار
فلک پر جو تارے ہین ای ہوشمند — اوسی اشک جاریکے قطرے ہین چند

نہیں بلکہ روشن یہہ تارے عیاں ۔۔۔ ہیں آہوں کی آتش کے چنگاریاں
جدائی سے اوسکی گئے آہ سب ۔۔۔ کہے غم سے بس وا رسولاہ سب
خوشی خلق کے دلسے جاتی رہی ۔۔۔ گیا صبر ہر سے تو ان تن سستی
ہوا نالہ کرنے سے عالم ستوہ ۔۔۔ کیا کوہ کو آب آواز کوہ
ہوا دن اندھیری زمین از ملال ۔۔۔ تو پھر رات کا پوچھنا کیا ہی حال
گئے چین سب بھاگ ہر دل سستی ۔۔۔ تسلی بھی افغان و خیزان گئی
دما دم وہ ماتم مین آسودگی ۔۔۔ لگد کوبگی تا تو نسے کھاتی رہی
کیا غم نے ازبسکہ یہہ زور و شور ۔۔۔ ہوا مردہ جان اور تن اوسکی گور
پڑا زندگانی مین یکسر شکن ۔۔۔ نہ برمین رہا دل بجان در بدن
ہی سچہ کیا ہی تن جبکہ جاوے تو ان ۔۔۔ کہان زندگانی گیا جبکہ جان
دلون کو خراشے پریشانیان ۔۔۔ جدائی کا غم جیمین مارا سنان
دران داوری جان تن رخت بست ۔۔۔ عدم جاے جان در یمن نشست
پڑا غلغلہ جگمین یکبارگی ۔۔۔ لرزنے لگی سد اسکندری
وہ فتنے مین جو عالم آشوب تھا ۔۔۔ لگد کوب مین تھا سر یک خلق کا
ہوا یون سب آفاق زیر و زبر ۔۔۔ کہ سر ہو گیا پاؤن اور پاؤن سر
ہر یک دیدہ بیتے تھا در خوشاب ۔۔۔ مصیبت کے بس تاب سے ہو کے آب
اگر عالم آشوب محشر بھی ہو ۔۔۔ کہان پہنچے اوس غم کے آشوب کو

ذکر وات ہونیکا دنکے صحابہ رضی اللہ عنہ کے انکھونمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے روز کہ ایام دنیا مین جسکی ذات مانند شمع دین کے تھی اور جدا ہونیمین اہل یقین کے علم و دانش سے ملنے سے آنحضرت کے مرتبہ یقین کے ساتھ اور آنیمین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کمال زخود رفتگی سے اور انھون از خود رفتگان کو پھر بخود لانیمین

صحابہ سب اوس حال مین مرگئے — نمط حال اپنے پریشان ہوے
پراگندہ تب ہو گئے ہر طرف — قرار اونکے دلکا ہوا سب تلف
زبس آگ غم کی ہوی دلمین تیز — ہر یک آنکھ سے اشک تھے در گریز
کیا غم نے بس اونکے منھ پر یہہ زور — نہ پانی رہا اشک بن ہو بھی شور
رہا نین نمک منھ پہ کچھ تاب سے — بن آنسو کے سو بھی ہوے آب تھے
زبس ہیبت اوسدن ہوی جانگزا — نہ کس مین رہی عقل و دانش بجا
نہ رکھتا تھا اونمین سے یک ہوش و گوش — کسیمین نتھی غیر صدیق ہوش
رہا کچھ نہ عثمان مین صبر و توان — ہوی گنگ حیرت سے اوسکی زبان
جھکایا تھا از بسکہ حیرت سے سر — دیا نین جواب سلام عمر
علی ہول و غم سے زمین گیر تھا — نہ ہلتا تھا اپنی جگا سے ذرا
بہت لوگ اوس غم سے گھٹنے لگے — کئے دنکے بعد از گئے جان سے
کیا خواہش اندھے پنے کی کوئی — کہ بعد اوسکے نا کچھ نہ دیکھے کبھی

عمر نے بھی اوسوقت بیہوش تھا ۔۔۔ بس شور و فریاد پر جوش تھا
قسم کھا کے ہر بار تھا بولتا ۔۔۔ کہ جیتا ہی بیشک رسول خدا
موا نہیں ہی ہرگز رسول کریم ۔۔۔ کیا صاعقہ سے ہی غش جون کلیم
فنا کا نہیں جانکو جسکو ثبات ۔۔۔ فنا کب ہوا وسکی جان پر ہو ستا
نہیں تن سے دور اوسکا جان عظیم ۔۔۔ گیا ہی پیئے دیدِ حق جون کلیم
یہہ امید رکھتا ہون مین بالیقین ۔۔۔ کہ جیتا رہے یہان تلک شاہ دین
کہ کتوا منافق کی یکسر زبان ۔۔۔ کریے دوستان کتبن شادمان
کہرا در پہ تلوار کھینچ آبدار ۔۔۔ کہا وسطرح خلق مین آشکار
کہ جس نے کہیگا کہ احمد موا ۔۔۔ مین اوسدم کرونگا اوسکا جدا
سنے لوگ جب اوسکے آواز کو ۔۔۔ تو حیرت سے کرنے لگے گفتگو
ابو بکر تھا اوسکھڑی درد ناق ۔۔۔ یہہ صدمہ سے طاقت ہوئی اوسکی طاق
سوارہ ہی آیا طرف شاہ کے ۔۔۔ کیا آہ رونا ہوا دیکھ سے
جو دیکھا پر آشفتہ سب لوگ کو ۔۔۔ کسیکے طرف ملتفت کچھ نہو
گیا حجرۂ عایشہ مین شتاب ۔۔۔ اُٹھایا پیمبر کے منھ سے نقاب
کیا جبھہ پر بوسہ دے آہ وہ ۔۔۔ کہا درد سے وانبیاہ وہ
اُٹھا سر بصد درد رونے لگا ۔۔۔ لگا نالہ کرنیکو ہونا ں سا
رخ پاک پر شہ کے پھر بوسہ دے ۔۔۔ کہا واصفیاہ بس درد سے

اُٹھا سرکتین پھر بھی رونے لگا ۔۔۔ دیا چشم سے چشمۂ خون بہا
دیا بوسہ پھر وہ فدائے رسول ۔۔۔ ہوا مثلِ موسا خلیلاہ بول
کہا تجھ پہ قربان مرے والدین ۔۔۔ ترے در کی مٹی مری کحلِ عین
تو کیا پاک و طاہر ہی ای خوش صفات ۔۔۔ ہم اندر حیات اور ہم در ممات
خدا تجھکو ای نورِ دیدہ مرے ۔۔۔ دیا نین دو موت اپنی الطاف سے
پہ جس مونسے چھوٹ نین ہی کبھی ۔۔۔ تو پایا اوسے سجدہ نین چھوڑتی
جو ہوتا مرے ہاتھ مین اختیار ۔۔۔ تو کرتا مین اب جان تجھ پر نثار
اگر گریہ میت پہ ہوتا روا ۔۔۔ تو چشمان مرے چشمہ دیتے بہا
خدایا تو کر اس پہ لطفِ تمام ۔۔۔ اِسے مجھ حزین دل کا پہنچا سلام
ہمارا دل ای مصطفا شاد کر ۔۔۔ خدایا اِس ہمکو بھی تو یاد کر
یہہ کہا اور نکل گھر سے دیکھا وہ جب ۔۔۔ تو یک حشر برپا ہی لوگونمین سب
ہی اوس حق کے بچہ جو شانِ عمر ۔۔۔ علم کرکے تلوار کاندھے اُپر
کہے ہی موا نین ہی احمد پکار ۔۔۔ مریگا وہ کب تا نہو کفر خوار
جو دیکھا ابو بکر اوسکا یہہ جوش ۔۔۔ کہا اوسکو ای اہلِ فرہنگ و ہوش
موا اب یقین رہنمایے سبیل ۔۔۔ نہین شک تو اِس بات بے قال و قیل
نہین سکتے زنہار اوسکا کہا ۔۔۔ عمر کام مین اپنے سرگرم تھا
اوسیطرح اوسکو کہا کتنے بار ۔۔۔ نتھا پر اوسے اوس تپش مین قرار

کہا پر غضب ہو پس ای مرد دین — مو خاتم الانبیا بے سخن
نہین تو سنا اِنَّھُم مَّیِّتُوْنَ — فَاِن مِّتَّ اَفَھُمُ الْخَالِدُوْنَ
پیمبر کے منبر پہ پس آ چڑہا — تکلم مین آیا ز راہ صفا
گئے لوگ فاروق سے ہو کے دور — تب اوس رہبر رہبران کے حضور
پڑہا ایک خطبہ وہ در خاص و عام — مصدر بحمد و صلوٰۃ و سلام
کہا اسطرح تب کہ جو اہل دین — پرستار احمد کا ہی بالیقین
یہہ جانے کہ وہ چھوڑ دار الفنا — گیا حکم حق سے بدار البقا
بھی جو ہی پرستار رب صمد — یہہ جانے کہ باقی ہی وہ تا ابد
بس از آیۂ قد خلت من قبلہم — ہوا سبکو تا انھم میتون
سو اوس رہنمونی سے اَجوش مین — وہ سب اہل ہوش آئے ہین ہوش مین
کئے یاد وہ دو نوآیت کتین — دلان پایے تسکین تازہ وہین
تسلی ہوی اور گیا رنج و تاب — ہوا دور منھ سے انھونکے حجاب
گمان وہ دو آیت سے ایسا ہوا — گویا آج نازل کیا ہی خدا
عمر کی بھی وہ دلفگاری گئی — افاقہ ہوا بیقراری گئی

متوجہ ہونیمین امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حصول فراغت کی تعزیت اہل بیت سے اور بعد سپرد کرنیکے غسل کے کام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علی مرتضی و عباس و فضل سے دوسری محرمونکو رضی اللہ عنہم دین متین کے

انتظام طرف کرتا دین سست ہووے اور خلل نہ پووے اور جانیمین بنی ساعدہ
کے پاس اووکھے مین انصار نبوی کے صلی اللہ علیہ وسلم مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ اور
معارض ہوینمین خبر صحیح اَلْاَئِمَّۃُ مِنَ الْقُرَیْشِ کے یا وجود یکہ حدیث حسن تھی اور سونپا
جانیمین امر امامت کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو باجماع صحابہ سے رضوان اللہ علیہم اجمعین

ابو بکر بعد اوسکے غم سے اُداس — گیا اہل بیت مکرم کے پاس
تسلی کے باتین اُنھون سے کیا — دلون سے غم و درد اونکے گیا
بھی تجہیز و تکفین کا شہکے کام — گیا آل کو سونپ شہکے تمام
بنی ساعدہ پاس جا تیز گام — کہا دین مین نصب کرنا امام
کہے تب یہہ انصار روشن ضمیر — کہ مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ
کہے تب کئی اور بھی اہل حق — کہ اہل قریش اوسکے ہین مستحق
ابو بکر از روے صدق و صفا — سبونسے عرہ حق مین جب پیش تھا
کیے اختیار اوسکو سب لوگ نے — دئے سروری سروران پر اوسے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تجہیز اور تکفین اور دفن کے احوالمین

کہا تھا پیمبر نے اصحاب سے — ہوا جسکے دنون مرض آغاز اوسے
کہ جنت مین دورا اونمین جب کہ بیت — مجھے غسل مردونسے دین اہل بیت
علی اور عباس نوالا گھر — بندھے شاہ کو غسل دینے کمر
بہمرہ وہ دونو خوش اطوار کے — کہ جلد فضل و قثم بھی بندھے

کئے بند درنہہ پہ لوگونکے سب — تن پاک کو شاہ کے دھوئے تب
علی الرغم شیطانِ مردود کے — دیئے خضر کی بات پر غسل اوسے
بدن اوسکا الہام اللہ سے — نہیں غسل کے وقت عریان کئے
دہوئے تین بار آبِ طاہر ستی — مدد غیب سے اونکو ہوتی رہی
وہ نوری بدن گرچہ تھا خاک کا — سب آلایشوں سے ولے پاک تھا
اِسے غسل دیے جبکہ فارغ ہوے — کئے تین کپڑوں سے تکفین اوسے
پس از غسل و تکفین اوس شاہ کے — نماز جنازہ فرادی پڑہے
بہت لوگ اوسپر نماز آپڑہے — زمان بعد مردونکے حاضر ہوے
نمازوں سے فارغ ہوے جب بشر — ملایک تب آئے نفر در نفر
دوشنبے کے دن وہ شہِ انس و جان — کیا خالق جان کو تسلیم جان
شب چارشنبہ بزیرِ زمین — کئے شاہ کو دفن اصحابِ دین
جہان قبض اوسکا ہوا جان پاک — اوسی جاے اوسکو رکھے زیرِ خاک
گیا شاہ مولود کی بار دین — یہہ دنیا سے باغِ ارم کے تئین
تن اوسکا جو تھا مثلِ جان بر زمین — زمین جی اُٹھی جب گیا در زمین
زمین پائی جب رتبہ ایسا بڑا — ہوا غم سے قد آسمان کا دوتا
ہوا گنج وہ جب زمین مین نہان — کیا گنج غم اختیار آسمان
لیا جسنے وہ جا زمین مین قرار — فلک ہو رہا ہے زمین پر نثار

تو آ ساقیا درد ہجران یار لیا چھین مجھ سے تو ان و قرار
پلا مجھکو جام شراب طہور مرے دل کے رضوان مین بہکر قصور

ختم مین اس نامہ نامی کے کہ الفاظ متناسب و بحور متقارب سے حد بلاغت کو پہنچا اور معانی لطیف و مضامین نظیف سے نثر نثرہ اور شعر شعری پر قلم مارا شمس اور دیدہ اوسکے مطالب عالی کے مشاہدہ سے بادیہ حیرانی مین سرگردان ہین اور عنصری فلکی باوجود اتنے دیدہ بینا کے اوسکے حسن مقاصد مین

نظر دقت سے نگران

بحمد اللہ یہہ نامہ با احترام بخوبی لیا صورت اختتام
نہین نامہ یہہ بلکہ ہی باغ نور جسے دیکھ جنت پڑی در قصور
عبارات ہین اوسکے سب دلربا اشارات ہین اسکے سب جانفزا
سواد سطور اسکے نورون سے پُر بظاہر شبہ اور باطن مین دُر
جو خضر اُسکے حرفون کو دیکھا انجھا پیا اوسکی ظلمت سے آب بقا
خطوط اُسکے سب رشک مشک خطا نہ آہو کو اوس دود مان مین جگہ
خط اُسکے سیہ بے آہوی دیکھتے اٹھا دود ہر نافہ مشک سے
نہ اُسکو کہا جاے مشک تتار کہی آہو و نکا دمان کا روبار
جب اس مشک تر کی اُٹھی بو مہک اُڑی نافہ مشک کی گرد الک
جہان دانہ از جان نشانی بود چنین نامہ در وے نہ جانی بود

نہین لعل ایسا بکانِ جہان — یہہ ہی بیکہان جان وجانِ جہان
بتحصیل اجر اور کسبِ ثواب — تمام اس سے ہین بہرہ ور شیخ وشاب
تامل سے تک دیکھ یہہ بحرِ ژرف — کہ ہر قطرہ اُسکا ہی دُرِ شکرف
زلس گوہر تر بھرے ہین یہان — کہی بحر سب گوہر ہین نہان
ولیکن اسمین گوہر کی کثرت ہوی — ہوی بحر سب موتیون کی لڑی
بہت فکر کی بحر مین ڈوب کر — نکالا ہو نین ایسے روشن گہر
جو مین دل کو اپنے بہت خون کیا — تو یہہ لعل پارے بنے بے بہا
نہین حرف الفاظ ہین یہہ شکرف — مرالختِ دل ہی ہر یک اسکا حرف
جو سرسبز یہہ باغ رنگین ہوا — مرے خونِ دل سے ہی پالا گیا
لکھا ہون جو مین یہہ مقدس کتاب — اُٹھا یا ہون محنت بہت بیحساب
نتھی یہہ لیاقت مجھے بالیقین — کہ دون ترجمہ نظم کو ایسے مین
نہوتی مصنف کی تائید گر — تو یہہ کام تھا مجھ سے دشوار تر
جب اس نظم کے ترجمہ کے لئے — کسی جا مین دشوار ہوتا مجھے
تو چہتا مصنف سے تائید مین — پس آسان ہوتا وہ میرے تئین
خدا کا وہ جب خاص تھا بیگمان — کرے کیون نہ امدادِ بیچارگان
زہے ذوقِ تقریب روشن ضمیر — سپہر دلایت کا مہرِ منیر
وہ تھا تاجورِ ملکِ تصنیف کا — مصنف ہوا ایسا کہان دوسرا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	ترے	تیرے
۴	۶	نو	تو
۵	۱۲	لیجے نگاہ	کیجے نگاہ
۹	۶	ہو	ہوا
۱۰	۶	ڈلی	ڈبیے
۱۱	۴	افروز	افروز
۱۳	۱۳	من	مین
۱۳	۱۷	نکوکب	بکوکب
۱۷	۹	رور	زور
۱۸	۱۲	پکا	یکا
۲۰	۵	اندھیرایکو	اندھیریکو
۳۰	۱۵	دلحستہ	دلخستہ
۳۶	۱۰	زان	زبان
۳۷	۸	غمین	غم مین
۳۱	۱۶	ھر	پھر
۳۶	۶	ظرف	طرف
۳۹	۱۲	رادئی	وادئی
۴۱	۲	بلائے	بلالے
۴۳	۱۱	دلنوار	دلنواز
۴۷	۴	بچکیا	بجکیا
۴۸	۱۶	سکر	مسکرا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۸	حمرہ	حمزہ
۵۹	۱۷	آشا	آشا
۶۴	۶	شخن	سخن
۶۶	۱۲	فرین	قرین
۶۶	۱۷	کی	کی
۶۸	۱۵	بہہ	بہہ
۶۹	۸	دریا	جو دریا
۶۹	۱۴	خیال	خیال
۶۹	۱۷	حون	حون
۷۲	۱۱	گیا	گیا
۷۸	۱۴	خورگی	خوردگی
۷۹	۳	نجاتاہی	نجاناہی
۸۴	۱۷	درود سلام	درود وسلام
۸۹	۱۴	جب	تب
۹۱	۲	دود	درد
۹۸	۱۲	جوبیس	چوبیس
۹۹	۹	بیشتر	پیشتر
۱۰۱	۱۴	چلے	جلے
۱۰۹	۱۷	چھورا	چھورا
۱۱۳	۶	یکرور	یکروز
۱۳۴	۱۵	خرچ	خرچ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۴	۱۵	راسس	رؤسس
۱۴۰	۹	روز	زور
۱۴۱	۱۳	کینہ	کنہ
۱۴۴	۳	ہی	بھی
۱۴۹	۲	سرود	سرور
۱۵۴	۳	ثروہ	پژوہ
۱۵۴	۱۰	چگا	جگا
۱۶۱	۱	موادی	مولوی
۱۶۶	۵	مخزوم	مخذوم
۱۶۹	۱۴	حرضی	مرضی
۱۷۰	۲	بھے	تھے
۱۷۰	۱۱	کے تین	کتین
۱۷۱	۱۳	مول	قول
۱۷۲	۱۶	آگئے	آگئے
۱۷۵	۴	ذرخیم	ذرخیم
۱۷۹	۳	دورکر	دوڑکر
۱۹۹	۱	جیر	جیر
۲۰۰	۵	کینہ دہ	کینہ در
۲۰۱	۸	آپ رمنان	آہرمنان
۲۰۲	۱۴	چون	چون
۲۰۵	۳	ہریک جا	ہریک جا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۶	۱	چکا	جکا
۲۱۱	۱۶	چہ ا	جدا
۲۱۳	۴	روڑ	دوڑ
۲۱۴	۱۱	نعتہاے	نعتہاے
۲۱۶	۶	نتہا	تتہا
۲۱۹	۱۶	خوخیر	جوخیر
۲۲۳	۱۴	دوسرا	دوسرا
۲۲۵	۴	دہاجہار	دیاجہار
۲۲۷	۹	کہا	کیا
۲۲۸	۱۷	نقاق	نفاق
۲۳۵	۱	خملہ	حملہ
۲۳۹	۱۱	مدنے	مدینے
۲۴۴	۱۷	حموحان	حموماں
۲۶۱	۲	پھو	پھر
۲۶۵	۱۲	تے	تنے
۲۶۹	۱۰	جبکہ	جبکہ
۲۷۰	۸	اوبین	اوسین
۲۷۵	۶	چگر	جگر
۲۷۶	۲	نطات	نطات
۲۷۹	۱۲	بجانون	نجانون
۲۸۳	۵	عرق	غرق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۳	۱۱	عرین	غرین
۲۸۴	۷	بلا دیو سمن	طلا دیو نمین
۲۸۴	۱۰	د برزین	د بزین
۲۸۵	۴	چون	جون
۲۹۳	۱	باغبانکی	باغیانکی
۲۹۳	۶	جھدّے	جھندّے
۲۹۳	۱۲	نماید	نماند
۲۹۳	۱۳	برزین	بزرین
۲۹۹	۲	باغبان	باغیان
۳۰۱	۴	غاض	عاص
۳۰۳	۷	تھی	بھی
۳۰۷	۱	چلد	چلا
۳۱۵	۱	خورا	خودرا
۳۱۶	۷	رور	روز
۳۱۸	۱	بنقش	نقش
۳۳۷	۸	لور	کور
۳۴۱	۲	آکے بھر	آکے پھر
۳۶۲	۲	زیب	زیت
۳۶۷	۸	ہین سیم	ہین ہم
۳۷۲	۱۱	رخ نور	رخ انور
۳۷۵	۶	داقت	وقت
۳۷۶	۷	شیزان	شیران
۳۷۹	۷۰	کمر خرام	بہتر خرام
۳۸۲	۸	لطفہ	لطف و
۳۹۲	۳	کہ رنگ	کہ زنگ
۳۹۵	۱۱	خلّاق	خلّاق
۳۹۵	۱۲	الف	الف
۴۰۲	۸	کفلیز	کفلیز
۴۰۶	۱	پڑکر گئے	پڑ گئے
۴۱۵	۱۳	گی	کی
۴۱۶	۱	لہا	کہا
۴۲۴	۱۶	لو	تو
۴۳۰	۱	مو	موا
۴۳۶	۱	چلایا	جلایا